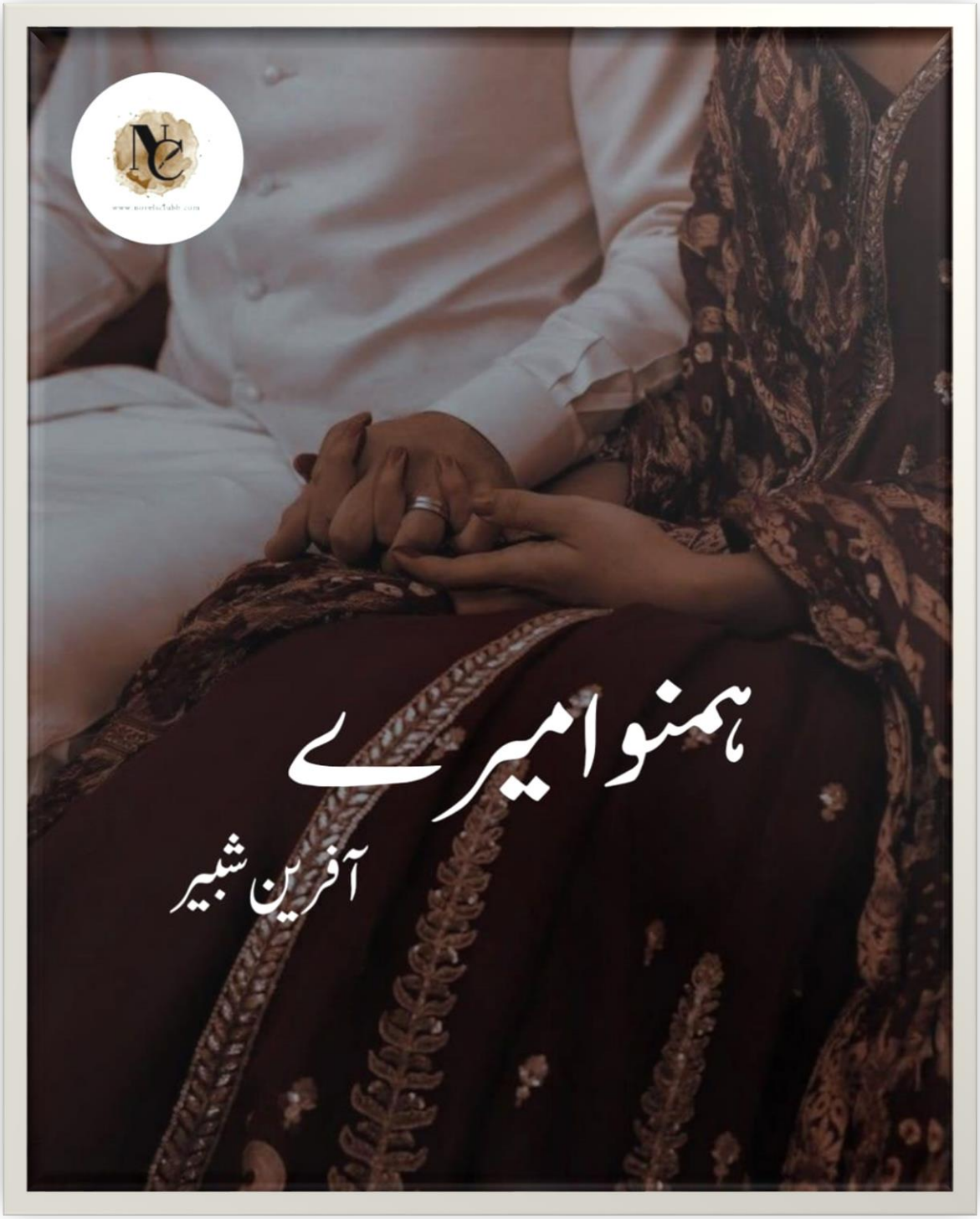
ہمنوا میرے
آفرین شبیر

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

ہمنوا میرے

از آفرین شبیر

دھڑ دھڑ دھڑ

وہ ہانپتی کانپتی دروازہ بجا رہی تھی۔۔۔رات کہ گہرے ہوئے سایہ میں وہ اکیلی اس گلی میں کھڑی اپنے گھر کا دروازہ بجا رہی تھی۔۔۔۔۔گھبرائی سی وہ بار بار پیچھے دیکھ رہی تھی۔۔۔جیسے کسی سے بچنے کی کوشش میں ہو۔۔۔۔

اماں اماں کھولو۔۔۔

دروازہ پیٹنے سے بھی نہیں کھولا تو وہ آواز دینے لگ گئی۔۔۔۔گھر پہ شادیوں کہ لیے لگائی لائٹس ابھی تک ویسی ہی تھی۔۔۔

اندر ابھی سوئی اسکی اماں دروازے کی آواز سے اٹھ جاتی ہیں۔۔۔۔اللہ کرم کرے کون آگیا۔۔۔۔

وہ اپنا جوتا پہنتی باہر آئی اپنی بیٹی کی آواز پہ وہ جلدی سے دروازے کی طرف برھ کہ دروازہ کھولا۔۔۔سامنے اپنی بیٹی کو دیکھا جو لال جوڑے میں اجڑی سے حالت میں تھی۔۔۔۔اماں

ماں۔کو دیکھتے وہ ان سے لپٹ کہ رونے لگ گئی جب کہ وہ تو ابھی تک سکتے کیحالت میں تھی۔۔۔کچھ ہی گھنٹے ہوئے تھے۔۔۔۔اسے رخصت کیے اور چند گھنٹوں میں وہ کس حال میں واپس آئی تھی۔۔۔۔۔

اماں وہہ

www.novelsclubb.com

اپنی ماں کو جھینجھورتی ہے تو وہ حال میں واپس آتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔عین میری بچی یہ کیا ہوا بتاا امیر اچندا۔۔۔

وہ اسکا چہرا ہاتھ میں پکڑے ترپ کہ پوچھتی ہے۔۔۔۔

اماں وہ اچھا نہیں ہے۔۔۔وہ آجائے گا بچالو مجھے اماں۔۔۔۔

عین اپنی ماں کہ سینے میں منہ چھپاتے روتی ہے۔۔۔۔اندر سورہی اسکی چھوٹی بہن بھی اپنی آپی کی آواز پہ باہر آتی ہے اسے روتا دیکھ وہ بھی آگے بڑھتی ہے۔۔۔۔اپیاا کیا ہوا آپکو۔۔۔ماوی جا بہن کہ لیے پانی لا دیکھ کیسے ہانپ رہی ہے۔۔۔۔

ماوی جلدی سے پانی لینے بھاگتی ہے۔۔۔۔قراۃ العین میرا چندا سکون سے بتا کیا ہوا داماد جی کہاں ہے کس سے بھاگ رہی ہے تو اور اتنی رات کو ابھی تو تجھے رخصت کیا تھا۔۔۔امما میں زیادہ کچھ نہیں بتا سکتی بس اتنا سمجھ لو۔۔۔

وہ پانچتے سانس لینے کہ لیے رکتی ہے۔۔۔وہ انسان نہیں حیوان ہے۔۔۔وہ دھوکہ کر گیا ہم سب کہ ساتھ میں بہت مشکل سے وہاں سے بھاگ کہ آئی ہوں۔۔۔۔ہم سب کو یہاں سے جانا ہو گا وہ یہاں آجائے گا۔۔۔۔اماں وہ مجھے دے کسی کو دے دے گا

عین روتی ہانپتی کانپتی بولتی ڈر رہی ہوتی ہے۔۔ماوی پانی لے کہ آتی اسے دیتی ہے وہ جلدی سے پانی پہ کہ اٹھتی اپنی ماں کو دیکھتی ہے جو بس خاموشی سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

عین اپنی بہن کو دیکھتی ہے جو سب سمجھنے کی کوشش میں کبھی ماں تو کبھی اپنی آپی کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔جب گلی میں کسی گاڑی کہ ہارن کی آواز آتی ہے۔۔۔۔۔۔دونوں چونک کہ دروازے کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

اماں وہ آگیا ہے۔۔۔۔چلو اٹھ جاو۔۔۔

عین روتی اپنی ماں سے کہتی ہے۔۔۔۔۔۔۔اسکی اماں کچھ سوچتے اپنی شال اتار کہ عین کہ اوپر ڈالتی اسکے پھٹے کپڑے چھپا دیتی ہے۔۔۔۔اپنا پرس نکال کہ اس میں سے ہزار کہ کچھ نوٹ اسے پکڑاتی ہے۔۔۔۔۔اور ماوی کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیتی ہے۔۔۔۔۔

تم دونوں جاو یہاں سے۔۔۔۔۔پیچھے کچن کی کھڑکی سے بھاگ جاو۔۔۔۔۔میری فکر نہیں کرنا اپنی جان بچاو۔۔۔

میری تو زندگی پوری ہو ہی گئی ہے لیکن تم دونوں۔۔جاووو

اماں نہیں میں۔۔

پورے وقت میں ماوی صرف اتنا بولتی ہے جب اسکی اماں دونوں کو سینے سے لگاتی ہے۔۔۔۔۔

اللہ کی امان۔۔۔۔جاؤ دونوں۔۔۔۔

عین گاڑی کی آواز پہ ماوی کو لے کہ بھاگتی ہے۔۔۔۔۔۔اسکی امی اپنے کمرے میں جا کہ دروازہ بند کر لیتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کھڑکی سے پہلے ماوی نکلتی ہے اسکہ بعد عین دونوں پیچھے کے راستے بھاگتی ہیں۔۔۔۔ابھی وہ دونوں سڑک پہ پہنچی تھی جب گولی کی آواز آتی ہے دونوں سہم سی جاتی ہے سنسان سڑک پہ وہ آوازانہیں باقعدہ سنائی دیتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

عین اپنی بہن کو دیکھتی ہے کہاں جایئں گی وہ یہی سوچ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔جب ایک آدمی انھیں دیکھ کہ شور مچاتا ہے

صاحب جی یہاں ہے وہ۔۔

عین ڈر کہ ماوی کا ہاتھ پکڑ کہ بھاگتی ہے۔۔۔۔۔دونوں بھاگتی گلی سے نکلتی سڑک پہ آجاتی ہے لوگ ناہونے کہ برابر تھی رات کہ 2 بجے وہ سڑک پہ دونوں بھاگ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپیاااورررر نہیں بھاگ سسسکتی ہیں منن۔۔۔

ماوی تھک جاتی ہے اسکی بس ہوگئی تھی

ماوٰی وہ اچھے لوگ نہیں ہیں۔۔۔۔اگر ہم ان کہ ہاتھ لگ گئے تو بہے غلط ہو گا۔۔۔۔۔۔

عین اسے سمجھاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اپیا میرے پاوں دکھ گئے ہیں۔۔۔

وہ اپنی مجبوری بتاتی ہے جس پہ عین بے بس سی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔پیچھے کنواں آگے کھائی والا حساب تھا۔۔۔۔۔وہ ادھر ادھر نظر دوراتی ہے۔۔۔۔۔وہ سڑک پہ تھے دو طرف فٹپاتھ تھے جس پہ لوگ سو رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ اپنے سے 3 سال چھوٹی بہن کو دیکھتی سوچتی ہے۔۔۔

اگر ایسے ہی بھاگیں تو جلد پکڑے جایئں گے۔۔۔۔۔اور میرے ساتھ ماوٰی کی بھی زندگی خراب ہو جائے گی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ پیچھے دیکھتی ماوٰی کو فٹ پاتھ پہ لاتی اسے ایک ریڑی کہ پیچھے بیٹھا دیتی ہے۔۔۔۔۔

ماوٰی میری بات گور سے سنو۔۔۔۔یہاں سے صبح ہوتے کسی سے پوچھتے پولس سٹیشن جانا اور انھیں کہنا تمھیں کسی سیف جگہ پہنچائیں۔۔۔۔ تمھاری جان کو خطرہ ہے۔۔۔

اور کسی سے بات نہیں کرنی جو تمھیں خراب لگے اس سے بلکل بات نہیں کرنی سمجھ گئی۔۔۔۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھ میں لیتے بولتی ہے۔۔۔۔

پر رر اپیاا آپ۔۔۔مجھے چھوڑ کہ جا رہی۔۔۔۔

نہیں چندا۔۔۔۔میں بہت جلد آوں گئی وہ مونسٹر جو ہمارے پیچھے لا گا ہے اس سے جان بچا کہ ٹھیک ہے۔۔۔

اور اماں۔۔۔

وہ آنسو بھاتی ہے ایک ہی رات میں وہ سب کتنے دور ہو رہے تھے۔۔۔۔۔

وہ۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتی جب گاڑی کی آواز پہ وہ اسے چھپا کہ اسکا ماتھا چومتی ہے۔۔۔۔۔جو پیسے ماں سے لیے تھے اسے پکڑاتی ہے۔۔

اللہ کہ حوالے ہو اب تم اگر قسمت میں ہوا ملیں گے۔۔۔۔۔

وہ وہیں سے بھاگتی ہے وہ جو گاڑی میں تھا اسے سڑک کی سائیڈ جاتا دیکھ گاڑی وہی موڑ لیتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین بھاگتے بھاگتے بہت تھک جاتی ہے۔۔۔۔۔اس میں اب ہمت نہیں ہوتی بھاگنے کی وہ سامنے بنے ہسپتال کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔اور گاڑی کو جو اسکہ بہت

قریب تھی۔۔۔۔۔وہ ہسپتال میں گم ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔گاڑی میں بیٹھا وہ اسے ہسپتال میں جاتا دیکھتا مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

اووو بیگم کو چھپن چھپائی کھیلنا ہے۔۔۔۔۔

وہ بولتا کار سے نکلتا اندر کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔عین بھاگتی اوپر تیسرے فلور پہ آتی ہے لوگوں کا رش تھا ایمرجنسی تھا۔۔۔۔۔وہ ایک بینچ پہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔

اللہ میری مدد کر میری عزت کی حفاظ کر اللہ

ایک رات میں سب کچھ بدل گیا تھا۔۔۔کل تک جس گھر میں شادی کی خوشی اور جوش تھا وہاں موت کا سناٹا تھا۔۔۔۔۔ماں بہنیں ایک دوسرے سے دور ہو گئی تھی۔۔وہ جسے ایک سہارا سمجھا اس نے کچھ گھنٹے میں ہی اپنا اصل رنگ دیکھا دیا تھا۔۔۔۔۔

سب سوچتے اس کی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔۔۔۔۔دوپٹے سے اپنے چہرے کو چھپاپائے وہ لوگوں کہ درمیان بینچ پہ بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔۔لوگ اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔اسے کسی کی فکر نہیں تھی اسکی تو زندگی ہی عجیب ہوگئی تھی۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

یہ زخم ہوا کیسے جان سکتا ہوں۔۔۔۔

ڈاکٹر اسکہ ہاتھ پہ ٹانکے لاگاتے پوچھتا ہے۔۔۔۔۔زخم چھوٹا تھا لیکن گہرا تھا۔۔۔۔۔

وہ کانچ لگ گیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی رعوب دار آواز میں بولتا سامنے کھڑے اپنے آدمی کو گھورتا ہے جو سر جھکا لیتا ہے۔۔۔۔آخر زبردستی اسے ہسپتال لانے والا بھی تو وہی تھا۔۔۔غصہ تو بنتا تھا۔۔۔

یہ دوائی ہے روز پٹی تبدیل کروانی ہے آپکو۔۔۔۔

وہ آدمی جلدی سے پرچی لیتا شکریہ کرتا ہے۔۔۔۔جبکہ دوسرا اپنا کوٹ پہنتا ۔۔۔۔

روز نہیں آسکتا میں۔۔۔۔

یہ بولتا وہ مغرور شخص باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔دوسرا بھی ڈاکٹر سے پرچی لے کہ باہر نکلتا ہے

www.novelsclubb.com

اگر لانا تھا تو کسی پرایویٹ ہسپتال میں لاتے یہ ہی ہسپتال میلا تھا تمھیں۔۔۔۔

اسکی براون آنکھوں میں بے زاری تھی سامنے اتنے لوگوں کہ رش کو دیکھ کہ۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔۔

سوری سر۔۔۔بس یہی کہنا آتا ہے تمھیں۔۔۔۔

وہ کسی کا لحاظ نہیں رکھتا تھا۔۔۔۔دوسرا لوگوں کو سائڈ کرتا اسکہ لیے جگہ بنانے آگے بڑھتا ہے۔۔۔لیکن اسے نہیں پتا تھا۔۔۔یہاں اگر تم رش کم کرنے چلو گے وہ اور بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔

ایک سٹیچر اسی رش میں سے نکلتی ہے تو سب ایک دوسرے کو دھکے دیتے سائیڈ ہوتے ہیں۔۔۔۔ان سب کہ بیچ اسے بھی دھکا لگتا ہے گرنے سے بچنے کہ لیے وہ دیوار کا سہارا لیتا دونوں ہاتھ دیوار پہ رکھتا جھکتا ہے اور غصے سے آنکھیں بند کرتا

حا۔۔۔غصہ پیتا وہ آنکھیں کھولتا ہے لیکن ہوش اسکہ تب اڑتے ہیں۔۔جب اپنے سامنے بیٹھی لڑکی کو دیکھتا ہے۔۔۔

اس لڑکی کہ دونوں اطراف میں اسکے ہاتھ تھے۔۔۔اور وہ آرام سے اپنا سر دیوار سے لگائیں آنکھیں بند کیے بیٹھی تھی شال کا کونے سے چہرہ چھپایا تھا۔۔۔

وہ جو اپنی بے بسی پہ تھک سی گئی تھی اچانک اپنی آنکھون پہ کسی کی سانسوں کی تپش سے آنکھ کھولتی ہے کالی آنکھیں آنکھیں براون آنکھوں سے ٹکراتی ہے۔۔۔۔

عین سے ڈر کہ مارے کونہ چھوٹ جاتا ہے۔۔۔وہ۔جو اسکی آنکھون میں کھویا تھا چہرے پہ نظر پرتے ہی اس پہ دل ہار بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔۔

عین ڈر کہ ادھر ادھر دیکھتی اسے زور سے دھکا مارتی ہے۔۔۔وہ جو اس میں کھویا تھا پیچھے لوگوں پہ گرتا ہے اور عین وہاں سے بھاگتی ہے۔۔۔۔۔۔۔جیسے وہ لوگوں

اور وہاں کہ ماحول سے آوازار تھا۔۔ایک پل میں اسکا موڈ خوشگوار ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔وہ عین کو بھاگتے دیکھ بس مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

سوری سر یہاں سے آجائیں۔۔۔۔

اسکا آدمی اسکہ سامنے آتا راستہ بتاتا ہے۔۔۔۔لیکن اسے مسکراتا دیکھ حیران ہوتا ہے۔۔۔۔

ادب خان وہ لڑکی دل لے گئی۔۔۔۔

وہ کھویا سا بولتا ہے۔۔۔اپنے مالک کی آنکھوں میں غصے کہ علاوہ ایک الگ چمک دیکھ وہ بھی کوریڈور میں نظر دوراتا ہے لیکن وہاں تو کوئی ایسا نہیں ہوتا جسے لڑکی کہا جائے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین بھاگتے بھاگتے 1 فلور پہ آجاتی ہے۔۔ابھی وہ آگے بڑھتی جب کسی سے ٹکراتی ہے۔۔۔۔۔

سوورءییییی

باقی کہ الفاظ سامنے کھڑے اپنے کچھ گھنٹوں پہلءبنے شوہر کو دیکھ کہ منہ میں ہی رہ جاتے ہیں۔۔۔۔وہ جو ہر جگہ اسے دیکھ کہ اسکے نا ملنے پہ اپنے آدمیوں پہ۔غصہ کر رہا تھا۔۔۔عین کو دیکھتے ہی شیطانی مسکراہٹ چہرے پہ آجاتی ہے۔۔۔

عین کے ہاتھ پاوں کانپنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔پیاس تھکن سے ویسے ہی اسکا برا حال تھا۔۔۔۔اسے دیکھ ڈر سے وہ بے ہوش ہوتی اس کہ قدموں میں گرتی ہے۔۔۔۔اسے گرتا دیکھ وہ مسکراتا اپنے بندوں کو اشارہ کرتا ہے ان میں سے ایک اسے کندھے پہ ڈالتا گاڑی کی طرف بڑھتا ہے لوگ انھیں دیکھتے باتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ16 سال کی چھوٹی سی لڑکی جو کبھی باہر ماں بہن کہ علاوہ نہیں گئی تھی آج آدھی رات میں سڑک پہ اکیلی بیٹھی تھی دل ڈر سے الگ دھڑک رہا تھا۔۔۔۔وہاں فٹ

پاتھ پہ کچھ لوگ سو رہے تھے اور کچھ لوگ ہاتھوں میں انجیکشن پکڑے اپنی رگوں میں نشا ڈال رہے تھے۔۔۔۔۔ماوی کہ رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

اپیاااا کہا چلی گئی آپ۔۔۔۔

دل میں سوچتی وہ سر جھکا لیتی ہے۔۔۔۔۔جب وہاں پولیس کہ سائرن کی آواز پہ وہ سامنے دیکھتی ہے جہاں۔پولیس کا ڈالہ آتا ہے اس میں سے 2 میل حوالدار اور 2 فی میل حوالدار اترتی ہیں۔۔۔۔انھیں دیکھ کہ نشہ کرنے والے لوگ بھاگنے لگتے ہیں۔۔۔ جنھیں وہ پھرتی سے پکڑتے ہیں۔۔۔۔

ماوی ڈر کہ خود کو چھپانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔

پکڑو سب کو کوئی بھاگنے نہیں چاہیے۔۔۔

ایک حوالدار بولتا ہے تو سب ادھر ادھر دیکھتے ہیں۔۔۔جب ایک آدمی کی ماوی پہ نظر پرتی ہے۔۔

آئے ے ے ایک یہاں بھی۔۔۔صوفیہ اٹھا اسے بھی۔۔۔

وہ فی میل حوالدار کو بلاتا ہے ڈر کہ ماوٰی نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔اتنی برئی عورت کو دیکھ ماوٰی ڈر جاتی ہے۔۔۔

میں نہیں ہوں وہ

شرم کر عمر دیکھ اور کام دیکھ۔۔۔۔۔

وہ بے دردی سے اسے گھسیٹ کہ بولتی اسے ڈالے میں ڈالتی ہے۔۔۔۔۔ہاتھوں میں پڑے پیسے کو وہ سینے سے لگاتی رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔حوالدار سب کو پکڑ کہ پولیس سٹیشن کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ادب خان مجھے وہ لڑکی چاہیے۔۔۔۔

کون سی لڑکی سر۔۔۔۔میں نے تو دیکھا ہی نہیں۔۔۔

وہ جو اسی راستے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔ادب خان کی بات پہ اسے دیکھتا باہر بھاگتا ہے۔۔۔۔ادب خان پریشانی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

اب ان کو کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

وہ سوچتا ان کہ پیچھے بھاگتا ہے۔۔۔

سرر سررر حاثم سر۔۔۔۔

لوگوں کو سائڈ کرتا وہ پورے ہسپتال میں چکر لا گا لیتا ہے لیکن وہ اسے نہیں ملتی ۔۔۔۔۔ادب خان بھی ہانپتا اسکہ پیچھے آتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سرر کہاں ہے۔۔۔

چلی گی۔۔۔

حاثم غصے سے ہاتھ ریسیپشن کی ٹیبل پہ مارتا ہے تو وہاں کام کر رہی لڑکیاں ڈر کہ اسکی طرف دیکھتی ہی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

لمبا چوڑا قد، گورا رنگ، گھنے کالے بال پیچھے سے لمبے گردن کو چھپا رہے تھے۔۔ سفید شرٹ اور نیوی بلیو پینٹ ہاتھ پہ بلیو ہی کوٹ پکڑے۔۔۔ براؤن آنکھوں میں بے چینی صاف چھلک رہی تھی۔۔۔

سرر ر

ادب خان ڈرتے اسے پکارتا ہے وہ ایک نظر اسے اور پھر سب کو دیکھتا ہے جو اسے ہی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔ وہ بنا کچھ کہیے وہاں سے نکلتا ہے۔۔۔۔۔ ادب خان سکون کا سانس لیتا اسکہ پیچھے بھاگتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پولیس سٹیشن کہ باہر ڈالہ آکہ رکتا ہے جب لوگوں کو پولیس اہلکار نکال کہ اندر لے جاتے ہیں۔۔۔وہی عورت ماوٰی کو بھی کھسیٹ کہ اندلے جاتی کرسی پہ بیٹھادیتی ہے۔۔۔۔

جہاں باقی لوگ بھی ہوتے ہیں۔۔۔

صاحب آج یہ سب پکڑے گئے ہیں۔۔۔2 دن سے ان کی تاک میں تھے ہم۔۔۔۔۔سڑکوں کو نشے کا اڈا بنایا ہوا ہے۔۔۔۔

وہ حوالدار اپنے سے اونچے درجہ والے کو رپورٹ دیتا ہے وہ۔۔۔ایک نظر سب کو دیکھتا ماوٰی کو دیکھتا رکتا ہے۔۔۔۔اسے وہ کہیں سے اس کام میں ملوث نہیں لگتی لیکن پھر بھی وہ کوئی فیصلہ نہیں لے سکتا تھا۔۔۔۔

جیل میں ڈال دو سب کو صبح بڑے صاحب آئیں گے۔۔۔تو دیکھیں گے کیا کرنا ۔۔۔تب تک جیل کی ہوا کھائیں۔۔

باقی لوگ تو بنا کسی چوں چاں کہ جیل میں چلے جاتے ہیں۔۔۔ماوٰی پہلے ہی اس سب حالت سے خوفزادہ تھی جیل کا سن کہ اسکے ہاتھ پاوں کانپ جاتے ہین۔۔۔

جیل نہیں جاوں گی میں۔۔۔اماں کہے ی ہے جیل میں مجرم جاتے ہیں۔۔۔

وہ خود سے ہی عہد کرتی ہے جب صوفیہ اسے بھی اٹھانے لگتی ہے تو وہ جس کرسی پے بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔اسکو زور سے پکڑ لیتی ہے کرسی دیوار کہ ساتھ جڑی ہوتی ہے تو وہ دیو نما عورت بھی اسے کھینچ نہیں پاتی۔۔۔

اے لڑکی دماغ نا خراب کر۔۔۔

میں نہیں جاوں گی وہ گندی جگہ ہے اماں کہتی وہاں گندے اور برے لوگ جاتے ہین۔۔۔میں تو اچھی ہوں۔۔۔۔

صوفیہ کی آواز پہ سب لوگ انہیں دیکھنے لگ جاتے ہیں۔۔۔

اچھی اتنی ہوتی تو اپنے گھر میں ہوتی باہر نشہ نہ کرتی پھرتی۔۔۔۔

میں نہیں ہوں وہ۔۔۔۔میں نہیں جاوں گی۔۔۔۔

ماوی بھی اپنی ضد میں ہوتی ہے اور خود کو روکنے کی کوشش میں ہوتی ہے جب کہ وہ عورت اسے کھینچ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

چھوڑ دو اسے۔۔۔۔

وہ حوالدار اسے حکم دیتا جس پہ وہ اسے گھورتی چھوڑ دیتی ہے۔۔۔جو لوگ وہاں ان دونوں کہ تماشے کو خوب انجوئے کر رہے تھے بدمزاہ ہو کہ اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔۔۔۔اس حولادار کو وہ پہلے ہی ان میں سے نہیں لگی تھی لیکن فیصلہ تو ایس پی صاحب نے ہی کرنا تھا۔۔۔۔۔وہ حوالدار چل کہ اسکہ پاس آتا ہے۔۔۔۔اور اسے گیٹ کہ پاس بنی جگہ پہ بیٹھاتا ہے۔۔۔۔

صوفیہ تم بھی اسکہ ساتھ رہو نگرانی کرو صبح صاحب دیکھ لیں گے کیا کرنا۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔

وہ بھی اسے سامنے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔۔کچھ پل تو ماوی اس سے ڈرتی ہے پھر نیند اس پہ حاوی ہونے لگتی ہے اور وہ پیچھے سر کیے سو جاتی ہے۔۔۔۔

وہ جو باہر بنا کسی تاثر کہ اسے اٹھالہ لا رہا تھا اپنے گھر کی دھلیز پار کرتے ہی تاثر سخت ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔بیٹھک میں لاتے وہ اسے زمیں پہ زور سے پٹکتا ہے۔۔۔۔ عین جو بے ہوش تھی۔،بے ہوشی میں اتنی زور کا جھٹکا لگنے سے ہوش میں آنے کی کوشش کرتی ہے ابھی وہ ہوش میں بھی نہیں آئی تھی جب وہ میز پہ پڑا پانی کا جگ اس پہ الٹ دیتا ہے وہ ہر برا کہ اٹھ جاتی ہے اور سامنے اپنی موت کو کھڑے دیکھ کہ اندر تک کانپ جاتی ہے۔۔۔۔۔

غصے سے ہوتی لال آنکھوں سے وہ عین کو دیکھتا اسکی سانس اٹکا دیتا ہے اگے بڑھتا اسکا منہ دبوچتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں تو تمھیں معصوم سمجھا تھا لیکن نہیں تم تو بہت تیز نکلی مجھے سے بھاگنے کی کوشش کرنا چاہی تم نے مجھ سے حاشر عالم سے۔۔۔۔ لیکن ایک بعد یاد رکھنا ایک دفعہ کوئی میری قید میں آگیا نہ تو مر کہ ہی واپس جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ زور سے اسے دھکا دیتا ہے جس پہ عین صوفے پہ گرتی ہے۔۔۔۔۔ موتیوں سے بھرے کپڑے اس کہ ہاتھ میں گھوستے ہیں۔۔۔۔ تکلیف سے اپنی آنکھ بند کر لیتی ہے۔۔۔۔ حاشر وہی کھڑا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

میں وہ نہیں کروں گی جو آپ چاہتے۔۔۔

اس کی آواز اتنی ہلکی ہوتی حاشر عالم کو سنائی نہیں دیتی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا کہا تم نے۔۔۔۔۔

وہ صوفے پہ اسکہ پاس جھکتا ہے۔۔۔۔ عین اسے دیکھ تھوک نگلتی خود میں ہمت لاتی غصے سے اسے گھورتی ہے۔۔۔

میں وہ سب نہیں کروں گی جو آپ کہہ رہے۔۔۔۔

حاشر کا ہاتھ اٹھتا ہے اور عین کہ منہ پہ نشان چھور جاتا ہے۔۔ تھپڑ اتنی زور کا ہوتا ہے عین کہ گال تپ جاتے ہیں۔۔۔اسکا دل بہت رونے کو کرتا ہے۔۔۔۔

میں نے تم سے پوچھا کہ تم کرو گی یا نہیں۔۔۔۔

آپکو شرم نہیں آئے گی اپنی بیوی سے یہ گناہ کرواتے

بیوی۔۔۔۔

وہ اسکو دیکھتا ہنستا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔عین اسے ڈر کہ دیکھتی ہے۔۔۔

حاشر اپنے آدمیوں کی طرف دیکھتا ہنستا ہے وہ جو سنجیدہ کھڑے تھے حاشر کہ ہنسنے پہ خود بھی ہنستے ہیں۔۔۔۔عین کو بے چینی اور گھبراہٹ ہوتی ہگ اسکہ ہنسنے

سے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بیوی۔۔۔یار سیریسلی۔۔۔۔۔تم اتنا سب سننے کہ بعد بھی سمجھ رہی ہو کہ تم میری بیوی ہو۔۔۔۔۔

وہ ہنستا ایک دم سنجیدہ ہوتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اگر حاشر عالم شادی کرنے لگ گیا نہ تو یہاں ہزاروں بیویاں نظر آئے ۔۔۔۔۔جھوٹ تھا۔۔۔وہ نکاح، وہ نکاح نامہ وہ گواہ، وہ قاری۔۔۔۔سب جھوٹ تھا۔۔۔۔۔

عین بے یقینی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔وہ مسکراتا پیچھے ہوتا ہے۔۔۔۔

لیکن جو تم نے مجھ سے بھاگنے کی کوشش کر کہ میرا لاکھوں کا نقصان کیا ہے۔۔اسکی سزا ملے گی۔۔۔۔۔۔حاشر عالم کی قید سے بھاگنے کا گناہ کیا ہے تو سزا بھی ملنی چاہے .تاکہ آئندہ یہ سب کرتے ہوئے ہزاروں بار سوچو

وہ اپنے آدمیوں کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔۔

اسکو تہخانے میں ڈال آؤ۔۔۔۔وہ جو صدمے کی حالت میں تھی اپنی طرف بڑھتے لوگوں کو دیکھ چیخنے چلانے لگتی ہے لیکن کوئی نہیں سنتا اسکی دو آدمی اسے کھینچتے باہر لون سے تہ خانے کی طرف لے جاتے ہیں۔۔۔

عین کہ جاتے حاشر کی نظر سامنے سیڑیوں کی طرف اٹھتی ہے جہاں ایک عورت کھڑی افوس سے اسے دیکھتی واپس پلٹ جاتی ہے۔۔۔۔اسکہ جاتے ہی وہ اپنے فون نکالتا کال ملاتا ہے۔۔۔۔۔

جی شیک صاحب۔۔۔۔ معزرت چاہتا ہوں۔۔ایک ہفتہ دیں اس لڑکی کو پٹری پہ لا کہ آپکے سامنے پیش کروں گا۔۔۔۔بس آپ اپنی ڈیل یاد رکھنا۔۔۔جی خدا حافظ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ موبائل ہٹا کہہ اس موبائل کو گھورتا ہے۔۔۔۔

چھوڑوو مجھے۔۔۔۔ چھوڑو۔۔

عین اپنا پورا زور لگا کہ خود کو چھورانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔لیکن اس دیو نما آدمیوں کہ سامنے اس نازک سی لڑکی کی کہاں چلنی تھی۔۔۔۔۔وہ ایک دیوار کہ پاس روکتے ہیں۔۔۔۔۔ایک آدمی دیوار پہ لگے دروازے کو کھولتا ہے تو وہ کھلتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔جس نے عین کو پکڑا تھا وہ اسے اندر دھکا دیتا ہے اور دیوار آگے کر دیتا ہے۔۔۔۔۔اسے بند کر دیتا ہے۔۔۔اندر سے نہیں عین کے چیخنے چلانے کی آواز کو وہ بنا سنے چلے جاتے ہیں۔۔۔

اندر اتنا اندھیرا تھا اسے کچھ بھی نظر نہیں آرہا تھا۔۔۔۔وہ دیواروں پہ ہاتھ مارتی لائٹ ڈھونڈتی ہے جب ایک سوئچ پہ ہاتھ پڑتا ہے وہ اسے دباتی ہے ایک لال بلب چلتا ہلکی روشنی ہوتی ہے ابھی وہ سکون کرتی جب اس 43 فٹ کی جگہ پہ نیچے 109 سفید چوہے دیکھ اس کی رہہ سہی کثر بھی ختم ہو جاتی ہے وہ چیخنے مارتی باہر نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔۔۔اسے چوہوں سے تو ویسے ہی ڈر لگتا تھا اسکی روح ہی فنا ہو جاتی ہے جب وہ چوہا اس کے پاؤں پہ چڑھنے لگتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اماں۔۔۔۔اماں۔۔۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے کوئی ہے یہاں چوہوں سے مجھے ڈر لگتا ہے پلیز میں نہیں جاؤں گی پلیز نکال دو پلیز نکال دو۔۔۔۔

وہ ایک پاوں سے اسے ہٹاتی روتی بول رہی ہوتی ہے لیکن کوئی وہاں سننے والا نہیں تھا۔۔۔۔۔۔3 سے 4 فٹ کی جگہ میں وہ کہیں اور بھاگ بھی نہیں سکتی تھی چیخ کہ گلے میں خراش بن جاتی ہے آواز بھی نہیں نکلتی وہ چوہے ایک طرف پرے کھانے پہ جمع ہو گئے ہوتے ہیں۔۔۔۔عین دروازے کہ ساتھ ہی لگ کے کھری رہتی ہے۔۔۔۔اس میں زرہ بھی ہمت نہیں ہوتی چیخنے کی۔۔۔۔۔بے سود کھری وہ اہستہ اہستہ اپنے ہوش کھوتی نیچے بیٹھتی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔۔

صبح کا سورج اپنے وقت پہ نکلتا ہے۔۔۔۔ہر جگہ صبح ہوتے ہی چہل پہل ہونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔پولیس سٹیشن میں بھی رات کی ڈیوٹی دینے والے واپس جانے کی تیاری میں ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

جب باہر ایس پی کی گاڑی آکہ رکتی ہے سارے جونیر کھرے ہو جاتے ہے۔۔۔

ایس پی صاحب آ گئے ہیں۔۔۔۔

ایک حوالدار اندر آ کہ بتاتا ہے۔۔۔۔سب جو جو اپنی کرسی پہ بیٹھا تھا کھڑا ہو جاتا ہے

۔۔۔

ایک چوکیدار دروازہ کھولتا اسے سلام کرتا ہے۔۔۔۔جس پہ وہ مسکرا کہ سلام کا

جواب دیتا باہر آتا ہے۔۔۔۔

فٹ سے نکلتا قد، صاف گندمی رنگت، کالے بال جنھیں جیل سے کھڑے کیا تھا 6

بولیس یونیفام میں وہ اپنی مغرور چال چلتا پولیس سٹیشن تک آتا ہے اس کی

پرسنیلیٹی اتنی روب دار تھی کہ وہاں کام کرتی ہر لڑکی اور انٹی تک کا وہ کرش

تھا۔۔کہنے کو وہ خوش مزاج انسان تھا لیکن اپنے مطب کا کام نہ ہونے پہ اس سے

زیادہ خوردماغ کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

وہ چلتا اندر آتا ہے سب کہ سلام کا جواب دیتا وہ چل کم دوڑ زیادہ رہا تھا۔۔۔وہ اندر بڑھتا ہے جب اسکی نظر انٹرینس پہ دونوں ہاتھ بچوں کی طرح گردن کی ایک سائڈ رکھے سر کرسی پہ رکھے سو رہی ماؤی پہ پڑتی ہے وہ ایک پر سوچ نظر اس پہ ڈالتا اندر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

جی۔انسپیکٹر سیف بتائیں رات کو کیا مار کا مارا ہے جو 10۔ مس کال کر دی تھی آپ نے۔۔۔۔

وہ سیف کی ڈیسک پہ آتا ہے جو پہلے ہی کھڑا ہوتا ہے۔۔۔اسے دیکھ سائڈ پہ ہوتا اسے بیٹھنے کی جگہ دیتا ہے۔۔۔۔

سر رات کو ہم۔نے فٹ پات پہ نشہ کرنے والوں کو پکڑ لیا ہے یہ ان کہ نام اور تعداد ہیں۔۔۔

سیف ایک فائل اسے پکڑاتا ہے۔۔۔وہ فائل لیتا کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔

گڈ۔۔۔ان سب کو ہیلت سینٹر پہنچائیں میری ڈاکٹر سے بات ہو گئی ہے۔۔۔

جی سر۔۔۔۔اور سر کل ایک لڑکی کو بھی ہم نے فٹ پاتھ سے ہی اٹھایا تھا لیکن وہ لگ تو نہیں رہی تھی کہ نشہ کرتی ہے اور بار بار یہی کہ رہی رہی میں وہ نہیں ہوں۔۔۔۔لیکن ہم نے سوچا آپ سے پوچھ کہ ہی چھوڑیں گے۔۔۔۔۔

ہمم کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔

سر وہ بیٹھی سو رہی ہے۔۔۔۔سیف کہ اشارے پہ وہ سامنے دیکھتا ہے جہاں ماؤی سو رہی ہوتی ہے بڑے مزے سے جیسے کچھ رات ہوا ہی نہیں وہ اسے دیکھتا سر ہلاتا ہے۔۔۔

سونے دو اٹھے گی تو بات کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ کہتا کیبن کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔

آنکھوں پہ پرنے والی روشنی سے اسکی آنکھ کھولتی ہے کچھ پل تو سمجھ نہیں آتا کہاں ہے جب سمجھ آتا ہے تو رات والا واقعہ سب ذہین میں گھوم جاتا ہے وہ سامنے سیٹ پہ دیکھتی ہے صوفیہ نہیں ہوتی۔۔۔وہ ادھر ادھر نظر دوڑاتی ہے۔۔۔سب رت والے جا چکے ہوتے ہیں۔۔۔اب عجیب موٹے اور بڑے انکل ڈیسک پہ ہوتے ہیں سب بہت غصے میں لگ رہے تھے۔۔کوئی ڈانٹ رہا تھا فون پہ کوئی ڈنٹا بار بار دیسک پے مار رہا تھا۔۔۔اسکہ ذہین میں اپنی اپی کی بات آتی ہے۔۔۔تو وہ سب کو ایک بار پھر دیکھتی ہے۔۔۔لیکن اسے تو سب ہی عجیب و غریب لگتے ہیں۔۔۔آپی نے کہا تھا پولس کو بتانا ہے۔۔۔کس کو بتاوں یہ سب پولیس والے کم ڈاکو زیادہ لگ رہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ سوچ رہی ہوتی ہے جب ایس پہ اپنے کیبن سے نکلتا ایک ڈیسک پہ آتا ہے۔۔۔

راونڈ کہ لیے کون گیا ہے۔۔۔

وہ پوچھتا ہے تو سامنے ڈیسک والا کھڑا ہو کہ سلوٹ کرتا ہے۔۔۔۔

سر اکرم گیا ہے۔۔۔۔۔

ماوی اسے دیکھتی ہے پولس والے کا اسے سلوٹ کرنا دیکھ وہ جلدی سے اٹھتی ہے۔۔۔اور اسکہ پاس جا کہ کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔وہ دیسک کی طرف چہرہ کیے ہوتا ہے سب پولس والے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔لیکن پھر اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔اسے بولانے کہ لیے وہ اپنی ایک انگلی سے اسکے بازوں میں ٹیپ ٹیپ کرتی ہے۔۔۔۔۔لیکن اسے فیل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔وہ اسے اپنی طرف متوجہ نہیں دیکھ کہ دوبارہ کرتی ہے اب زرہ زور سے کرتی ہے۔۔۔۔۔۔ڈر بھی لگ رہا تھا کہیں وہ غصہ نہ کر دے یا جیل میں نہ ڈال دے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جو فائل میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔گردن موڑ کہ دیکھتا ہے۔۔۔۔۔ماوی مشکل سے اسکہ سینے تک آ رہی تھی۔۔۔۔وہ اسے دیکھ پوری طرح اسکی طرف گھوم جاتا ہے۔۔۔۔

اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا وہ اسے بولتا ہے۔۔۔

جی۔۔ مس کیا ہوا۔۔۔

میری آپیا نے کہا تھا صبح پولیس کہ پاس جا کہ کہنا مجھے محفوظ جگہ پہ چھپا دیں میری جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔

کیا!!!!

وہ رٹی رٹائی بات بولتی ہے جو سامنے کھڑے کے سر کہ اوپر سے جاتی ہے۔۔۔۔

کون اپیا۔ کس کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔

میری اپیا۔۔۔ میری جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بھی اسی کہ سوال کا جواب دیتی ہے اب وہاں بیٹھے پولیس والے ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔۔۔ چونکہ نیو شیفٹ تھی تو اسے نہیں جانتے تھے۔۔۔۔ وہ اسے ایک نظر دیکھتا ہے جو سب کو دیکھتے گھبرا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

میرے ساتھ آو۔۔۔۔

وہ اپنے کیبن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔۔

نہیں میں اس میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

وہ جیل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔

وہاں نہیں یہاں جائیں گے۔۔۔

وہ۔اپنے کیبن کی طرف اشارہ لرتا ہے جو جیل کہ ساتھ ہی ہوتا ہے۔۔۔۔ان 2 منٹ میں وہ۔ سمجھ گیا تھا وہ کسی بری مشکل میں ہے۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

www.novelsclubb.com

ماوی آجا کالج کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔

ماوی۔کی۔دوست فروا کوئی تیسری دفع اسکا دروازہ بجا چکی تھی۔۔۔۔۔لیکن کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

کہیں ابھی تک سو تو نہیں رہیے۔۔۔۔۔لگتا شادی کی تھکن اتری نہیں۔۔۔۔لیکن ماوی نے کہا تھا وہ جائے گی کالج۔۔۔

فرواسوچتی دوبارہ دروازہ بجاتی ہے اب تھوڑا زور سے بجاتی ہے تو پٹ کھول جاتا ہے۔۔

یہ لو جی دروازہ کھولا ہے اور میں ایوی کھپ مچائی وی ہوں۔۔

وہ اندر چلی جاتی ہے۔۔۔پہلے صحن آتا ہے۔۔۔

عینی آپا۔۔۔ارے عینی آپا رخصت ہو گئی ہیں۔۔۔

وہ سر پہ ہاتھ مارتی ہے۔۔۔۔۔انٹی،ماوی کہاں ہیں آپ لوگ دروازہ بھیبی

www.novelsclubb.com

ابھی وہ اگے کچھ بولتی جب زمیں پہ خون دیکھ اسکی بات منہ میں ہی رہ جاتی ہے ۔۔۔خون سے ہوتی اسکی نظر سامنے عین اور ماوی کی ماں کی لاش پہ جاتی ہے وہ چیخ مارتی باہر بھاگتی ہے۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

آئیں مس کیا نام ہے آپکا۔۔۔

وہ اپنی کرسی پہ بیٹھتا اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔۔۔

میرا نام ماوٰی ہے اپکا نام کیا ہے۔۔۔

دونوں بازو ٹیبل پہ رکھتے وہ اسے غور سے دیکھتا ہے۔۔۔۔گلابی پھولوں والی پرنٹیڈ شرٹ اور پاجاما میں کالی شال سے خود کو ڈھکاے ہوئے گول سانبی فیس پہ چوٹیاں میں سے کچھ بال بکھرے تھے وہ واقعی چھوٹی سی گڑیاں لگ رہی تھی۔۔۔

میرا نام ازلان ہے۔۔۔۔۔آپ بتائیں یہاں تک کیسے آئی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے وہ موٹی سی آنٹی لائی وہ مجھے زبردستی وہ جیل میں بند کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔لیکن میں نہیں گئی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔لیکن وہ تو آپکو اس لیے لائی کیوں کہ آپ فٹ پات پہ تھی۔۔۔۔وہاں کیسے آئی آپ۔۔۔۔

وہ نرمی سے اس سے پوچھتا ہے تو وہ سب اسے بتاتی چلی جاتی ہے کیسے اسکی بہن روتے گھے آئی پھر وہاں سے اماں نے انھیں بھاگا دیا اور پھر اسکی آپی اسے وہاں بٹھا کہ خود غائب ہو گی۔۔۔

ازلان اسکی بات پہ حیرت سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

مجھے اماں کہ پاس چھوڑ دیں۔۔۔۔

اسے پریشان دیکھ ازلان کچھ سوچتا ہے۔۔۔۔

آپکی بہن کسی سے بھاگ رہی تھی یے پتا ہے کس سے بھاگ رہی تھی۔۔۔

وہ اماں سے کہ رہی تھی کہ ہمارے ساتھ دھوکا ہو گیا۔۔۔۔۔وہ اچھا نہیں ہے۔۔۔۔

ازلان اسکی باتوں سے کچھ کچھ سمجھ گیا ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ سب آپ نے رات میں کیوں نہیں بتایا۔۔۔اسی وقت کوئی ایکشن لیا جاتا

۔۔۔۔

آپیا نے کہا تھا صبح بتانا۔۔۔۔

ازلان تو اسکی فرمابرداری پہ عش عش کر اٹھتا ہے۔۔۔۔

چلو تمھارے گھر کی صورت حال دیکھ کہ آتے ہیں۔۔۔

وہ آگے چلتا ہے ماوی اسکے پیچھے ہی نکلتی ہے۔۔۔۔۔۔راستے میں وہ ڈی ایس پی کو

ساری بات سے آگاہ کر دیتا ہے جس پہ وہ اسے ماوی کہ ساتھ رہنے کا کہتے ہیں۔۔۔

ناشتہ کرتے حاشر کا موبائل بجتا ہے۔۔۔ہاتھ روک کہ وہ موبائل کو دیکھتا ہے

جس پہ ملک کی کال آتا دیکھ وہ بے اپنی آنکھیں گھوماتا کال اٹھا لیتا ہے۔۔۔۔

جی ملک صاحب کیسے یاد کیا۔۔۔۔۔

کیسے یاد کیا واہ حاشر صاحب آپ اپنے وعدے سے پھر رہے ہیں۔۔۔۔

دوسری طرف ملک کی آواز پہ وہ منہ بگاڑتا ہے۔۔۔

کہاں پھر رہا ہوں بس کل کچھ گڑبڑ ہو گئی تھی آپ کو تو پتا ہے لڑکیوں کہ نخرے ۔۔رات میں ملاقات کرتے ہیں۔۔۔پھر۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔۔۔اپ کے پیسے اکاونٹ میں ٹرانسفر کر دیے ہیں میں نے۔۔۔

شکریہ۔۔۔

پیسے کا نام سنتے اسکی آنکھیں چمکتی ہے۔۔۔۔کچھ باتیں کرتے وہ موبائل رکھ دیتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہوس کے بچاری۔۔۔۔۔

دو لفظ اس پہ بولتا وہ ناشتہ کرنے لگتا ہے۔۔۔۔پھر کچھ سوچ کہ اٹھتا ہے۔۔۔۔اور پیچھے تہ خانے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

اسے تہخانے کی طرف جاتا دیکھ اسکے آدمی بھی اسکی پیچھے آتے ہیں۔۔۔۔وہ رکتا ہے تو ایک آدمی دروازہ کھولتا ہے۔۔۔۔۔دروازہ کھلتا ہے تو عین جو دیوار کہ ساتھ ہی لگ کہ بیٹھی تھی باہر بکو حاشر کہ قدموں میں گرتی ہے۔۔۔۔

حاشر بالوں سے پکڑ کہ اسے کھڑا کرتا ہے تکلیف سے اسکہ منہ سے آہہ نکلتی ہے۔۔۔۔عین نیند فٹ سے بھاگ جاتی ہے وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔حاشر اسے گھسیٹتا ہوا۔۔۔گھر کہ اندر لے کہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

عین کہ بھاگنے کی وجہ سے اسے لوگوں کی باتیں سننی پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔لوگوں کا غصہ وہ اس معصوم پہ نکال رہا تھا۔۔۔۔

حاشر اسے اوپر لے کہ آتا ہے اور سیڑیوں کہ ساتھ والے پہلے کمرے کہ اندر جاتا ہے۔۔۔۔۔وہاں امبر جو کہ کپڑے پریس کر رہی تھی حاشر کو عین کو لاتا دیکھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

عین کو بیڈ پہ پٹکتا وہ اس پہ جھکتا ہے۔۔۔۔

امید ہے عقل ٹھکانے آگئی ہو اور اب بھاگنے کا نہیں سوچو گی۔۔۔۔۔

اسکا منہ ہاتھوں میں دابوچتا وہ غصے سے اسے دیکھتا ہے عین کچھ بولنے لائق ہی نہیں رہتی۔۔۔۔۔۔حاشر وہاں کھڑی امبر کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

شام میں لوگ آئیں گے اسے کپڑے دے دینا مجھے یہ تیار چاہیے۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو۔۔۔۔

امبر بس سر ہاں میں ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔حاشر بالوں میں ہاتھ پھیرتا سیدھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔دونوں پہ ایک نظر ڈالتا باہر جانے لگتا ہے۔۔۔۔جب کچھ یاد آتے مڑتا عین کو دیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھاری بہن کہاں ہے۔۔۔

عین ماہی کہ ذکر پہ جھٹکے سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔اسکے ڈر پہ حاشر کی آنکھیں چمکتی ہیں۔۔۔

وہ چلتا دوبارہ اسکہ پاس آتا ہے۔۔۔۔

مجھے اپنی سالی صاحبہ کا تو خیال ہی نہیں رہا بیچاری ماں کہ مرنے کہ بعد کہاں جائے گی۔۔۔آخر اسکی بہن اور بہنوئی ہی اسکا آخری سہارا ہے۔۔۔۔

حاشر کہ چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ ہوتی ہے جسے دیکھ تڑپ اٹھتی ہے۔۔۔

مہربانی ہوگئی میری بہن کو بخش دو۔۔۔۔جو تم کہو گے میں کروں گی۔۔۔۔بس میری بہن کو چھوڑ دو۔۔۔۔

وہ اسکے پاؤں پکڑ لیتی ہے جس پہ حاشر کا قہقہ گونجتا ہے۔۔۔۔کونے میں کھڑی امبر نفرت سے حاشر کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھیں کیا لگتا ہے تم نے اسے بچا لیا ہے۔۔۔اس دنیا کہ ہر کونے پے تمھیں میرے جیسے لوگ ملیں گے۔۔۔میں نہیں تو کوئی اور سہی۔۔۔تیار رہنا رات میں۔۔۔

حاشر اسکہ گال تھپتھپاتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔عین کچھ پل دروازے کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔آنسو رکنے کا نام نہ لے رہے تھے امبر افسوس سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔زمین پہ بیٹھی وہ رو پڑتی ہے۔۔۔

صبح کا سورج اپنے وقت پہ نکلتا ہے۔۔۔ہر جگہ صبح ہوتے ہی چہل پہل ہونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔پولیس سٹیشن میں بھی رات کی ڈیوٹی دینے والے واپس جانے کی تیاری میں ہوتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب باہر ایس پی کی گاڑی آکہ رکتی ہے سارے جونیر کھڑے ہو جاتے ہے۔۔۔

ایس پی صاحب آ گئے ہیں۔۔۔

ایک حوالدار اندر آ کہ بتاتا ہے۔۔۔۔سب جو جو اپنی کرسی پہ بیٹھا تھا کھڑا ہو جاتا ہے

۔۔۔

ایک چوکیدار دروازہ کھولتا اسے سلام کرتا ہے۔۔۔۔جس پہ وہ مسکرا کہ سلام کا جواب دیتا باہر آتا ہے۔۔۔۔

فٹ سے نکلتا قد، صاف گندمی رنگت، کالے بال جنھیں جیل سے کھڑے کیا تھا 6 پولیس یونیفام میں وہ اپنی مغرور چال چلتا پولیس سٹیشن تک آتا ہے اس کی پرسنیلیٹی اتنی روب دار تھی کہ وہاں کام کرتی ہر لڑکی اور انٹی تک کا وہ کرش تھا۔۔کہنے کو وہ خوش مزاج انسان تھا لیکن اپنے مطب کا کام نہ ہونے پہ اس سے زیادہ خوردماغ کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ چلتا اندر آتا ہے سب کہ سلام کا جواب دیتا وہ چل کم دوڑ زیادہ رہا تھا۔۔۔۔وہ اندر بڑھتا ہے جب اسکی نظر انٹرینس پہ دونوں ہاتھ بچوں کی طرح گردن کی ایک سائڈ

رکھے سر کرسی پہ رکھے سورہی ماوی پہ پرتی ہے وہ ایک پر سوچ نظر اس پہ ڈالتا اندر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

جی۔انسپیکڑ سیف بتائیں رات کو کیا مار کا مارا ہے جو 10۔مس کال کر دی تھی آپ نے۔۔۔۔

وہ سیف کی ڈیسک پہ آتا ہے جو پہلے ہی کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔اسے دیکھ سائڈ پہ ہوتا اسے بیٹھنے کی جگہ دیتا ہے۔۔۔۔

سر رات کو ہم۔نے فٹ پات پہ نشہ کرنے والوں کع پکڑ لیا ہے یہ ان کہ نام اور تعداد ہیں۔۔۔

سیف ایک فائل اسے پکڑاتا ہے۔۔۔وہ فائل لیتا کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔

گڈ۔۔۔ان سب کو ہیلت سینٹر پہنچائیں میری ڈاکٹر سے بات ہو گئی ہے۔۔۔

جی سر۔۔۔اور سر کل ایک لڑکی کو بھی ہم نے فٹ پاتھ سے ہی اٹھایا تھا لیکن وہ لگ تو نہیں رہی تھی کہ نشہ کرتی ہے اور بار بار یہی کہ رہی رہی میں وہ نہیں ہوں۔۔۔لیکن ہم نے سوچا آپ سے پوچھ کہ ہی چھوڑیں گے۔۔۔۔

ہمم کہاں ہے وہ لڑکی۔۔۔

سر وہ بیٹھی سو رہی ہے۔۔۔سیف کہ اشارے پہ وہ سامنے دیکھتا ہے جہاں ماوی سو رہی ہوتی ہے بڑے مزے سے جیسے کچھ رات ہوا ہی نہیں وہ اسے دیکھتا سر ہلاتا ہے۔۔۔

سونے دو اٹھے گی تو بات کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ کہتا کیبن کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔

آنکھوں پہ پڑنے والی روشنی سے اسکی آنکھ کھولتی ہے کچھ پل تو سمجھ نہیں آتا کہاں ہے جب سمجھ آتا ہے تو رات والا واقعہ سب ذہیں میں گھوم جاتا ہے وہ سامنے سیٹ پہ

دیکھتی ہے صوفیہ نہیں ہوتی۔۔۔وہ ادھر ادھر نظر دوڑاتی ہے۔۔۔سب رت والے جا چکے ہوتے ہیں۔۔۔اب عجیب موٹے اور بڑے انکل ڈیسک پہ ہوتے ہیں سب بہت غصے میں لگ رہے تھے۔۔کوئی ڈانٹ رہا تھا فون پہ کوئی ڈنٹا بار بار دیسک پے مار رہا تھا۔۔۔اسکہ ذہین میں اپنی اپی کی بات آتی ہے۔۔۔تو وہ سب کو ایک بار پھر دیکھتی ہے۔۔۔لیکن اسے تو سب ہی عجیب و غریب لگتے ہیں۔۔۔آپی نے کہا تھا پولس کو بتانا ہے۔۔۔کس کو بتاوں یہ سب پولیس والے کم ڈاکو زیادہ لگ رہے۔۔۔

ابھی وہ سوچ رہی ہوتی ہے جب ایس پہ اپنے کیبن سے نکلتا ایک ڈیسک پہ آتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

راونڈ کہ لیے کون گیا ہے۔۔۔

وہ پوچھتا ہے تو سامنے ڈیسک والا کھڑا ہو کہ سلوٹ کرتا ہے۔۔۔

سر اکرم گیا ہے۔۔۔۔۔

ماوی اسے دیکھتی ہے پولس والے کا اسے سلوٹ کرنا دیکھ وہ جلدی سے اٹھتی ہے۔۔۔اور اسکہ پاس جا کہ کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔وہ دیسک کی طرف چہرہ کیے ہوتا ہے سب پولس والے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔لیکن پھر اپنے کام میں لگ جاتے ہیں۔۔۔۔۔۔اسے بولانے کہ لیے وہ اپنی ایک انگلی سے اسکے بازوں میں ٹیپ ٹیپ کرتی ہے۔۔۔۔۔لیکن اسے فیل نہیں ہوتا۔۔۔۔۔وہ اسے اپنی طرف متوجہ نہیں دیکھ کہ دوبارہ کرتی ہے اب زرہ زور سے کرتی ہے۔۔۔۔۔۔ڈر بھی لگ رہا تھا کہیں وہ غصہ نہ کر دے یا جیل میں نہ ڈال دے۔۔۔۔

وہ جو فائل میں دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔گردن موڑ کہ دیکھتا ہے۔۔۔۔۔ماوی مشکل سے اسکہ سینے تک آ رہی تھی۔۔۔۔وہ اسے دیکھ پوری طرح اسکی طرف گھوم جاتا ہے۔۔۔۔

اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا وہ اسے بولتا ہے۔۔۔

جی۔۔مس کیا ہوا۔۔۔

میری آپیا نے کہا تھا صبح پولیس کہ پاس جا کہ کہنا مجھے محفوظ جگہ پہ چھپا دیں میری جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔

کیا!!!!

وہ رٹی رٹائی بات بولتی ہے جو سامنے کھڑے کے سر کہ اوپر سے جاتی ہے۔۔۔۔

کون اپیا۔کس کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔

میری اپیا۔۔۔میری جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔

وہ بھی اسی کہ سوال کا جواب دیتی ہے اب وہاں بیٹھے پولیس والے ان کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔۔۔چونکہ نیو شیفٹ تھی تو اسے نہیں جانتے تھے۔۔۔۔وہ اسے ایک نظر دیکھتا ہے جو سب کو دیکھتے گھبرا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

میرے ساتھ آو۔۔۔۔

وہ اپنے کیبن کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔۔۔

نہیں میں اس میں نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

وہ جیل کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔

وہاں نہیں یہاں جائیں گے۔۔۔

وہ۔اپنے کیبن کی طرف اشارہ لرتا ہے جو جیل کہ ساتھ ہی ہوتا ہے۔۔۔۔ان 2 منٹ میں وہ۔ سمجھ گیا تھا وہ کسی بری مشکل میں ہے۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ماوی آجا کالج کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی۔کی۔دوست فروا کوئی تیسری دفع اسکا دروازہ بجا چکی تھی۔۔۔۔۔لیکن کوئی جواب نہیں آیا تھا۔۔۔

کہیں ابھی تک سو تو نہیں رہیے۔۔۔۔۔لگتا شادی کی تھکن اتری نہیں۔۔۔۔لیکن ماوی نے کہا تھا وہ جائے گی کالج۔۔۔

فرواسوچتی دوبارہ دروازہ بجاتی ہے اب تھوڑا زور سے بجاتی ہے تو پٹ کھول جاتا ہے۔۔

یہ لو جی دروازہ کھولا ہے اور میں ایوی کھپ مچائی وی ہوں۔۔

وہ اندر چلی جاتی ہے۔۔۔پہلے صحن آتا ہے۔۔۔

عینی آپا۔۔۔ارے عینی آپا رخصت ہو گئی ہیں۔۔۔

وہ سر پہ ہاتھ مارتی ہے۔۔۔۔۔انٹی،ماوی کہاں ہیں آپ لوگ دروازہ بھیبی

www.novelsclubb.com

ابھی وہ اگے کچھ بولتی جب زمیں پہ خون دیکھ اسکی بات منہ میں ہی رہ جاتی ہے ۔۔۔خون سے ہوتی اسکی نظر سامنے عین اور ماوی کی ماں کی لاش پہ جاتی ہے وہ چیخ مارتی باہر بھاگتی ہے۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

آئیں مس کیا نام ہے آپکا۔۔۔۔

وہ اپنی کرسی پہ بیٹھتا اسے بھی بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے۔۔۔

میرا نام ماہی ہے اپکا نام کیا ہے۔۔۔

دونوں بازو ٹیبل پہ رکھتے وہ اسے غور سے دیکھتا ہے۔۔۔۔گلابی پھولوں والی پرنٹیڈ شرٹ اور پاجاما میں کالی شال سے خود کو ڈھکاے ہوئے گول سانبیی فیس پہ چوٹیاں میں سے کچھ بال بکھرے تھے وہ واقعی چھوٹی سی گڑیاں لگ رہی تھی۔۔۔

میرا نام ازلان ہے۔۔۔۔۔آپ بتائیں یہاں تک کیسے آئی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے وہ موٹی سی آنٹی لائی وہ مجھے زبردستی وہ جیل میں بند کرنے لگی تھی۔۔۔۔۔لیکن میں نہیں گئی۔۔۔۔

اچھا۔۔۔لیکن وہ تو آپکو اس لیے لائی کیوں کہ آپ فٹ پات پہ تھی۔۔۔۔وہاں کیسے آئی آپ۔۔۔۔

وہ نرمی سے اس سے پوچھتا ہے تو وہ سب اسے بتاتی چلی جاتی ہے کیسے اسکی بہن روتے گھے آئی پھر وہاں سے اماں نے انھیں بھاگا دیا اور پھر اسکی آپی اسے وہاں بٹھا کہ خود غائب ہو گی۔۔۔

ازلان اسکی بات پہ حیرت سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

مجھے اماں کہ پاس چھوڑ دیں۔۔۔۔

اسے پریشان دیکھ ازلان کچھ سوچتا ہے۔۔۔۔

آپکی بہن کسی سے بھاگ رہی تھی یے پتا ہے کس سے بھاگ رہی تھی۔۔۔

وہ اماں سے کہ رہی تھی کہ ہمارے ساتھ دھوکا ہو گیا۔۔۔۔۔وہ اچھا نہیں ہے۔۔۔۔

ازلان اسکی باتوں سے کچھ کچھ سمجھ گیا ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ سب آپ نے رات میں کیوں نہیں بتایا۔۔۔اسی وقت کوئی ایکشن لیا جاتا

۔۔۔۔

آپیا نے کہا تھا صبح بتانا۔۔۔۔

ازلان تو اسکی فرمابرداری پہ عش عش کر اٹھتا ہے۔۔۔۔

چلو تمھارے گھر کی صورت حال دیکھ کہ آتے ہیں۔۔۔

وہ آگے چلتا ہے ماوی اسکے پیچھے ہی نکلتی ہے۔۔۔۔۔۔راستے میں وہ ڈی ایس پی کو

ساری بات سے آگاہ کر دیتا ہے جس پہ وہ اسے ماوی کہ ساتھ رہنے کا کہتے ہیں۔۔۔

ناشتہ کرتے حاشر کا موبائل بجتا ہے۔۔۔ہاتھ روک کہ وہ موبائل کو دیکھتا ہے

جس پہ ملک کی کال آتا دیکھ وہ بے اپنی آنکھیں گھوماتا کال اٹھا لیتا ہے۔۔۔۔

جی ملک صاحب کیسے یاد کیا۔۔۔۔۔

کیسے یاد کیا واہ حاشر صاحب آپ اپنے وعدے سے پھر رہے ہیں۔۔۔۔

دوسری طرف ملک کی آواز پہ وہ منہ بگاڑتا ہے۔۔۔

کہاں پھر رہا ہوں بس کل کچھ گڑبڑ ہو گئی تھی آپ کو تو پتا ہے لڑکیوں کہ نخرے ۔۔رات میں ملاقات کرتے ہیں۔۔۔پھر۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔۔۔اپ کے پیسے اکاونٹ میں ٹرانسفر کر دیے ہیں میں نے۔۔۔

شکریہ۔۔۔

پیسے کا نام سنتے اسکی آنکھیں چمکتی ہے۔۔۔۔کچھ باتیں کرتے وہ موبائل رکھ دیتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہوس کے بچاری۔۔۔۔۔

دو لفظ اس پہ بولتا وہ ناشتہ کرنے لگتا ہے۔۔۔۔پھر کچھ سوچ کہ اٹھتا ہے۔۔۔۔اور پیچھے تہ خانے کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

اسے تہخانے کی طرف جاتا دیکھ اسکے آدمی بھی اسکی پیچھے آتے ہیں۔۔۔۔وہ رکتا ہے تو ایک آدمی دروازہ کھولتا ہے۔۔۔۔۔دروازہ کھلتا ہے تو عین جو دیوار کہ ساتھ ہی لگ کہ بیٹھی تھی باہر کو حاشر کہ قدموں میں گرتی ہے۔۔۔۔

حاشر بالوں سے پکڑ کہ اسے کھڑا کرتا ہے تکلیف سے اسکہ منہ سے آہہ نکلتی ہے۔۔۔۔عین نیند فٹ سے بھاگ جاتی ہے وہ آنکھیں کھولے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔۔حاشر اسے گھسیٹتا ہوا۔۔۔گھر کہ اندر لے کہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

عین کہ بھاگنے کی وجہ سے اسے لوگوں کی باتیں سننی پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔لوگوں کا غصہ وہ اس معصوم پہ نکال رہا تھا۔۔۔۔

حاشر اسے اوپر لے کہ آتا ہے اور سیڑیوں کہ ساتھ والے پہلے کمرے کہ اندر جاتا ہے۔۔۔۔۔وہاں امبر جو کہ کپڑے پریس کر رہی تھی حاشر کو عین کو لاتا دیکھ ان کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

عین کو بیڈ پہ پٹکتا وہ اس پہ جھکتا ہے۔۔۔۔

امید ہے عقل ٹھکانے آگئی ہو اور اب بھاگنے کا نہیں سوچو گی۔۔۔۔۔

اسکا منہ ہاتھوں میں دابوچتا وہ غصے سے اسے دیکھتا ہے عین کچھ بولنے لائق ہی نہیں رہتی۔۔۔۔۔۔حاشر وہاں کھڑی امبر کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

شام میں لوگ آئیں گے اسے کپڑے دے دینا مجھے یہ تیار چاہیے۔۔۔۔ سمجھ رہی ہو۔۔۔۔

امبر بس سر ہاں میں ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔حاشر بالوں میں ہاتھ پھیرتا سیدھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔دونوں پہ ایک نظر ڈالتا باہر جانے لگتا ہے۔۔۔۔جب کچھ یاد آتے مڑتا عین کو دیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھاری بہن کہاں ہے۔۔۔

عین ماہی کہ ذکر پہ جھٹکے سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔اسکے ڈر پہ حاشر کی آنکھیں چمکتی ہیں۔۔۔

وہ چلتا دوبارہ اسکہ پاس آتا ہے۔۔۔۔

مجھے اپنی سالی صاحبہ کا تو خیال ہی نہیں رہا بیچاری ماں کہ مرنے کہ بعد کہاں جائے گی۔۔۔آخر اسکی بہن اور بہنوئی ہی اسکا آخری سہارا ہے۔۔۔۔

حاشر کہ چہرے پہ شیطانی مسکراہٹ ہوتی ہے جسے دیکھ تڑپ اٹھتی ہے۔۔۔

مہربانی ہوگئی میری بہن کو بخش دو۔۔۔۔جو تم کہو گے میں کروں گی۔۔۔۔بس میری بہن کو چھوڑ دو۔۔۔۔

وہ اسکے پاؤں پکڑ لیتی ہے جس پہ حاشر کا قہقہ گونجتا ہے۔۔۔۔کونے میں کھڑی امبر نفرت سے حاشر کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھیں کیا لگتا ہے تم نے اسے بچا لیا ہے۔۔۔اس دنیا کہ ہر کونے پے تمھیں میرے جیسے لوگ ملیں گے۔۔۔میں نہیں تو کوئی اور سہی۔۔۔تیار رہنا رات میں۔۔۔

حاشر اسکہ گال تھپتھپاتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔عین کچھ پل دروازے کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔آنسو رکنے کا نام نہ لے رہے تھے امبر افسوس سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔زمین پہ بیٹھی وہ رو پڑتی ہے۔

اللہ امیری بہن۔۔۔اسکی حفاظت کرنا پتا نہیں وہ پولیس سٹیشن گئی بھی ہو گی یا نہیں۔۔۔

یہ سچ آتے ہی وہ اور رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔امبر ہاتھ میں پکڑے کپڑے سٹینڈ پہ رکھتی عین کے پاس آتی اسکہ ساتھ زمین پہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔عین کی سسکیاں سنتی وہ کچھ بولنے لائق نہیں ہوتی اسے سمجھ نہیں آتی کیا لفظ استعمال کریں۔۔۔۔امبر کی نظر اسکے پاوں پے جاتی ہے۔۔۔جاہاں سے خون نکل رہا

ہوتا ہے۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتی اٹھ کہ دوایوں کا ڈبہ لاتی اسکہ پاوں کہ پاس بیٹھ جاتی ہے۔۔۔ڈبے میں سے روئی نکالتی ہے اور اسکے زخم سے نکلتا خون صاف کرتی ہے۔۔۔۔عین اپنے خیالوں میں ہوتی ہے۔۔۔جلن کے احساس سے سامنے امبر کو دیکھتی ڈر کہ پیچھے ہوتی ہے۔۔۔

گھبراو نہیں شاید تمھاری جوتی نہ پہننے کی وجہ سے پاؤں زخمی ہو گیا ہے۔۔۔۔

امبر اسے دیکھتی مسکراتی ہے۔۔۔۔

میرے پاوں ہی نہیں۔۔۔۔میری روح،دل جزبات سب زخمی ہو گئے ہیں۔۔۔

امبر کے چہرے پہ ایک تلخ مسکراہٹ آتی ہے۔۔۔۔۔پھر وہ اسی کام میں لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔اسکا زخم صاف کرتے ساتھ وہ عین کی نظریں اپنے اوپر محسوس کرتے بولتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے 2 سال ہو گئے ہیں۔۔۔یہاں رہتے۔۔۔۔

وہ بول کہ چپ کر جاتی ہے۔۔۔۔۔لیکن عین کو تجسوس ہوتا ہے۔۔۔۔۔

بیوی ہو۔۔۔کیا تم بھی اس کہ ساتھ مل کہ یہ سب کرتی ہو۔۔۔۔

بیوی۔۔۔۔۔امبر کہ چہرے پہ مسکراہت آتی ہے ایک افسوس بھری۔۔۔۔۔

تم پہلی ہو جسے اسے یہاں تک لانے کہ لیے نکلی شادی کرنی پڑی۔۔۔ورنہ میرے ساتھ تو بس محبت کا ڈرامہ کیا اور میں اسکی محبت میں پاگل ہوتی اپنے ماں باپ بہن بھائی سب چھاڑ آئی۔۔۔اور آتے ہی مجھے اسکی اصلیت پتا چل گئی۔۔۔۔سب کشتیاں جلا کہ آئی تھی اس لیے واپس بھی نہ جا سکی۔۔۔۔اور اس دن سے آج تک اپنی روح پہ لگنے والی ضرب سہتی آئی ہوں۔۔۔۔۔میں اور تم ہی نہیں تم سے پہلے اتنی لڑکیاں آئی۔۔۔کوئی مر گئی، کسی کو پیسوں کہ لیے بیچ دیا۔۔۔۔۔۔یہ جو بنگلہ بنا ہے نہ یہ ان ہی لڑکیوں کو بیچ کے بنایا ہے

عین کی آنکھیں پھٹ جاتی ہیں۔۔۔۔۔۔امبر ڈبہ رکھ کہ۔اسے اٹھاتی ہے۔۔۔۔

آجاو آرام کرلو۔۔۔آج کی رات بہت بھاری ہے۔۔۔تم۔پہ۔۔۔۔۔

وہ اسے بستر تک لاتی ہے۔۔۔۔۔

کل جب تم بھاگ گئی تھی نہ تو میں نے بہت دعائیں کی کہ تم بچ جاو۔۔۔لیکن تمھیں واپس آتا دیکھ مجھے بہت دکھ ہوا۔۔۔۔۔

امبر کی آنکھ میں ایک بھی آنسو نہیں آتا شاید اسکے آنسو ختم ہو گئے تھے۔۔۔۔۔عین کی آنکھیں رات کا منظر یاد کرتے بھیگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

کیوں ہوا ہمارے ساتھ ہی کیوں ایسا ہو رہا ہے میں نے تو کبھی کسی کہ ساتھ دھوکا نہیں کیا۔۔۔۔۔۔

وہ روتے امبر سے سوال کرتی ہے اب کیا ہونے والا تھا یہی سوچ کہ اسکی روح فنا ہو رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ضروری نہیں ہوتا ہمارے ساتھ ہونے والے واقعات ہمارے اعمال پہ ہوں ہم اچھا کریں تو اچھا ہی ہو اور برا کریں تو برا۔۔۔ کبھی کبھی ہماری قسمت میں جو لکھا ہوتا ہے ویسے ہی ہونا ہوتا ہے۔۔۔۔

عین اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔امبر تکیہ سہی کرتی اسے لیٹا دیتی ہے۔۔۔۔۔

آرام کر لو۔۔۔ تھوڑا۔۔۔کچھ کھا و گئی۔۔۔۔رات بھی بھوکی تھی۔۔۔۔یہاں کوئی تم سے کھانے کو نہیں پوچھے گا یہ سب نوکر صرف اسی کے حکم۔پہ چلتے ہیں۔۔۔۔وہ آگر تمھیں پوچھ لے تو دیکھ ورنہ وہ بھی یہ تکلف نہیں کرتا۔۔۔۔۔

عین کو بھوک تو لگی ہوتی ہے۔۔۔۔وہ ہلکا سا سر ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔امبر سمجھ کہ اسکے لیے کھانا لینے چلی جاتی ہے۔۔۔

(^.^)(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

ازلان ایک گھر کہ سامنے گاڑی روکتا ہے۔۔۔۔وہاں لوگوں کا آنا جانا بنا ہوا تھا

۔۔۔۔

میرا گھر ہے یہ۔۔۔۔

ماوی خوشی سے بتاتی ہے۔۔۔۔۔وہ دونوں گھر کی طرف جاتے ہیں۔۔۔لیکن

دروازہ پہلے ہی کھولا ہوتا ہے۔۔۔۔اور لوگ بھی اندر ہوتے ہیں۔۔۔

ماوی بنا کچھ دیکھے اندر جاتی اماں کو آواز دیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اماں۔اماں کہاں ہیں۔۔۔۔

سامنے خالہ سکینہ اور فروا اسے دیکھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔۔۔تو آنسو بہار ہے تھے

ماوی کو دیکھ حیران ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔

ماوی کہاں تھی تم۔۔۔۔۔

فروا اسے پکڑ لیتی ہے جب کہ وہ بے یقینی سے انھیں دیکھتی ہے۔۔۔

اماں کہاں ہے میری۔۔۔۔۔۔

وہ سامنے میت کو دیکھ کانپ سی جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

انٹی چھوڑ گئی ہمیں۔۔۔

ازلان پولیس کی وردی میں تھا تو لوگ اسے غور سے دیکھ رہے ہوتے ہی۔۔۔ باہر ہی کھڑے لوگوں کہ پاس جاتا ہے۔۔۔۔

اسلام و علیکم یہ سب کیسے ہوا بتا سکتے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان کہ پوچھنے پہ وہاں کھڑا سامنے گھر کا آدمی اسکے سلام کا جواب دیتا ہے۔۔

کچھ نہیں صاحب جی صبح میری بیٹی گئی ماوی بچی کو کالج لے جانے کہ لیے تو دیکھا اندر باجی کی گری تھی خون بہ رہا تھا وہ چینخی تو سارے محلے نے دیکھا سر پہ گولی لگی

ایمبولنس کو بولا لیا پولس کو بھی فون کرنا تھا۔۔۔۔۔ماوٰی بچی گھر نہیں تھی عین کی. تو کل رخصتی ہوئی اسے فون کر رہے اٹھا ہی نہیں رہی ہم سب تو خود پریشان

۔۔۔۔۔

ازلان کو ماوٰی کی باتوں میں سچائی نظر آتی۔۔۔۔ابھی وہ کچھ سوچتا اندر سے ماوٰی کہ چینخنے کی آواز پہ وہ اندر بھاگتا ہے۔۔۔۔

اماں۔۔۔اماں اٹھ جاو نہ آپی بھی چلی گئی ہیں۔۔۔اماں۔۔۔

وہ رو رہی تھی ازلان کو اسے روتا دیکھ بہت دکھ ہوتا ہے وہ چھوٹی سی معصوم سی بچی تھی اسکی نظر میں۔۔۔۔

ازلان کہ فون پہ ڈی ایس پی کی کال آتی ہے۔۔وہ ان سے بات کرتا ساری ڈیٹیل بتاتا ہے۔۔۔۔۔وہ اسے ساری صورتحال سامیٹنے کہ بعد ماوٰی کو اسکے آفیس لانے کا کہتے ہیں۔۔۔

ہر کوئی ماوی سے ایک ہی سوال پوچھ رہا تھا۔۔۔کہ وہ رات بھر کہاں تھی ۔۔۔۔جس پہ وہ بس چپ یہ کہ دیتی ہے پتا نہیں۔۔۔۔۔۔لوگ اسے دیکھ آپس میں بات کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔گھر میں آئے لوگوں کو اس بات کا بلکل احساس نہیں تھا کہ اس گھر۔میں موت ہوئی ہے انھیں صرف اپنی باتوں سے مطلب تھا۔۔۔میت کو اٹھانے کی باری آئی تو ازلان نے بھی کندھے دیے اور انھیں آخری آرام گاہ تک لے گیا۔۔۔۔۔۔

پیچھے ماوی بس چپ تھی۔۔۔

بچی صبر کر۔۔۔۔

خالہ سکینہ اسے سہنے سے لگائے بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔۔فروا اسکہ لیے پانی لاتی ہے۔۔۔۔۔۔

جافروا بچی کہ لیے کھانا لا بھو کی ہو گی۔۔۔

نہیں کھانا مجھے۔۔۔۔۔

وہ صاف انکار کرتہ صبح اسے بھوک لگی تھی لیکن اس وقت تک بھوک تو مر گئی تھی۔۔۔۔۔

ازلان اور باقی سب مرد آتے ہیں۔۔۔ عورتیں گھروں کو چلی گئی تھی۔۔۔۔ازلان اندر آتا اسکہ سامنے بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔آج کا سارا کام چھوڑ وہ اسکہ ساتھ تھا۔۔۔۔۔

ماوی ہمیں ڈی ایس پی نے بلایا۔۔۔۔

کیوں بیٹا۔۔

سکینہ سے رہا نہیں جاتا تو پوچھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

انٹی اسکی بہن کا کہنا تھا ماوی کی جان کو خطرہ ہے۔۔۔۔۔تو اسے ایک محفوظ جگہ پہ رکھنا۔۔۔ہے اور ان کی اماں کے قتل کا کیس بھی ہمارے پاس ہے اور انکی بہن

بھی لاپتا ہیں۔۔۔۔جب تک سب ٹھیک نہیں ہو جاتا ہے یہ پولیس کے حوالے رہے گئی۔۔۔

لیکن میں جیل میں نہیں رہوں گی۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا۔۔۔

وہ سکینہ کو دیکھتے ڈرتے بولتی ہے۔۔۔۔

آپ کو جیل میں نہیں رکھا جائے گا آپ مجرم نہیں ہیں۔۔۔۔اب چلیں اور کچھ کپڑے بھی رکھ لیں اپنے۔۔۔۔ضرورت کی چیزیں بھی۔۔۔۔

ماوی کو کہتا وہ سکینہ کو تسلی دیتا وہاں سے اسے لے کہ نکل جاتا ہے۔۔۔۔وہ بھی چپ چاپ اسکہ ساتھ روانہ ہو جاتی ہے کیوں کہ اس وقت کو حالات دیکھیں تھے اسے اس پولیس والے پہ یقین تھا۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

شاندار سے افس روم میں کرسی پہ بیٹھی وہ ٹکر ٹکر ہر جگہ کو دیکھ رہی تھی اور سامنے بیٹھے ڈی ایس پی خان حکمت صاحب بہت غور سے اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔اور وہ ان کہ پیچھے رکھے میڈلز، تصویروں کو۔۔۔۔ازلان کوفی کا مگ پکڑے سوچ میں گم ہوتا ہے۔۔۔ڈی ایس پی خان کی ہی مہربانی تھی کہ وہ تھورا ریلیکس تھی۔۔۔

تو پھر یہ کیس تمھارے لیے ہی ہے ینگ مین۔۔۔اب سب چھوڑو اور اسکی بہن کو ڈھونڈھو۔۔۔

خان صاحب اسے دیکھتے بولتے ہیں۔۔۔جو مزے سے کوفی پی رہا تھا ایک دم سیدھا ہوتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

کیس تو پہلے ہی میں لے چکا ہوں سر۔۔۔۔تھوڑا ٹیڑا ہے یہ کیس۔۔۔۔۔لیکن جو بھی ہے اس کہ پیچھے اسے جیل تک پہنچا کہ رہوں گا۔۔۔۔آج سے کچھ مہینے پہلے

بھی ایسا کیس آیا تھا۔۔۔ لیکن ان کہ فیملی نے رپورٹ درج نہیں کی۔۔۔ لیکن اب یہ جو بھی ہے نہیں بچے گا۔۔۔۔

ازلان بولتا ماوی کو دیکھتا ہے جو ایک شوپیس پکڑ کہ دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔ خان صاحب بھی اسکی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔ تو مسکرا جاتے ہیں۔۔۔ اسے وہ معصوم لڑکی بہت اچھی لگی تھی۔۔۔۔۔

آپ جو یہ سب پسند آیا۔۔۔

خان صاحب کہ پوچھنے پہ ماوی چونک جاتی ہے اور ان کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔ مجھے دیکوریشن چیزیں بہت اچھی لگتی ہے۔۔۔ پتا ہے میری آپیا مجھے پوکیٹ منی دیتی تھی تو میں ایسی ہی چیزیں لاتی تھی مجھے پسند ہیں۔۔۔

ماوی چھوٹے سے سوال کی پوری کہانی ہی سنا دیتی ہے۔۔۔

لیکن اپیا نہیں ہیں۔۔۔وہ کب تک مل جائیں گی۔۔۔۔اماں بھی نہیں ہے اب تو۔۔۔۔

وہ رونے والی ہو جاتی ہے آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو آجاتے ہی۔۔۔۔۔خان صاحب تو کیا آزلان بھی اسکے رونے سے گھبرا جاتا ہے۔۔۔اتنی مشکل سے تو چپ کروایا تھا انھوں نے۔۔۔

ہیی لٹل گرل رونا نہیں دیکھو ہم ڈھونڈیں گے تمھاری بہن کو۔۔۔بس رونا نہیں میں نہیں روں گی لیکن آپ جلدی ڈھونڈنا مجھے انکی بہت یاد آتی ہے۔۔۔

ازلان سر ہلاتا خان صاحب کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جو پہلے سے کچھ سوچ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

دروازہ نوک ہونے پہ وہ تینوں دروازے کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔ایک لیڑیز پولیس آفیسر سلوٹ مارتی ہے۔۔۔

اسلام و علیکم سر۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔۔

ماوی اس عورت کو دیکھتی تھوک نگلتی ہے یہ وہی تھی جو اسے پالیس سٹیشن لے کہ آئی تھی۔۔وہ قد میں کافی لمبی تھی اور موٹی تھی چہرے پہ غصہ تھا۔۔۔ماوی ڈر کہ نہ محسوس طریقے سے ازلان کہ پیچھے ہو جاتی ہے۔۔۔جسے خان صاحب بہت آچھے سے دیکھ لیتے ہیں۔۔۔

کوئی کام تھا آپکو صوفیا۔۔۔

خان صاحب کہ پوچھنے پہ وہ ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔

سر انھیں میں نے بلایا ہے۔۔۔میں جب تک اس کیس کو حل نہیں کر لیتا یہ لڑکی میڈم صوفیا کہ ساتھ رہیں گی۔۔۔

نہیں میں نہیں

ماوی ڈر کہ نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔اور خان صاحب کو دیکھتی ہے۔۔۔

صوفیا آپ جائیں۔۔۔۔

یس سر۔۔

خان صاحب کہ کہتے ہی وہ چلی جاتی ہیں۔۔۔ازلان ناسمجھی سے دونوں کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

ایس پی ازلان اس بے وقوفی کی مجھے آپ سے امید نہیں تھی۔۔۔آپ کو نہیں پتا صوفیا شادی شدہ ہے اور اسکے پاس صرف ایک گھر ہے۔۔۔۔جہاں اسکا شوہر ہوتا بچے ہوتے اور حال میں آپ ایک چھوٹی ناسمجھ بچی کو وہاں بھیج رہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خان صاحب کی بات پہ وہ غور کرتا ہے تو شرمندہ ہو جاتا ہے۔۔۔

تو سر کسی اور لیڑیز کو نسیبل کو کہ دیتے ہیں۔۔۔

یہ آپ کہ ساتھ رہے گی۔۔۔۔

خان صاحب کی بات پہ ازلان کچھ وقت انھیں دیکھتا ہے۔۔۔پھر ایک دم چینختا گھڑا ہوتا ہے۔۔۔ماوی اپنے کان پہ ہاتھ رکھ لیتی ہے۔۔۔۔

سر Not again

پہلے بھی آپنے 2 دفعہ لڑکیوں کو میرے حوالے کر دیا تھا۔۔۔میری بھی پریوسی ہوتی ہے۔۔۔۔میرے گھر کو تو آپ نے لیڑیز ہوسٹل ہی سمجھ لیا ہے۔۔

ازلان غصے میں نونسٹوپ بولی جا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔خان صاحب تو اسے اگنور کرتے فائل اوپن کر لیتے ہیں۔۔۔۔ماوی اپنے دونوں کانوں پہ ہاتھ رکھے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

میں بتا رہا ہوں۔۔میں نہیں رکھوں گا۔۔۔۔۔

تم ہی رکھو گے۔۔۔مجھے تمھارے علاوہ کسی اور پر یقین نہیں ہے۔۔۔۔

خان صاحب بھی دوٹوک اپنا فیصلہ سناتے ہیں۔۔۔

میں ابھی ریزائن کرتا ہوں۔۔۔میں یہ جوب چھوڑ رہا ہوں۔۔۔اور ایسی جگہ جاوں گا جہاں کسی کو مجھ پہ یقین نہ ہو۔۔۔۔

خان صاحب اسکی بات پہ مسکراہٹ دباتے ہیں۔۔۔اور ایک فائل سے انویلپ نکال کہ اسے دیتے ہیں۔۔۔

یہ لو لیٹر اس پہ سائن کر دو۔۔۔پچھلے کیس میں تم نے دیا تھا۔۔۔جب اس کیس کی ویکٹم کو تمھارے ساتھ رکھا تھا۔۔۔۔آج موقع ہے سائن کر کے چھوڑ دو۔۔

ازلان منہ کھولے سنتا ہے پھر ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جو ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔

تھیک ہے میں لے جاؤں گا اپنے ساتھ اور جلدی سے اس کیس کو ختم کر کے چلتا کروں گا۔۔۔۔

ازلان ہار مانتا بولتا ہے اس جوب میں تو اسکی جان تھی وہ کیسے چھوڑ دیتا۔۔۔خان صاحب مسکرا جاتے ہیں۔۔۔اور ماوی کو دیکھتے ہیں۔۔۔

ماوی بچے ادھر آو۔۔۔

وہ اپنے پاس بلاتے ہین۔۔۔ماوی ایک نظر ازلان کو دیکھتی انکی کرسی کہ پاس جاتی ہے۔۔۔

بچے آپ ازلان کہ ساتھ رہو گی اسکی مہمان بن کر جب تک ہم آپکی بہن کو نہیں ڈھونڈھ لاتے اور اس مجرم کو نہیں پکڑ لیتے آپ نے اکیلے کہیں آنا جانا نہیں کرنا۔۔۔جو ایس پہ صاحب کہیں وہی کرنا ہے ٹھیک ہے۔۔۔

ماوی سر ہلا دیتی ہے۔۔۔ازلان منہ بناتا ہے۔۔۔

چلو وواب

ازلان اپنا والیٹ اٹھا کہ جیب میں ڈالتا سر کو سلوٹ کرتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ماوی خان صاحب کو دیکھتی ہے جو سر کہ اشارے سے جانے کا کہتے ہیں۔۔۔۔تو وہ اسکے پیچھے بھاگتی ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ادب خان ھونڈو یار اسکو۔۔۔۔

حاثم چھت کو دیکھتا ادب خان سے کہتا ہے۔۔۔۔جو بیڈ کہ ساتھ ہاتھ پیچھے باندھ کہ کھڑا تھا۔۔۔

سر میں نے تو دیکھا ہی نہیں انھیں اگر دیکھ لیتا تو کہیں سے بھی ڈھونڈ لاتا۔۔۔۔۔

اسکی آنکھیں کچھ کہ رہی تھی وہ بہت ڈری ہوئی تھی۔۔۔۔

حاثم کے پھر نہ سر نہ پیر والی بات سن ادب خان منہ بناتا ہے۔۔۔۔۔اسے اپنا بوس کبھی سمجھ ہی نہیں آیا لیکن یہ تھا وہ اسکی عزت بہت کرتا تھا۔۔۔

ادب خان اگر وہ مجھے دوبارہ ملی تو اسے جانے نہیں دوں گا۔۔۔۔بس ایک بار مل جائے ایک بار۔۔۔۔

جی سر۔۔۔

ادب خان اسکی بات پہ بس سر ہلاتا ہے جب اسکا موبائل بجتا ہے۔۔۔۔ادب خان موبائل دیکھتا ہے تو ملک کال ہوتی ہے۔۔۔۔

سر ملک کی کال ہے۔۔۔۔

وہ موبائل حاثم کو دینے لگتا ہے جب وہ ہاتھ سے پیچھے کر دیتا ہے۔۔۔۔

ابھی میں اپنی ملکہ کے بارے میں سوچ رہا ہوں مجھے کوئی ڈسٹربنس نہیں چاہیے ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم کے کڑے تیور دیکھ ادب خان موبائل لے کہ کھیسک جاتا ہے۔۔۔۔۔اور وہ ایک دفعہ پھر عین کو سوچنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔

ادب خان باہر آتا دروازہ آرام سے بند کرتا ہے۔۔۔۔

باس تو دیوانے ہی ہو گئے ہیں۔۔۔۔وہ سوچتا موبائل کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔

جی ملک صاحب بتایں کس لیے فون کیا۔۔۔

حاثم سے بات کرواو میری۔۔۔۔

سر ابھی بزی ہیں آپ بتایئں میں انھیں آپ کا پیغام دے دوں گا۔۔۔۔

ادب خان سکون سے بولتا ہے۔۔۔۔۔

رات کا ڈنر حاشر عالم کہ ساتھ ہے جو کل کینسل ہو گیا تھا۔۔۔۔آج کونٹریکٹ بھی سائن کر لیں گے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہے میں کہ دوں گا۔۔۔۔

ادب خان کی بات پہ ملک کال کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔ادب خان فون رکھتا اندر روم میں آتا ہے جہاں ابھی تک حاثم خان اپنے ہی خیالوں میں گم ہوتا ہے۔۔۔۔۔

کل سے عین کو دیکھنے کے بعد سے وہ صرف خیالوں میں ہی کھویا تھا۔۔اور ادب خان کی دوڑ لگوائی تھی اسے ڈھونڈنے کے لیے۔۔۔۔ادب خان دروازہ آرام سے بند کر دیتا باہر آتا ہے۔۔۔۔

لگتا ہے جب تک لڑکی نہیں ملے گئی بوس نے کام کاج چھوڑ کہ ایسے ہی کھوئے رہنا ہے۔۔۔

وہ برا برا تا اتر گھر سے باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔

ازلان اپنے اپر ٹمنٹ کا دروازہ کھولتا ہے ایک شاپر میں اپنے کپڑے پکڑے ماوی اسکے پیچھے کھڑی ہوتی ادھر ادھر دیکھتی ہے۔۔۔وہ ایک چھوٹا سا دو سٹوری گھر تھا۔۔دروازہ کھولتا وہ آواز ارسی ایک نظر ماوی پہ ڈالتا اندر جاتا ہے وہ بھی اسکے پیچھے ہی اندر جاتی ہے۔۔۔سب سے پہلے ایک ٹی وی لونج آتا ہے۔۔۔اسکہ ساتھ ہی تھوڈا سائڈ پہ کچن ہوتا ہے۔۔۔آگے آتے دو کمرے ہوتے

ہیں۔۔۔جس میں اٹیچ باتھ روم ہوتے ہیں۔۔۔اوپر چھت اور سٹور روم پوتا ہے۔۔۔۔اور ایک اور کمرہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔

لونج کو خوبصورتی سے سجایا گیا ہوتا ہے واز پیہ ٹینگز قالین صوفے سب مجود ہوتا ہے۔۔

ازلان صوفے پہ گرنے کہ انداز میں بیٹھتا ہے ماوی کھرے سب دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔ازلان سر دباتا ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔

اے ے ے لڑکی میوہ شیوہ ادھر بیٹھو

ماوی غلط ناموں پہ ادھر ادھر دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہاں وہیاں کیا دیکھ رہی ہو تمھیں ہی کہ رہا ہوں۔۔

لیکن میرا نام۔تو ماوی ہے میوہ تو نہیں۔۔۔۔

وہ معصومیت سے بولتی ہے۔۔۔۔

ادھر آگے بیٹھو کچھ رولز ہیں جسے میں تمھیں بتا دینا چاہتا ہوں۔۔

ماوی جلدی سے سنگل صوفے پی بیٹھتی اسکی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔۔۔

ہاں تو۔۔۔یہاں رہنے کہ کچھ رولز ہیں۔۔۔

پہلا رول تم بے فضول مجھ سے بات نہیں کرو گئی کوئی بہت ضروری بات ہو تب ہی بات ہو گی۔۔۔۔

دوسرا رول۔۔۔

میں تمھارے کیس کے حوالے سے دیھان رکھوں گا تمھاری بے بی سیٹینگ نہیں کروں گا تو جو کھانا پینا ہے وہ کچن ہے۔۔۔۔۔وہاں سے لے کہ کھا سکتی ہو۔۔۔۔

ازلان کچن کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔ماوی کچن کو دیکھتی پریشانی سے ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

پر مجھے تو کھانا بنانا ہی نہیں آتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو وو جی اسکا مطلب پوھڑ ہو تم۔۔۔۔کوئی نہیں میں باہر سے ہی کھانا لاتا ہوں تمھارے لیے بھی ایک روٹی ایکسڑا لے آیا کروں گا۔۔۔

روٹی۔۔۔ 2

ماوی جھٹ اپنی فرمائش کرتی ہے۔۔۔۔ازلان گھور کہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

روٹیاں کھاتی ہو تم۔۔۔ 2

ماوی سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔

تینوں وقت کی ملا کہ 2 روٹیاں یا صرف ایک وقت کی۔۔۔۔

ازلان حیرت سے اسے دیکھ پوچھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک وقت کی۔۔۔

تو جاتا کہاں ہے وہ کھانا صحت سے تو ایسا لگتا ہے نا جانے کتنے عرصے فاقے کرتی رہی ہو۔۔۔۔

ماوی اسکی بات پہ منہ پھولا کہ اسے دیکھتی ہے ازلان اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہے۔۔۔۔

چلو چلو دوسری اگلے رول پہ آتے ہیں۔۔۔۔

کھانا تو ہو جائے گا۔۔۔۔ لیکن گھر میں گندگی اگر تم کرو گی تو صاف بھی خود کرو گی سمجھ گئی۔۔۔

اور آگر آپ کریں گے تو۔۔۔

تو میں خود صاف کروں گا۔۔۔۔

ماوی سمجھ کہ سر ہلا دیتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ روم تمھارا ہے۔۔۔۔اور یہ میرا جب تک تم یہاں ہو۔۔۔۔میرے روم میں تو آنے کا سوچنا بھی نہیں سمجھ گئی۔۔۔

جی۔۔۔۔

میرے گھر میں نہ ہونے پہ اگر کوئی دروازے پہ آتا ہے تو دروازہ بلکل نہیں کھولنا

۔۔۔۔۔

اور اگر آپ آئیں۔۔

ماوی کہ سوال پہ۔ازلان اسے اپنا سر پیٹ لیتا ہے۔۔۔۔

میرے لیے دروازہ کھولنا ہے۔۔۔۔آخر میرا گھر ہے۔۔۔۔

پہلا جملہ اسے گھورے آخر میں وہ فخر سے بولتا ہے۔۔۔

آپنے یہ گھر کتنے کا لیا۔۔۔۔۔

ماوی سارے گھر کو دیکھتی اس سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔ازلان منہ بنا کہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں تم نے خریدنا ہے۔۔۔۔

نہیں ویسے۔۔

ازلان کے تیور دیکھ وہ چپ ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

تم سے پہلے بھی ایک دو کیس کے سلسلے میں 2 لڑکیاں یہاں رہ چکی ہیں۔۔۔۔ایک تو بہت ہی سو گر تھی میرا بھی سارا کام کر دیتی تھی۔۔۔۔۔اور ایک بہت ہی چپ رہنے والی تھی صرف کمرے تک رہتی تھی۔۔۔۔لیکن مہری بھی کوئی پرایو سی ہے۔۔۔۔۔ہر بار مجھے ہی لڑکیاں سمبھالنے کو ملتی ہیں۔۔۔۔ کبھی کبھی یہ اعتبار بھی انسان کو لے ڈوبتا ہے۔۔۔۔۔

ازلان کھویا کھویا سا اپنا دکھ اسے سنا رہا ہوتا اور ماہی پوری توجہ سے اسے سن رہی ہوتی ہے۔۔۔۔ازلان کی نظر اس پہ پرتی ہے جو ٹکر ٹکر اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔

😕 کیا؟؟؟؟

مجھے بھوک لگی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اوو وہاں جاو تم کپڑے بدل لو۔۔۔۔۔میں کچھ بنالیتا ہوں۔۔۔ میگی کھا لو گی۔۔۔۔کیوں کہ باہر جانے کا میرا بلکل دل نہیں ہے۔۔۔

ماوی جلدی سے سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔ازلان اٹھ جاتا ہے تو وہ بھی اٹھ جاتی ہے۔۔۔

تھوری دیر پہلے دے کے گئے ڈریس کو وہ پہن کہ آئنے کے سامنے کھری خود کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔ہلکے سبز رنگ کی وہ چمکتی کُرتی جس کہ بازو نیٹ کہ تھے بیک گلہ ڈوری سے بندھا تھا۔۔۔۔اس نے ایسے کپڑے کبھی نہیں پہنے تھے اسکی اماں ہمیشہ انھیں مکمل لباس پہناتی تھی۔۔اسے اپنی حالت پہ رونا آتا ہے اس ڈیس کہ ساتھ دوپٹا تک نہیں تھا۔۔۔۔۔۔ایک آنسو آسکی آنکھون سے نکلتا ہے.۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

امبر اندر آتی اسے آئینے کہ سامنے روتا دیکھ افسوس کرتی اسکے پاس آتی ہے۔۔۔۔۔

میں نہیں کر سکوں گی یہ۔۔۔۔

عین مرتی امبر کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

میں کچھ نہیں کر سکتی صرف دعا کہ علاوہ کہ اللہ تمھاری عزت کی حفاظت کرئے۔۔۔۔۔

امبر کی دعا پہ عین ہنس پرتی ہے۔۔۔۔۔

دعا یہ کرو مجھے موت آجائے۔۔۔۔۔ناجانے کیسی قسمت تھی میری اپنی ماں کو کھا گئی بہن کر دربدر کر دیا خود کی عزت کا سودا کروانے جا رہی ہوں۔۔۔۔

امبر دکھ سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔دروازہ نوک ہوتا ہے اور ایک ملازم اندر آتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

صاحب آپکو نیچے بلا رہے ہیں۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ویلکم سر مجھے امید نہیں تھی آپ بھی ساتھ آئیں گے۔۔۔۔

حاشر عالم سامنے کھڑے حاثم کو دیکھ ہاتھ ملاتا میٹھے لہجے میں بولتا ہے۔۔۔۔

کیوں جب اس کمپنی کا اونر میں ہوں تو آنا بھی تو مجھے ہی چاہیے۔۔۔

وہ ایک نظر تنظیہ ملک کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

مجھے امید ہے آپ یہ ڈیل سائن کیے بنا جا نہیں سکیں گے۔۔۔

حاشر کچھ سوچتا مسکراتا ہے۔۔۔۔

آئیں اندر آئیں۔۔۔

حاشر اسے جگہ دیتا اندر لاتا ہے وہ سب لاونج میں بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔۔اور آفیس کے معملات کو دیسکس کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم خان ایک کامیاب ترین بزنس میں جس کے ساتھ کام کرنا ہر کسی کا خواب ہے۔۔وہ ایک ہیرا انسان تھا جس بزنس میں چلا جائے اسے کامیاب کر کے ہی چھوڑتا ہے۔۔۔۔۔اسکے مقابلے حاشر عالم کا بزنس ابھی شروع تھا۔۔۔اس نے

بہت دفعہ اپنے بزنس کو بڑھانے کی کوشش کی لیکن لوگوں نے اسے بھاو نہیں دیا اسکے لیے پیسا ہی سب کچھ تھا۔۔۔پیسا اسکی کمزوری تھا اسکا نشا جس کہ لیے وہ کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔۔اور وہی حد اسنے پار کر لی تھی۔۔۔اس نے لوگوں کی دکھتی رگ دھونڈلی تھی۔۔۔۔بڑے بڑے بزنس میں کی حوس کو پہچان لیا تھا وہ لڑکیوں کو استعمال کر کے خود کو اس مقام تک لے آیا تھا۔۔۔۔

حاشر صاحب اب آپ کچھ زیادہ ہی انتظار کروا رہے ہیں۔۔۔اپنی بیوی سے تو ملوائیں۔۔

ملک کی بات پہ حاشر مسکراتا ہے۔۔۔جب کہ حاشم ان دونوں کی باتوں کو اگنور کرتا ہے اسے پتا تھا یہ سب لوگ کیس طرح کی حرکت کرتے ہیں۔۔۔لیکن اسکا اس سب سے کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔۔

نایاب لوگوں کا زرا المبا انتظار کرنا ہی پڑتا ہے۔۔۔۔ویسے میں نے بلوایا ہے آتی ہی ہو گئی۔۔۔

ملک مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

بلکل بلکل۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتے جب ہیل کی ٹک ٹک پہ حاشم کی نظر خیر ارادی طور پر سامنے سیڑیوں پہ جاتی ہے۔۔۔۔حاشر اور ملک کی بیک تھی دونوں مر کہ دیکھتے ہیں۔۔۔۔

عین کو دیکھ حاشم ایک پل کو صدمے میں جاتا کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔اور آنکھیں پھاڑ اسے دیکھتا ہے۔۔۔

لو آگئی میری بیوی۔۔۔۔

خود پر اتنی نظریں محسوس ہوتے عین بڑی طرح کنفوس ہوتی ہے گھبراہٹ کی وجہ سے وہ اپنے ہاتھ کی انگلیاں مڑورتی نیچے آتی ہے۔۔

حاشر اٹھ کہ عین کی پاس آتا ہے اور اسکہ کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔

یہ لیں آگئی میری وائف۔۔۔۔

وہ اسے لیتا بیٹھک تک آتا ہے۔۔۔۔ملک حوس بھری نظروں سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔جب کہ حاثم تو جیسے تھا ویسے ہی کھڑا رہ جاتا ہے اسے اپنی آنکھوں پہ یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔۔حاثم کی نظر حاشر کہ ہاتھ پہ جاتی ہے۔۔۔۔جو کہ اسکہ کندھے پہ ہوتا ہے اسکا دل جل جاتا ہے۔۔۔۔بے یقینی سے وہ عین کو دیکھتا ہے جو نظر جھکائے نا جانے زمین میں کیا ڈھوں ڈر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔حاثم کی نظر ملک پہ جاتی ہے۔۔۔۔جو عین کو سر سے پاوں تک دیکھنے میں مصروف ہوتا ہے۔۔۔۔

بہت خوبصورت ہیں یہ تو۔۔۔۔

ملک کی بات پی حاثم اپنے ہاتھ زور سے بند کرتا غصہ پینے کی کوشش کرتا لیکن غصہ تھا کم ہونے کہ بجائے اور زیادہ ہو رہا ہوتا ہے۔۔۔۔اسکا بس نہیں چلتا ان سب کا گولی مار دے

بیٹھیں۔۔۔۔

ملک اپنے صوفے پہ اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔عین ڈرتے بیٹھتی ہے وہ ان میں سے کسی کی طرف نہیں دیکھتی۔۔روبورٹ کی طرب جو کہا جارہا ہوتا کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔حاشر آرام سے اپنے صوفے پہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔حاثم ابھی بھی کھڑا اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔ملک عین کے ساتھ بیٹھنے لگتا ہے جب حاثم کی تیز آواز گونجتی ہے۔۔۔۔

ملک چلو مجھے کچھ کام یاد آگیا ہے۔۔۔۔

وہ غصے میں بولتا باہر کی طرف بڑھ جاتا ہے ملک جو بیٹھنے ہی لگا تھا بیچ میں ہی رہہ جاتا حکا بکا حاشر کو دباہر جاتا دیکھتا ہے پھر معزرت کرتا خود بھی جاتا ہے حاشر حیرت سے سب دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔عین سکون کا سانس لیتی حاثم کو دل ہی دل میں دعائیں دیتی ہے اللہ کا شکر کتی پر سکون سانس لیتی ہے۔۔

امبر اوپر کھڑی جو یہ سب دیکھ رہی تھی اسکے بھی ہاتھ دعا میں اٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔

ماوٰی فریش ہوتی کچن میں آتی ہے ازلان میگی کا مصالہ اس میں ڈالتا ماوٰی کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔

کالے رنگ کہ سیمپل قمیض اور پاجامے میں ڈوپٹے کو حجاب کی طرح لیے وہ ہاتھ مڑورتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان اسے دیکھتا مسکراتا یہ سوچتا ہے کہ وہ گلابی رنگ میں زیادہ پیاری لگ رہی تھی یا کالے میں۔۔۔۔

میں مدد کردوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوٰی کی آواز پہ وہ سوچوں سے باہر آتا ہے۔۔۔۔

ہاں یہ سب پلیٹ میں نکالو میں ہاتھ منہ دھو کہ آتا ہوں۔۔۔۔۔

ازلان نرم لہجے میں کہتا سائیڈ سے ہوتا باہر چلا جاتا ہے۔۔۔اسکے جاتے ماوی کوئی کپڑا ڈھونڈھتی ہے۔۔۔۔جس سے گرم پیالا پکڑ سکے کپڑا ملتے ہی وہ اس سے اٹھاتی ہے ایک پلیٹ بھرتے ہی ہے جب کپڑا ابھی گرم ہوتے ماوی کہ ہاتھ پہ لگتا تو وہ چیخ مارتی پیالہ نیچھے گر جاتا ہے۔۔۔پورے گھر میں 10۔سیکنڈ تک پیالے کا شور گونجتا رہتا ہے۔۔۔۔۔ازلان چیخ پہ کچن میں آتا اپنی 10 منٹ محنت کی ضائع ہوتے دیکھ خونخوار نظروں سے ماوی کو دیکھتا ہے جو کان پہ ہاتھ رکھے شور کم ہونے کہ انتظار میں تھی۔۔۔۔

پو گیا کرلی مدد یا ابھی اور رہتی ہے۔۔۔افف کہاں پھس گیا ہوں میں۔۔۔۔

ازلان غصے میں بولتا کچن میں گرا پیالہ اٹھاتا ماوی کو گھورتا ہے۔۔۔

۔۔جب اتنا بھی نہیں آتا تو مدد کا پوچھنا ہی نہیں چاہیے تھے۔۔۔۔اب کیا کھائیں گے تمھارا سر۔۔۔۔3 پیکٹ تھے تینوں بنا چکا ہوں میں۔۔

اسکا غصہ کسی صورت کم ہی نہیں ہو رہا ہوتا ماوی اسکے چیخنے پہ آنکھون میں آنسو لیے چہرہ نیچے کر لیتی ہے۔۔۔۔

ازلان غصے میں مٹھی بند کرتا اسے دیکھتا شیلف پہ نظر پڑتی ہے جہاں ایک پلیٹ بنی ہوئی تھی

شکر اللہ کا کچھ تو نصیب ہوا کھانا۔۔۔اب اسی کو آدھا آدھا. کھا لیتے ہیں۔۔۔

وہ ایک حل نکالتا کیبنیٹ سے پلیٹ نکالتا اسے آدھا بھرتا اسکے آگے کرتا ہے۔۔۔۔

ماوی کا سب بھول اپنی پلیٹ دیکھتی ہے پھر اسکی پلیٹ دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو اب کھانے کہ بعد اسے صاف کر کے سونا۔۔۔۔

ازلان اپنی پلیٹ اٹھا کر جانے لگتا ہے لیکن اسے وہ ہی جمے دیکھ رک جاتا ہے۔۔۔۔

چلو وو کیا یہی کھاو گی۔۔۔

ماوی تو سب بھول اپنی پلیٹ اور اسکی پلیٹ کا موازنہ کرتی ہے۔۔۔۔۔

آپ نے دھوکا کیا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔

اسکی بات پہ ازلان گرتے گرتے بچتا ہے۔۔۔

کیاااااپاگل ہو میں نے کیا دھوکا کیا ہے۔۔۔

آپ نے کہا آدھا آدھا کھا لیتے ہیں۔۔لیکن آپ کی پلیٹ میں زیادہ نوڈلز ہیں۔۔۔مجھے تھوڑے دیے ہیں۔۔آپ نے۔۔۔۔

ازلان آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

مطلب حد ہو گئی تم کتنی چالاک ہو۔۔۔۔ایک تو تم نے اپنے حصے کا گرا دیا پھر بھی تم پہ ترس کھا کہ آدھا میں نے اپنا دے رہا ہوں اور مجھے ہی دھوکے باز کہ رہی ہو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس پہ میرا نام نہیں لکھا تھا ہو سکتا وہ آپ کے حصے کا ہو۔۔۔۔اور میں آپ پہ ترس کھا رہہ ہوں۔۔۔۔

اس کی حاضر جوابی پہ ازلان کا سر گھوم جاتا ہے۔۔۔

یہ لو کر لو اپنی مرضی سے برابر۔۔۔

ازلان پلیٹ اسکے پاس پٹکتا ہے تو وہ جلدی سے دو چمچ بھر کہ اپنے پلیٹ میں ڈالتی ہے۔۔۔۔ازلان اسے گھورتا پے۔۔۔دل ہی دل میں کڑتا اسے ایک نام دے جاتا ہے۔۔۔

بھوکی بلی۔۔۔

یہ لیں۔۔۔۔

ماوی خوشی سے اسکی طرف پلیٹ کرتی ہے۔۔۔۔وہ پلیٹ کھینچ کہ پکڑتا باہر چلا جاتا ہے وہ بھی اپنی پلیٹ لیتی باہر آتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

آہمممممہ

وہ غصے سے پاگل ہوتا اپنے کمرے کا حشر نشر کرتا چیخ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔حاشر کا عین کہ کندھے پہ ہاتھ رکھنا یاد آتے وہ کرسی اٹھا کہ پھینکتا ہے۔۔۔۔ادب خان اور باقی ملازم باہر دروازہ بجا رہے ہوتے ہیں۔۔۔

سر دروازہ کھولیں۔۔۔۔کوئی دوسری چابیاں لے کہ آو۔۔۔

اندر سے چیخوں کی اور توڑ پھوڑ کی آوازوں پہ ادب خاں ملازم کا کہتا ہے تو خان بابا بھاگتے ہیں چابی لینے۔۔۔۔

وہ صرف میری ہے حاشم خان کی۔۔۔وہ کسی اور کی کیسے ہو سکتی ہے۔۔۔۔میں چھوڑوں گا نہیں آگ لگا دوں گا اسکو اور اسکے گھر میں اپنی محبت کو چھین لاوں

گا۔۔۔وہ اس کمینے کو کیسے مل سکتی ہے۔۔۔۔نہیں میں اسے وہاں نہیں رہنے دوں گا۔۔۔

وہ دل میں عہد کرتا خود کو کو آئینے میں دیکھتا ہے

ادب خان دروازہ کھول کہ اندر آتا کمرے کو دیکھتا پریشان ہوتا حاثم کو دیکھتا ہے۔۔۔ پھر اسکی نظر اسکے ہاتھ پہ جاتی ہے جہاں سے خون نکل کے فرش رنگ رہا ہوتا

۔۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔خان بابا دوایوں کا ڈبہ لائیں۔۔۔۔

ادب خان حاثم کی طرف بڑھتا بولتا ہے۔۔۔۔اور اسکا ہاتھ پکڑتا زخم دیکھنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔لیکن وہ ادب خان اور باقی سب کو دیکھتا وہ اپنا ہاتھ جھٹکتا ہے۔۔۔

نکلو و یہاں سے۔۔۔

وہ غصے میں اسے گھورتا ہے خان بابا ڈنہ رکھ کہ باہر بھاگتے ہیں۔۔۔۔ لیکن ادب خان وہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔اسے وہی جمے دیکھ حاثم اس پہ دھارتا ہے۔۔۔۔

سمجھ نہیں آرہی نکلو یہاں سے۔۔۔۔

سر آپ ڈریسنک کروالیں پھر میں چلا جاتا ہوں۔۔۔۔

نکلووو

ادب خان کی بات پہ غصے سے پاگل ہوتا اسے دھکا دیتا ہے۔۔۔۔43 دھکو پہ وہ روم کہ باہر آجاتا ہے۔۔۔۔

سر ہو سکتا ہے وہ بیوی نہ ہو بلکہ قیدی ہو۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ادب خان جلدی سے بولتا ہے کہیں دروازہ ہی نہ بند کر دے۔۔۔حاثم کہ ہاتھ تھم جاتے ہیں۔۔۔۔۔اسے خاموش ہوتا دیکھ وہ۔اپنی بات جاری رکھتا ہے۔۔۔۔

حاشر عالم کے بارے میں تو آپ جانتے ہی ہیں۔۔۔ہم انھیں وہاں سے نکال لائیں۔گے۔۔۔۔

حاثم ابھی بھی سوچ میں گم ہوتا ہے اسے اسکی ڈری سہمی نظریں یاد آتی ہے اسکے دونوں ہاتھ نیچے گر جاتے ہی۔۔۔ادب۔خان کو موقع مل جاتا ہے وہ اسکا خون سے بھرا ہاتھ پکڑتا اندر لاتا ہے۔۔۔۔

سہی کہ۔رہے ہو تم۔۔۔کال۔وہ۔مجھے ہسپتال میں دیکھی وہ لال جوڑے میں تھی ڈری سہمی مطلب وہ بھاگی ہو گی اس سے لیکن زیادہ بھاگ نہیں سکی۔۔۔۔کسی اور کی اس پہ نظر پڑے مجھے اسے اپنے پاس لانا ہے وہ میری ہے اسے کوئی اور دیکھے مجھ سے بلکل برداشت نہیں ہو گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک ٹرانس میں بولتا ہے ادب خان اسکے ہاتھ پہ پٹی باندھتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔

وہ بہت جزباتی تھا۔۔۔غصہ آجاتا تو کم نہیں ہوتا تھا جلدی اور دن میں دس دفع تو آتا ہی تھا غصہ۔۔۔۔ادب خان کہ علاوہ کوئی نہیں جانتا تھا وہ کیوں غصے میں تھا۔۔۔۔

عین اپنی پہنی جیولری اتار رہی ہوتی ہے اور دل میں لاکھ خدا کا شکر کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔جب دھاڑ سے دروازہ کھلتا ہے اور حاشر عالم اندر آتا ایک زوردار تھپڑ عین کہ چہرے پہ مارتا ہے۔۔۔وہ اس سب کہ لیے تیار نہیں ہوتی اسکا سر زور سے شیشے میں لگتا ہے شیشے میں بھی درار آجاتی ہے۔۔۔۔

ناجانے کونسے منتر پھونکے ہیں تو نے کہ وہ آج پھر ایسے ہی لوٹ گئے۔۔۔۔۔

وہ پاگل ہوتا بالوں میں ہاتھ بھیرتا غصے سے ادھر ادھر ٹہل رہا ہوتا ہے۔۔۔۔عین ڈری سہمی ایک کونے میں ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر ڈیل سائن نہیں ہو سکی۔۔۔۔جب تک تجھے چھو نہیں لیتے وہ سائن تک کرنے کو تیار نہیں ہیں۔۔۔۔

وہ ایک غصے سے بھری نظر سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔عین ہاتھ چہرے پہ لگے ایک کونے میں ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔حاشر کا موبائل رنگ ہوتا ہے۔۔۔اس پہ حاثم کی کال دیکھ وہ جلدی سے خود کو نارمل کرتا باہر آجاتا ہے۔۔۔اسکے جاتے عین پھوٹ پھوٹ کہ روپرتی ہے۔۔۔اپنی قسمت پہ اپنی حالت پہ۔۔۔۔۔

حاشر باہر آتا خوش اخلاقی سے سلام چھاڑتا ہے۔۔۔۔۔دوسری طرف ادب خان فون سپیکر پہ رکھ کہ حاثم کو دیکھتا بولتا ہے۔۔۔

حاشر صاحب میں ادب خان بات کر رہا ہوں حاثم خان کا خاصم خاص آدمی۔۔۔۔

وہ اپنے دانتوں کی نمائش کرتا خود کو متعارف کرواتا ہے حاثم اسے گھورتا رہ جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا۔۔۔کوئی کام تھا۔۔۔

جی حاشر صاحب کل سر آپ سے ملنا چاہتے ہی۔۔۔دوپہر میں۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں آفیس آجاوں گا۔۔۔۔

نہیں سر آپ کہ گھر آئیں گے۔۔۔۔۔

حاشر اسکی بات سنتا حیران ہوتا ہے۔۔وہ کبھی کسی بھی ڈیل کہ لیے اسکے گھر تک نہیں آیا تھا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔

حاشر کی بات سنتے ادب خان کال کاٹ دیتا ہے حاثم کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جواب ریلیکس سا بیڈ پہ لیٹ کہ آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔۔

آدھی رات جب دنیا کا ہر بندہ سونے میں مصروف تھا وہی ہمارے ازلان صاحب بھی سو رہے تھے۔۔۔آج کا دن بہت تھکا دینے والا تھا۔۔۔اس لیے وہ سکون کی نیند میں ہوتا ہے۔۔۔۔جب اس کی نیند کسی کی آواز سے کھلتی وہ آواز اسے خواب

میں آہستہ آرہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔لیکن جیسے جیسے وہ بیدار کوتا ہے اسے صاف آواز سنائی دیتی ہے۔۔۔۔۔جیسے کوئی اسے اٹھارہا ہوتا ہے۔۔۔

اٹھیں پولیس والے اٹھیں۔۔۔

ازلان مندی سی آنکھ کھول کہ دیکھتا ہے تو ماوٰی کہ بال جو جھکنے سے آگے آگیں تھے وہ کسی چڑیل کی طرح لگتے ہیں۔۔۔۔ازلان کی تو اسے دیکھ کہ چینخ ہی نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔

اہہہہ بچاو چڑیل چڑیل۔۔۔

ازلان کی چینخ پہ پیدائشی ڈرپھوک ماوٰی اس سے بھی زیادہ چینختی ازلان کہ بیڈ میں گھس کہ چادر سے خود کو چھپا نلتی ہے۔۔۔۔جو تھوڑی بہت نیند بھی تھی وہ ماوٰی کی چینخ سے بھاگ گئی تھی۔۔۔۔

نکلو وو یہ کیا حرکت ہے ماوٰی تمھیں تمیز نہیں۔۔۔۔

ازلان اسے اپنے ساتھ بیٹھانا گواری سے دیکھتا ہے۔۔۔اسے لڑکیوں کا اپنے پاس بھی آنا بلکل برداشت نہیں تھا۔۔۔

پولیس والے چڑیل کو بھاگا دین میں باہر آجاو گی میرا خون میٹھا ہے مجھے مچھر بھی کاٹ جاتے ہیں۔۔۔چڑیل تو مجھے چھوڑے گی ہی نہیں۔۔۔

ماوی میں نے کہا باہر آو یہاں کوئی نہیں ہے چڑیل تمھیں دیکھ کہ کہا تھا میں نے۔۔۔

ازلان اسکی حرکت پہ دانت پیستا ہے۔۔۔ماوی تھوڑا سا چادر ہٹا کہ دیکھتی ہے ازلان بیڈ کہ سائڈ پہ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

چلی گئی وہ۔۔۔

تمھیں میں نے کہا تھا نہ میرے کمرے میں نہیں آنا۔۔۔پھر کیوں آئی ہو۔۔۔۔

ازلان کو غصے میں دیکھ وہ چھپ ہو جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بولووو

وہ دھاڑتا ہے۔۔۔ایک تو اسکی نیند خراب ہو گی دوسرا اسکی بات بھی نہیں مانی اسنے وہ غصے میں اسے گھور رہا ہوتا ہے۔۔۔

مجھے اکیلے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

ماوی اسکے غصے سے واقعی ڈر جاتی ہے۔۔۔۔

اب تمھارے لیے میں 1210 لوگ بھی رکھوں نہ کہ وہ تمھارے ساتھ رہیں۔۔۔کیوں کہ ماوی میڈم ڈر جاتی ہیں۔۔۔

آپ نہیں ڈانٹیں نہ۔۔۔مجھے رونا آرہا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ نظریں اٹھاتی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے اسے دیکھتی ہے ازلان اسکے آنسو دیکھتے ایک دم چپ ہوتا ہے۔۔۔غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا میں نہیں دانٹ رہا او کے چپ کر جاو دیکھو میں تو غصہ بھی نہیں ہوں۔۔

ازلان مسکرانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔۔۔جسے دیکھ ماوی اپنے آنسو صاف کرتی ہے۔۔۔۔

اب مجھے اپنا مسلہ بتاو۔۔۔میں نے تمھیں کہا تھا نہ کہ میرے روم میں نہ آنا اور اگر آگئی تھی تو دروازے کو کھٹکا دیتی۔۔۔۔

ماوی آنسو صاف کرتی خفگی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

میں نے اتنی دفع کھٹکایا تھا۔۔۔آپ اٹھے ہی نہیں اس لیے میں اندر آئی۔۔۔

اوکے میری ہی غلطی ہے۔۔۔۔لیکن یہاں آنے کی وجہ۔۔۔

ازلان ہار مانتا اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے اکیلے نہیں سونا ڈر لگتا ہے میں یہاں سو جاؤ۔۔۔آپ کہ ساتھ میں پکہ خاموشی سے سووں گی۔۔۔شور نہیں کروں گی۔۔۔

ماوی کی بات ازلان صدمے سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں۔۔۔۔

کیوں نہیں۔۔میں اماں اور آپی کہ ساتھ بھی تو سوتی تھی۔۔۔۔

وہ۔ تمھاری اماں تھی۔۔۔۔میں غیر ہوں اور سب سے بڑی بات لڑکا بھی ہوں۔۔۔۔اس طرح تم یہاں نہیں سو سکتی۔۔۔ سو کیا تم یہاں آ بھی نہیں سکتی۔۔۔۔ چلو شاباش روم میں جاو لائٹ اون کر کے سو جاو۔۔۔۔ لیکن اپنے روم میں جاو۔۔۔۔

پلیززززز میں پکہ شور نہیں کروں گی۔۔۔

ماوی معصوم چہرہ کیے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

نووو نہیں کبھی نہیں۔۔۔۔اٹھو جاو روم میں۔۔۔

آپ گندے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی منہ بنا کہ اپنے روم چلی جاتی ہے۔۔۔اسکے پھولے چہرے کو دیکھ ہمیشہ ازلان کو ہنسی آجاتی ہے۔وہ اپنی ہنسی چھپاتا ہے اور اسے باہر نکلتا دیکھ خود بستر میں لیٹ جاتا ہے۔۔۔کچھ ہی وقت میں نیند اس پہ حاوی ہو جاتی ہے۔۔۔۔

دوسری طرف ماوی لائٹ اون کر کے سونے کی کوشش کرتی ہے لیکن اسے کھڑکی سے آوازوں کا وہم ہوتا ہے تو ڈر کہ دوبارہ ازلان کہ روم کی طرف بھاگتی ہے۔۔۔۔تھوڑا سا دروازہ کھول کہ اندر دیکھتی ہے ازلان سو رہا ہوتا ہے۔۔۔

آرام سے دروازہ کھول کہ بند کرتی وہ اندر آتے ہی۔۔۔۔اور ادھر آدھر نظر دراتی ہے صوفے تو باہر تھے وہاں اصرف ایک ٹیبل اور چیڑ ہوتی ہے جس پہ وہ نہیں سو سکتی تھی۔۔۔پھر کچھ سوچتے بیڈ پہ آتی ہے ایک تکیہ لے کہ زمین پہ رکھتی ہے بنا کوئی شور کیے آرام سے لیٹ جاتی ہے اس کہ لیے اتنا کافی تھا کہ اس روم میں کوئی اور بھی ہے۔۔۔۔۔۔ازلان دوسری طرف چہرہ کیے سو رہا ہوتا ہے۔۔تھوری دیر لگتی ہے وہ بھی سو جاتی ہے۔۔

نہیییی بچاواواماں نہیں بیبی گندے میرے پاس نہیں آووواماں چوہے بچاووو و

۔۔۔اماں۔۔

نیند میں ایک دم وہ جاگتی اپنے پاؤں کو صاف کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔ جیسے وہ چوہوں کا لمس ابھی بھی وہی ہے۔۔۔۔کچھ ہوش آتے وہ پورے کمرے میں نظر دوراتی ہے پورے کمرے میں وہ اکیلے ہوتی ہے۔۔۔سائیڈ پہ دیکھتی ہے وہاں امبر تھی جواب وہاں نہیں تھی۔۔۔

وہ بیڈ کہ ساتھ لگ کہ دونوں ہاتھ پاوں سے باندھ سر اس پہ ٹیکا دیتی ہے۔۔۔۔۔

وقت کتنی جلدی بدلتا ہے اسکا یقین ہو گیا ہے آج۔۔۔اماں کاش ہم اس انسان کی چھان بین کر لیتے تو آج ہم ایسی مشکل میں نہ پڑتے۔۔۔۔۔

وہ سوچتی اپنے ماضی میں چلی جاتی ہے

ماضیٔ۔۔۔

میری بیٹی کہ لیے اتنا اچھا رشتہ آیا ہے مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا۔۔۔

عین کی اماں کچن میں آتی ہے مہمان کہ جانے کہ بعد عین اور ماوی کچن میں ہی ہوتی ہے ماوی وہاں رکھی نمکو سے انصاف کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اماں اپیا چلی جائے گی۔۔۔۔پھر میں کیسے سووں گی۔۔۔۔

چلو تمھیں سونے کی پڑ گئی۔۔۔اور اماں اتنی جلدی آپ نے شادی فکس کر دی۔۔۔۔ تھوڑی چھان بین تو کرنی چاہیے تھی۔۔۔۔

عین پریشانی سے بولتی ہے۔۔۔۔گھر چھوڑنے کا خیال ہی اسے پریشان کر رہا تھا۔۔۔

اپیا آپ نے سنا نہیں وہ آنٹی کہ رہی تھی۔۔۔دانیال بھائی (حاشر نے اپنا غلط نام بتایا تھا) نے آپکو سکول سے آتے دیکھا تو اپ ان کو پسند آگئی۔۔۔۔مطلب لو میرج اللہ میاں جی۔۔۔میری بھی لو میرج کروانا۔۔۔۔۔ایسی ہی کروانا بس۔۔۔

ماوی اپنی ہی دھن میں بولی جا رہی ہوتی ہے لیکن نظر اپنی اماں پہ پرتی ہے جو غصے سے اسے گھور رہی ہوتی ہے جب کہ عین مسکرا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اماں میں نے دعا کی ہے آپ کہتی ہو نا جو چاہیے اللہ سے مانگ لو۔۔۔۔

تو تھوڑی عقل بھی مانگ لے۔۔۔۔بچوں والی حرکتیں چھوڑ دے اب بڑی ہو رہی ہے۔۔۔

اپیاااایہ ڈانٹ رہی مجھے۔۔۔۔

ماوی معصوم منہ بنا کہ عین کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

اماں چھوڑو وقت کہ ساتھ سیکھ جائے گی۔۔۔ابھی مجھے اپنی بہن معصوم ہی پسند ہے۔۔۔۔۔۔۔اچھا ہے دنیا کی فکر اور حالات سے آزاد ہے۔۔۔۔

دیکھا اپیا ہی کو میری فکر ہے آپکو نہیں۔۔۔۔۔

اچھا جا باہر سے برتن اٹھا کہ لا۔۔۔۔

اماں کہ کام بتانے پہ وہ منہ بناتی باہر جاتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا میں سوچ رہی تھی کچھ انشورنس کہ پیسے ہیں۔۔۔اور کمیٹی ڈالی تھی وہ ملا کہ تقریباً 2 لاکھ ہو جائیں گے۔۔۔۔ تیرا تھورا بہت جہیز اور شادی کہ کام۔ ہو جائیں گے ویسے لڑکا اچھا ہے بہت عین۔۔۔اللہ نصیب اچھے کرئے بس۔۔۔

اماں اس کہ چہرے کو پیار سے دیکھتی دعا دیتی ہے۔۔۔۔

اماں مجھے ایسا لگتا ہے شادی نہ ایک جوئہ ہے کھیلنے کہ بعد پتا چلتا ہے نصیب میں ہار آئی ہے یا جیت۔۔۔وہ پروس کی فوضیا نہیں کتنا اچھا لڑکا تھا۔۔۔اور اسنے کیسے رنگ بدلے کہ ایک مہینے میں فوضیا کو گھر لا کے بیٹھا دیا۔۔۔مجھے ڈر بھی لگتا ہے پتا نہیں کیا قسمت ہو ہماری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اماں کی آنکھ میں آنسو آجاتے ہیں۔۔وہ عین کو سینے سے لگاتی ہے۔۔۔۔

تو بہت سمجھدار ہے اس گھر کو اپنا گھر سمجھ کہ گزاری بس۔۔۔کوئی کچھ کہیے تو سن لی۔۔۔ میجھے یقین ہے میری بیٹی کبھی میری تربیت پہ انگلی نہیں اٹھنے دے گی۔۔۔۔

کیا ابھی سے رونا ہے اپیا کی رخصتی پہ نہیں رونا کیا۔۔۔

انکا ایموشنل سین پہ ماوٰی ٹپک پرتی ہے۔۔۔۔

ایک مجھے اس لڑکی کی بڑی فکر ہے اس نے ضرور میری سر میں خاک پروانی ہے۔۔۔۔

اماں کی بات پہ عین مسکراتی ہے اور ماوٰی تو ابھی تک یہی سوچتی اماں کہ سر پہ خاک کیسے وہ پرو اسکتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتنی خوشحال زندگی تھی ان تینوں ماں بیٹیوں کی۔۔۔۔اماں کی نصیحتیں ماوٰی کی معصوم اور پیاری شرارتیں۔۔۔پھر وہ دن آگیا جب اسے حاشر عالم کی دلہن بنا کہ

اسکے گھر رخصت کر دیا گیا جتنے خواب وہ سجا کہ آئی تھی وہ ایک چٹکی میں خاک ہو گئے۔۔۔۔

عین دلہن کہ لباس میں بیٹھی حاشر عالم کا انتظار کر رہی تھی جب دروازہ کھولنے کی آواز پہ وہ سامنے دیکھتی ہے۔۔۔ جالی دار ڈوپٹے سے سب نظر آ رہا تھا۔۔۔ لیکن وہاں حاشر کہ ساتھ کوئی اور آدمی بھی آتا ہے۔۔۔ عین کو تھورا عجیب لگتا ہے ۔۔۔

لیکن اسے لگتا ہے کوئی جاننے والا ہے۔۔۔ حاشر اسکے قریب آتے عین کا گھونگھٹ ہٹا دیتا ہے۔۔۔ حاشر کی جگہ وہ ساتھ آیا بندہ عین کی خوبصورتی کی تعریف کرتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماشااللہ۔۔ حاشر صاحب آپ کو ایسے ہیرے کہاں سے مل جاتے ہیں۔۔۔۔

حاشر ایک مسکراہٹ سے عین کو دیکھتا ہے۔۔۔جو حیرانی سے اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یہ انور صاحب ہیں۔۔۔آج کی رات تم ان کہ ساتھ رہو گی۔۔۔۔

حاشر کی بات پہ عین کو اپنے ارد گرد دھماکے ہونے لگتے ہیں۔۔۔اسے صدمے کہ مارے منہ تک نہیں کھولا جاتا وہ کبھی حاشر کو کبھی انور کو دیکھتی ہے۔۔۔دونوں آنکھوں کی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہیں۔۔۔۔حاشر واپس مڑ جاتا ہے۔۔۔عین بس کھڑی دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتا اسکا مطلب جو وہ سمجھ رہی وہی ہے یا۔۔۔۔۔ابھی وہ کچھ سوچتی دروازہ بند ہونے کی آواز پہ وہ ہوش میں آتی انور کر دیکھتی ہے جو حوس بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

وہ چلا گیا ہے اب اپنی ساری توجہ ہماری طرف کر لیں محترمہ۔۔۔۔

اسکی بات پہ عین لرز جاتی ہے گھبراہٹ سے ہاتھ اور ماتھا بھیک جاتا ہے۔۔۔ایک قدم پیچھے ہوتی ہے پاھر دوسرا۔۔۔۔

انور اپنا کوٹ اتارتا ہے وہی کوٹ جو وہ معاشرے کہ سامنے باوقار اور شریف دیکھنے کہ لیے پہنتا تھا جو معاشرے کہ سامنے نیک شریف بنے ہوتے ہیں۔۔۔وہ اندر خانے کیا کرتے ہیں۔۔۔اس انجان کو آج پتا چلا تھا۔۔۔۔

آپنی حیرانی کو جتنی جلدی قابو کر سکتی ہیں۔۔۔کر لو لڑکی کیوں کہ تمھارے لاکھوں دیے ہیں میں نے۔۔۔۔

یااللہ

ایک نام اسکہ منہ سے ادا ہوتا ہے۔۔۔اسکوئی راستہ نظر نہیں آتا۔۔۔پھر اسے اپنی اماں کی بات یاد آتی ہے۔۔۔کہ اللہ ان کہ مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔۔۔۔

وہ ادھر ادھر نظر دوراتی ہے وہ انسان لمحہ بہ لمحہ اس کے قریب آرہا ہوتا ہے۔۔۔۔دروازہ بند کوتا ہے۔۔۔۔کھڑکیاں اس قابل نہیں ہوتی دریسنک پہ نظر جاتی ہے وہاں سامان پرا پوتا ہے۔۔۔۔جس میں پرفیوم کی بوتل بھی ہوتی ہے۔۔۔

ایک نظر اسے دیکھتے وہ دیکھتی ہے جو بس 2 قدم کہ فاصلہ بھی مٹاتا اسے پکڑنے ہی لگتا ہے جب وہ اپنی پورہ طاقت لاگا کہ اسے زور سے دھکا دیتی ہے۔۔۔وہ اس سب کہ لیے تیار نہیں تھا گرنے کہ لیے وہ بیڈ کا سہارہ لیتا ہے عین کا بازو اس کہ ہاتھ میں آنے کی وجہ سے پھٹ جاتا ہے۔۔۔ڈوپٹہ اپنے گرد اوڑھتی ہے۔۔۔۔عین بھاگتی دریسنگ کہ پاس آتی پرفیوم کی بوتل کو دیوار پہ مار کہ تورتی ہے۔۔۔۔پورے کمرے میں خوشبو پھیل جاتی ہے لیکن وہ ٹکرانا کافی ہوتا ہے۔۔۔

اووو لڑکی تمھیں تو میں بتاتا ہوں۔۔۔

عین ڈرتے ادھر آدھر دیکھتی وہاں جتنی بھی چیزیں تھی سب اٹھا کہ اسکی طرف پھینکتی ہے۔۔۔ایک بوکس اسکہ سر پہ لگتا ہے۔۔۔

آہہہہہہ

وہ سر پکڑ کہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔یہی موقع جان کہ وہ باہر بھاگتی ہے دروازہ کھولا تھا۔۔۔۔وہ بھاگتی نیچے آتی ہے سارا گھر خاموش کی نظر تھا وہ مین گیٹ تک جاتی ہے وہاں کھڑا چوکیدار اب وہاں نہیں تھا۔۔۔شاید اسکی قسمت میں تھا وہ دراوازہ کھولتی بھاگتی ہے۔۔۔۔بس بھاگتی ہے مین سڑک تک آ کے گاڑیوں کا رش تھا۔۔۔وہ ایک رکشہ روکتی ہے۔۔۔۔اور اس میں بیٹھ جاتی ہے

رکشہ میں آتے وہ لمبی لمبی سانس لیتی ہے۔۔۔اور اسے اپنے گھر کا پتہ بتاتی ہے۔۔۔۔۔۔

دوسری طرف انور حاشر کا دروازہ بجاتا ہے وہ جو سونے ہی لگا تھا ناگواری سے

دروازے کو دیکھ کھولتا ہے۔۔۔

تمممم

انور کو دیکھ وہ حیران ہوتا ہے۔۔۔

وہ لڑکی بھاگ گئی ہے۔۔۔۔مجھے مار کہ بھاگی ہے۔۔۔۔

حاشر سنتے ٹینشن اور غصے کی ملی جلی کیفیت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

ایک لڑکی نہیں سمبھالی گئی تم سے۔۔

اسے دھکا دیتا وہ باہر بھاگتا ہے اپنے لوگوں کا آواز دیتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

رکشہ اسکی گلی کہ باہر رکتا ہے۔۔۔۔عین جلدی سے اترتی اندر جانے لگتی ہے رکشے

والا آواز لگاتا ہے۔۔۔

باجی میرے پیسے۔۔۔۔

عین رک کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

پیسے وہ تو میرے پاس نہیں ہیں۔۔

وہ پریشان سے رکشے والے کو دیکھتی ہے۔۔۔

وہ رکشے والا اسکی حالت سے اندازہ لاگاتا ہے۔۔۔۔بھلا انسان تھا بنا کچھ کہیے وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ بھاگتی اندر اپنے گھر کی طرف آتی بار بار مڑ کہ دیکھتی ہے۔۔۔۔۔دور سے اپنا گھر نظر آتا ہے اسکی رہی سہی کسر بھی رہ جاتی ہے وہ دروازہ پیٹتی اپنی اماں کو آواز دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین عین عیییہ ینننن

وہ ایک دم آپنے خیال سے باہر آتی سامنے دیکھتی ہے جہاں امبر اسے ہلا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اماں۔۔۔

سرگوشی سے بھی کم آواز میں وہ نام لیتی ہے۔۔کھوئی کھوئی اسے دیکھتی ہے۔۔۔

کیا ہوا

میری اماں کو مار دیا اس نے اماں۔۔۔۔

اتنے سب میں اس اب آپنی اماں کہ بچھڑنے کا غم یاد آتا ہے۔۔۔۔۔۔امبر اسے سینے سے لاگا کہ کمر سہلاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس کے سینے سے لگی سیسک سیسک کہ روتی ہے۔۔۔

امبر کی آنکھوں سے بھی آنسو آجاتے ہیں۔۔اسکہ رونے پہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(ノ ◡̈ ノ)(ノ ◡̈ ノ)(ノ ◡̈ ノ)(ノ ◡̈ ノ)(ノ ◡̈ ノ)(ノ ◡̈ ノ)(ノ ◡̈ ノ)

صبح کا سورج پوری طرح سے نکل کہ ہر طرف اپنی روشنی بیکھیر دیتا ہے۔۔۔کھڑکی سے تھوری تھوری روشنی ازلان کہ چہرے پہ پڑتی ہے جس سے

اس کی نیند ڈیسرڈب ہو جاتی ہے۔۔۔وہ آنکھ کھول کچھ سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔پھر وقت دیکھتا ہے۔۔۔۔ صبح کہ 6 بج رہے تھے 7 بجے تک اسے پولیس سٹیشن پہچنا تھا۔۔۔ایک انگرائیاں لیتا اٹھ جاتا ہے ہاتھوں کو کروس بنا کہ سٹیچ کرتا ہے۔۔۔۔۔نیچے اترنے لگتا ہے ماوی جو بلکل بیڈ کہ ساتھ چپک کہ لیٹی تھی۔۔۔ازلان کا پاؤں اس کہ پیٹ پی پڑتا ہے لیکن دباو ڈالنے سے پہلے ہی وہ پاؤں اوپر کیے حیرت سے نیچے دیکھتا ہے۔۔۔۔ماوی دوسری طرف کروٹ بدلے پھر سو جاتی ہے۔۔۔۔۔لیکن ازلان کو اسکی حرکت پہ غصہ آجاتا ہے۔۔۔اس کہ منا کرنے کے باوجود وہ وہاں آگئی اسے یہ بات غصہ دلا دیتی ہے۔۔۔۔

وہ اچھل کہ دوسرے سائڈ سے اترتا ہے۔۔۔۔اور اسکہ سر پہ کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔

ماوی ماوی اٹھو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

غصے سے اسے پکارتے اٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔۔لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوتا دیکھ اسے بازوں سے پکڑ کہ چھینجھوڑ دیتا ہے۔۔۔۔۔ماوی ہر برا کہ اٹھتی مندی مندی آنکھوں سے ازلان کو دیکھتی ہے جو غصے میں اسے گھور رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

صبح ہو گئی۔۔۔۔

آنکھیں مسلتی وہ پوچھتی اٹھ بیٹھتی ہے۔۔۔۔۔

جی محترمہ صبح ہو گئی ناشتے میں کیا لیں گی آپ۔۔

ماوی سوچتی ہے۔۔۔

ا ممم چائے انڈہ پراٹھا

اسکی فرمائش سن کہ ازلان دانت پیستا ہے۔۔۔وہ اسکا تنظ نہیں سمجھی تھی۔۔۔۔

ماوی میں نے تمھیں یہاں آنے سے منا کیا تھا رات کو۔۔۔پھر تم کیوں آئی۔۔۔

وہ نیچے بیٹھتا اس کہ روبرو اکہ نرمی سے بولتا ہے۔۔۔

وہ ازلان جی مجھے ڈر لگتا ہے نہ دیکھیں میں نے شود نہیں کیا نہ۔۔۔۔پلیز یہی سونے دیں۔۔۔

ازلان ایک لمبی سانس لیتا ہے وہ واقعی اس لڑکی پہ غصہ نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔۔

چلو و آؤ مجھے ناشتہ کرنا ہے پھر نکلنا ہے رات کو تمھارے سونے کا بندوبست کرتا ہوں۔۔۔۔

اسکہ بالوں کہ بگاڑتا وہ اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔اسکہ اٹھتے ماوی بھی اٹھتی ہے۔۔۔۔لیکن اس کہ ساتھ جانے کہ بجائے اس کہ بیڈ پہ لیٹ جاتی ہے اور کروٹ لے کہ دوبارہ سو جاتی ہے۔۔۔۔۔ازلان دروازے تک جاتا اسے نہ آتا دیکھ مڑتا ہے۔۔۔۔۔۔لیکن اسے دوبارہ سوتا دیکھ سر پہ ہاتھ مارتا مسکراتا ہے

یہ کون سی بلا میرے پلے پڑ گ ہے۔۔۔۔۔۔۔

[11:42 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: حاشر

عالم اپنے سامنے بیٹھے اس مغرور انسان کو دیکھ رہا ہوتا ہے جو سکون سے بیٹھا ادھر ادھر کچھ تلاش کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ تقریبا 10 منٹ گزار گے تھے اسے یہاں آئے۔۔۔ لیکن وہ سلام دعا کہ علاوہ کچھ نہ بولا تھا بے چینی سے وہ اپنا ایک پاوں دوسرے پہ رکھے بس ہلا رہا تھا۔۔۔

حاشر عالم اسے نہ بولتا دیکھ خود ہی بات شروع کر لیتا ہے۔۔۔۔۔

حاثم صاحب آپ کے آنے کا مقصد مجھے سمجھ نہیں آیا۔۔۔ آپ کو تو عورتوں میں دلچسپی بھی نہیں پھر آپ کیسے آگے آج۔۔۔۔

حاشر کی بات پہ حاثم کی نظر سیڑیوں سے ہوتی اسکی طرف جاتی ہے۔۔۔۔۔ پھر ایک دم سیدھا ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر عالم میرے یہاں آنے کے پیچھے مقصد ہے۔۔۔

وہی مقصد تو مجھے جاننا ہے کہ ایسا کیا مقصد ہے جو حاثم خان کو ہمارے تک لے آیا۔۔۔

حاثم اسکی بات پہ مسکراتا ہے۔۔۔۔

میری ایک انمول چیز غلطی سے آپ کہ پاس آگئی ہے۔۔۔وہی لینے آیا ہوں۔۔۔

کیا مطلب میں سمجھا نہیں۔۔۔۔کون سی آپکی چیز میرے پاس ہے۔۔۔

حاشر نا سمجھی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ لڑکی جیسے کل آپ اپنی بیوی کی حیثیت سے متعارف کروا رہے تھے۔۔۔۔

حاشر کو اب اسکی ساری بات سمجھ آتی ہے تو وہ مسکراتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اووووو تو حاثم خان صاحب کا دل آگیا ہے۔۔۔وہ بھی میری بیوی پہ۔۔۔۔

حاثم اسکی بات پہ۔تنظیہ مسکراتا ہے۔۔۔

اچھا بیوی۔۔۔۔ تمھیں کیا لاگا میں یہاں ایسے ہی آ گیا ہوں۔۔۔ اگر وہ تمھاری بیوی بھی ہوتی نہ تو اسے بیوہ کر کے لے جاتا۔۔۔۔۔۔ لیکن وہ تمھاری بیوی نہیں ہے۔

حاثم کہ سر درویے پہ حاشر چپ سا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ وہ جانتا تھا جو وہ کہ رہا ہے وہ کر بھی سکتا۔۔۔

ٹھیک ہے حاثم صاحب ایک ڈیل کرتے ہیں۔۔۔ میں اسے آپکے حوالے کر دیتا ہوں لیکن اس کہ بدلے آپ کو اپنے کمپنی کہ ادھے شیر زمیرے نام کرنے ہوں گے۔۔۔ مجھے بھی تو کوئی فائدہ ہو نہ, ورنہ اس سے میں بہت کما سکتا ہوں ۔۔۔۔ بہت سے طلبگار ہیں اسکے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم اسکی بات پہ غصے سے مٹھی دباتا ہے۔۔۔۔۔

میں یہاں اسے خریدنے نہیں آیا۔۔کیووں کہ اپنی چیزوں کو خریدہ نہیں جاتا۔۔۔امانت سمجھو میری جسے میں یہاں سے لے جاوں گا۔۔

سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ حاشر کہ آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔۔حاشر ڈر سا جاتا ہے دد یکھ لیتے ہیں۔۔

اسکی زبان میں لڑکھراہٹ محسوس کرتے حاثم مسکراتا ہے۔۔۔۔

ایسے دیکھیں گے حاشر عالم صاحب۔۔۔

حاثم کی نظر سیڑیوں کی طرف جاتی ہے جہاں امبر عین کو سہارا دیتی روم کی طرف لے جارہی ہوتی ہے۔۔۔اسکے پاؤں بہت زخمی ہوتے ہیں۔۔۔حاثم اسے دیکھ ایک دم کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔حاشر کی طرف جیب سے پیسوں کی گڈی نکال کہ پھینکتا اوپر کی طرف بڑھتا ہے۔۔

یہ پیسے میری ملکہ کا صدقہ ہے۔۔۔۔مجھے کوئی ڈیسرٹب نہ کرئے۔۔۔۔

پہلی لفظ حاشر کو دیکھ کہ دوسرے اپنے گارڈز کو دیکھ کہ کہتا وہ بھاگتا اوپر اس روم میں جاتا ہے جہاں امبر عین جو لے کہ گئی تھی۔۔۔۔حاشر غصے میں آگے بھرنے لگتا ہے جب حاثم کہ گارڈز اسکا رستہ روک لیتے ہیں۔۔۔وہ غصے سے گھورتا رہ جاتا ہے۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

تم اب آرام کرو کوئی چیز چاہیے ہو گی تو بتانا ٹھیک ہے۔۔۔میں نماز پڑھ لو پھر آتی ہوں۔۔۔

امبر اسے بیڈ پہ بیٹھا کہ ہر ایت دیتی ہے۔۔۔۔وہ صرف سر ہاں میں ہلا دیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

امبر باہر نکلتی دروازہ بند کرتی جا رہی ہوتی ہے جب حاثم تیز تیز چلتا دروازے کو دھکیل کہ اندر جاتا ہے۔۔۔امبر اسے دیکھ پریشانی سے دروازے کی طرف جاتی ہے لیکن دروازہ بند ہو گیا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

عین پاوں سیدھے کیے بیٹھی اپنے زخم دیکھ رہی ہوتی ہے حاثم آندھی طوفان بنا اندر آتا دروازہ بند کرتا وہی کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔عین ڈر کہ سیدھی ہوتی ہے۔۔۔

ککککووننننااامبر باجیی کوون ہیں ن آپپ

حاثم بس دروازے سے لگا دیوانہ وار اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔لائٹ سبز رنگ کے گھلی شرٹ میں ڈوپٹے کو اچھے سے خود پہ پھلائے بالوں کو پیچھے جوڑے میں باندھے وہ گھبرائی سی اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

امبر رباجی۔۔۔۔

وہ اترنے لگتی ہے پاؤں میں ہونے والی تکلیف سے اپنی آنکھیں بند کر لیتی ہے۔۔۔ حاثم کی نظر اسکہ پاؤں پہ جاتی ہے وہ پریشانی سے اسکی طرف بڑھنے لگتا ہے پھر رک جاتا ہے اور اسکہ چہرے کو دیکھتا ہے۔۔۔ جہاں تھپروں کہ نشان مدھم سے نیل چھوڑ گئے تھے سر پہ ہلکا سا ٹک اس پہ ہونے والے تششدد کو صاف بیان کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔ وہ اسکی حالت دیکھ اپنے غصے کو دباتا ہے

حاثم بنا کچھ بولے صوفے پہ بیٹھ اسے دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اسکی نظروں سے کنفیوس ہوتی دوبارہ اترنے لگتی ہے۔۔۔۔۔

بیٹھی رہو۔۔ ابھی چلا جاؤں گا میں۔۔۔

اسکی روبدار آواز پہ وہ ایک پل اسے دیکھتی ہے۔ بیٹھ جاتی ہے وہ اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔ لیکن بولتا نہیں ہے۔۔۔۔ کچھ پل ایسے ہی گزار جاتے ہیں دونوں میں کوئی بات نہیں ہوتی۔۔۔ عین کو عجیب لگ رہ ہوتا ہے۔۔۔ وہ کنفیوس سی اپنے ہاتھ مڑوڑنے لگ جاتی ہے اسے ایسا کرتا دیکھ حاثم کہ چہرے پہ مسکراہٹ آتی ہے وہ

ایک دم کھڑا ہوتا ہے اسے کھڑا ہوتا دیکھ عین ڈر کہ پیچھے کھسکتی ہے دل زور زور سے دھڑکتہ ہے۔۔۔۔۔وہ اپنے کوٹ کہ بٹن بندھ کرتا قدم چلتا اسکی سائڈ تک آتا ہے۔۔۔۔عین ڈر کہ دوسری سائڈ تک چلی جاتی ہے۔۔۔۔حاثم فون نکال کہ کال ملاتا ہے۔۔۔۔۔

ہاں ادب خان پلین بی کہ لیے تیار ہو جاو۔۔۔۔

وہ کہتا فون رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔اور عین کی طرف مڑتا ہے۔۔

اپنا خیال رکھنا حفاظت میں خود کرلوں گا۔۔۔۔

اس کہ قریب ہوتے بولتا وہ عین کو حیرن چھوڑ باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔امبر جو کب سے باہر تھی اور اندر سے آواز سننے کی کوشش کر رہی تھی۔۔دروازہ کھٹکھا کہ وہ حاشر عالم کہ ہاتھوں مڑنا نہیں چاہتی تھی اس لیے باہر ہی کھڑے صرف اسکے لیے دعا کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔حاثم کے دروازہ کھولنے پے وہ گرتے پچتی

ہے۔۔۔۔اور حاشم کو دیکھتی ہے۔۔۔وہ بنا اس پہ ایک نظر ڈالے وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔۔امبر اندر آتی ہے اور عین گم سم بیٹھا دیکھ پریشانی سے اسکی طرف آتی ہے۔۔۔

کیا ہوا عین تم ٹھیک ہو اس نے کچھ۔۔۔۔

وہ بہت عجیب تھا۔۔۔۔۔

وہ بس اتنا ہی بولتی ہے۔۔۔

حاشم نیچے آتا ہے جہاں حاشر ادھر سے ادھر چکر لگاتا اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

حاشم نیچے آتا ہے جہاں حاشر ادھر سے ادھر چکر لگاتا اپنا غصہ کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے حاثم صاحب۔میرا گھر ہے یہ یہاں اپ اپنی مرضی نہیں کر سکتے

۔۔۔۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ گھر آپ کے پاس کیسے آیا۔۔۔آپ کی اوقات اور

حالات اچھے سے جانتا ہوں۔۔۔۔

حاثم بھی دو بدو جواب دیتا اسے چپ کروا دیتا ہے۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا ہے جب حاشر کا آدمی ایک شخص کو لے کہ اندر آتا ہے حاثم اسے

دیکھ حاشر کو ایک نظر دیکھتا ہے۔۔۔۔

بہت جلد واپس آوں گا۔۔۔۔اور اپنی ملکہ کو جیت کہ لے جاوں گا۔۔۔

وہ کہتا وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔لیکن جاتے جاتے اس شخص پہ ایک نظر ڈالنا

نہیں بھولتا۔۔۔۔۔

کون ہے یہ۔۔۔

حاثم کہ جاتے وہ سامنے دونوں سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔۔

صاحب جی یہ شیف ہے آپ نے کہا تھا نہ خانسامہ کو بدلو۔۔۔تو یہ

ٹھیک ہے ٹھیک ہے اسے کام بتادو۔۔۔۔

حاشر انھیں جانے کا اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔تو وہ اسے لے کہ کچن میں چلا نجاتا

ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا۔۔۔۔

میں دیکھتا ہے جہاں اس رات کی فوٹیج چل رہی CD1 از لان اپنے سامنے لگی اتنی

ہوتی ہے اس میں ماوی اور عین کا بھاگنا عین کا ماوی کو چھپانا سب نظر آتا ہے لیکن وہ

انسان اور اس کی کار کا نمبر نظر نہیں آتا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سنو اس لڑکی کا سیکیچ بناو اب اس لڑکی کی تلاش کرنی ہے۔۔۔۔یہ لڑکی مل گئی تو کیس خود سولو ہو جائے گا۔۔۔۔

ازلان کہتا اپنی کیپ پہنتا باہر جاتا ہے۔۔۔۔اسکا موبائل رنگ ہوتا ہے جس پہ ماما لکھا دیکھ وہ مسکراتا کال اٹھا لیتا ہے۔۔۔

اسلام و علیکم ماما کیسی ہیں آپ۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔۔ تمھاری بہن کی شادی فکس ہو گئی ہے بتا دو کارڈ کہاں بھجنا ہے آ جانا۔۔۔۔

دوسری طرف سے اپنی امی کی خفا خفا سی آواز پہ وہ سر پہ ہاتھ پھیرتا مسکراتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماما یار غصہ نہ کریں میں جلدی چکر لگاتا ہوں۔۔

جلدی کب تک۔۔۔ازلان تمھارا جلدی نہ 43 مہینے ہوتا ہے۔۔۔۔پچھلی بار بھی تم 2 دن کہ لیے آئے۔۔۔

ازلان انکا غصے سنتا کار میں بیٹھتا ہے تو حوالدار کار چلا دیتا ہے۔۔۔۔

آپ حریم کی شادی کی ڈیٹ بتائیں میں ایک ہفتہ پہلے آجاوں گا۔۔۔۔

ایک مہینے بعد 23 کو ہے۔۔۔۔

ہووو و

ہاں ہاں بنالو بہانا۔۔۔۔

آجاوں گا سب چھوڑ کہ اپنی بہن کی شادی کہ لیے آجاوں گا بلکہ سارے کام بھی کروالوں گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دیکھ لیتے ہیں۔۔۔۔

اب میں رکھتا ہوں۔۔۔۔

حریم سے بات کر لینا۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔

وہ اللہ حافظ کرتا کال رکھ دیتا ہے پھر اپنا شیڈیول چیک کرتا ہے۔۔۔۔

23 سے ایک ہفتہ پہلے چھٹی لینے کہ لیے ابھی اسے حکمت صاحب کے ترلے بھی کرنی تھی۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ماوی گھر میں اکیلی بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔

جب ڈور بیل بجتی ہے۔۔وہ دروازے پہ جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون ہے۔۔۔۔

وہ کان لگا کہ سنتی ہے۔۔۔۔

میں ہوں ازلان۔۔۔۔

ازلان کی آواز پہ اسکے دماغ میں شرارت آتی ہے۔۔۔

کون ازلان۔۔۔۔۔

ازلان سر دبا رہا ہوتا ہے اسکی بات پہ دروازے کو گھورتا ہے جیسے وہ ماوٰی ہو۔۔۔

ماوٰی دروازہ کھولو۔۔۔۔

یہ گھر جس کا ہے وہ باہر گئے ہیں۔۔۔۔۔وہ آجائیں تو آپ آجانا۔۔۔۔

ماوٰی منہ پہ ہاتھ رکھ کہ ہنستی ہے۔۔۔۔

ماوٰی میں کہ رہا ہوں دروازہ کھولو مجھے غصہ آرہا ہے اب۔۔۔

جی جی مجھے پتا ہے آپ کو غصہ بہت آتا ہے آپ تعوذ پڑھ لیا کریں غصہ نہیں آئے گا۔۔۔۔

ازلان ایک لمبی سانس لیتا اپنی پوکیٹ سے چابیاں نکالتا ہے۔۔۔۔

تم نہیں کھولو گی۔۔۔

آپ کو کہا تو ہے ے ے یہ گھر جس کا ہے وہ نہیں ہیں۔۔۔۔

ازلان اسکا جواب سنتے چابی لا گا تا دروازہ گھنچتا ہے ماوٰی جو دروازے کے سہارے کھڑی تھی ازلان کہ اوپر ہی گرتی ہے۔۔۔۔

ایہہییی۔۔۔۔

سر زور سے ازلان کی بازو پہ لگتا ہے۔۔۔۔وہ ایک ہاتھ سر سہلاتی ازلان کو دیکھتی ہے جو شرارتی مسکراہٹ سے ادے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ کس کا گھر ہے۔۔۔۔

آپ کا۔۔۔۔وہ ڈرتے اسے دیکھ ایک قدم پیچھے ہوتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا تمھیں بتاتا ہوں میں۔۔۔۔

ازلان کہ تیور دیکھ ماوٰی اندر بھاگتی ہے۔۔۔۔۔

نہہہہہہییی

ازلان دروازہ بند کرتا اسکہ پیچھے آتا ہے جو صوفے کے دوسری طرف ہو جاتی ہے۔۔۔۔

یہ تو آپ کا گھر ہے میں تو مزاق کر رہی تھی۔۔۔

ماوی معصومیت سے بولتی ہے۔۔۔

ادھر آو تمھیں میں سزا کہ طور پہ باہر کھڑا کروں گا۔۔۔۔پھر آئندہ ایس نہیں کر سکو گی۔۔۔

ازلان بولتا اسکے پاس جانے لگتا ہے وہ دوسری سائڈ ہو جاتی ہے۔۔۔۔اسکی چلاکی دیکھ ازلان صوفے پہ چڑھتا صوفے کے پیچھے آجاتا ہے جہاں وہ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب بولو کرو گی ایسا۔۔۔۔

ازلان کو دیکھ ماوی پیچھے ہوتی دیوار کہ ساتھ لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں معاف کر دیں اب میں جلدی سے کھول دون گی دروازہ۔۔۔۔

وہ ہاتھ جوڑتے دوسری سائڈ سے نکلنے لگتی ہے ازلان وہاں ہاتھ رکھ دیتا ہے۔۔۔۔

پلیز ززززنہ اب نہیں کروں گی۔۔۔

وہ دوسری خالی جگہ دیکھ کہ جانے لگتی ہے۔۔۔ازلان وہاں بھی ہاتھ رکھ اسکہ سارے راستے بند کر دیتا ہے۔۔۔

پلییششش

وہ معصومیت سے سے بولتے رونے والا منہ بنا کہ اسے دیکھتی ہے ازلان اسے دیکھ نہ جانے کہاں کھو سا جاتا ہے اسے نہیں پتا ہوتا وہ کیسے کہاں کھڑا ہے اسے تو بس اسکو دیکھنا اچھا لگ رہا تھا۔۔۔۔اسکا کیوٹ سا فیس اسے اٹریکٹ کر رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان کو نہ بولتا دیکھ ماوی اسے ناک چڑاتی ہے۔۔۔ازلان کہ چہرے پہ مسکراہٹ آجاتی ہے وہ نامحسوس طریقے سے ایک قدم اور آگے ہوتا دونوں کہ درمیان فاصلہ کم کرتا ہے۔۔۔

ازلان جیییی۔۔۔

جیی

اس کہ چہرے پہ مسکراہٹ ہوتی ہے۔۔۔۔ماوی منہ بنالیتی ہے۔۔۔

آپ کو کیا ہوا پیچھے ہو جائیں نہ۔۔۔۔۔

ماوی کی بات پہ وہ ہوش میں آتا دیکھتا ہے وہ اسکے قریب کھڑا تھا ایک جھٹکے سے وہ پیچھے ہوتا ہے۔۔۔۔اور سر پہ ہاتھ پھیرتا سوچتا ہے۔۔۔

یہ کیا ہو گیا تھا۔۔۔۔

ازلان جی میں باہر نہیں جاوں گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی بات پہ اذلان اسے دیکھتا ہے۔۔۔

لیکن سزا ملے گی اور سزا یہ ہے تم میرے لیے چائے بناو گی۔۔۔

میں اچھی چائے نہیں بناتی۔۔۔۔

بناو گی تو تم ہی۔۔۔۔۔

اسکی بات پی ماؤی ناک چڑھاتی ہے۔۔۔۔اور ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

تم بہت کیوٹ سا بچہ ہو۔۔۔۔

اسکے گال کھینچتا وہ لاڈ سے بولتا اندر روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔

..

www.novelsclubb.com

[11:44 am, 18/05/2023] Afreen Blogger:

از قلم #آفرین#

#hamnavamery

EP 09

آپ کون ہو۔۔۔۔۔

وہ جو برے مزے سے چمچ چلانے میں مصروف تھا آواز پہ ایک دم اچھلتا پیچھے مڑتا ہے۔۔۔۔ جہاں امبر کھڑی اسے غور سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔ وہ کچھ پل اسے دیکھتا رہ جاتا ہے۔۔۔۔

سلام بیگم صاحبہ میں شیف ہوں بلال۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ نئے ہیں۔

امبر فریج کھول کہ دودھ نکالتی ہے اور چائے بنانے لگتی ہے جب وہ جلدی سے سامنے آتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بیگم صاحبہ میں بنا دیتا ہوں۔۔۔

نہیں جس کہ لیے رکھے گئے ہو اسکی خدمت کرو۔۔۔میرے ہاتھ سلامت ہیں۔۔۔اور ہاں بیگم صاحبہ نہیں ہوں میں۔۔۔۔

امبر بولتی اپنا اور عین کے لیے چائے بناتی ہے۔۔۔۔

بلال پیچھے ہو جاتا ہے اور اسے غور سے دیکھتا ہے۔۔۔پہلی دفعہ وہ کسی لڑکی کو اس طرح نظر بھر کہ دیکھ رہا تھا۔۔۔۔امبر کو اسکی نظریں کنفیوس کرتی ہے۔۔۔۔

کام کرو نہ اپنا مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔۔

امبر اسے دیکھتی غصے سے بولتی ہے۔۔۔۔بلال ہڑبڑا جاتا ہے۔۔

جی جی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

امبر اپنے کپ لیتی نکل جاتی ہے۔۔۔۔

حاثم بیٹھا وقفے بوقفے سے عین کا کنفیوس ہونا سوچ کہ مسکراتا جارہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔جو دل کو بھا جائے اسکی تو ہر ادا ہی پیاری لگتی ہے۔۔۔اسی طرح حاثم کو اسکی وہ ادا پیاری لگی۔۔۔وہ کچھ سوچتے موبائل نکالتا نمبر ملاتا ہے۔۔۔۔۔

ہیلو ادب خان کیا صورت حال ہے۔۔۔۔

بس سر بریانی دم پہ لاگا دی ہے رائتہ بنانے لاگا ہوں۔۔۔

حاثم اسکی بات پہ موبائل کو گھورتا ہے۔۔۔۔

ادب خان۔۔۔۔

اب کی اسکہ لہجے میں وارننگ ہوتی ہے جسے محسوس کرتے ادب خان سیدھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سوری سر مجھے لگا آپ میری نیو جوب کا پوچھ رہے

جس کام کہ لیے بھیجا ہے وہ بتاو۔۔۔۔۔

ادب خان ادھر ادھر دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

سر ابھی تک تو کچھ بھی نہیں ہوا آپ کہ جاتے وہ بھی کہیں چلا گیا تھا۔۔۔ میڈم اور ایک پیاری لڑکی اوپر روم میں ہے۔۔۔

ادب خان۔۔۔۔

پھر اس کہ لہجے میں وارننگ ہوتی ہے۔۔۔

سر مجھے نام نہیں پتا اسکا اس لیے کہا۔۔۔ وہ شرمندہ سا بالوں میں ہاتھ پھرتا ہے شرمندگی اس بات کی تھی بیچارے کو کہ نام تو پوچھ لیتا۔۔۔

ٹھیک ہے اپنی میڈم کی ایک ویڈیو یا پک بنا کہ سینڈ کر دو مجھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔

حاثم کہ کال رکھتے ادب خان موبائل کو دیکھتا ہے۔۔۔

اور اسکی نکل اتارتا ہے۔۔۔

تصویر بھیج دو۔۔۔ایسے کہ رہے جیسے وہ مجھے کہیں گی آجاو آجاو میری تصویر لے کہ اپنے بوس کو سینڈ کر دو وہ تڑپ رہے ہوں گے مجھے دیکھنے کہ لیے۔۔۔۔

😊 ہہہہہ

وہ منہ بناتا فریج سے دہی نکالتا ہے۔۔۔اپنی نئ نوکری میں لگ جاتا ہے۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

یہ لو یہ تمھارا بستر ہے اب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

ازلان اپنے ہی روم میں چھت سے چارپائی لا کہ اس پہ زیادہ سارے گدے بچھا کہ اسکو ماوی کہ سونے کے قابل بنا دیتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی سر ہلاتی اس پہ بیٹھ جاتی ہے لیکن اسکے بیچ کی گہرائی تھوڑی زیادہ ہونے کی وجہ سے اندر ہی گرتی ہے

اییییی

ہاہاہاہاہاہاہا

ماوی منہ بنا کہ سر پہ ہاتھ رکھتی ہے اور ازلان اسکے گرنے کہ انداز پہ ہنسا ہے۔۔۔۔۔

ازلان جی میں نہیں سووں گی اس پہ اگر رات میں گر گئی میری کمر ٹوٹ جائے گی۔۔۔

کچھ نہیں ہو گا یہ بس تھوڑی ڈھیلی ہے۔۔۔۔ لیکن ٹوٹے گی نہیں اور تمھارا کونسا اتنا وزن ہے۔۔۔۔۔آرام سے سو جانا۔۔۔۔

ازلان ادے سمجھاتا اسکا تکیہ لا کہ وہاں رکھتا ہے۔۔۔۔ماوی احتیاط کہ لیے تھورا اچھل اچھل کہ چیک کرتی ہے۔۔۔ لیکن وہ ٹھیک رہتا ہے۔۔۔۔

ہو گئی تسلی۔۔۔۔ نہیں ٹوٹے گا۔۔۔۔

ماوی اس پہ لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔ازلان کو ڈی ایس پی کی کال آتی ہے۔۔۔۔وہ۔موبائل لے کہ باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔

اسلام و علیکم سر۔۔۔

و علیکم اسلام۔۔۔

آج کی اپڈیٹ بتاوں اسکی بہن کا کچھ پتا چلا۔۔۔۔

حکمت صاحب مصروف سے انداز میں پوچھتے ہیں۔۔۔۔

نہیں سر سی سی ٹی وی میں کچھ واضیح نہیں ہے۔۔۔میں نے اسکی بہن کو ڈھونڈنا شروع کر دیا ہے ماوی سے کچھ ڈیٹلیز لوں گا اسکی فرینڈز وغیرہ سے تشویش کروں گا کسی کہ پاس تو اس انسان کی تصویر ہو گئی۔۔۔۔کیوں کہ اس کے محلے میں کسی کے پاس نہیں ہے انھوں نے بتایا ہے کہ دولہے نے سختی سے منع کیا تھا کوئی تصویر نہیں ہو گئی۔۔۔

ہمممم۔۔۔ٹھیک ہے مجھے بتاتے رہنا۔۔۔

حکمت صاحب کی بات پہ سر ہلاتا ہے۔۔۔

اور ماوی کیسی ہے۔۔۔

وہ ٹھیک ہے لیکن سر میں ٹھیک نہیں ہوں بہت نچا کہ رکھ دینے والی ہے۔۔۔

ازلان اپنا سر پکڑ کہ بولتا ہے جو کتنی دیر کا درد ہو رہا تھا۔۔۔حکمت صاحب ہنس جاتے ہیں۔۔۔

انکا موڈ اچھا دیکھ ازلان اپنی مطلب کی بات کرتا ہو۔۔۔وہ ایسے ہی تھے کام کہ ملے میں سخت کہ ازلان بھی کبھی کبھی ڈر جاتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں۔۔۔

وہ حریم کی شادی ہے آپ تو جانتے ہی ہیں۔۔۔

جانتا ہو لیکن. جب حریم کا باپ دیوٹی پہ ہے تو بھائی کو جانے کی بے چینی کیوں ہے۔۔۔۔۔

کیوں کہ بھائی کی گردن ماں اور بہن دونوں کہ ہاتھ میں پکڑا کر باپ نے تو پتلی گلی سے نکل جانا ہے۔۔۔۔

حکمت صاحب اسکی بات پہ دل کھول کہ ہنستے ہیں۔۔۔۔۔

ڈیڈ پلیز زززززز چھٹی اپرو کروادیں نہ ایک ہفتے پہلے کی۔۔۔۔

ٹھیک ہے دیکھتا ہوں ویسے ہوم منیسٹر کی کال تو مجھے بھی موصول ہوئی تھی کافی زلالت ہو گئی ہے میرا تو مشکل ہے تمھاری چھٹی کروالوان گا۔۔۔۔اور اپنی اماں کو میری طرف سے زرہ راضی کر لینا یہ نہ ہو شادی پہ منہ بنا کہ پھر رہی ہو۔۔۔

آپ فکر ہی نہ کریں ایسی تیلی لگاوں گا کہ منہ کیا آپ کو شادی میں بھی نہیں آنے دیں گی۔۔۔

ازلان ہنستا ہے۔۔۔۔لیکن دوسری طرف سے کہی بات پہ اسکی ہنسی کو بریک لگتی ہے۔۔۔۔۔

یہ مت بھولوں چھٹی کنفرم میں نے ہی کرنی ہے۔۔۔۔

اچھا سوری ڈیٹ منالوں گا۔۔۔۔آپ کنفرم کر دیں بس۔۔۔۔

آ گئے نہ لائن پہ میں تمھارا باپ ہوں تم نہیں۔۔۔۔۔

اوکے مان لی یہ بات میں نے۔۔۔۔

ازلان ہار مانتا ہے اور چھٹی کا کہ کال رکھ دیتا ہے۔۔۔۔

کال رکھتے مسکراتے وہ روم میں آتا ہاوی کہ بیڈ پہ جاتا ہے۔۔۔۔۔لیکن وہاں اسے گہری نیند سویا دیکھ وہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مس آفلاتوں سو بھی گئی۔۔۔۔

وہ چادر اچھے سے اس پہ سیٹ کرتا باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔

رات کا وقت ہوتا ہے سب اپنے روم میں سونے چلے گئے ہوتے ہیں۔۔۔ایسے میں صرف ایک ادب خان ہوتا ہے جو عین کی ایک تصویر کہ لیے جتن کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔دن میں تو وہ نہیں لے سکا۔۔۔اس لیے اس نے رات میں تصویر لینے کا سوچا تھا۔۔۔۔سب کہ سونے کہ بعد وہ آہستہ سے قدم اٹھاتا اوپر آتا عین کہ دروازے پہ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔دروازہ لوک تھا لیکن وہ بھی ادب خان تھا پوکٹ سے ایک پن نکالتا لوک میں ڈالتا ہے دروازہ کھل جاتا ہے۔۔۔۔وہ آہستہ سے اند جاتا ہے۔۔۔ایک لیمپ جل رہا تھا۔۔۔۔۔جس سے کچھ کچھ روشنی ہو رہی تھی۔۔۔۔۔وہ 32 اسکی تصویر لیتا ہے جیسے آیا تھا ویسے ہی باہر نکلتا دروازہ بند کرتا ہے آہستہ سے لیکن جیسے ہی وہ سکون کا سانس لیتا مڑتا ہے امبر کو دیکھ اسے ہارٹ آٹیک آتے آتے رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔وہ گھبراتا ادھر ادھر دیکھتا ہے۔۔۔

میں مجھے نہ سونے میں چلنے کی بیماری ہے پتا ہی نہیں چلتا کہاں سے کہاں چلا جاتا ہوں۔۔۔

زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پہ لاتے وہ امبر کو دیکھتا ہے جو بلکل سنجیدہ سی اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔پھر آگے بڑھ کہ اس کا ہاتھ پکڑنے لگتی ہے لیکن ادب خان کو لگتا ہے تھپڑ پڑنے لا گا ہے تو جس پہ وہ ہاتھ چہرے پہ رکھتا ہے۔۔۔۔اسکی حرکت پے امبر دانت پیستی اسے کھینچتی اپنے روم میں لے جا کہ چھوڑتی ہے۔۔۔۔

صاف صاف بتاو کون ہو تم کیوں آئے ہو اور عین کو کیسے جانتے ہو۔۔۔۔

میں نہیں تو میں کہاں جانتا ہوں انھیں میں تو شیف ہوں۔۔۔ملازم ہوں۔۔

۔امبر آئی بروا ٹھا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

2 سال سے ہوں یہاں میں لیکن آج تک حاشر عالم کہ کسی نوکر کی اتنی ہمت نہیں ہوئی کہ وہ اس کی غیر موجودگی میں بنا اسکی اجازت کہ سیڑیاں بھی چڑھ جائے۔۔۔۔اور تم اس ہی کی بیوی کہ روم تک میں چلے گئے بے وقوف سمجھ رہے ہو۔۔۔۔

ادب خان اس کی بات پہ اسے دل ہی دل میں داد دیتا بولتا ہے۔۔۔

بیوٹی ود برین۔۔۔

شٹ اپ بتاو عین کے روم میں کیوں گئے تھے۔۔۔۔۔کیسے جانتے ہو اسے

۔۔۔اگر تم نے اسے کوئی نقصان پہنچایا نہ تو۔۔

روک جاو لڑکی میں بتاتا ہوں۔۔۔۔اور میں یہاں اسے نقصان پہچانے نہیں آیا بلکہ انکی حفاظت کہ لیے آیا ہوں۔۔۔

حفاظت۔۔۔

امبر نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہے وہ حاشم کی طرف کا سب بتاتا چلا جاتا ہے جسے سن کہ امبر کہ چہرے پہ بری سی مسکراہٹ آتی ہے آنکھیں خوشی سے چمک جاتی ہے۔۔۔۔

کیا واقعی وہ محبت کرتے ہیں۔۔۔اللہ تیرا لاکھ شکر کہ تو نے اس معصوم کی حفاظت کہ لیے بھیجا۔۔

ادب خان تو اسکی خوشی دیکھ خود بھی مسکرا دیتا ہے اسے وہ بہت پیاری لگی تھی ورنہ ادب خان لڑکیوں میں انٹرسٹ کم ہی لیتا تھا۔۔۔۔۔

بس تم اسے لے جاو یہاں سے میں مدد کر دوں گی تمھاری۔۔۔۔لیکن ایسی حرکتیں نہ کرنا کہ شک ہو کسی کو۔۔۔۔

میں چاہتا میڈم کہ ساتھ تم بھی چلو میرے ساتھ۔۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہے

ادب خان کی بات پہ امبر اسے دیکھتی ہے پھر بنا کچھ کہے دروازہ کھول کہ سائڈ ہو جاتی ہے۔۔۔۔اس کا صاف اشارہ تھا اب دفع ہو جاو۔۔۔

ادب خان ایک نظر اسے دیکھتا باہر جانے لگتا ہے پھر رک کہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔بس ایک نظر اسے دیکھتا جو نظر نیچے کیے کھڑی ہوتی ہے پھر چلا جاتا ہے۔۔۔اسکے جاتے وہ دروازہ بند کرتی اس کہ ساتھ کھڑی ہو جاتی ہے آں کھوں کہ کنارے نم ہو جاتے ہیں۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ناشتے کی میز پہ ازلان اپنا ناشتہ کر رہا تھا جب کہ ماوی نیند میں جھولتی ایک بریڈ کا پیس منہ میں رکھے بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔ایک نظر ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔

ماوی اٹھو ناشتہ کرو۔۔۔۔مجھے جانا ہے اچھے سے گھر لوک کرنا میری پاس چابی ہے ۔۔۔تم بس کسی کہ لیے دروازہ نہیں کھولنا ٹھیک ہے۔۔۔۔

ماوی نیند میں ہی سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔۔ازلان اپنی کیپ پہنتا کھڑا ہوتا پھر ماوی کو دیکھتا اسکی طرف آتا دونوں ہاتھوں سے پکڑ کہ اسے کھڑا کرتا ہے۔۔۔

سمجھ آیا جو میں نے کہا۔۔۔

وہ نیند میں ہی ایک دم آنکھیں کھول کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔اور سر ہاں میں ہلاتی اس کہ سینے پہ سر رکھ لیتی ہے۔۔۔۔۔اسکی حرکت پہ ازلان ایک دم سے ساکت ہوتا ہے۔۔۔اسکہ اندر عجیب سا احساس جاگتا ہے۔۔۔۔اسکا دل چاہتا ہے وہ دونوں ہاتھ اس کہ گرد باندھ کے خود سے لاگا لے پھر اپنی ہی سوچ پہ لعنت بھیجتا ماؤی کو نرمی سے الگ کرتا صوفے پہ بیٹھاتا ہے۔۔۔۔صوفے پہ بیٹھتے ہی وہ لڑکھ کہ سو جاتی ہے۔۔۔۔

یقین اس نے نہیں سنا ہو گا۔۔۔۔باہر سے ہی تالا لاگا کہ جاتا ہوں۔۔۔۔

ازلان سوچتا ایک دفعہ کچن میں جاتا ہے اسکا ناشتہ اوون مین رکھتا دوپہر کا بنا کھانا فریج میں رکھتا باہر سے لوک کر کے چلا جاتا ہے۔۔۔۔

سر میں واقعی نہیں جانتی مجھے صرف یہ معلوم۔ تھا عین کی شادی ہو رہی ہے۔۔۔۔ لیکن کس سے کون ہے کیسا دیکھتا ہے نہیں پتا۔۔۔۔

ازلان آج عین کی فرینڈ کہ گھر گیا تھا اسکی صرف ایک پکی دوست تھی۔۔۔۔ رابعہ اور سکول کی کولیگز جو اس کے ساتھ پڑھاتی تھی۔۔۔۔۔

ایسا کیسے ہو سکتا ہے لڑکیاں تو اپنے دوست کہ منگیتر دیکھے بنا جان نہیں چھوڑتی ۔۔۔۔اور آپ۔۔۔۔

سر سچ میں۔۔۔اسے میں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ اپنا ہونے والا ہسبینڈ دیکھانے کا لیکن وہ کہتی اسکے پاس تصویر نہیں ہے۔۔۔۔ شادی بھی اچانک ہوئی میں جا نہیں سکی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان سب سن کہ کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے اگر کچھ پتا چلے تو ضرور بتانا۔

جی ضرور سر۔۔۔۔۔

ازلان اسے دیکھتا باہر آجاتا ہے۔۔۔۔اور کار میں بیٹھتا ہے۔۔۔۔

سر اب کیا کریں گے کوئی بھی اس آدمی کو جانتا تک نہیں نہ دیکھا ہے اس طرح تو مشکل ہو جائے گا۔۔۔۔۔

ازلان سڑک کو دیکھتا کچھ سوچ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

اسکا نام کیا ہے۔۔۔۔

دانیال۔۔۔

ساتھ بیٹھا حوالدار نام بتاتا ہے ازلان اسے دیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پورا نام۔۔۔۔

صرف یہی نام ہے جو اس چھوٹی سی لڑکی نے بتایا تھا۔۔۔۔

کون چھوٹی سی لڑکی۔۔۔۔

وہی سرجو اس لڑکی کی بہن ہے جو پولیس سٹیشن. آئی تھی۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔

ازلان دوبارہ کسی سوچ میں گم ہو جاتا ہے۔۔۔

اپنے سامنے موبائل کی سکرین پہ اسے عین کی سوتے ہوئے تصویر نظر آرہی ہوتی ہے۔۔۔۔ جسے دیکھ وہ بس مسکرا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ پچھلے 2 گھنٹے سے وہ مسلسل اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تمھاری تصویر دیکھ کہ میرا دل نہیں بھر رہا جب تم سامنے ہو گئی تو میں تو کسی کام کا نہیں رہوں گا۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تصویر میں عین سے مخاطب ہوتا ہے جب ایک دم موبائل پہ ادب خان کالنگ لکھا آتا ہے۔۔۔۔ وہ بدمزا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ لیکن پھر بھی کال اٹھا لیتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

سر یہاں والید انڈ سڑی کہ مالک آئے ہیں۔اور اس جاہل نے میڈم کا

ابھی ادب خان کی بات بھی مکمل نہیں ہوئی تھی جب دوسری طرف سے فون کٹ جاتا ہے۔۔۔۔وہ موبائل کو گھورتا سامنے دیکھتا ہے جہاں حاشر اور ولید جو کہ 35 سال کہ آدمی تھے دونوں اوپر کی طرف جا رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

حاشر صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں۔۔۔آپ اور میں کیا الگ ہیں کتنے مہینوں سے جانتے ہیں۔۔۔کتنی مدد کی ہے آپ نے میری۔اب اگر آپ کی کمپنی لوس میں جا رہی تو میں مدد نہیں کر سکتا کیا۔۔۔بس یہ پارٹنر شیپ مجھے منظور ہے۔۔۔آپ ایسے ہی ہمیں خوش کرتے رہا کریں بس۔۔

ولید صاحب کی بات پہ حاشر مسکراتا ہے۔۔۔وہ دونوں عین کے روم کہ دروازے تک پہنچ جاتے ہیں۔۔۔عین اندر ہر چیز سے بے خبر سے بیٹھی اپنی سوچوں میں گم ہوتی ہے۔۔۔

جائیں وہ اندر رہی ہے۔۔۔۔

حاشر کی اجازت پہ وہ خباثت سے مسکراتے اندر جانے لگتے ہیں۔۔۔۔جب انکا موبائل رنگ ہوتا ہے۔۔۔۔۔جہاں حاثم کالنگ لکھا آرہا ہوتا ہے۔۔۔وہ حاشر کو رکنے کا کہ کے کال اٹھاتا ہے آگے سے جو کہا جاتا ہے ولید ایک خوف بھری نظر حاشر کو دیکھ روم سے پیچھے ہوتا ہے۔۔۔۔اور کال رکھتا حاشر کو دیکھتا ہے

تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا یہ لڑکی حاثم خان کی منظور نظر ہے۔۔۔کیا تم اپنے ساتھ ہمیں بھی کنگلا کرنا چاہتے ہو تم نہیں جانتے وہ کسی لائق نہیں چھوڑے گا ہمیں۔۔۔۔۔۔۔یہ کونٹرکٹ کینسل سمجھو میں چلا۔۔۔۔

وہ حاثم کی ایک کال سے واقعی ڈر گیا تھا۔۔۔۔اس لیے جلدی جلدی بولتا وہاں سے نکلتا ہے جب کہ حاشر غصے میں اپنا کام خراب ہوتا دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

بزدل۔۔۔۔

اسے گالی دیتا وہ دروازے کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جہاں اندر عین ہوتی ہے۔۔۔۔

آج یہ نہیں بچے گئی میں اسے اسکے قابل ہی نہیں چھوڑوں گا۔۔۔۔۔

حاشر خود سے عہد کرتا دروازہ زور سے کھولتا ہے جب کہ باہر تھورے فاصلے پہ کھرا ادب خان یہ سن کہ پریشان ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔وہ حاشم کو کال کرنے لگتا ہے لیکن اسکی ہی کال آجاتی ہے تو وہ جلدی سے اٹھاتا ہے۔۔۔

سررررروہہ میڈم۔۔

.کیا ہوا اسے ولید چلا گیا

ولید تو چلا گیا ہے لیکن حاشر عالم خود اندر گیا ہے۔۔۔۔اس کے ارادے ٹھیک نہیں لگ رہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ادب خان کی بات پہ حاشم ایک دم کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

اگر اسے اس غلیظ انسان کی ایک انگلی بھی لگی تو ادب خان اسے کے ساتھ تمھیں بھی میں قبر میں اتاروں گا۔۔۔۔۔۔۔

اپنی بات مکمل کرتا وہ کال کٹ کرتا باہر کو بھاگتا ہے جب کہ ادب خان جو پہلے ہی پریشان سوچ رہا تھا کیا کرے حاثم کی بات پہ موبائل کو گھورتا ہے۔۔۔۔

کیا کروں۔۔۔۔ کیا کروں ہاں وہ لڑکی۔۔۔۔

وہ امبر کہ روم کی طرف بھاگتا ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

❣️

www.novelsclubb.com

[11:44 am, 18/05/2023] Afreen Blogger:

از قلم#آفرین#

#hamnavamery

EP.10...

حاشر کو اندر آتا دیکھ عین ڈر کہ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔پاوں پہ زور پڑنے سے تکلیف ہوتی ہے لیکن سامنے والے کا ڈر زیادہ تھا۔۔۔

آپپپپپ

اسکی آواز حاشر کو غصے میں دیکھ دب سی جاتی ہے۔۔۔

ہاں نہ میں۔۔۔سوچا شروعات میں خود کر لو۔۔۔کیوں کہ باقی تو تمھارے عاشق کہ رعوب میں آتے بھاگ جاتے ہیں۔۔۔جب تم اس کے قابل ہی نہیں رہو گی تو کیسے وہ روک سکے گا۔۔۔۔۔

حاشر شیطانی مسکراہٹ کہ ساتھ اسے دیکھتا آگے بڑھتا ہے۔۔عین کانپتی جاتی ہے۔۔۔ایک بار بچ گئی تھی اب کیسے بچے گی۔۔۔وہ آنکھ بند کیے اللہ سے فریاد کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

یا اللہ مجھے بچا لے

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

امبر ابھی کپڑے بدل کے باہر آئی تھی جب دروازہ کھٹکتا ہے اور ایسے کھٹکتا ہے جیسے کوئی ہاتھ رکھ کہ بھول گیا ہو وہ ڈوپٹہ اٹھاتی جلدی سے دروازہ کھولتی سامنے ادب خان کو دیکھتی ڈر جاتی ہے۔۔۔۔

تمممم یہاں یا میرے خدا تمھیں کسی نے

چپپ میری بات سنو۔۔۔

اسکی پریشانی اور بات کو نظر انداز کرتا ادب خان اندر آتا دروازہ بند کرتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری بات سنو۔۔۔میرا یہاں آنے کا مقصد وہ پیپر لینا تھا جو حاشر عالم نے نکاح کا کہ کے میڈم سے سائن کروائے تھے۔۔۔۔وہ کونٹریکٹ تھا جس میں لکھا ہے عین خود اپنی مرضی سے خود کو حاشر عالم کہ حوالے کر رہی ہے وہ جو کے گا جیسے کہے گا وہ

کرئے گی اور اس سب کے بدلے اس کی ماں کو ایک کروڑ دیا گیا ہے۔۔۔۔حاشم سر چاہتے اسی وقت میڈم کو یہاں سے لے جاتے لیکن وہ پیپر بھی ضرور چاہے تھے۔۔۔۔لیکن یہ کام میں کرتا اس سے پہلے ایک گربر ہو گئی ہے۔۔۔۔

کیسی گربر۔۔۔۔

ابھی یہ چھوڑو۔۔۔۔تم میرا کام کردو حاشر عالم کہ روم سے وہ پیپر دھونڈ لاو۔۔۔۔تب تک میں میڈم کو بچاتا ہوں۔۔۔

میڈم۔۔۔کیا اعین کیا ہوا اسے۔۔۔

امبر بھی پریشان ہوتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جو کہا ہے وہ کرو سب پتا چل جائے گا۔۔۔۔گووو

وہ اپنی بات مکمل کرتا باہر بھاگتا ہے امبر کچھ پل دروازے کو دیکھتی خود بھی نکل جاتی ہے۔۔۔۔

ادھر رر آووو و

حاشر اسے پکڑتا ہے وہ اپنے ناخون اسکے منہ پہ مارتی ہے۔۔۔۔

آہہہ جنگلی عورت۔۔۔

حاشر اپنے چہرے کو ہاتھ لگاتا ہے ہلکا ہا خون اسکے ہاتھ پہ لگتا ہے۔۔۔۔۔ عین ڈر کہ دیوار کہ ساتھ لگ جاتی ہے۔۔۔۔

پلیز جانے دو پلیز ززز

تیری تو۔۔۔۔

حاشر غصے سے پاگل ہو گا اسکا گلہ کو پکڑ کہ دبانے لگتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھ پہ ہاتھ اٹھایا اتنی تیری ہمت۔۔۔۔۔

گلے سے پکڑ کہ اسے بیڈ پہ دھکا دیتا ابھی وہ چھکنے لگتا ہے جب اسے دھڑ ڈھڑ گولیوں کی آواز سنائی دیتی ہے۔۔۔۔۔۔ وہ اسے دیکھ ادھر ادھر دیکھتا ہے۔۔۔۔

ادب خان جھپتا چھت پہ جا کے اپنی گن نکال کہ 32 فائر کرتا ہے جس سے حاشر عالم کہ گارڈز ایکٹو ہوتے ہیں اور چھت کی سمت سے آواز آنے پہ وہ بھی جوابی کاروائی کرتے ہیں ادب خان چھت پہ لیٹ جاتا ہے اور رینگتا ہوا دروازے کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

ادب خان سب کی توجہ حاصل کر چکا تھا حاشر بھی پریشان ہوتا باہر آتا ہے اسے جاتے عین گلے پہ ہاتھ رکھتی لمبے لمبے سانس لیتی ہے۔۔۔۔

حاشر عالم تیز تیز سیڑیاں اترتا نیچے آرہا ہوتا ہے۔۔۔جب دروازے سے حاثم خان کو غصے سے اندر آتا دیکھ رک جاتا ہے۔۔۔۔۔حاثم بنا کچھ دیکھے تیز تیز چلتا اس تک آتا ایک زور کا مکہ اسکے منہ پہ مارتا ہے۔۔۔۔۔۔پھر بنا رکے اسے مارتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔باہر جو گارڈز تھے وہ بھی اندر بھاگے آتے ہیں لیکن حاثم کہ گارڈز اسے پکڑ لیتے ہیں۔۔۔۔۔ادب خان جو چھت سے آرہا تھا حاثم کو دیکھ سیڑیوں میں ہی رک جاتا ہے۔۔۔۔گولیوں کی آواز پہ حاشر کہ روم میں پیپر ڈھونڈتی امبر کہ ہاتھ

اور تیزی سے چلتے ہیں۔۔۔۔دوسری طرف حاثم پاگلوں کی طرح اسے مارتا جاتا ہے حاشر کا منہ خون سے بھر جاتا ہے۔۔۔۔حاثم کالر سے پکڑ کہ اسے اٹھاتا ہے مار کھاتے وہ ادھ مواہ سا ہو جاتا ہے۔۔۔۔

تیری اتنی ہمت کہ تو نے اسے چھونے کے بارے میں سوچا بھی۔۔۔۔۔

حاثم اسے دھکا دیتا ہے وہ صوفے پہ گرتا بے ہوش ہو جاتا ہے۔۔۔۔ادب خان کھڑا بس تماشہ دیکھ رہا ہوتا ہے جب امبر حاشر کہ روم سے نکلتی ہے اس کے ہاتھ میں فائل دیکھ وہ سمجھ جاتا ہے وہ اپنا کام کر آئی ہے۔۔۔۔

حاثم اس پہ ایک نظر ڈالتا لمبے لمبے قدم لیتا اپر آتا ہے اور بنا کسی کو دیکھے وہ عین کے روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔عین جو خود کو سمبھال چکی تھی دوبارہ کسی کے روم میں آنے پہ ڈر کہ کھڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔حاثم عین کا لال ہوتا چہرہ گردن پے انگلیوں کے نشان بکھرے بال دیکھ خود کو کنڑول نہ کرتے جلدی سے اس کہ پاس جاتا اسے گلے سے لا گا لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

معاف کر دو مجھے تمھیں کل ہی لے جانا چاہیے تھا مجھے یہاں سے۔۔۔۔۔

عین کے سر پہ چہرہ رکھتے وہ بس اتنا ہی کہتا ہے اسکی مضبوط گرفت پہ عین سے ہلا بھی نہیں جا رہا تھا۔۔۔

چلو۔۔۔

وہ پیچھے ہوتا اسکا ہاتھ پکڑتا چل پڑتا ہے اور عین اسکے ساتھ کھنچی چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

چھوڑیں کو ننن ہیں. آپ۔۔۔

عین خود کو چھوڑوانا چاہ رہی ہوتی ہے لیکن وہ بنا سنے اسے لے آگے بھر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ابھی سیڑیوں کہ پاس پہنچتا ہے جب ادب خان پیپر اسکے طرف کر دیتا ہے جسے وہ پکڑتا نیچے چلا جاتا ہے عین امبر کو دیکھ اسے پکارتی ہے۔۔۔

امبر ر باجی مجھے بچائیں۔۔۔

جب کہ امبر بھی بنا کچھ بولے اپنے روم کی طرف بڑھ جاتی ہے جیسے ہی عین حاثم کہ ساتھ نیچے آتی ہے وہاں حاشر کی حالت دیکھ دنگ رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔لیکن حاثم بنار کے اسے لیے باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔حاشر کی حلت دیکھ وہ حاثم کو دیکھتی صرف اتنا سوچتی ہے کہ

کیا یہ سب انھوں نے کیا ہے۔۔۔۔

حاثم اسے کار میں آرام سے بیٹھاتا سیٹ بیلٹ لا گاتا ہے جس پہ وہ خود میں سمٹ جاتی ہے۔۔۔اسے بیٹھا کہ خود اپنی جگہ پہ آتا ہے۔۔۔۔۔عین میں ہمت نہیں ہوتی وہ کچھ بولے اسکے سامنے حاشر کی حالت اور اسکا سنجیدہ چہرہ دیکھ کہ وہ چپ ہی ہو جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

سر میں اسے اپنے ساتھ نہیں رکھ سکتا۔۔۔

حکمت صاحب اسکی ایک ہی بات سے تنگ آجاتے ہیں۔۔۔

کیا ہو گیا ہے ازلان ابھی دو دن بھی نہیں ہوئے آخر تمھیں مسلہ کیا اس سے پہلے بھی تو لڑکیاں کو پرو ٹیکٹ کیا ہے تم نے پھر۔۔۔۔

حکمت صاحب غصے میں اسے دیکھتے ہین۔۔۔۔ازلان تھوڑا نرم ہوتا ہے۔۔۔

سر پہلے لڑکیاں سمجھدار تھی انھیں غیر محرم کا فرق پتا تھا وہ خود بھی احتیاط کرتی تھی۔۔۔۔۔لیکن یہ۔۔۔حد درجے کی بے وقوف ہے اسے سب اپنے لگتے ہیں۔۔۔کل وہ میرے ہی کمرے میں گھس کہ سو گئی۔۔۔اب بتائیں آپ میں کیا کروں۔۔۔

ازلان کی بات پہ وہ کچھ سوچتے ہیں۔۔۔۔

ہمممم یہ تو بات ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں نہ بس آپ اسکا کہیں اور بندوبست کریں اور ویسے بھی یہ کیس لمبا ہو گیا ہے ۔۔مجھے چھٹی پہ بھی جانا ہے تو میں نہیں رکھ سکتا۔۔۔

ازلان بولتا چور نظروں سے حکمت صاحب کو دیکھتا ہے۔۔۔

ایک ہفتہ رکھ لو۔۔پھر کچھ کرتا ہوں۔۔۔۔

ایک ہفتہ

ازلان انکی بات پہ منہ بناتا سوچتا ہے۔۔۔۔

اب میں ڈیڈ آپ کو کیسے بتاوں وہ میرے دل بے ایمان کر رہی ہے۔۔۔۔ایک ہفتے تک تو میں پاگل ہو جاوں گا۔۔۔

کیا ہوا کس سوچ میں چلے گے ہو۔۔۔۔۔

حکمت صاحب اسے سوچ میں گم دیکھ پوچھتے ہیں۔۔۔۔تو ازلان ایک فیصلہ کرتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

آپ اسکا آج ہی کوئی بندوبست کریں یا پھر میں آج ہی اس سے نکاح کروں گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

حکمت صاحب کی آنکھیں اسکی بات پی پوری کھول جاتی ہے وہ ایک دم کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

پاگل ہو کیا وہ نابالغ ہے۔۔۔۔

اتنی بھی نابالغ نہیں ہے اور ڈیڈ میں اسکے ساتھ بنا کسی رشتے کہ ساتھ نہیں رہ سکتا ۔۔۔۔رشتہ ہو گا تو آسانی ہو گی۔۔۔

۔اور یہ رشتہ کس نوعیت کو ہو گا صرف کاغذی یا تا عمر کا۔۔۔۔

کاغزی کیوں ہونے بھلا لا گاتا عمر ہو گا۔۔۔۔میں 2 شادیوں کے حق میں نہیں ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

حکمت صاحب غور سے اسے دیکھتے ہیں پھر مسکراتے ہیں۔۔۔

محبت ہو گی ہے۔۔۔۔

ازلان ایک دم سٹپٹاتا ہے۔۔۔

نہیں تو میرے اصول آپ اچھے سے جانتے ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن وہ چھوٹی ہے بہت تم سے۔۔۔۔۔

صرف 10 سال

ازلان ایسے بولتا جیسے 10 سال زیادہ نہیں اور حکمت صاحب آنکھیں اونچی کرتے اسکے بات دھراتے ہیں۔۔۔

صرف 10 سالللل

اب آپ کروائیں گے یا میں خود کرلوں۔۔۔۔

تمھاری ماں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی کسی کو نہیں بتانا صرف ہم تینوں تک رہے گی۔۔۔۔میں کل اسے لے آوں گا یا آپ وہاں آجانا۔۔۔

میں آجاوں گا مولوی کو لے کے۔۔۔۔

ٹھیک ہے اب میں چلتا ہوں شام ہونے والی ہے وہ ڈرتی ہے۔۔۔۔

دن میں اتنا جان گئے ہو۔۔ 2

حکمت صاحب اسکی ٹانگ کھینچتے ہیں۔۔۔۔۔

جی بلکل

ازلان آنکھ مارتا باہر بھاگتا ہے پیچھے وہ ہنس پرتے ہیں۔۔۔

گاڑی چلاتے حاثم اسے دیکھتا ہے۔۔۔جو ڈری اپنے ناخنوں کو ہاتھوں میں مار رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔وہ بس نفی میں سر ہلا دیتا ہے۔۔۔گاڑی ایک سوسائٹی میں داخل ہوتی ہے جہاں پر سکون سا موحول ہوتا ہے ہر طرف اونچے اونچے گھر نظر آتے ہیں سب اپنے گھروں میں بند ہوتے ہیں۔۔جب ان کی گاڑی ایک گھر کہ سامنے رکتی ہے باہر سے کالے ماربل سے بنا وہ گھر کافی بڑا تھا۔۔۔۔۔حاثم باہر نکلتا عین کی سائڈ آتا ہے۔۔۔۔۔اور دروازہ کھولتا ہے۔۔۔۔

آجاو باہر۔۔۔۔

آپ کون ہیں

وہ بیٹھے بیٹھے بس اتنا پوچھتی ہے۔۔۔۔پھر ڈر کہ نظر جھکا لیتی ہے۔۔۔۔۔

منٹ بعد بتاوں گا تمھیں کہ میں کون ہوں آجاو۔۔۔۔بس اتنا یقین کر لو ویسا 10 نہیں ہوں جیسا تم سمجھ رہی۔۔۔

حاثم مسکراتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔عین باہر آتی ہے۔۔۔۔اور اسکے پیچھے گھر تک جاتی ہے۔۔۔۔وہ دیکھتی ہے جو گارڈز اسکے ساتھ تھے وہ اب نہیں تھے۔۔۔۔۔وہ دونوں اندر آتے ہیں۔۔۔۔۔اندر سے گھر باہر کی نسبت اور پیارا اور بڑا تھا۔۔۔۔لونج تک آتے عین کی نظر مولوی پہ پڑتی ہے۔۔۔۔

وہ وہی رک جاتی ہے جب کہ حاثم آگے تک بڑھتا ہے۔۔۔

کیا وہ سب دوبارہ سے۔۔۔

وہ بس اتنا سوچتی ہے اسے لگتا ہے وہ بھی اسے وہاں سے لایا ہے وہی سب کروانے۔۔۔اسے وہی رکا دیکھ وہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔

آجاو۔۔یہاں بیٹھو۔۔۔

عین اسے دیکھ نفی میں سر ہلاتی ہے۔۔۔حاثم اسکی حالت سمجھتا اسکو ہاتھ سے پکڑ کہ بیٹھاتا ہے۔۔۔اور ایک لال دوپٹہ اس پہ اڑا دیتا ہے۔۔۔پھر خود مولوی صاحب کہ ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔

بیٹا کوئی گواہ نہیں آیا آپ کی طرف سے۔۔۔

مولوی صاحب ان دونوں کو دیکھ کہ بولتے ہیں۔۔۔حاثم ہاتھ میں پہنی گھڑی میں وقت دیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی دو منٹ میں آجائیں گے آپ تب تک نکاح نامے پہ نام وغیرہ لکھیں۔۔۔

کیا نام ہے آپ کا بیٹی۔۔۔

اب مولوی صاحب عین سے پوچھتے ہیں۔۔۔۔جو حاثم کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

اپنا نام بتاو نکاح نامے پہ لکھنا ہے۔۔حاثم اسکی حیرت پہ اسے بولتا ہے۔۔۔۔۔

میں۔۔

صرف نام بتاو باقی بتایں بعد میں ہوں گی۔۔۔۔

حاثم اسے کچھ اور بولتا دیکھ ٹوکتا ہے۔۔۔۔

قراۃ العین حافظ سلیم۔۔

عین نام بتا کہ چہرہ جھکا لیتی ہے۔۔۔اور اپنے ہاتھوں کو ناخنوں سے کھرچنے لگتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم خان۔۔۔

وہ اپنا نام بتاتا ہے۔۔۔جب دروازے سے ادب خان ساتھ دو اور آدمی اندر آتے ہیں۔۔جن میں سے ایک بس حاثم کو خونخوار نظرور سے دیکھتا بیٹھ جاتا ہے۔۔۔

اتنے گواہ کافی ہیں یا اور بلاوں۔۔۔

حاثم ان چار لوگوں کو دیکھتا مولوی سے پوچھتا ہے تو سر ہاں میں ہلاتے نکاح شروع کرتے ہیں۔۔۔عین کی نظریں نیچی ہوتی وہاں بیٹھا ہر انسان اس کے لیے انجان تھا جب کسی کا ہاتھ سر پہ محسوس کرتے وہ سر اٹھا کہ سامنے دیکھتی ہے ویل ڈریس آدمی ہوتا ہے جو اس کہ سر پہ ہاتھ رکھے ہوتا ہے

گھبراو نہیں بچے۔۔

مولوی کے بولے الفاظ سنتے عین 3 بار قبول کرتی پھر اپنا فیصلہ اللہ پہ چھوڑ دیتی ہے۔۔۔اور جو اپنا فیصلہ اللہ پہ چھوڑ دے تو وہ اسے پچھتانے نہیں دیتا۔۔۔

نکاح کہ بعد وہ آدمی اٹھ کہ حاثم کہ گلے لگتا ہے

مبارک ہو نکاح۔۔۔۔

خیر مبارک۔۔۔حاثم کہ چہرے پہ الگ ہی چمک ہوتی ہے۔۔۔۔جیسے دیکھ وہ مسکرا جاتے ہیں۔۔۔

حد ہوتی ہے نالائق پنے کی۔۔۔۔ایسے اپنے باپ کو کوئی نکاح میں بلواتا ہے۔۔۔۔ تمھیں بزنس میں بنایا ہے یہ گنڈے کب سے بن گئے تم۔۔۔۔

یہ تو شکر کریں ڈیڈ بلوالیا۔۔۔۔

ہاں ہاں میں جانتا ہوں میرے بچوں کو زرہ قدر نہیں ہے میری۔۔۔۔

حاثم مسکراتا اسکے گلے لگتا ہے۔۔۔۔وہ اسکی کمر پہ تھپکی دیتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ ہے کون بہت ڈری لگ رہی ہے۔۔۔۔

وہ بات اپکو بعد میں بتاوں گا۔۔۔بس کچھ غلط نہیں کیا۔

حاثم انھین تسلی دیتا ہے۔۔۔جس پہ وہ مسکرا جاتے ہیں۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔میرا بیٹا کبھی غلط کر ہی نہیں سکتا

اب میں چلتا ہوں میری بہو کا خیال رکھنا سمجھ گے۔۔۔

جی اپنی بہت خیال رکھوں گا۔۔۔۔

حاثم عین کو دیکھتا ہے جو ان دونوں کی باتین سن رہی ہوتی ہے اسکے دیکھنے پہ سر جھکا لیتی ہے۔۔۔۔

اسکے ڈیڈ عین کے سر پہ ہاتھ رکھتے باہر نکل جاتے ہی۔۔۔ادب خان بھی آگے بڑھ کر اسے مبارکباد دیتا ہے۔۔۔جسے وہ مسکراتا وصول کرتا ادب خان تو اسکے مسکرانے پہ گرتے گرتے بچتا ہے۔۔۔۔۔اسے نہیں یاد وہ کب اسکے سامنے مسکرایا تھا۔۔۔۔سب باری باری چلے جاتے ہین تو وہاں صرف عین اور حاثم ہوتے ہیں۔۔۔۔حاثم اب پورے حق سے اسکے ساتھ بیٹھا تا مسکراتا ہے۔۔۔۔جب کہ عین تھوڑا دور ہو جاتی ہے۔۔۔۔

باہر تم نے پوچھا تھا نہ کہ کون ہوں میں۔۔۔دوبارہ پوچھو اب میرے پاس اسکا جواب ہے۔۔۔

حاثم کی مسکراتی آواز پہ عین کچھ نہیں بولتی بس ہاتھ مڑورتی رہتی ہے۔۔۔

چلو میں خود بتا دیتا ہوں۔۔۔۔میں ہوں تمھارا شوہر حاثم خان کیسا لاگا میں پسند آگیا یا نہیں۔۔

حاثم مسکراتا اسکے قریب ہوتا اور عین ڈر کہ اور پیچھے کھسک جاتی ہے۔۔۔

کیا بات ہے ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔اگر تمھیں لگ رہا ہے اس بار بھی تمھارہ نکاح جھوٹا ہوا ہے تو رو کو۔۔۔۔

حاثم بولتا اٹھ کہ نکاح نامہ لے کہ اسکے پاس آتا ہے اور اسے سامنے کرتا ہے۔۔۔۔

یہ لو پڑھ لو۔۔۔۔۔اب سے تم قراۃ العین حفیظ سلیم نہیں قراۃ العین حاثم خان ہو۔۔۔۔۔

اسکا نام اپنے ساتھ لگاتے حاثم کہ چہرے پہ بڑی پیاری سی مسکراہٹ ہوتی ہے۔۔۔۔عین نکاح نامے کو ایک نظر دیکھتی اسے دیکھتی ہے جو مسکرا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔وہ بس ہلکی ہی مسکراہٹ دیتے چہرہ نیچے کر لیتی ہے اسے سمجھ نہیں آتا کیسا ریایکٹ کرے اسکی حرکت پہ حاثم ہنستا اسکی گود مے سر رکھ کہ صوفے پہ ہی لیٹ جاتا ہے۔۔۔۔اسکے لیٹنے پہ عین ڈر کہ اچھلتی ہے۔۔۔۔

یہہہ کیاااکر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔

یار تم کب سے مجھے دیکھنے کہ بجائے اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھے جا رہی ہو تو سوچا میں بھی گود میں سر رکھ لیتا ہوں اسی بہانے دیکھو گی تو سہی۔۔۔

نہیں میننننن

www.novelsclubb.com

حاثم اسکا ہاتھ پکڑ کہ اپنے سینے پہ رکھتا ہے۔۔۔۔

عین کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔32 دن وہ حاشر کے پاس رہی تھی لیکن کوئی اسے چھو تک نہیں سکا تھا۔۔۔جو اسنے سوچا تھا اس سے سب الٹ ہوا تھا۔۔۔لیکن اب حاشم کا نکاح کرنا شوہر کہ رتبے پہ آ کے اپنایت دیکھانا عین کو عجیب سا لگتا ہے۔۔۔۔اسکی سوچ حاشم کو لے کہ بری نہیں تھی لیکن وہ کچھ اچھا بھی نہیں سوچنا چاہتی تھی۔۔۔۔حاشم اسے دیکھتا رہ جاتا ہے۔۔۔۔

تمھارا نام قراۃ العین کتنا لمبا نام ہے کوئی نک نیم نہیں ہے تمھارا۔۔۔۔

عین اسے دیکھتی ہے جو ابھی تک اسکی گود میں سر رکھے لیٹا اسے دیکھ رہا ہوتا ہے

عین ہاں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا نام ہے پھر۔۔۔۔

عیین

عین،زبردست۔۔۔یہ ہی سہی ہے۔۔۔میری عین میرے دل کالے گئی چین

۔۔۔

حاثم خود ہی گاتا خود ہی ہنستا ہے اگر اس وقت اسے ادب خان دیکھ لیتا تو اسکا نام ہٹلر بوس سے بدل کے سویٹ بوس رکھ دیتا۔۔۔عین اسکے بولنے پہ شرما سی جاتی ہے۔۔۔

[11:46 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: زلان کی کار گھر کہ آگے رکتی ہے۔۔۔اسنے سوچ لیا تھا وہ آج ماوی سے بات کرے گا ۔۔۔۔وہ ایک نظر گھر کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

وہ بونگی سی ہے انکار تو نہیں کرے گی۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان سوچتا باہر نکلتا دروازہ کھولتا گھر میں داخل ہوتا ہے اور سامنے ہی اسے صوفے پہ بھی بور ہوتی وہ دیکھتی ہے۔۔۔۔ازلان کو دیکھ ماوی سپرینگ کی طرح اچھلتی اس تک آتی ہے۔۔۔۔

ازلان جی آپ آگے میں بہت بور ہو رہی تھی۔۔۔۔

تو میں کیا تمھیں ڈسکو ڈانس کر کے دیکھاتا ہوں۔۔۔

ازلان بھی کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔بولنے میں۔۔

کیا آپکو ڈانس آتا ہے۔۔۔۔

ماوی۔۔مجھے تم سے بات کرنی ہے۔۔۔

اسکی بات اگنور کیے وہ اپنی بات کرتا ہے۔۔۔

کیا ابات۔۔۔۔

وہ دونوں ہی دروازے میں کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اندر چل کہ بات کریں یہ دروازے پہ ہی سب بتادوں۔۔۔

اسکے گھورنے پہ وہ اسے راستہ دیتی ہے ازلان جلدی سے اندر جاتا ہے اور وہ دروازہ بند کرتی اندر آتی ہے۔۔۔۔

جب کوئی گھر آتا ہے تو اسے پانی پوچھتے ہیں۔۔۔۔

ازلان اسے تھوڑی عقل دلانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔

اماں بھی یہی کہتی تھیں۔۔۔۔

تو پھر پوچھو۔۔۔۔۔

ازلان اپنے جوتے اتارتا سائڈ کرتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔

اپکو پانی پینا ہے۔۔۔۔

ماوی جلدی سے پوچھتی ہے۔۔۔ جس پہ وہ سر ہاں میں ہلاتا ہاں بولتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی بول کہ اسکے ساتھ ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

پانی تو لاو و۔۔۔۔

ازلان کو اسکی حرکت سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔

اپنے تو کہا پانی کا پوچھنا ہے لانے کا تو نہیں کہا۔۔۔۔

اسکی بات پہ ازلان منہ کھولے اسے دیکھتا اپنا سر پیٹ لیتا ہے۔۔۔۔

جو عقل تمھیں تمھاری مرحوم ماں نہیں دے سکی وہ میں کیسے دے سکتا ہوں

۔۔۔ چلوو و چھوڑو۔۔۔ میں تم سے بہت اہم بات کرنے لا گا ہوں۔۔۔۔

ازلان اسکی طرف گھوم جاتا ہے۔۔۔۔ماوٰی بھی پوری توجہ سے سننے بیٹھتی

ہے۔۔۔۔۔

بات یہ ہے۔۔۔ بلکہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کہ۔۔۔

کیا تم مجھ سے شادی کرو گی۔۔۔۔

ازلان جلدی سے بولتا اس نادان کو دیکھتا ہے جو غور سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔وہ جو مسکرا رہی تھی ایک دم سے چہرہ بجھ جاتا ہے اسکا ازلان کی بات پہ اور پھر جو وہ کہتی ہے ازلان کو یقین نہیں آتا۔۔۔

نہیں۔۔۔

وہ ایک پل میں انکار کرتی اٹھ جاتی ہے جب کہ ازلان کا منہ کھلا رہ جاتا ہے لیکن اسے سنجیدہ دیکھ ازلان کو حیرت بھی ہوتی ہے۔۔۔۔ماوی روم میں چلی جاتی ہے ازلان اس کے پیچے روم میں آتا ہے۔۔۔۔

کیوں ماوی انکار کیوں کیا، میں پسند نہیں آیا تمھیں۔۔۔

ازلان اسکے سامنے زمین پہ بیٹھتا ہے ماوی نظریں نیچے ہوتی ہے جو ازلان کو پریشان کر رہی ہوتی ہے اچانک وہ سسکتی ہے تو ازلان اور پریشان ہوتا ہے۔۔۔۔

ماوی میری طرف دیکھو تم رو رہی ہو۔۔۔۔کیوں۔۔۔۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھوں سے اوپر کرتا ہے آنکھوں میں اسکے موٹے موٹے آنسو ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

کیوں رو رہی ہو۔۔۔شادی نہیں کرنی کوئی بات نہیں۔۔۔میں نہیں کہوں گا اب۔۔۔۔لیکن وجہ تو بتاو۔۔۔

ازلان اسکے گالوں پہ بہتے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔۔

بتاو نہ کیوں انکار کیا تم نے۔۔۔

ماوی اسے دیکھتی ہے۔۔۔

شادی کہ بعد سب روتے ہیں صرف۔۔۔اپیا کی بھی شادی ہوئی تھی پھر وہ روتے گھر آئی پھر سب دور ہو گے شادی رولاتی ہے میں نہیں کرنی۔۔۔پھر میں کہاں جاوں گی یہاں سے۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا۔۔۔۔

ماوی اپنا خدشہ بیان کرتی ہے ازلان گہری سانس لیتے زمین پہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

افففف ماہی مجھے صرف 2 منٹ کہ لے لا گا کہ تم سمجھدار ہو گی ہو۔۔۔۔۔

وہ سر ہاتھوں میں پکڑ کہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ایسا ہی ہوتا ہے شادی کہ بعد لڑکیاں صرف روتی ہی ہیں۔۔۔۔

ایسا نہیں ہوتا ماہی شادی کہ بعد لڑکیاں صرف روتی نہیں کچھ ہوتے کم ظرف لڑکے جو شادی کا مطلب نہیں جانتے عورت کی اہمیت نہیں جانتے اس لیے وہ انھیں دکھ تکلیف دیتے ہیں انھیں رلاتے ہیں۔۔۔۔اور اپنے گھٹیا ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔۔۔۔ لیکن کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جنھیں انکی ماں بہن بیوی بہت عزیز ہوتی ہے جنھیں پتا ہوتا ہے عورت پاوں کی جوتی نہیں سر کا تاج ہے اور وہ کبھی ان کی آنکھوں میں آنسو برداشت نہیں کرتے انھیں ہمیشہ خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔۔

ازلان کی بات پہ وہ غور سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔ازلان اٹھ کہ اسکے ساتھ بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔

اور میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ کبھی تمھیں کوئی تکلیف نہیں آنے دوں گا ان پیاری معصوم آنکھوں میں کبھی آنسو نہیں آنے دون. گا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ جزبات سے چور لہجے میں بولتا ہے۔۔۔۔ماوی بنا پلکھ چھپکائے اسے سن رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

پکا نہ مجھے رونا اچھا نہیں لگتا میرے سر دُکھتا ہے۔۔۔۔۔

ماوی اپنا ہاتھ آگے کرتی اس سے وعدہ لیتی ہے۔۔۔

پکا کیوں کہ تمھے روتا دیکھ مجھے اپنے دل دُکھتا محسوس ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ اس کی ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا بولتا ہے۔۔۔

اب انکار تو نہیں ہے نہ۔۔۔۔۔۔کرو گی شادی مجھ سے۔۔۔۔

ماوی زور زور سے سر ہاں میں ہلاتی ہے ازلان مسکراتا اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔۔جب کہیں دور سے پوپ کون والے کا ساؤنڈ سنائی دیتا ہے وہ جس محلے میں رہتے تھے وہاں ایسے پوپکون والے آت جاتے رہتے تھے۔۔۔۔۔۔ماوی اچھل کہ کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

پوپ کون والا آرہا ہے مجھے کھانے ہیں۔۔۔

ماوی جلدی. سے باہر بھاگتی ہے۔۔۔۔

ازلان بھی اسکے پیچھے بھاگتا ہے۔۔۔۔۔

روکو وتم میں لا کے دیتا ہوں۔۔۔۔اندر رہو۔۔۔وہ اسے روک کے خود جاتا ہے اور اسکے لے زیادہ سارے پوپکون لاتا ہے۔۔وہ مسکراتی اس سے شوپر لے کے کھانے بیٹھ جاتی ہے اور وہ اب سکون سے پانی پینے کچن میں جاتا ہے۔۔۔

کمرے کو وہ داد دیتی نظروں سے دیکھتی ہے اس کمرے کا گرے پینٹ اس کمرے کی شان اور بڑھا رہا تھا اسے وہ کمرہ بہت پیارا لگا تھا۔۔۔حاثم ہاتھ باندھے محبت سے اسے دیکھ رہا ہوتا جو ہر ایک چیز کو چھو کہ دیکھ رہی تھی۔۔۔سائڈ ٹیبل پہ پڑے لیمپ اسے بہت اٹریکٹیو لگتی ہیں۔۔۔۔

جب میں نے یہ روم دیکوریٹ کروایا تھا نہ تو مجھے بس اچھا لا گا تھا لیکن تمھاری اتنی دلچسپی دیکھ کہ مجھے اس روم سے بھی محبت ہو گئی ہے۔۔۔۔

اپنے قریب سے حاثم کی آواز سن وہ جھٹکے سے موڑتی ہے اسے لا گا تھا وہ ابھی روم میں نہیں آیا جس وجہ سے وہ کمرے کا معائنہ کرنے لگ گئی تھی۔۔۔۔۔۔وہ بلکل اسکے پیچھے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔عین ڈر کہ ایک قدم پیچھے ہوتی ہے۔۔۔اسکی نظروں سے کنفیوس ہوتی وہ بنا اسے دیکھ بولتی ہے۔۔۔

یہاں کپڑوں کی آلماری نہیں ہے۔۔۔مجھے کپڑے چاہیے۔۔۔

حاثم اسے غور سے دیکھتا ہے وہ کب سے خود کو ڈوپٹے سے ڈھکے تھی۔۔وجہ اسکا بازو پھٹ گیا تھا کھنچا تانی

میں حاثم اسکا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔۔۔

ہے نہ آجاو تمھے الماری دیکھاتا ہوں۔۔۔۔

وہ اسے لیتا اسی روم میں بنے دوسرے روم میں لے جاتا ہے جو دریسنگ روم ہوتا ہے چاروں طرف شیشے لگے ہوتے ہیں۔۔ایک شیشے کے سامنے ٹیبل ہوتی جس پہ حاثم کی چیزیں ہوتی ہیں۔۔۔

عین تو حیران رہ جاتی ہے وہ پورا کمرہ کپڑوں سے بھرا تھا شیشے کی الماری سے صاف دیکھائی دے رہا تھا لیکن وہاں کوئی لیڈیز کپڑے نہیں تھے۔۔۔۔وہ ساری جگہ کو دیکھتی حاثم کو دیکھتی ہے جس کی تو نظریں ہی اس سے نہیں ہٹ رہی تھی۔۔۔۔

یہ تو سب آپ کے ہیں۔۔۔۔

وہ جو اسے مسکراتے دیکھ رہا تھا ایک دم سر پہ ہاتھ مارتا ہے۔۔۔۔۔

اوو یار سوری پتا ہے میں نے سوچا تھا کچھ دن تک اس گھر میں تمھاری ساری چیزیں لانے کے بعد تمھارا ویلکم کروں گا۔۔۔ لیکن جو آج ہوا تو سب ادھورا رہ گیا اب کل چلنا شوپنگ پہ جو چاہیے ہو لے لینا۔۔۔۔ تب تک تم۔۔۔ یہ پہن لو۔۔۔۔

حاثم بولتا اپنے کپڑوں میں سے ایک شرٹ ٹراوزر اسے نکال کے دیتا ہے۔۔۔۔ وہ اسے ہاتھ میں لیتی الٹ پلٹ کہ دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم بدل لو میں باہر ہوں اوکے۔۔۔

وہ اسکے گال تھپتھپاتا باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

روز بریانی مجھے نہیں کھانی یہ۔۔۔۔

ازلان کو دوبارہ بریانی شوپر سے نکالتا دیکھ ماوٰی منہ بناتی ہے وہ جب سے آئی تھی ازلان دوپہر شام اسے بریانی ہی کھلا رہا تھا اور صبح بریڈ۔۔۔۔

تو قریب سے یہی ملتا ہے نہ۔۔۔۔اسی لیے

ازلان ایک پلیٹ اسکی طرف کرتا ہے اور ماوی کا منہ بن جاتا ہے۔۔۔۔

بس میرا دل نہیں ہے یہ کھانے کا۔۔۔۔مجھے کچھ اور کھانا ہے۔۔

کچھ اور میں کیا کھانا ہے تمھے۔۔۔۔

ازلان آئیبرو اٹھا کہ۔اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

مجھے کباب کھانے ہیں۔۔

نہیں ماوی پلیز کل پکا کھلا دوں گا ابھی میں سونا چاہتا ہوں۔۔۔اتنی دور جانے کی ہمت نہیں اور کال ہمارا نکاح بھی تو ہے تو کل نکاح کہ بعد میں اپنے بچے کو لے جاوں گا باہر اوکے آج یہ کھالو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان لاڈ سے اسکے بال بگاڑتا بولتا ہے۔۔۔۔

اور مجھے نہیں لے کہ جائیں گے۔۔۔۔۔صرف بچے کو لے کے جائیں گے۔۔۔۔

پہلے تو ازلان کو اسکی بات سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔جب آتی ہے تو کھل کہ ہنستا ہے۔۔۔اسکی منہ پھلا کہ بولنے پہ اسے بہت پیار آتا ہے۔۔۔۔

ارے بدھو تمھے ہی کہا ہے بچہ میرا معصوم سا بچہ ہو تم۔۔۔۔۔اب زیادہ نہ بولو مجھے تم پہ بہت پیار آرہا ہے۔۔۔۔

ابھی اپنا پیار دیکھانا نہیں چاہتا میں اس لیے ابھی یہ کھالو۔۔۔۔

صرف آج

ماوی اپنی انگلی اٹھا کہ اسے کہتی ہے اور ازلان مسکراتے سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

www.novelsclubb.com

عین اسکے کپڑے پہن کہ باہر آتی ہے۔۔۔۔۔حاثم بیڈ پہ لیٹا دروازے کی طرف ہی دیکھ رہا ہوتا ہے عین کو نکلتا دیکھ اٹھ بیٹھتا ہے اور مسکراتا ہے۔۔۔۔عین نے اسکے ٹروزر کو کاٹ کہ اپنے سائز کہ مطابق کر لیا تھا۔۔۔۔۔

آجاو کھانا کھاتے ہیں پھر سونا بھی ہے۔۔۔۔۔

حاثم بیڈ سے اترتا صوفے کہ پاس آتا ہے جہاں کھانا پہلے سے رکھا تھا کھانا دیکھ اسکے پیٹ کے چوہے بھی کود پڑتے ہیں۔۔۔۔اور وہ بھی اسکے ساتھ ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

کھانا شروع کرتے حاثم پہلا نوالہ بنا کہ اسکی طرف کرتا ہے۔۔۔۔عین نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

تمھیں کھلا رہا ہوں شوہر ایسے ہی کرتے ہیں نہ۔۔۔۔

حاثم کی بات پہ وہ ہچکچاتے کھا لیتی ہے۔۔۔۔۔حاثم کھانے میں مگن ہو جاتا ہے لیکن کچھ نوالے اسے بھی کھلاتا ہے۔۔۔۔۔

تم واپس کیوں نہیں گے۔۔۔۔جب کہ تمھارا مقصد پورا ہو گیا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

امبر کچن میں کھڑی چائے بنا رہی ہوتی ہے دوسرے چولہے پہ ادب خان اپنا کام کر رہا ہوتا ہے۔۔۔

آپکو کس نے کہا۔۔۔۔

ادب خان عام سے لہجے میں بنا اسے دیکھے بولتا ہے۔۔۔۔

پھر کیا کرنا رہ گیا ہے۔۔۔۔

پہلے میں سر کے کام سے تھا اب اپنے کام سے ہوں۔۔۔

ادب خان کی بات پہ وہ پوری اسکی طرف گھوم جاتی ہے۔۔۔

تمھارا کیا کام ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپکو ساتھ لے جانا۔۔۔۔

بکواس بند کرو اپنی۔۔۔میں یہاں سے کہیں نہیں جاوں گی۔۔۔۔

کیا محبت کرتی ہیں آپ اس سے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔امبر اسے گھورتی ہے۔۔۔۔ادب خان بھی اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے جھٹلا دیتا ہے۔۔۔

جھوٹ۔۔۔۔

دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھ رہے ہوتے ہین۔۔۔ادب خان کی آنکھوں میں محبت ہوتی ہے۔۔۔ایک عزم ہوتا ہے اور امبر کی آنکھوں مین مجبوری ہوتی ہے۔۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں مزید دیکھنا امبر کہ لیے مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔۔وہ جو اتنے سالوں سے رونا بھول گئی تھی آج اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا اعتبار ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

نظر جھکا کہ وہ اپنی بات کہتی ہے۔۔۔

غلط کہ رہی ہیں آپ اگر اعتبار ختم ہو گیا ہوتا تو آپ میڈم کو کبھی سر کہ ساتھ جانے نہ دیتی۔۔۔۔

ادب خان کی بات پہ وہ ایک دم اسے دیکھتی ہے آنسو سے بھری لال آنکھیں ادب خان کا دل تڑپ جاتا ہے۔۔۔

آپکو رولانہ میرا مقصد نہیں تھا۔۔۔بس آپ ہاں کر دیں۔۔۔میں آپکو یہاں سے لے جاوں گا۔۔۔۔

امبر کچھ پل اسے دیکھتی بولنا شروع کرتی ہے۔۔۔۔

بہت محبت تھی مجھے اس سے ایک دن بھی نہیں گزارتا تھا ایسی عادت ہو گئی تھی کہ دل کرتا تھا وہ بس بات کرتا رہے ایک دن اس نے کہا میری امی ملنا چاہتی ہیں ۔۔۔۔۔میں نے اپنے بھائی اور ابو کو بتایا انھوں نے انکار کر دیا اور رشتہ ڈھونڈھنے

لگے اسنے کہا ہم بھاگ جاتے ہیں تمھارے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔اور میں بے وقوف اسکو سچ سمجھ کہ۔۔۔

امبر ایک دم سسکتی شیلف پہ جھک جاتی ہے۔۔۔۔ادب خان اسکی طرف ہاتھ بڑھاتا رک جاتا ہے۔۔۔۔

میں اسکے ساتھ یہاں آگئی لیکن یہاں نہ اسکی ماں تھی نہ کوئی اور ر۔۔۔ نکاح تو دور کی بات اسنے تو مجھے لاتے ہی لوگوں کے آگے پھینک دیا اس دن سمجھ آیا محبت تو عزت کہ سامنے بہت چھوٹی چیز ہے۔۔۔۔ محبت چھن جائے تو جی لیتا ہے انسان لیکن عزت چھن جائے تو بس سانوں کی ڈور ٹوٹنی رہ جاتی ہے اندر سے تو مر گیا ہوتا ہے۔۔۔اور تم دوبارہ مجھے اس عزیت میں لے جانا چاہتے ہو وہی محبت کا تماچہ میرے منہ پہ مارنا چاہتے ہو۔۔۔ مجھ سے تمھے کچھ حاصل نہیں ہونے والا میری خواہشات،احساس مر چکے ہیں۔۔۔۔

ادب خان اس بنا پلکھ جھپکائے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

اگر میں کہوں یہ ماضی میرے لیے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔۔۔۔مجھے صرف آپ کا ساتھ چاہیے۔۔۔۔۔۔میں آپکی زندگی کو اپنی محبت سے رنگ دینا چاہتا ہوں اپکی تمام احساسات اور خوشیوں کو واپس اپکی زندگی میں لانا چاہتا ہوں۔۔۔

تو میں کہوں گئی یہ باتیں صرف بولنے میں اچھی ہیں آج نہیں تو کل تمھیں یہ احساس ضرور ہو گا۔۔۔۔تمھارا خاندان مجھ جیسے کو کبھی قبول نہیں کرئے گا۔۔۔یہ معاشرہ تمھیں زلیل کرئے گا۔۔۔۔

اپ اپنا بتایں زمانے کو چھوڑیں۔۔۔۔

ادب خان تو جیسے اس سے سارے حساب لینا چاہتا تھا۔۔۔۔

میرا جواب بھی یہی ہے تمھاری محبت پہ مجھے یقین نہیں ہے۔۔۔۔صرف 1 دن میں محبت نہیں ہوتی ہے کوئی۔۔۔

ایک لمحے میں ہو جاتی ہے۔۔۔

اسکی حاضر جوابی پہ وہ لاجواب ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

میں بڑی ہوں تم سے۔۔۔

امبر ایک کمزور سی دلیل دیتی ہے۔۔۔

لگتی تو نہیں لیکن چلیں کوئی بات نہیں آپ زیادہ پیار کر لینا۔۔۔۔

ادب خان اپنی مسکراہٹ دباتا ہے۔۔۔۔امبر اسے گھورتی ہے۔۔۔۔۔

پلیز ززززنہ میرے پرپوزل قبول کر لیں نہ مجھے پہلی دفع کوئی اچھی لگی ہے۔۔۔۔

ادب خان ہاتھ جوڑ دیتا ہے اسکے سامنے اور معصوم سا چہرہ بناتا ہے۔۔۔امبر اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا نام ہے تمھارا۔۔۔۔۔

امبر کہ پوچھتے وہ جو ہاتھ جوڑ کہ جھکا تھا ایک دم کھڑا ہوتا اکڑ کہ اپنا تعرف کرواتا ہے۔۔۔۔

میرا نام ادب خان ہے۔۔۔۔

نام بہت تہزیب والا ہے لیکن کام لوفر والے۔۔۔۔۔

امبر اس پہ افسوس کرتی باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔۔ادب خان منہ کھولے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

یہ تعریف تھی یا بے عزتی۔۔۔۔جواب بھی نہیں دے کے گئی۔۔۔۔

ادب خان سوچتا منہ بناتا ہے اسے جانے پہ۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

بیٹا جب مولوی صاحب آپ سے پوچھیں کے کیا آپ کو یہ نکاح ازلان حکمت خان سے قبول ہے تو آپ نے کہنا ہے قبول ہے قبول ہے قبول ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ارے ے ے انکل آپ نہیں بتائیں مجھے پتا ہے کیسے بولتے ہیں۔۔۔۔ لیکن اب آپ نے بول دیا قبول ہے تو اب آپکا نکاح ہو گیا ہے ازلان جی کے ساتھ۔۔۔۔

حکمت صاحب اسے سمجھا رہے تھے لیکن اسکی بات پہ جہاں حکمت صاحب کا منہ کھلا رہ جاتا ہے وہی ازلان کو پانی پیتے دھسکا لگتا ہے اور مولوی صاحب اور ازلان کہ لیے گواہ کے طور پہ آئے لوگ منہ نیچے کر کے مسکرا جاتے ہیں۔۔۔۔

ماوی وہ میرے ڈیڈ ہیں۔۔۔۔انکا کیسے نکاح ہو سکتا ہے میرے ساتھ۔۔۔۔۔فضول نہ بولا کرو۔۔۔

ازلان دانت پیستا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

انھوں نے قبول ہے بولا ہے۔۔۔۔

ماوی کھڑی ہوتی حکمت صاحب کی طرف اشارہ کرتی ہے جیسے انھوں نے بہت بڑی غُلطی کر دی ہو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

چپ کر کے بیٹھو۔۔۔مولوی صاحب آپ شروع کریں۔۔۔۔

ازلان اسے گھورتا مولوی صاحب سے مخاطب ہوتا ہے ماہی منہ بنا کہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔کچھ ہی وقت میں وہ ماہی ازلان خان بن چکی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

سب ازلان کو مبارک باد دیتے ہیں۔۔۔۔۔مولوی بھی نکاح پڑھا کہ چلے جاتے ہیں حکمت صاحب اٹھ کہ ازلان کہ گلے لگتے ہیں۔۔۔۔

مبارک ہو نکاح۔۔۔۔

خیر مبارک شکریہ آپکا۔۔۔یہ پیپر بنوانے کے لیے مجھے پتا ہے یہ غیر قانونی تھا لیکن میں بنا کسی رشتے کہ اسے ساتھ نہیں رکھ سکتا تھا۔۔۔۔

بس کرو ازلان مجھے جیسے نظر نہیں آرہا نہ کہ محبت ہو گئی ہے تمھیں اس سے۔۔۔۔اور یہ کب سے چل رہا ہے تمھارے دل میں یہ بتاو بس۔۔۔

حکمت صاحب کی بات پہ وہ ہاتھ سر پہ پھیرتا ہے۔۔۔۔

اتنا ہنٹ تو دیا تھا آپکو غیر محرم کر کر کے لیکن مجال ہے آپ نے کہا ہو تمھارا نکاح کروا دیتا ہوں۔۔۔۔جلاد بنے رہے آپ۔۔۔

حکمت صاحب مسکراتے ہیں۔۔۔۔

پہلے کتنی لڑکیوں سے تمھارا نکاح کروایا ہے میں نے۔۔۔اور مجھے نہیں لاگا تھاماؤی جیسی لڑکی تمھاری چوائس ہو گی۔۔۔۔

محبت چوائس دیکھ کہ تھوری ہوتی۔۔۔۔

اب یہ بتاو تمھارے بچے کب دیکھنے کو ملیں گے۔۔۔۔۔

حکمت صاحب اسے چھیڑتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پہلے یہ بچی تو بڑی ہو جائے۔۔۔۔

ازلان مسکراتا ماؤی کی طرف اشارہ کرتا کے جو ٹیبل پہ رکھی مٹھائی کی پلیٹ سے آکڑ بکڑ کر کے مٹھائی کھا رہی ہوتی ہے کیونکہ اسے کھانی تو ساری تھی بس کون سی پہلے

کھائے اسکے لیے اکڑ بکڑ کر رہی تھی حکمت صاحب ہنس پڑتے ہیں۔۔۔۔۔اور

اس کہ پاس بیٹھ جاتے ہیں۔۔۔۔

ماوی نکاح مبارک بچے آپکو۔۔۔۔

حکمت صاحب کی آواز پہ وہ ان کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

آپکو بھی نکاح مبارک۔۔۔۔

ماوی نے اپنی طرف سے بڑی سمجھداری سے مبارکباد دی تھی۔۔۔۔۔حکمت

صاحب ہنس پرتے ہیں۔۔۔۔اور ازلان کو دیکھتے ہیں۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں آج تم چھٹی کرو۔۔۔اور میری بہو کو اچھی جگہ لنچ کرواو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حکمت صاحب اٹھتے ازلان کو آڈر دیتے ہی. وہ صرف سر ہاں میں ہلا دیتا

ہے۔۔۔۔حکمت صاحب کہ جاتے دروازہ بند کرتے ہے ایک دم اسکے چہرے پہ

مسکراہٹ آتی ہے۔۔۔۔وہ مڑتا ہے ماوی کو دیکھتا جوش میں اسے پکارتا ہے

ماوی۔۔۔ادھر آو میرے چھوٹے سے پٹاکے۔۔۔۔ تمھیں نکاح کہ مبارک باد دوں۔۔۔۔

ازلان اپنے باہیں کھول کہ اسے جوش سے پکارتا ہے اس کے چہرے پی مسکراہٹ ہوتی ہے ماوی اسے نا سمجھی سے دیکھتی ہے۔۔۔

آپ نے کہا تھا نا محرم لڑکے کے پاس نہیں جاتے گناہ ملتا ہے۔۔۔۔

اب میں محرم بن گیا ہوں تمھارا۔۔۔۔ تمھیں خود پر حلال کر لیا ہے تم میرے پاس بھی آسکتی ہو چھو بھی سکتی ہو۔۔۔۔۔آجاو جلدی سے اور انتظار نہیں ہوتا۔۔۔۔

ازلان تھوڑا آگے ہوتا ہے۔۔۔اسکے لہیجے میں بے صبری محسوس کرتے ماوی کو سمجھ نہیں آتی اسے ہوا کیا ہے اس لیے وہ آرام آرام سے اسکے قریب جاتی ہے اسکے گلے لگنے سے پہلے ہی ازلان اسے کھینچ کہ خود میں گم کر لیتا ہے۔۔۔وہ چھوٹی سی بلکل اس میں چھپ سی جاتی ہے۔۔۔۔

💑 نکاح مبارک میری جان۔۔۔۔

اسکے سر پہ اپنا سر رکھے مبارکباد دیتا ازلان اسے تھوڑا اونچا کرتا اسکے ماتھے اور گال پہ لب رکھتا ہے۔۔اسے اپنے سامنے کرتا ہے۔۔۔۔۔ماہی کہ کان اور گال دونوں شرم سے لال ہو جاتے ہیں۔۔۔۔۔اسکے لیے یہ احساس نیا تھا کبھی کوئی لڑکا اسکے اتنا قریب نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔اور ازلان نے بھی ہمیشہ فاصلہ رکھا تھا اس سے۔۔۔۔

آپکو بھی مبارک۔۔۔۔

وہ اتنا بولتی ازلان کہ ماتھے اور گال پہ لب رکھتی ہے۔۔۔۔اسکی حرکت پہ ازلان حیرت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

یہ کیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ نے بھی تو مبارک باد دی تو میں نے بھی دے دی ایسے نہیں دیتے کیا نکاح کی مبارک باد۔۔۔

ماوٰی جلدی سے اپنی صفائی دیتی ہے اور ڈر بھی لگتا ہے کہیں غلط مبارک باد تو نہیں دے دی۔۔۔۔اسکی معصومت پہ ازلان ہنستا اسے زور سے گلے لاگاتا ہے۔۔۔۔

میرا معصوم بچہ۔۔۔۔ایسی مبارکباد کے لیے تو میں روز نکاح کرلوں تم سے۔۔۔

وہ اسکی تیز ہوتی ڈھڑکن اپنے دل پہ محسوس کر سکتا تھا۔۔۔کچھ پل وہ ایسے ہی کھڑا رہتا ہے جب ماوٰی کو یاد آتا ہے۔۔۔

ازلان جی آپ نے کہا تھا مجھے باہر سے کھانا کھلائیں گے۔۔۔۔چلیں مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو و پھر۔۔۔۔

وہ۔اسے نرمی سے پیچھے کرتا ہے۔۔۔۔ماوی جلدی سے ایک مٹھائی اٹھاتی اسکے پاس آتی ہے اور منہ میں ڈالتی ہے۔۔۔وہ اسکی حرکت پہ مسکراتے نفی میں سر ہلاتا اسکا ہاتھ پکڑ کہ باہر نکل جاتا ہے۔۔

از قلم :[11:46 am, 18/05/2023] Afreen Blogger

آفرین شبیر

#hamnavamery

EP 12..

عین کی آنکھ کھلتی ہے وہ کچھ پل تو وہ سامنے لگی دیوار کو دیکھتی ہے۔۔۔ہوش میں آتی وہ ہلکا سا چہرہ موڑتی ہے حاشم خان اسے گلے لگائے گہری نیند سویا ہوا تھا اسے اپنے قریب دیکھ عین شرما سی جاتی ہے۔۔۔۔رات والا واقعی اسکے ذہین میں گھومتا ہے۔۔۔۔

جب وہ ایک کنارے پہ سوئی تھی لیکن حاثم نے اسے اپنے پاس کیا تھا وہ کچھ بول ہی نہ سکی تھی۔۔۔۔۔عین دیوار پہ گھڑی دھونڈتی ہے۔۔۔۔۔جو اسے سامنے لگی مل جاتی ہے۔۔۔۔۔وقت دوپہر 1 سے اوپر ہو گئے تھے۔۔۔۔

میں اتنا سوئی۔۔۔وقت دیکھ وہ حیرت سے سوچتی ہے۔۔۔

اسے اپنا سوتے رہنے پہ حیرت ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔عین بے بسی سے حاثم کو دیکھتی ہے جو ایسے سویا تھا جیسے پھر کبھی سونے کو نہیں ملنا۔۔۔۔۔عین آرام سے اسکا ہاتھ ہٹاتی کھڑی ہوتی ایک نظر حاثم کو دیکھتی واشروم میں چلی جاتی ہے۔۔۔

کچھ وقت بعد وہ جب وہ فریش ہو کے باہر آتی ہے حاثم بھی اٹھ گیا ہوتا ہے۔۔۔

گڈ مورنگ سوئٹی۔۔۔۔

حاثم مسکراتا اٹھتا ہے۔۔۔۔۔اور اسکے پاس آتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اسکے جھکے سر کو دیکھ کہ وہ گہری سانس لے کہ رہ جاتا ہے۔۔۔۔وہ کل سے چپ تھی کچھ نہیں بول رہی تھی۔۔۔۔بس جو وہ کہتا وہ کرنے لگ جاتی۔۔۔۔اسکے پاس آنے پہ بھی بنا کسی چوچرا کہ لیٹ گئی تھی۔۔۔

وہ اسے سمجھنا چاہتا تھا اسکی پسند نہ پسند لیکن وہ اپنی چپی توڑ ہی نہیں رہی تھی۔۔۔۔

کیوں ایسا کر رہی ہو میرے ساتھ۔۔۔۔

حاثم کی بات پہ وہ نا سمجھی سے سر اٹھا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

میں ننننے کیا اا کیا۔۔۔۔

اسے دیکھ عین کی زبان لڑکھڑا جاتی ہے وہ کھڑا ہی اس کے قریب ہوتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہی چپ رہ کہ مجھ پہ ظلم کر رہی ہو تم۔۔

عین اسکا کوئی جواب نہیں دیتی۔۔۔۔بس نیچے دیکھتی رہتی ہے۔۔۔۔حاثم اسے ماتھے کو پہ لب رکھتا ہے۔۔۔۔

وہ اسے فورس نہیں کرنا چاہتا تھا وہ۔اسکا اعتماد جیتنا چاہتا تھا۔۔۔۔

میں تیار ہو کہ آتا ہو پھر ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔۔بلکہ ناشتہ نہی لنچ ہی کرنا ہے اب تو۔۔۔

حاثم اسے ایک نظر دیکھ کہ واشروم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔عین اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان جی یہ کھاوں گی میں۔۔۔۔یہ بھی۔۔یہ بھی۔۔۔

ماوی اپنے سامنے رکھے مینیو میں سے 43 ڈیش سیلیکٹ کرتی ہے۔۔۔ازلان موبائل میں آنے والی ڈیٹیل دیکھ رہا تھا تو وہ بس سر ہلا کہ اسے اجازت دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی جلدی سے آرڈر دے کہ ساری جگہ کو دیکھتی ہے۔۔۔وہ کوئی بڑا ریسٹورینٹ نہیں تھا ایک فش اور کباب شوپ تھی۔۔۔۔جہاں لوگوں کا ہجوم لاگا تھا۔۔۔

کہیں بچوں کہ رونے کی آواآرہی تھی کہیں لوگوں کی باتوں کی ماوی ازلان دونوں کو اس ماحول سے کوئی فرق نہیں پڑرہا تھا۔۔۔

ازلان موبائل سے نظر اٹھا کہ اپنی بیوی کو دیکھتا ہے جو ساتھ کرسی پہ بیٹھی فیملی کہ بچے کو تنگ کررہی تھی اور وہ منہ بنا کہ اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

ازلان ماوی کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا ہے جس پہ وہ جلدی سے ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں تنگ کررہی ہو اسکو۔۔۔

ازلان جی یہ کتنا پیارا ہے۔۔۔

ماوی۔دوبارہ اس بچے کہ گال کھینچتی ہے جس پہ وہ گلہ پھاڑ کہ روپڑتا ہے اور اسکی فیملی ماوی کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔۔۔ماوی تو ڈانٹ کہ ڈر سے جلدی سے وہاں اسے اٹھ کہ ازلان کی کرسی کہ پاس کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

میں نے نہیں کیا کچھ۔۔۔۔

ماوی اس فیملی کو دیکھ کہ اپنی صفائی دیتی ہے۔۔۔بچے کی ماں اسے چپ کروانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

آپ بتائیں انھیں وہ خود رویا ہے نہ۔۔۔۔

اسکے کندھے سے جھنجھورتی وہ ازلان کو اپنی طرف سے گواہ بناتی ہے۔۔۔

جھوٹی تم اسے تنگ کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان اسکی حالت سے محفوظ ہوتا اسکی شکایت لاگاتا ہے۔۔۔ان میں ایک بوڑھی عورت تھی ایک شوہر بیوی جس کا وہ بچہ تھا اور ایک اور لڑکا تھا جو بس موبائل میں گم تھا۔۔۔۔۔۔

ازلان جی ہیں منن

کوئی بات نہیں بچی وہ ایسا ہی ہے روتا رہتا ہے۔۔۔۔

اس بوڑھی عورت کی بات پہ ماوٰی منہ بنا کہ بچے کو دیکھتی دل روتو کا لقب دیتی ہے۔۔۔۔۔

تمھاری کیا لگتی ہے یہ لڑکی۔۔۔۔۔

اب کی بار وہ عورت ازلان سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔ازلان مسکراتا ماوٰی کو دیکھتا ہے جو اسکے بازو پکڑے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔

میری بیوی ہے۔۔۔۔۔

اس عوت کو جواب دیتا ازلان ایک کرسی اپنے ساتھ رکھتا ماوی کو بیٹھاتا ہے۔۔۔۔

ماشااللہ اللہ جوڑی سلامت رکھے بہت ہی پیاری بچی ہے۔۔۔۔۔

آمین۔۔۔۔

ازلان مسکراتا ہے۔۔۔۔

اور تم۔ کیا کرتے ہو۔۔۔۔

اب وہ عورت ساری پوچھ گچھ کرنے لگی تھی۔۔۔۔

جو میں ایس پی ہوں۔۔

اوو پولیس میں ہو۔۔۔۔

جی الحمد اللہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان مسکراتا ہے جب انکا کھانا بھی آجاتا ہے۔۔۔اپنے سامنے اتنا کھانا دیکھ ازلان حیرت سے ماوی لو دیکھتا ہے جسکی آنکھیں کھانا دیکھ کہ چمک گئ تھی۔۔۔۔۔

سامنے 3 طرح کے کباب، حلیم، نان تھا ساتھ میں فش تھی۔۔۔۔

ازلان کو اتنا کھانے کی عادت نہیں تھی وہ اپنے کام کی وجہ سے ہمیشہ اپنے کھانے میں احتیاط ہی کرتا تھا۔۔۔جب کہ ماوی کو ایسی کوئی احتیاط نہیں کرنی تھی۔۔۔۔

ماوی تم یہ سب کھالو گئ۔۔۔۔

ازلان اسے حیرت سے دیکھ کہ پوچھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں آپ نہیں کھائیں گے۔۔۔۔

ماوی معصومیت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

میں بس تھوڑا ہی کھاوں گا۔۔۔۔۔

میں کھالوں گی آپ ٹینشن نہ لین۔۔۔۔۔

ماوی اسے تسلی دیتی کھانا شروع کرتی ہے۔۔۔۔۔ایک بائٹ بنا کہ وہ ازلان کی طرف کھانے کا پوچھتی ہے۔۔۔۔ازلان اسکی پیشکش پہ مسکراتا کھانے لگتا ہے لیکن اسکے کھانے سے پہلے ماوی وہ ہی نوالہ اپنے منہ میں ڈال۔کہ۔ہنستی اسکا مزاق اڑاتی ہے۔۔۔۔۔ازلان منہ کھولے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اپنا کھائیں خود۔۔۔۔

بہت چلاک ہو رہی ہو۔۔۔۔۔

ازلان اسکے سر پہ تھپر مارتا مسکراتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

عین نیچے آتی ہے جہاں گھر کہ ملازم کام میں لگے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔ایک عورت ہوتی ہے جو گھر کی صفائی کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔باہر چھوٹا سا گارڈن بنا ہوتا ہے جس

میں ایک مالی بیٹھا پھولوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔وہ ملازمہ عین کو دیکھتی ایک دم سیدھی ہوتی ہے۔۔۔۔

کون ہو جی آپ اور یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔

وہ ملازمہ پوری پولس کی طرح تن کہ اسکے سامنے آتی کمر پہ ہاتھ رکھ کہ سوال۔کرتی ہے۔۔۔۔۔عین ایک دم پریشان ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتی کیا کہے۔۔۔۔۔

ہیں منن ووہ

اسکا تفتیشی انداز دیکھ کہ عین گھبرا جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری بیوی ہے یہ۔۔۔۔۔

حاثم کی آواز پہ وہ دونوں سیڑیوں کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔

سچی صاحب یہ آپ کی بیوی ہے۔۔۔۔۔مجھے لاگا بھی تھا ورنہ اتنی پیاری لڑکی نوکرانی ہو ہی نہیں سکتی۔۔۔۔میں تو ڈر ہی گئی کہ کہیں آپ نے مجھے نکالنے کا تو نہیں سوچ لیا۔۔۔۔

اچھا جاو ہم دونوں کہ لیے کھانا لاو۔۔۔۔

حاثم اسکی بات پہ نرم لہجے میں بولتا ہے تو وہ جلدی سے کچن میں بھاگتی ہے۔۔۔۔۔اسکو جاتا دیکھ عین بھی اسکے پیچھے جانے لگتی ہے۔۔۔۔۔حاثم اسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔

وہ میں بھی تھوری مدد کر دوں۔۔۔۔ان کی۔۔۔۔وہ

اسکی آنکھوں میں دیکھتے بولتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں تم کیا شادی کہ پہلے دن ہی کچن میں جاو گی۔۔۔اتنا ظالم سمجھا ہے مجھے۔۔۔۔۔چلو میرے ساتھ تمھیں صرف میرا ساتھ رہنا ہے۔۔۔۔

ہر وقت۔۔۔۔

عین کہ منہ سے ایک دم نکلتا ہے۔۔۔۔حاثم اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

جی ہر وقت۔۔۔۔

حاثم اسے لاونج تک لے کے جانے لگتا ہے جب حاشر کی آواز پہ وہ دونوں رکتے ہیں۔۔۔۔

حاثم خان میری بیوی واپس کرو مجھے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں دروازے کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔جہاں حاشر عالم سر پہ پٹی باندھے آپنے ساتھیوں کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔عین اسے دیکھ اگلہ سانس تک لینا بھول جاتی ہے۔۔۔۔اس کے مقابلے حاثم بلکل پر سکون ہوتا ہے۔۔۔۔

کونسی بیوی تمھاری بیوی یہاں تو نہیں ہے۔۔۔۔

حاشم اپنی پوکٹ میں ہاتھ ڈالے انجان بنتا ہے اسکی حرکت پہ حاشر تلملا اٹھتا ہے اور غصے سے آگے عین کی طرف بھڑتا ہے۔۔۔۔۔

میں اپنی چیزیں واپس لینا جانتا ہوں۔۔۔

حاشر کا ہاتھ عین کی طرف بڑھتا اس سے پہلے حاشم اسکا ہاتھ پکڑ کہ مڑور دیتا ہے۔۔۔۔۔

اور میں اپنی بیوی کی حفاظت کرنا جانتا ہوں

وہ اسے گھما دیتا ہے حاشر کی چینخ۔ نکلتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔2 منٹ کا وقت دے رہا ہوں اپنے پاوں پہ چلے جاوں ورنہ تمھارے اس دو ٹکے کے آدمیوں کہ کندھے پہ بھیجوں گا۔۔۔۔۔

حاثم اسکو جھٹکے سے چھوڑتا ہے۔۔۔۔۔حاشر ایک خونخوار نظر سے حاثم کو دیکھتا عین کی طرف دیکھتا ہے حاثم کو اپنے گھر میں گارڈرز رکھنے کی نہ عادت تھی اور نہ ضرورت اسلیے حاشر دھرلے سے آگیا تھا۔۔۔۔۔۔۔حاثم عین کے سامنے آ کے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔اپنا بس حاثم پہ نہ چلتا دیکھ وہ اب عین کو ڈرانا چاہتا تھا۔۔۔۔ حاثم سے ٹکر لینے پہ اسے منہ کی کھانی پرنی تھی۔۔۔۔

تمھیں تو میں دیکھ لوں گا اور ساتھ میں اسے بھی۔۔۔بہت پیسے کا غرور ہے نہ سب مٹی میں ملا دوں گا۔۔۔۔

حاشر اسے غصے سے دیکھتا بولتا ہے حاثم اسکی بات پہ ہنس جاتا ہے۔۔۔۔

اگر غرور پیسوں کا ہوتا نہ تو تم اس وقت یہاں چلتے پھرتے نظر نہیں آ رہے ہوتے ۔۔۔۔شرافت کے ساتھ کہہ رہا ہوں یہاں سے نکل جاو اور دوبارہ عین کی طرف دیکھنا بھی نہیں ورنہ

حاشم انگلی اٹھا کہ وارن کرتا ہے۔۔۔وہ خود کو عین کے سامنے کچھ بھی غلط کرنے سے باز رکھے تھا ورنہ دل تو اسکا حاشر کا منہ توڑنے کا کر رہا تھا۔۔۔۔

تم نے وہاں سے بھاگ کہ اچھا نہیں اب اس کا خمیازہ تمھاری بہن بھگتے گی۔۔۔۔

عین جو حاشم کہ پیچھے چھپ کہ کھڑی تھی۔۔۔۔ایک دم ڈر کہ حاشر کو دیکھتی ہے ۔۔۔۔حاشم بھی پریشانی سے عین کو دیکھتا ہے جسکا رنگ ہی اڑ گیا ہوتا ہے۔۔۔۔حاشر شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

خان بابا خان بابا۔۔۔۔

حاشر کہ جاتے وہ زور زور سے اپنے مالزم کو آواز لا گاتا ہے جب خان بابا بھاگے بھاگے اندر آتے ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی صاحب۔۔۔

خان بابا سیکورٹی بلائیں اور اب مجھے یہ بندہ میرے گھر میں نظر نہ آئے۔۔۔۔

جی صاحب جی۔۔۔۔

خان بابا کے جاتے حاثم عین کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔جو گم سم سی دروازے کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔حاثم اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا اسے پکارتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

عین۔۔۔

وہ ایک نظر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

وووہ میری بہن کو لے جائے گاااا۔۔۔۔نہیں مجھے جانا ہے آپ کیوں مجھے یہاں لے کہ آئے میری بہن۔۔۔۔نہیییی مجھے اسکے پاسسس جانا ہے ہاں میں جاوں گی۔۔۔۔

وہ حاثم کو دیکھتی خود سے ہی بات کرتی حاشر کے پیچھے جانے لگتی ہے۔۔۔۔حاثم اسے پکڑتا ہے۔۔۔

عین کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔کیوں جانا ہے تمھے۔۔۔۔

حاثم اسے کندھے سے پکڑ کہ اپنے سامنے کرتا ہے۔۔۔۔۔

چھوڑیں مجھے وہ میری بہن کو پکڑ لے گا۔۔۔آپ مجھے کیوں لائے چھوڑیں میں واپس جاوں گی۔۔۔۔

عین زور لاگا کہ خود کو چھوڑوانے کی کوشش کرتی بولتی بھی جارہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔حاثم کو وہ بلکل ہوش میں نہیں لگتی وہ اسے زور سے جھٹکا دیتا ہے۔۔۔۔۔

ہوش میں آو عین پتا بھی ہے کیا بول رہی ہو تم۔۔۔۔میری بیوی ہو تم حاثم خان کی ۔۔۔۔اور تمھاری بہن جہاں بھی ہے میں ڈھونڈوں گا اسے اور حاشر عالم تمھارا یا تمھاری بہن کا کچھ بھی نہیں بگار سکتا جب تک میں ہوں سمجھ گئی

حاثم اپنی انکھیں اسکی آنکھوں میں گاڑتا غصے اور عزم سے بولتا عین کو چپ کرواجاتا ہے وہ کچھ پل اسے دیکھتی رہتی ہے۔۔۔۔۔

سچ کہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔

عین کا ہاتھ اسکے بازوں پہ جاتا ہے۔۔۔اس کی آنکھوں میں امید دیکھ حاثم سر ہاں میں ہلا دیتا ہے۔۔۔۔

میرے ہوتے تمھیں بلکل بھی کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔(اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں پکڑتا اسکے ماتھے کو چومتا ہے عین آنکھیں بند کرتی اسکو محسوس کرتی ہے اسے لگتا ہے وہ اب سچ میں تپتی دھوپ سے ٹھنڈی چھاوں میں آئی ہو۔۔۔۔اسکو حاثم کی بہاوں میں تحافظ کا احساس ہوتا ہے ایک سکون سا ملتا ہے جو شاید اسے اپنی ماں کے پاس ملتا تھا۔۔۔عین اپنے دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھ کے اسکے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔آنکھیں آنسو سے بھری ہوتی ہے۔۔۔جس سے وہ حاثم کی شرٹ بھگو رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔حاثم کو خوشگوار حیرت ہوتی ہے۔۔۔۔)

بس اب رونے کے دن ختم ہوئے تمھارے عین۔۔۔اب تم حاثم خان کی ملکہ ہو اسکی بیوی اور کسی میں اتنی ہمت نہیں کہ حاثم خان کی بیوی کو نقصان پہنچائے۔۔۔

حاثم اسکے بالوں ہاتھ پھیرتا ہے اسکی نظر کچن کی طرف جاتی ہے جہاں اسکی ملازمہ دلچسپی سے انھیں دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔حاثم آنکھیں چھوٹی کیے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

تم ایسے کیوں دیکھ رہی ہو ہمارا کھانا لگاو۔۔۔

حاثم کی بات پہ وہ جلدی سے ہڑبڑا کہ بھاگتی ہے۔۔۔۔عین بھی شرمندہ سی پیچھے ہوتی ہے اسکی شرٹ کو دیکھتی ہے۔۔۔سوری یہ ! عین اسکی بھیگی شرٹ پہ ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔۔حاثم مسکراتا اسکا ہاتھ پکڑ لیتا ہے۔۔۔

آجاو۔۔۔کھانا کھائیں۔۔وہ۔اسے کھانے کی میز تک لے جاتا ہے۔۔۔

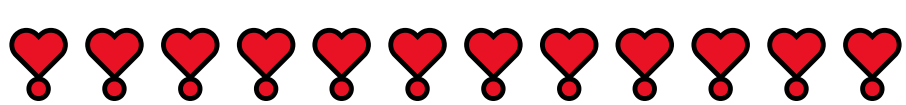

یہ کتنا پیارا ہے کیوٹ بھی ہے۔۔۔۔ہے نہ ازلان جی۔۔۔

ماوی اپنی گود میں پکڑے بڑے سے ٹیڈی بیڑ کو دیکھ ازلان سے پوچھتی ہے جس پہ وہ بے زاری سے ایک نظر اس ٹیڈی کو دیکھتا ہے جو اسے اپنا رقیب لگتا ہے۔۔۔ماوی نے زد کر کے اس سے وہ خرید وایا تھا۔۔اور پورے راستے وہ جو ازلان کا ہاتھ پکڑے گھوم رہی تھی ٹیڈی کہ آتے وہ ازلان کو سائڈ کر چکی تھی۔۔۔

ہاں بلکل۔۔۔۔

لٹھ مار انداز میں بولتا وہ گھر کا لوک کھولتا ہے۔۔۔

ازلان جی ہم اسکا نام کو کور کھیں گے یہ ہمارا بیٹا ہو گا۔۔۔۔

ماوی تو اپنی معصومیت میں. بولتی اسے لیے اندر آتی ہے لیکن اسکی بات پہ ازلان کا دماغ ہی گھوم جاتا ہے۔۔۔۔۔

واہہ ماوی بلکل یہ ہمارا بیٹا ہو گا پھر اسکے بڑا ہونے کے بعد یہ ڈاکٹر بنے گے یا فٹبالر یا ایک بہت بڑا بزنس مین بن کہ ہم۔دونوں کا نام روشن کرئے گا۔۔۔۔۔اور ہمارے بوڑھاپے کا سہارا بنے گا۔۔۔۔۔

ازلان اسے گھورتا بولتا ہے۔۔۔۔۔ماوی کا سارا جوش بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

لیکن ازلان جی یہ تو بڑا نہیں ہو سکتا یہ تو بے جان ہے۔۔۔۔

یااللہ تیرا شکر اسے اتنا تو پتا ہے۔۔۔۔

آپ غصہ کیوں ہو رہے ہیں۔۔۔۔میں نے تو ایسے ہی کہ دیا تھا۔۔۔

ماوی معصوم سا منہ بنا کہ اسے دیکھ روٹھ جاتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکا روٹھا چہرہ دیکھ ازلان ایک دم سیدھا ہوتا ہے۔۔۔۔

میں غصہ تو نہیں کر رہا بس بتا رہا تھا۔۔۔۔

ازلان اپنی کمزور سی دلیل دیتا ہے۔۔۔۔

نہیں اپ غصہ تھے۔۔۔اور غصے میں ہی آپنے کہا تھا

اللہ تیرا شکر اسے اتنا تو پتا ہے۔۔۔۔

ماوی ازلان کی طرح ہی ہاتھ اوپر اٹھا کہ غصے سے ازلان کی طرح منہ بناتی بولتی

ازلان کو بہت پیاری لگتی ہے وہ مسکراتا اسکے گال کھنچتا ہے۔۔۔

پیچھے ہو جائیں آپ ایسا ہی کرتے ہیں غصہ غصہ میں نہیں بات کرتی آپ

سے۔۔۔۔چلو کو کو۔۔۔

وہ منہ بناتی اسے دیکھتی کمرے میں چلی جاتی ہے جب کہ ازلان تو منہ کھولے اسے

دیکھتا رہ جاتا ہے۔۔۔۔

سب اپنی بات پوری کرواکہ میڈم نے اپنے شوہر کو ہی ٹرخا دیا۔۔۔سہی کہتے

بیوی چاہیے چھوٹی ہی کیوں نہ ہو ہوتی بیوی ہی ہے۔۔۔۔۔

Wednesday, 08 Feb 2023 10:32 PM

ازلان خود سے ہی بولتا اپنے ہاتھ میں پکڑے شوپر کو فریج میں رکھنے جاتا ہے جو وہ بچا کہ لے آئے تھے۔۔۔فریج میں رکھ کہ وہ روم میں جاتا ہے۔۔۔۔ماوں اپنے بستر پہ اپنے کو کو لیٹا کے اسکے ساتھ بیٹھی پتا نہیں کون کون سی بات کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔ازلان اس کو کو غصے سے دیکھتا اپنے بستر پہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

ازلان جی کو کو

میرے سے بات نہ کرو ماوی تم

ماوی جو بھول چکی تھی کہ وہ ناراض ہے دوبارہ ازلان سے بات کرنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔لیکن اس بار ازلان ناراض ہو جاتا ہے بدلہ بھی تو لینا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

کل سے ازلان جہ ازلان جی کر رہی تھی آج مجھے بھول گئی ہو نہ میں بھی نہیں کرتا تم سے بات۔۔۔۔

ازلان منہ بنا کہ اسے دیکھتا چادر اٹھا کہ خود پہ اڑھ لیتا ہے۔۔۔۔۔ماوٰی اسے دیکھتی رہ جاتی ہے اسے اچھا نہیں لگتا ازلان کا ناراض ہونا وہ ایک نظر کو کو دیکھتی اسے سہی سے لیٹا کہ ازلان کہ بیڈ کہ پاس آتی ہے۔۔۔۔ماوٰی کہ قدموں کی آواز سے ازلان اندازہ لا گا لیتا ہے کہ وہ اسکے پاس آ رہی ہے وہ اپنی چالاکی پہ مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

ازلان جی میں آپ سے ناراض ہوں آپ تو نہیں ہوں ورنہ منائے گا کون۔۔۔۔

ماوٰی کی بات پہ ازلان کو اس پہ بہت پیار آتا ہے۔۔۔۔جو منانے بھی آئی تھی اور اپنا ناراض ہونا بھی بتا رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان جی۔۔

ماوٰی اسے بازوں پہ ہاتھ رکھتی ہی ہے جب ازلان چادر اٹھاتا ماوٰی کو کمر سے پکڑ کہ بیڈ پہ لیٹاتا خود اس پہ جھکتا ماوٰی ہو دیکھتا ہے۔۔۔۔

میرا چھوٹا سا پٹاکا مجھ سے ناراض ہے۔۔۔

ازالان اسکے ماتھے کو چومتا اسے دیکھتا ہے جو گھبرا سی جاتی ہے اسکی قربت پے۔۔۔

ازلان جی پیچھے ے ے ہو کہ بات کریں۔۔۔

ماوی سے ازلان کی بولتی آنکھوں میں دیکھا نہیں جاتا جس وجہ سے اپنی نظرین جھکا جاتی ہے۔۔۔ازلان تو فدا ہی ہو جاتا ہے اسکی حرکت پہ جھک کہ اسکی آنکھوں پہ لب رکھتا ہے۔۔۔۔

ماوی تمھیں پتا ہے میں تم سے بہت محبت کرنے لاگا ہوں۔۔۔مجھے خود بھی سمجھ نہیں آتی مجھے اپنے سے 10 سال چھوٹی،ایک دم پوہڑ،حد درجہ بے وقوف لڑکی سے کیسے محبت ہو گئی۔۔۔لیکن تم سے دور نہیں رہا جاتا مجھ سے۔۔۔اسی لیے تمھیں اپنی زندگی میں شامل کیا ہے۔۔۔کیا تمھیں مجھ سے محبت ہے۔۔۔

ازلان اپنے اظہار کہ بعد ماوی سے پوچھتا ہے وہ جو اسکی آنکھوں میں نا سمجھی سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ازلان جی۔۔۔یے کیسے پتا چلتا ہے کہ محبت ہو گی ہے۔۔۔

ماوی سوچنے والے انداز میں اسے دیکھتی ہے ازلان اسکی بات پہ مسکراتا اپنا ماتھا اسکے ماتھے پہ مارتا ہے۔۔۔۔

میری بدھو بیوی۔۔۔ تمھیں پتا چل جائے گا۔۔۔ابھی سو جاو۔۔۔

ازلان اسے اپنی طرف کھینچتا ہے۔۔۔۔ماوی اس سے دور ہونے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان جی مجھے کو کو کہ پاس جانا ہے۔۔۔۔مجھے اپنی۔ جگہ پہ جانا ہے۔۔۔۔

ماوی منہ بنا کہ اسے دیکھتی بولتی ہے۔۔۔۔

کوئی نہیں میرے پاس ہی سونا ہے تم نے۔۔۔۔۔اور تمھیں ایک بات بتاوں یہ جو بے جان بھالو ہوتے ہیں نہ رات میں ان میں بھوت کی روح آجاتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان اتنی سنجیدگی سے کہتا ہے ماوی ایک دم سیدھی ہوتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

کیا اسچ میں۔۔۔

ازلان اپنا سر زور زور سے ہاں میں ہلاتا لائٹ بند کرتا دونوں پہ چادر ڈالتا لیٹ جاتا ہے۔۔۔۔

اگر یقین نہیں آتا تو تم اسکی آنکھوں میں دیکھ سکتی ہو۔۔۔روشن ہو گی اسکی آنکھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی اسے لیٹا دیکھ ایک نظر سامنے اپنے بستر پہ ڈالتی ہے جہاں وہ کو کو انکی طرف ہی دیکھ رہا تھا اندھیرے میں اسکی آنکھیں چمک جاتی ہے جسے دیکھ ماوی کا دل منہ میں آجاتا ہے

ازلان جی مجھے بچالیں۔۔۔۔

ماوی ڈر کہ اس میں پناہ ڈھونڈ ھتی ہے اور ازلان کو تو موقع چاہے تھا اسکے گرد اپنے بازو باندھتا وہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

ارے میرا بچہ میں ہوں نہ۔۔۔کوئی کچھ نہیں کر سکتا میری بے بی ڈول کو۔۔۔۔

ازلان اپنی چلا کی پہ ہنستا ماوی کو دیکھتا ہے جس نے منہ ہی چادر کہ اندر کر لیا تھا۔۔۔۔

❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤❤

آج ہوئی بات سے عین کورہ۔رہ کہ ماوی کی فکر ستا رہی تھی۔۔۔وہ اس سب میں ماوی کو بھول گئی تھی۔۔۔اور وہاں ہوتے وہ کچھ کر بھی نہیں سکتی تھی لیکن یہاں،

یہ سوچ آتے ہی وہ۔ایک۔ نظر صوفے پے بیٹھے حاثم کو دیکھتی ہے جسکی انگلیاں مسلسل لیپ ٹوپ پہ چل رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔وہ اسے غور سے دیکھنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

رف سے حلیے میں بھی وہ کمال کا لگ رہا تھا حاثر بھی ایک اچھا دیکھنے والا انسان تھا لیکن سامنے بیٹھا انسان اچھا دیکھنے کے ساتھ اچھا دل بھی رکھتا تھا۔۔۔۔۔عین کھوئی کھوئی سی اسے دیکھ رہی ہوتی ہے حاثم کی نظر اچانک اسکی طرف اٹھتی ہے۔۔۔۔دونوں کی نظریں ملتی ہے۔۔۔۔۔عین اپنی چوری پکڑی جانے پہ نظریں چورا لیتی ہے حاثم مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

آو کائنات بانٹ لیں

www.novelsclubb.com

تم۔میری باقی سب تمھارا۔۔۔۔

حاثم کہ شعر پہ وہ چھنپ سی جاتی ہے۔۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں۔۔۔۔

عین کی نظریں ابھی بھی زمیں پہ تھی

ایک نہیں سو پوچھیں۔۔۔۔

حاثم لیپٹوپ بند کرتا صوفے پہ سر گرائے فرصت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

آپ شاعر ہیں کیا۔۔۔۔۔

عین کی بات پہ حاثم کا قہقہ پورے کمرے میں کونجتا ہے۔۔۔۔

تمھاری بات پہ ایک گانا یاد آگیا مجھے کہو تو سناوں۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین کی اجازت ملنے پہ وہ گانے کی لائن بولنے سے پہلے گلہ کھنکھارتا ہے۔۔۔۔

میں شاعر تو نہیں مگر آے حسین جب سے دیکھا میں نے تجھ کو مجھ کو شاعری آگئی۔۔۔۔

میں آپکے لیے کھانا لے کہ آتی ہوں۔۔

حاثم کی گانے پہ عین وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت سمجھتی ہے۔۔۔ابھی وہ باہر نکلتی حاثم اسکی کلائی پکڑ لیتا ہے۔۔۔۔

شاید تم بھول رہی ہو ہم کھانا کھا چکے ہیں۔۔۔

حاثم اسکے گھبرانے پہ مسکراتا ہے۔۔۔۔عین کو کوئی اور بہانا نہیں ملتا۔۔۔۔۔حاثم اسے اپنے ساتھ صوفے پہ بیٹھاتا ہے۔۔۔۔اسکے دونوں ہاتھوں کو تھامتا لبوں سے لگاتا ہے۔۔۔۔

عین جو ہوا اسے بھول جاو۔۔۔یہ سوچو کوئی حاشر عالم تمھاری زندگی میں آیا ہی نہیں۔۔۔ تمھاری زندگی میں صرف ایک انسان آیا اور وہ حاثم خان ہے۔۔۔۔۔جس کی تم بیوی ہو۔۔۔جو تم سے بہت محبت کرتا ہے۔۔۔ کوشش کروں گی۔۔۔۔

عین مسکراتی ہے۔۔۔جب وہ اسکے لیے اتنا کر سکتا تھا پھر وہ تو اسکا شوہر تھا وہ اسکے لیے اپنے پاسٹ کو نہیں بھولا سکتی تھی۔۔۔۔۔

آپ سے ایک بات کہوں۔۔۔۔۔

کہو۔۔۔۔

آپ جیسے مجھے بچا کہ لائے ہیں۔۔۔امبر باجی کو بھی لے آیئں۔۔۔وہ۔اچھی ہیں انھوں نے میری وہاں ہمیشہ مدد کی ہے۔۔۔۔۔

عین کی آنکھوں میں امید تھی جیسے وہ اسکی بات مان لے گا۔۔۔۔حاثم مسکراتا اسکے ہاتھوں کو چومتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لے آوں گا۔۔۔۔اور کچھ۔۔۔۔

اور ماوی کو بھی۔۔۔۔

عین کو پھر ماؤی یاد آتی ہے۔۔۔اسے یاد کرتے عین کی آنکھیں نم ہوتی

ہے۔۔۔۔

تمھاری بہن مطلب میری بہن۔۔۔دھونڈھنا شروع کر دیا ہے لوگوں کو لا گا دیا

ہے کام میں۔۔۔اور کچھ۔۔۔

نہیں بس۔

عین مسکراتی ہے۔۔۔

اب میرا ایک کام کرو گی۔۔۔

جی بولیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا بھی کچھ کھو گیا ہے۔۔۔وہ ڈھونڈھ لاو۔۔۔

کیا۔۔۔بتایں۔۔۔

عین ایکدم سیدھی ہوتی ہے۔۔۔

میرا دل کھو گیا ہے تمھارے پاس ہی گیا تھا۔۔۔۔

عین اسکی بات پہ نظر جھکا لیتی ہے۔۔۔۔۔

ڈھونڈ دو گی۔۔۔۔

حاثم شرارتی نظروں سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

مشکل ہے۔۔۔۔ہو سکتا ہے میرے تک آتے آتے کوئی اور جگہ ملی ہو تو وہاں چلا گیا ہو۔۔۔۔۔

اسکی بات پہ حاثم کو حیرت ہوتی ہے وہ اس سے مزاق کر رہی تھی۔۔۔۔لیکن خوشی بھی ہوتی ہے کہ چلو اسکے ساتھ ٹھیک ہو رہی ہے یقینً وہ اپنی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یا تو میں ہوں یا تم۔۔۔۔۔ (place)ایسا ہو ہی نہیں سکتا اسکی فٹ پلیس

عین اسکی بات پہ چھنپتی اٹھ جاتی ہے۔۔۔

آپ بہت عجیب ہیں۔۔۔۔۔

وہ کہتی بھاگ کہ اپنی جگہ پہ لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔حاثم کا قہقہ گونجتا ہے جسے سن عین چادر میں منہ کرتی مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)(^.^)

ازلان کی آنکھ کھلتی ہے وہ اپنے وقت پہ کھل جاتی تھی۔۔۔۔اپنے پہلو میں دیکھتا ہے جہاں ماوی ایک ہاتھ تکیے پہ کھول کہ رکھے جبکہ دوسرا پیٹ پہ ہوتا ہے اور وہ گہری نیند سو رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ازلان کہ چہرے پہ مسکراہٹ آتی ہے اسکا منہ کھلا دیکھ کہ۔۔۔۔۔وہ تھوڑا سا اسکے ہونٹوں کو آپس میں بند کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کوکسمسا کہ ازلان کی طرف کروٹ لیتی ہے۔۔۔۔اور منہ کو ایسے چلاتی ہے جیسے کچھ کھا رہی ہے۔۔۔

یہ نیند میں کیا کھا رہی ہے۔۔۔بھوکی

ازلان اسکی حرکت پہ مسکراتا ہے۔۔۔اب جب تک وہ اسے اٹھا نہیں لیتا اسنے چھوڑنا نہیں تھا اسے شرارت سوجتی ہے اسکے ناک کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان پکڑ کہ زور سے دباتا ہے۔۔۔۔1 سیکنڈ 2 پھر 3 سیکنڈ پہ ماوی کی آنکھ پھٹ سے کھلتی ہے۔۔۔۔

ہائے میری سانس۔۔۔۔

ماوی اسکے ہاتھ پہ زور زور سے مارتی ہے۔۔۔۔ازلان کا ہنس ہنس کہ برا حال ہو جاتا ہے۔۔۔۔وہ بیڈ سے اتر کہ اپنا پیٹ پکڑے ہنستا جاتا ہے۔۔۔۔ماوی پہلے تو پریشان ہوتی لمبی سانس لیتی ہے پھر غصے دے ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔

ابھی میں مر جاتی تو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خدا کو مانو ماوی اتنی سانس روکنے سے کوئی نہیں مرتا۔۔۔۔

ازلان ہنستا کھرا ہوتا ہے

اب اٹھ جاو۔۔۔ صبح ہو گئی ہے۔۔۔۔اتنا سوتی ہو تم گدھے گھوڑے بیچ کہ جیسے پورا دن پہاڑ توڑے ہوں۔۔۔ پھر دن میں بھی سوتی ہو نہ۔۔۔۔

ازلان بات کرتا اس سے پوچھتا ہے وہ آنکھیں مسلتی سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔

وہ تو میں بور ہوتی ہوں تو سو جاتی ہے۔۔۔۔

شاباش ایک دن تم ضرور کوئی سونے کا عالمی ریکورڈ بناو گی۔۔۔۔

"شکریہ۔۔۔۔

ماوی کی پر جوش آواز پہ ازلان اسے دیکھتا ہے. جو اسکے تنظ کو کومپلیمنٹ سمجھی تھی

۔۔

اٹھو ناشتہ بناو میں۔۔ پھر ناشتہ کر کے جانا بھی ہے۔۔۔مجھے بتاو کیا ناشتہ کرو گی۔۔۔۔۔

ازلان سو کر عورتوں کی طرح بستر تہے کرتا اسکے ناشتے کا پوچھتا ہے۔۔۔

جو آپ روز کھلاتے ہیں۔۔۔۔

ماوی جواب دیتی اپنا برش کرنے واشروم میں چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

یہ دیکھو یہ سوٹ کر رہا ہے تم پہ۔۔۔۔

حاثم ایک ڈریس اس کہ ساتھ لاگا کہ کہتا ہے جو ایک لال رنگ کی سمپل فراک تھی۔۔۔۔

نہیں یہ نہیں مجھے لال رنگ بلکل نہیں پسند۔۔۔۔

عین اسکے ہاتھ سے ڈریس لیتی واپس لٹکا دیتی ہے اور دوسری ڈریس نکالتی ہے۔۔۔۔حاثم کو تو وہ ڈریس بہت اچھی لگی تھی وہ افسوس سے اس ڈریس کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لے لو نہ۔۔۔شادی تو سادگی سے ہوئی ہے۔۔۔کوئی لال جوڑا نہیں پہن سکی تم ۔۔۔تو آج یہ پہن کی دولہن بن جانا پھر ر

حاثم نون سٹوپ بنا ادھر ادھر دیکھے بولی جا رہا تھا۔۔۔عین اسکی باتوں پہ شرمندگی سے پیچھے دیکھتی ہے جہاں ایک لڑکی ان کے ساتھ ہی تھی عین اسکے بازوں پہ ایک ہاتھ مارتی ہے وارنگ دیتی نظروں سے اسے دیکھتی پیچھے اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔

اووو

حاثم گردن موڑ کہ پیچھے لڑکی کو دیکھتا ہونٹوں کو گول کر کے صرف اتنا ہی بولتا ہے۔۔۔۔عین تو وہاں سے کھسک جاتی ہے۔۔۔

حاثم اسے ڈھونڈھتا دوسری سائڈ آتا ہے۔۔۔جہاں وہ شرٹ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

یہ نہیں۔۔۔یہ بھی نہیں۔۔۔یہ تو بلکل نہیں۔۔۔۔

عین جیسے جیسے کپڑوں پہ ہاتھ رکھ کہ دیکھتی پیچھے سے حاثم کا کومنٹ آتا تو وہ آگے بڑھ جاتی۔۔۔۔وہ اسے تنگ کر رہا تھا۔۔۔۔۔

حاثم آپ کیوں مجھے تنگ کر رہے ہیں۔۔۔

عین آواز اسی جلدی میں اسکے نام سے بولا جاتی ہے۔۔۔۔اسکے نام لینے پہ حاثم کرتے کرتے بچتا ہے۔۔۔۔۔

ہائے میرا نام تمھارے منہ سے کتنا پیارا لاگا ہے پھر لینا زرا ابھلارو کو میں ریکورڈ کرتا ہوں۔۔۔۔

حاثم موبائل نکالتا ہے۔۔۔عین معصوم منہ بنا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا اچھا کر لو شوپنگ میں وہاں ہوں اوکے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم ایک طرف اشارہ کرتا ہے جہاں کرسی پری ہوتی ہے۔۔تو وہ سر ہلا دیتی ہے۔۔۔اور دوبارہ شوپنگ میں لگ جاتی ہے اپنے لیے 43ڈریس لے کہ وہ اس جگہ دیکھتی ہے جہاں حاثم بیٹھا تھا لیکن اب وہ وہاں نہیں تھا۔۔۔عین کپڑے لے کہ وہاں سے ادھر ادھر دیکھتی ہے وہاں بیچ میں سٹڈینڈ لگے تے وہ میں گیٹ کے پاس آتی ہے جہاں حاثم اسے کسی عورت سے بات کرتا نظر آتا ہے۔۔۔۔اسکے چہرے پہ سنجدگی ہوتی ہے لیکن پھر بھی عین کو اسکا کسی سے ایسے بات کرنا اچھا نہیں لگتا۔۔۔۔وہ چلتی اسکے پاس آتی ہے۔۔۔۔عین کو آتا دیکھ حاثم اس سے ایکسویس کرتا عین کی طرف آتا ہے۔۔۔۔

ہو گئی شوپنگ۔۔۔بس اتنے سے لیے ہیں۔۔۔کچھ

www.novelsclubb.com

وہ کون تھی۔۔۔

حاثم کی بات کو اگنور کرتے عین اپنے مطلب کا سوال کرتی ہے۔۔۔

میرے ایک بزنس پارٹنر کی بیوی تھی۔۔۔۔

حاثم کو اسکا اس طرح حق سے پوچھنا بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔۔مطلب وہ اسے قبول کر رہی تھی۔۔۔۔

تو آپ نے مجھ سے کیوں نہیں ملوایا۔۔۔۔

عین کو نا جانے کیوں برا لگتا ہے۔۔۔۔

اس لیے کیوں کہ تمھیں دیکھ کہ وہ لازمی کہتی کہ اپنی بیوی کو لے کہ ہمارے گھر آو اور میں تمھیں لے کہ نہیں جانا چاہتا تھا۔۔۔۔۔

کیوں۔۔

www.novelsclubb.com

اسکا شوہر نظر باز ہے۔۔۔۔میں نہیں چاہتا تم۔پہ کسی کی بری نظر جائے۔۔۔۔

اسکی بات پہ عین ایک دم چپ ہو جاتی ہے۔۔۔اور ہاتھوں میں پکڑے کپڑے دیکھتی ہے۔۔۔

ویسے آج ایک بات سمجھ آ گئی۔۔۔۔

اسکی بات پہ عین سر اٹھا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔حاثم شرارتی آں کھوں سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

بیوی کو چاہے اپنا شوہر پسند ہو نہ ہو لیکن اسکا کسی اور عورت سے بات کرنا بلکل پسند نہیں ہے۔۔۔۔۔

عین نظریں چوراتی کپڑے لیتی ریسپشن پہ چلی جاتی ہے۔۔۔حاثم مسکراتا اسکے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

www.novelsclubb.com

از قلم [11:48 am, 18/05/2023] Afreen Blogger:

آفرین شبیر

#hamnavamery

EP13..

کار چلاتے حاثم کو ایک میسج رسیو ہوتا ہے موبائل دیکھتا وہ سائڈ پہ رکھتا ہے اور عین کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔۔۔

عین

جی۔۔۔

عین جو باہر دیکھ رہی تھی ایک دم اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

تمھارے پاس تمھاری بہن کی کوئی تصویر ہے۔۔۔۔

نہیں لیکن گھر میں ہو گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جھٹ جواب دیتی ہے۔۔۔۔

یہاں سے پھر تمھرے گھر چلیں گے۔۔۔۔اسکی تصویر ہو گی تو مدد ہو جائے گی۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے لیکن ہم اب کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔

عین راستوں کو دیکھتی اس سے پوچھتی ہے۔۔۔

ڈاکٹر کے۔۔۔

کیا آپ بیمار ہیں۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔ تمھارے پاوں کا زخم دیکھانا ہے۔۔۔۔۔

لیکن میں ٹھیک ہوں اب تو یہ بھی سہی ہو گیا ہے۔۔۔۔

عین اپنے پاوں کو اٹھا کہ دیکھتی ہے جہاں زخم ہوتا ہے لیکن خون نکلنا بند ہو گیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے نہیں بتاو تم سہی ہو یا نہیں۔۔۔۔میں تمھارے معاملے میں بلکل لاپرواہ نہیں ہو سکتا۔۔۔۔

عین چپ ہو جاتی ہے وہ اس سے بحث نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں ہسپتال آجاتا ہے حاثم اسکا ہاتھ پکڑتا اندر لے جاتا

اسلام و علیکم //ایک روم کا دروازہ کھولتے ہی سامنے بیٹھی لیڈی ڈاکٹر کو حاثم سلام کرتا اسکے دیکھا دیکھی عین بھی سلام کرتی ہے۔۔۔۔

\و علیکم اسلام

ڈاکٹر ایک مسکراہٹ کہ ساتھ انھیں سلام کا جواب دیتی ہے۔۔۔۔

ڈاکٹر یہ میری وائف ہیں ان کہ پاوں میں کچھ دن پہلے کانچ چب گئے تھے اس وقت لاپرواہی دیکھائی انھوں نے میں اس وقت تھا نہیں آپ اب اسکا پاوں چیک کرلیں۔۔۔۔

حاثم آدھا سچ جھوٹ ملا کہ بولتا عین اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

آجائیں۔۔۔۔

ڈاکٹر اٹھتی سائڈ پہ رکھے بیڈ پہ اسے بیٹھنے کا کہتی ہے۔۔۔اور اسکے پاوں کا معائنہ کرتی ہیں۔۔۔کچھ وقت بعد وہ دونوں واپس آپنی جگہ پے آتے ہیں۔۔۔

نام کیا ہے۔۔۔

قراۃ العین حاثم خان۔۔۔

عین کے بولنے سے پہلے حاثم اسکا نام بتاتا ہے۔۔۔۔

مسسز حاثم آپکے پاوں کے لیے ٹیوب لکھ رہی ہوں یہ آپ کو روزانہ لگانی ہے اور خیال رکھنا یہ کریم لاگا کہ آپ 2 گھنٹے تک زمین پہ پاوں نہیں رکھے۔۔۔۔۔

جی ٹھیک۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس عجیب سے ماحول میں دوایوں کی سمیل اسے پریشان کر رہی تھی۔۔۔۔۔وہ بس اس جگہ سے نکلنا چاہتی تھی۔۔۔۔

ڈاکٹر آپ اسکو کوئی ویٹامنز بھی لکھ کہ دیں۔۔۔چہرہ بھی بجھا بجھا سا ہے۔۔۔۔

عین حیرت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔جو اسے بلکل بھی نہیں دیکھ رہا تھا۔۔۔

جی۔۔۔یہ بہت کمزور لگ رہی ہیں میں لکھ دیتی ہوں۔۔۔آپ فکر نہیں کریں۔۔۔اور ساتھ کھانے پینے کا بھی خیال رکھیں انکا۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔

حاثم کی نظر عین کی طرف جاتی ہے جو اسے ہی دیکھ رہی تھی حاثم اسے آنکھ مار دیتا ہے۔۔۔۔وہ ہر برا جاتی ہے

بد تمیز۔۔۔

دل ہی دل میں اسے لقب دیتے ڈاکٹر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

ازلان اپنی کیپ ٹھیک کرتا پولیس سٹیشن کہ باہر آتا ہے جہاں پولیس وین کھڑی ہوتی ہے۔۔اس میں 2 حوالدار اور ایک قیدی پہلے ہی بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔ازلان

آگے والی سیٹ پہ بیٹھتا پیچھے مر کے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔جہاں قیدی چہرہ جھکائے بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔

وہ ایک ایسا کریمینل تھا جس نے حال ہی میں 10 قتل کیے تھے جو کہ اسکے دوست تھے وہ ایک سائیکو قسم کا انسان تھا۔۔۔۔۔اسکا کیس دوسرے انسپکٹر سیف کے پاس تھا لیکن وہ کسی کام کی وجہ سے آنہیں سکا اس لیے ازلان اسے عدالت تک لے کہ جارہا تھا۔۔۔۔۔آج اسے پھانسی کی سزا ہونی تھی۔۔۔۔۔

ازلان اپنے ساتھ بیٹھے حوالدار کو اشارہ کرتا ہے تو وہ وین چلا دیتا ہے۔۔۔۔ازلان فون نکال کہ سیف کو کال ملاتا ہے۔۔۔۔

ہاں سیف میں لے جارہا ہوں تمھارا قیدی تم اپنا کام ختم کر کے عدالت آجانا۔۔۔۔

آگے سے جواب سنتے ازلان موبائل رکھتا سامنے دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

15 منٹ ہو جاتے ہیں وین چلتے اس قیدی کہ ساتھ بیٹھے حوالدار بھی اونگھنے لگ جاتے ہیں۔۔۔ایک دم وہ قیدی سر اٹھاتا ہے۔۔۔۔۔پھر وین میں اسکا قہقہ سنائی دیتا ہے سب اسکی طرف متوجہ ہوتے ہین۔۔۔ازلان بھی مرتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

کیا اپنی موت قریب دیکھ کہ پاگل ہو گیا ہے۔۔۔۔

ازلان اس پہ تنظ کرتا ہے۔۔۔۔تو وہ اور زور سے ہنستا ازلان کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اس پولیس والے کی جگہ تم نے آ کے غلطی کر دی... چلو اب آ ہی گئے ہو تو اس دنیا کو چھوڑنے کے لیے تیار ہو جاو۔۔۔۔

وہ اکڑ کہ بولتا وہاں بیٹھے سب کو چونکا دیتا ہے ازلان اپنا دماغ چلانا شروع کرتا ہے۔۔۔اسکے پاس کوئی گن یا چاقو کچھ نہیں تھا۔۔۔۔پھر وہ کس بنا پہ یہ بات کر رہا تھا۔۔۔ہو سکتا ہے اسکے ساتھی بچانے آئے۔۔۔ازلان اپنے دماغ میں سب

تانے بانے بنتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔اور حوالدار جو ڈرایو کر رہا تھا۔۔۔اسے وین کو ایک سنسان جگہ لے جانے کا کہتا ہے۔۔۔اور خود تھوری سی جگہ سے پیچھے جاتا اسکا گریبان پکڑتا ہے۔۔۔۔۔

کیا کیا ہے تو نے۔۔۔۔

ازلان غصے سے اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔۔۔

صرف 5 منٹ پھر یہ وین اڑ جائے گی بوم۔۔۔۔مرنا تو ہے مجھے کیوں نہ سب کو ساتھ لے کہ مروں۔۔۔

وہ قیدی ازلان کو ایک ہنٹ دیتا ہنستا ہے۔۔۔وہاں بیٹھے سب کو اپنی جان کی فکر ہو جاتی ہے۔۔۔وین ایک سنسان سڑک پہ آجاتی ہے جہاں دور دور تک کوئی گھر نہیں تھا۔۔۔۔

روکو وین۔۔۔۔

ازلان کی آواز پہ وین رکتی ہے۔۔۔۔اس قیدی کے ہاتھ وین کی چھت سے باندھتا ازلان باہر آتا ساری وین کو دیکھتا ہے جب کہ وہ قیدی اندر بیٹھا وقت گننا شروع کر دیا تا ہے۔۔

حوالدر بھی اسکے ساتھ ہی بم ڈھونڈھنا شروع کرتے ہیں۔۔۔۔وہ بم کیسے لایا کسے لاگایا یہ بھی ایک مسٹری تھی مطلب کوئی تھا اسکے ساتھ۔۔۔۔

ازلان اس قیدی کو دیکھتا سوچتا ہے باقی بم ڈھونڈھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔ایک نے تو پولیس سٹیشن کال بھی کر دی تھی۔۔۔۔

سر ببیم مل گیا لیکن۔۔۔

ایک حوالدار کی ڈری سہمی آواز آتی ہے۔۔۔۔تو سب بس کہ نیچے دیکھتے ہیں

کتنا وقت ہے بلاسٹ میں۔۔۔۔

صرف 10 سیکنڈ۔۔۔۔نہیں 8۔۔۔۔

وہ ڈرتا باہر نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔ازلان اور باقی سب کی آواز اس قیدی تک جاتی ہے۔۔۔۔تو وہ اور زور سے ہنستا ہے۔۔۔۔بھاگو۔۔۔

ازلان سب کو بھاگنے کا کہتا ہے۔۔۔سب ہی دوڑ لگاتے ہیں لیکن صرف 8 سیکنڈ میں وہ تھوڑا دور ہی جاتی ہیں۔۔۔۔جب بلاسٹ ہوتا ہے آگ کے شعلے بھڑکتے ہیں۔۔۔اور وہ سب اچھل کہ دور جنگلوں میں گرتے ہیں۔۔۔۔گاڑی جل جاتی ہے بے شک وہ کوئی ہائیلیول کا بوم نہیں تھا لیکن وہ قریب کی چیزیں تباہ کرنے کے قابل تھا۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حکمت صاحب کو جیسے ہی خبر ملتی ہے وہ اپنی کرسی پہ ہی گر جاتے ہیں۔۔۔۔۔

اپنے جوان بیٹے کی موت کا سن کہ ان کا ہاتھ دل پہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

ازلان۔۔۔۔وہ تڑپ کہ اٹھتے باہر بھاگتے ہیں۔۔۔۔

پولیس کی کافی گاڑیاں موقع واردات پہ آتی ہے حکمت صاحب سامنے جلتی وین کو دیکھ سدھ بدھ کھو بیٹھتے ہیں۔۔۔انھیں ایک پل میں دنیا لوٹتی محسوس ہوتی ہے۔۔۔

باقی آفیسر زادھر ادھر تلاشی لیتے ہیں۔۔۔۔۔کیوں کہ وہاں صرف قیدی کہ کوئی لاش نہیں تھی۔۔۔۔یہ بات سن حکمت صاحب میں ایک امید جاگتی ہے۔۔وہ ساری جگہ دیکھنے کا آرڈر دیتے ہیں۔۔۔۔سب آفیسرز جنگلوں میں گم ڈھونڈھنے لگ جاتے ہیں۔۔۔جیسے ہی وہ کچھ آگے جاتے ہیں۔۔۔۔انھیں 2 حوالدار نظر آتے ہیں۔۔۔۔ایک تھوری زیادہ عمر کا ہوتا ہے۔۔۔موقع پہ ہی مر چکا ہوتا ہے۔۔۔۔دوسرے کی سانسیں چل رہی ہوتی ہیں۔۔۔فورا انھیں ریسکیو کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔کچھ آگے جاتے ایک اور حوالدار مل جاتا ہے اسکے سر سے خون بہت بہ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔اسے بھی ایمبولینس میں ڈال دیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

از لان ملا۔۔

www.novelsclubb.com

حکمت صاحب بھی جنگلوں میں اسے ڈھونڈنے آجاتے ہیں۔۔۔۔

نہیں سرازلان سر یہاں کہیں نہیں ہیں۔۔۔۔یہاں تو آگے جگہ بھی نہیں ہے

اب۔۔۔۔دوسری طرف دیکھتے ہیں ہم۔۔۔۔

حکمت صاحب سر ہلا دیتے ہیں۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

امبر اپنے روم میں بیٹھی ادب خان کی باتوں کو سوچ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

دل کہتا ہے یقین کر لو ایک بار لیکن دماغ دل کی بات کو ماننے سے انکار کرتا

ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ صرف ابھی کا سوچ رہا ہے وہ میرے ساتھ زیادہ لمبا سفر نہیں کر سکے گا۔۔۔۔بیچ

میں چھوڑ جائے گا۔۔۔۔آج نہیں تو کل ضرور اسے پچھتاوا ہو گا۔۔۔۔

دل کہتا ہے۔۔۔۔شاید یہ ایک موقع ہو ایک دفعہ یقین کیا کسی پے ایک بار اور کر لو۔۔۔

امبر اس وقت دونوں کو ہی جھٹلاتی سونے کے لیے لیٹ جاتی ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

شام کے سائے رات میں بدل جاتے ہیں۔۔۔۔۔ماوی پریشانی سے باہر دیکھتی ہے۔۔۔ازلان شام تک آجاتا تھا اب اندھیرہ ہو رہا تھا۔۔۔لیکن وہ آیا نہیں تھا۔۔۔

ازلان جی کیوں نہیں آرہے۔۔۔۔

ماوی وقت کو دیکھتی سوچتی صوفے پہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔سارے گھر کو اسنے روشن پہلے ہی کیا ہوا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

سر ازلان سر مل گئے۔۔۔۔

حوالدار کی آواز پہ سب اپنی ٹورچ لیتے اس سمت بھاگتے ہیں۔۔۔۔حکمت صاحب بھی اس طرف بھاگتے ہیں۔۔۔۔ایک حوالدار اسے سیدھا کرتا ہے۔۔۔۔اسکے سر سے خون نکلتا دیکھ حکمت صاحب اپنا رومال نکال کہ اسکے سر پہ رکھتے ہیں۔۔۔۔

جلدی ایمبولینس کو لاو یہاں

حکمت صاحب کہ کہنے پہ کچھ بھاگتے ہیں۔۔۔۔ایمبولینس لینے کیوں کہ وہ کار سے تھوڑا دور آ گئے تھے۔۔

ازلان۔۔۔ہوش میں آو۔۔۔

حکمت صاحب پریشانی سے اس کا چہرہ تھپتھپاتے ہیں۔۔۔۔لیکن بے سود اتنے میں ایمبولینس آ جاتی ہے اور اسے ایمبولینس میں ڈالتے ہسپتال تک لے جاتے ہیں۔۔

یہی تمھارا گھر ہے نا۔۔۔

حاثم سامنے گھر کو دیکھتا ہے۔۔۔

جی یہی ہے۔۔۔۔۔

عین کی نظر اپنے گھر پہ جاتی ہے۔۔۔۔ کیا کچھ اسے یاد نہیں آتا۔۔۔اپنے اماں کو یاد کرتے ایک بار اسکی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔۔۔

عین یار رو کیوں رہی ہو کہا تھا نہ رونا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

حاثم کار بند کرتا عین کی طرف موڑتا ہے۔۔۔۔

ایک آنسو سے بھری نظر سے حاثم کو دیکھتے وہ نفی میں سر ہلاتی۔۔۔۔حاثم اسکا چہرہ ہاتھوِں میں پکڑتا اسکے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔۔

وقت بھولا تو نہیں جاتا نہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

نیچے دیکھتے عین کی بات پہ حاثم گہری سانس لے کہ رہ جاتا ہے۔۔۔۔

ضروری تمھیں بری باتیں ہی یاد کرنی ہیں۔۔۔اچھی بھی کر دکتی ہے۔۔۔۔۔جیسے کہ میں۔۔۔دیکھو تمھارے ساتھ وہ سب نہ ہوتا تو تم۔ مجھ سے اتنے ہنڈسم لڑکے سے ملتی۔۔۔

حاثم اسے دیکھتا شرارتی انداز میں بولتا ہے۔۔۔۔عین کچھ پل اسے دیکھتی پھر ہنس پڑتی ہے۔۔۔

آپ ہنڈسم ہیں۔۔۔یہ کس نے کہ دیا ہے آپ کو۔۔۔آپ نے اپنے بال دیکھیں ہیں۔۔ پیچھے سے اتنے بڑے ہو گئے ہیں۔۔۔گھورے کی دم لگتے ہیں۔۔۔

عین کے مزاق کرنے پہ حاثم کا منہ کھولا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

یہ فیشن ہے اور میں اس میں اور زیادہ ہنڈسم لگتا ہوں۔۔۔بند کیا جانے ادرک کا سواد۔۔ہنہ

حاثم اسے گھورتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا برا ہی مان جاتا ہے۔۔۔۔۔عین ہنستی اسے دیکھتی ہے۔۔۔جس۔پہ وہ منہ بنالیتا ہے۔۔۔۔

چلیں اب۔۔۔یا اپنی خوبصورتی کی اور تعاریف کرنی ہے۔۔۔

عین کار سے اتارتی ہے اسے دیکھتے حاثم بھی اتر آتا ہے۔۔۔۔عین کے گھر پہ تالہ لگا ہوتا ہے۔۔۔

چابی تو ہو گی نہیں تمھارے پاس

تالے کو ہاتھ میں پکڑتا وہ عین سے مخاطب ہوتا ہے جس پہ وہ بس نہ میں سر ہلا دیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی پن دو اس سے کھولتے ہیں۔۔۔۔

پن۔۔۔

عین اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتی پن دھونڈھتی ہے۔۔۔اور ایک پن نکال کہ حاثم کی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔۔جسے لیتا وہ تالے کہ ہتق میں ڈالتا ہے۔۔۔

تم نے اپنی بہن کو لاسٹ ٹائم کہاں چھوڑا تھا ہم وہاں سے ہی ڈھونڈھنا شروع کریں گے۔۔۔

حاثم تالہ کھولنے کی کوشش کرتا اس سے بات بھی کر رہا ہوتا ہے۔۔۔

میں نے اسے فٹ پاتھ پہ چھورا تھا اور اسے کہا تھا کہ وہ پولیس سٹیشن چلی جائے

۔۔۔

عین کی بات پہ ایک دم حاثم کے ہاتھ روکتے ہیں وہ۔بے یقینی سے عین کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

فٹ پاتھ پہ سچ میں عین اتنی بری بے وقوفی۔۔۔۔

تمھیں کیا لگتا ہے فٹپاتھ پہ اچھے لوگ ہوتے ہیں۔۔۔۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

عین شرمندہ ہی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

تم اسے گھر میں ہی کہیں چھپا دیتی۔۔۔اللہ سے دعا کرو کے وہ کسی غلط ہاتھوں میں نہ گئی ہو۔۔۔۔

اب آپ مجھے ڈرا رہے ہیں۔۔۔۔

عین رونے والی ہو جاتی ہے۔۔۔۔ماوی کی بے وقوفی اور بچپنے سے وہ اچھے سے واقف تھی کوئی بھی اسے بہلا کر لے جا سکتا تھا۔۔۔۔۔

عین رو نہیں کچھ نہیں ہو گا اسے۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم ایک دم اسکے رونے پہ سیدھا ہوتا اسے اپنے ساتھ لگا کہ تسلی دیتا ہے۔۔۔۔

کون ہے وہاں۔۔چوری کرنے لگے ہو رک جاو زرا۔۔

حاثم اسکے آنسو صاف کرتا ہے جب کسی کے چلانے کی آواز پہ دونوں سامنے گھر کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔جہاں ایک عورت اپنی گھر کی کھڑکی سے انھیں ہی دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

عین ہڑبڑا کہ پیچھے ہوتی ہے۔۔۔۔

خالہ میں ہوں عین۔۔۔

عین جلدی سے اپنی وضحات دیتی ہے کہ کہیں چور کی گردان ہی نہ شروع ہو جائے۔۔۔۔۔وہ عورت عین کا سن خوشی سے چلاتی ہے۔۔۔

عین میری بچی رک میں آتی ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ عورت جلدی سے پیچھے ہوتی ہے اور اگلے 2 منٹ میں عین کو وہ سامنے سے آتی نظر آتی ہے۔۔۔۔۔تیز تیز چلتی وہ عین کو گلے لا گا لیتی ہے۔۔۔۔

کہاں چلی گی تھی تو عین میں تو بہت پریشان ہو گئی تھی آپا بھی ہمیں چھوڑ کہ چلی گی۔۔۔۔

وہ بولتے رو بھی پڑتی ہے عین کی بھی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔۔۔

خالہ اتنے سے وقت میں دنیا دیکھ لی میں نے۔۔۔۔

مجھے لاگا ہی تھا کہ تو کسی مشکل میں ہو گی ہر نماز میں تیرے لیے دعا کرتی تھی۔۔۔کہ جہاں بھی ہو خیریت سے ہو۔۔۔۔

خالہ اسکے چہرے کو پیار سے پکڑتے بولتی ہے۔۔۔

بس آپکی دعا ہی لگ گئ۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین مسکراتی ہے۔۔۔۔

یہ کون ہے تیرا شوہر کہاں ہے۔۔۔۔

خالہ اپنے چشمے کو ٹھیک کرتے حاثم کو دیکھتی ہے۔۔۔

خالہ یہی میرے شوہر ہیں۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

حاثم اپنا سر انکے سامنے جھکاتا ہے۔۔۔

و علیکم اسلام جیتے رہو۔۔۔

وہ اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتی ابھی بھی کنفیوس تھی۔۔۔۔

خالہ گھر کو تالہ آپنے لاگایا تھا۔۔۔۔

ہاں ماوی ہی تالہ لاگا کہ گئی تھی وہ اور چابی مجھے دے گئی تھی۔۔۔۔

خالہ کی بات پہ حاثم اور عین ایک دوسرے کو حیرت سے دیکھتے ہیں۔۔۔ایک ساتھ بولتے ہیں۔۔۔

ماوی؟

www.novelsclubb.com

ہاں ماوی تمھاری ماں کی میت پہ آئی تھی کسی پولیس والے کے ساتھ پھر وہی واپس بھی لے گیا تھا اسے۔۔۔۔وہ کہ رہا تھا ماوی کی بہن لاپتا ہے اسکے ملنے تک وہ انکے ساتھ رہے گی۔۔۔جان کو خطرہ بھی ہے اسکی۔۔۔

خالہ کی بات پہ عین کو اپنے اندر سکون اترتا محسوس ہوتا ہے۔۔۔ماوی کی طرف سے جو ڈر تھا وہ ختم ہوتا ہے۔۔۔۔شکر کے انداز میں ہاتھ اٹھاتی وہ منہ پہ پھیرتی ہے۔۔۔۔۔

شکریہ خالہ آپ نے سب سے بڑی پریشانی حل کر دی۔۔۔آپ بتا سکتی ہیں۔۔وہ پولیس والا کون تھا۔۔۔کہاں لے گیا تھا ماوی کو۔۔

نام تو نہیں پوچھا لیکن تھا کوئی جوان سا تھا۔۔ماوی بھی آرام سے چلی گئی تھی اسکے ساتھ۔۔۔۔

عین خوش ہوتے حاثم کو دیکھتی ہے۔۔۔جو انکی باتوں میں سوچ میں پڑ جاتا ہے۔۔۔۔

حاثم آپ نے سنا ماوی سیف ہے۔۔۔۔

حاثم اسکا خوشی سے دمکتا چہرہ دیکھ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

چابی خالہ چابی دے دیں۔۔۔ہمیں کچھ چاہیے تھا۔۔۔

ہاں ہاں بیٹا لے لو۔۔ تمھارا ہی گھر ہے۔۔۔۔رو کو میں لے کے آئی۔۔۔

خالہ ان سے کہتی اپنے گھر کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

حاثم۔۔۔ماوی مل گئی مطلب وہ پولیس سٹیشن چلی گئی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین مسکراتی جوش میں حاثم کو دیکھتی ہے جس پہ مسکراتا ہے۔۔۔

اتنی خوش مجھے دیکھ کہ بھی ہو جایا کرو کبھی۔۔۔

حاشم منہ بناتا ہے۔۔۔۔عین گھورتی ہے اسے۔۔۔۔اتنے میں خالہ بھی چابی لے کے آتی ہیں۔۔۔وہ دونوں اندر جاتے ہیں۔۔۔۔

از قلم :[11:48 am, 18/05/2023] Afreen Blogger

آفرین شبیر

#Hamnavamery

EP 14...

پلیززززززازلان جی آجائیں۔۔۔۔پلیززززآجائیں۔۔۔۔اللہ جی ازلان جی کو بھیج دیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔

ماوی صوفے پہ چڑھ کے بیٹھی دونوں پاوں کو ہاتھوں میں قید کیے بس ازلان کے آجانے کی دعا کر رہی ہوتی ہے۔۔۔آدھی رات ہو چکی تھی۔۔۔۔

الل جی پلیز بھیج دیں۔۔۔

ماوی کی نظر گھڑی پہ جاتی ہے۔۔۔۔۔تو اسے اپنا سونا یاد آتا ہے۔۔۔

اللہ جی 12 بج گئے ہیں۔۔۔مجھے نیند بھی آ رہی ہے ازلان جی کو بھیج دیں مجھے سونا ہے۔۔۔۔

ماوی روتے روتے دعا کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔لیکن وہ بے چارہ تو خود مشکل میں ہوتا ہے۔۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ڈاکٹر ازلان کیسا ہے اب۔۔۔۔

حکمت صاحب ایمرجنسی کے باہر کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔ڈاکٹر کو آتا دیکھ کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپکا پیشنٹ بلکل ٹھیک ہے۔۔۔کندھے تھورے سے جل گئے ہیں۔۔اور سر پہ چوٹ سے خون بہ گیا زیادہ اس لیے بے ہوش ہیں۔۔۔ صبح تک ہوش آجائے گا۔۔۔۔آپ لے جا سکتے ہیں۔۔۔ صبح تک۔۔۔۔

ڈاکٹر بتاتے چلے جاتے ہیں۔۔۔اور حکمت صاحب روم میں جاتے ہیں جہاں ازلان ہوتا ہے۔۔۔

صبح تک ساری واردات میڑیا پہ آگ کی طرح پھیل چکی تھی۔۔۔۔حکمت صاحب جو بیڈ پہ سر رکھے سو۔رہے تھے مسلسل بجتے فون سے ان کی آنکھ کھل جاتی ہے۔۔۔۔اپنے بیٹے کو چھور کہ جانے کا انکا بلکل دل نہیں تھا۔۔۔۔شکر تھا یہ بات اسکی ماں تک نہیں گئی تھی ورنہ وہ کل کہ کل ہی یہاں آجاتی۔۔۔۔۔حکمت صاحب اٹھ کہ موبائل دیکھتے ہیں۔۔۔جہاں انھیں اپنے پولیس سٹیشن سے کال آتی ہے وہ کال رکھ کہ ازلان کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔جو آنکھیں بند کیے ہوتا ہے۔۔۔۔

اب تک تو ہوش آجانا چاہیے تھا۔۔۔۔

ازلان کہ سر پہ ہاتھ پھیرتے خود سے ہی مخاطب ہوتے ہیں۔۔۔جب ازلان ان کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔

مندی مندی آنکھوں سے حکمت صاحب کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جو ایک ہی رات میں بکھری سی حالت میں دیکھ رہے تھی۔۔۔

ہاں میرا بیٹا کیسے ہو ڈاکٹر کو بلاوں۔۔۔۔

اسکے سر پہ ہاتھ پھیرتے پوچھتے ہیں۔۔۔جس. پہ ازلان نہ میں سر ہلاتا انکا ہاتھ دونوں ہاتھوں میں پکڑتا حکمت صاحب کہ کندھے پہ سر رکھتا ہے۔۔۔۔

آپ پریشان ہو گے تھے۔۔۔۔۔

پریشان میری جان نکل گئی تھی۔۔

حکمت صاحب اسے گھورتے ہیں۔۔۔۔

ڈیڈ ماما کو تو۔۔۔

ازلان ایک دم اپنی ماں کا یاد آتے پریشانی سے حکمت صاحب کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔وہ جانتا تھا اگر یہ بات اسکی ماں کو پتا چلی انھوں نے دوبارہ پولیس میں آنے نہیں دینا۔۔۔۔

نہیں ان تک نہیں پہنچی یہ خبر۔۔۔۔بے فکر رہو۔۔۔۔

ڈیڈ ماوٰی۔۔

ازلان ایک دم۔اٹھتا ہے۔۔۔باہر روشنی دیکھ اسے ماوٰی کا خیال آتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھارے چکر میں تو میں اس بچی کو بھول گیا نہ اسے بتایا میں نے کچھ۔۔۔۔

حکمت صاحب بھی پریشان ہوتے ہیں۔۔۔

یار ڈیڈ وہ ڈرتی ہے نہ جانے رات بھر کیسے رہی ہو گی۔۔۔میں جانا چاہتا ہوں ابھی گھر آپ ڈاکٹر سے کہ کے یہ ڈرپ اتروائیں۔۔۔۔

ازلان بے چینی سے بولتا ہے جب سیف اندر آتا دونوں کو سلوٹ کرتا ہے۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔سر۔۔۔۔

و علیکم۔اسلام۔۔۔۔

حکمت صاحب اور آازلان ساتھ ہی جواب دیتے ہیں۔۔۔۔

میں ڈاکٹر کو بلا کہ لاتا ہوں۔۔۔۔

حکمت صاحب اٹھتے باہر جاتے ہیں۔۔۔۔صرف سیف اور ازلان روم میں رہ جاتے ہیں۔۔۔سیف اسے ایسے دیکھ شرمندہ ہوتا ہے۔۔۔

سوری سر۔۔یہ سب تو میرے نصیب کا تھا۔۔۔مجھے بہت شرمندگی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ازلان اسے گھورتا ہے۔۔۔

اگر تمھارے نصیب کا ہوتا یہ حادثہ تو تم ہوتے۔۔۔اور اس فیلڈ میں یہ سب عام بات ہے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔۔۔۔اس سب کو چھوڑو بس یہ پتا کرو کہ یہ سب کیا کسنے ہے جہاں تک مجھے پتا ہے وہ قیدی جیل میں رہتے یہ سب نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔۔

ازلان اپنی شرٹ پہنتا اسے بولتا ہے جس پہ سیف سر ہاں میں ہلا دیتا ہے۔۔۔۔

سر اس کی چھان بین شروع کر دی ہے۔۔۔بہت جلد اس جڑ تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔

اور میرے ساتھ جو آفیسرز تھے وہ کیسے ہیں۔۔۔

سر ایک آفیسر کی موقع پہ وفات ہو گئی باقی سب بلکل ٹھیک ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر حکمت صاحب کہ ساتھ اندر آتے ہیں۔۔۔۔

ایس پی صاحب یہ ڈریپ پوری ہونے کا انتظار کر لیں۔۔۔۔

ڈاکٹر اسکی رپورٹس پکڑتا کہتا ہے جس پہ ازلان بے چینی سے حکمت صاحب کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

نہیں ڈاکٹر مجھے جلدی ہے اور ویسے بھی میں بلکل ٹھیک ہوں اب۔۔۔۔

آپ کا کندھا تھوڑا جلا ہے ایس پی صاحب۔۔۔تو دھیان رکھنا ہے آپکو پانی نہ لگے اس پہ

جی بہتر۔۔۔

اور سر, کی ڈریسنگ کروانے آتے رہنا ہے آپکو۔۔۔

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر اسے ہریت دیتے ہیں. جسے وہ منہ بنا کہ سنتا ہے۔۔۔۔اس وقت وہ بس کسی طرح سے ماوی کہ پاس پہنچنا چاہتا تھا۔۔۔۔اسکی فکر اسے سکون نہیں لینے دے

رہی تھی۔۔۔ڈاکٹر اسکی ڈریپ اتارتے ہیں تو وہ اپنا موبائل والیٹ پکڑ کہ باہر بھاگتا ہے۔۔۔۔حکمت صاحب اسکی جلد بازی پہ مسکرا جاتے ہیں۔۔۔۔

دیوانہ

اسکو ایک لقب دیتے وہ بھی ہیڈ آفس کہ لیے نکلتے ہیں۔۔۔

(^.^)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)(^.^)

ازلان گھر پہنچا سیف اسے گھر تک چھوڑنے آیا تھا۔۔اور ساتھ میڈیسن بھی دے گیا تھا۔۔۔صبح کا سورج دیکھ ازلان ایک گہری سانس لیتا ہے۔۔۔اور والیٹ سے چابی نکال کہ دروازہ کھولتا اندر جاتا ہے۔۔۔۔اندر داخل ہوتے اسکی نظر صوفے پہ سمٹ کے بیٹھی ماہی پہ جاتی ہے۔۔۔۔س کا سر صوفے پہ رکھا تھا اور آنکھیں بند تھی۔۔۔۔اسے بہت ترس آتا ہے اسے ایسے سوتا دیکھ۔۔۔۔وہ دروازے کو بند کرتا اسکے قریب آتا ہے اسکے ساتھ ہی بیٹھ کہ سر صوفے سے لگاتا ہے کچھ پل چھت

کو دیکھتا۔۔۔۔ گردن موڑ کہ ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔۔جو ابھی بھی گہری نیند میں ہوتی اس بات کا ثبوت دیتی ہے کہ وہ ابھی سوئی ہے۔۔۔۔ازلان ایک ہاتھ اسکی کمر میں ڈالتا اسکا سر اپنے کندھے پہ رکھتا ہے۔۔۔۔۔۔اسکے ہاتھ لاگنے سے ماوی کی آنکھ پھٹ سے کھلتی ہے۔۔۔۔

ازلان جیسی

وہ ہر برا کہ ادھر ادھر دیکھتی ہے۔۔۔۔۔آنکھیں رونے اور پوری رات نہ سونے کی وجہ سے لال اور سوجھی تھی۔۔۔۔۔ازلان کو دیکھتے اسے رات اپنا رونا یاد آتا ہے وہ کچھ پل اسے دیکھتی ہے۔۔۔آنکھیں نم ہونا شروع ہوتی ہے۔۔۔۔اور اگلے دوسرے سیکنڈ میں پورے گھر میں ماوی پہ رونے کی آواز آنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔بچوں کی طرح بھاں بھاں کرتی وہ روتی چلی جاتی ہے۔۔۔ازلان اسکے رونے پہ پہلے تو حیران ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔لیکن اسکو منہ پھاڑ کر روتا دیکھ کوفت کا شکار ہوتا اسے دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔

آپپپ کہاں س تھے مجھے ے ڈر لگ رہا تھا۔۔۔۔

آنسو وصاف کرتی وہ شکوہ کرتی ہے اازلان کو بہت کیوٹ لگتی ہے۔۔۔

۔۔۔۔ازلان کی حیرت مسکراہٹ میں بدل جاتی ہے۔۔۔۔دونوں ہونٹوں کو آپس میں زور سے بند کیے وہ خود کو مسکرانے سے روکتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

میں سوئی بھی نہیں ہوں مجھے نیند بھی آ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ روتے پھر بولتی ہے۔۔۔۔

اور مجھے فکر بھی ہو رہی تھی آپ کیوں نہیں آئے۔۔۔۔اللہ میاں جی آپ کو تو چھوٹ بھی آئی ہے۔۔۔۔

روتے ماوٰی کی نظر اسکی سر کی پٹی پہ جاتی ہے تو وہ فکر مندی سے اسکے قریب ہوتے اسکے سر کی پٹی پہ ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔۔۔۔ماوٰی کی فکر پہ وہ مسکراتا ہے۔۔۔

آپ کہاں تھے آپ لڑکہ آئے ہیں کسی سے۔۔۔۔

ماوی کی بات پہ وہ نہ میں سر ہلاتا ہے۔۔۔اور اسے خود میں گم کرتا ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں ہوا میری جان بس حادثہ ہو گیا تھا اب میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔مجھے یہ بتاو میرا بچہ پوری رات روتا رہا ہے۔۔۔۔

اسے اپنے سامنے کرتا اسکی آنکھوں پہ جمے آنسو کے قطروں کو آپنے ہاتھوں کے پوروں سے صاف کرتا پوچھتا ہے جس پہ ماوی زور زور سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔

مجھے فکر ہو رہی تھی آپکی۔۔۔۔

ہائے میں صدقے آپنے پٹاکے پہ۔۔۔۔۔

زور سے خود میں بھینچتا اسکی گردن میں چہرہ چھپاتے ایک گہری سانس لیتا اسکی خوشبو کو محسوس کرتا آنکھیں موند جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک تو ویسے ہی تھاری یہ قربت اتنی جان لیوا ہے اوپر سے یہ بچوں والے لوشن لاگا لیتی ہو۔۔دل کرتا ہے کھا جاوں تمھیں

اسکے گالوں پہ بے تحاشہ پیار کرتا ہے

ایییییییییی

۔۔۔ماوں بوکھلاتی پیچھے ہوتی اپنے گیلے گال صاف کرتی ہے جسے وہ کسی بچے کا گال سمجھ چٹاچٹ چوم چکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔غصے سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

گندے ے ے ے

ہاہاہاہاہا

اسکی بات پہ ازلان کا قہقہ گونجتا ہے۔۔۔۔۔۔

ادھر آو میرا سکون۔۔۔

www.novelsclubb.com

بازو کھول کہ اسے بلاتا ماوی نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔اتنی تکلیف تھی یہاں آنے تک۔تم۔نے سب ختم کر دی میری پین کلر۔۔۔۔

مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔

رونی صورت بنا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

بھوک تو مجھے بھی لگی ہے۔۔۔۔۔چلو کچھ آڈر کرتا ہوں۔۔۔تم تو آو نہ میرے پاس۔۔۔۔

وہ پھر اسے بلاتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں پہلے آپ اٹھ کہ آڈر کریں۔۔۔۔پھر مجھے سونا بھی ہے۔۔۔,,وہ صاف انکار کرتی ہے۔۔۔۔۔ازلان کچھ وقت منہ بنا کہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔پھر کھینچتا ۔۔۔۔۔۔ماوی کی چیخ نکل جاتی ہے۔۔۔۔

آہہہہہ میں گر جاوں گی۔۔۔

نہیں گرتی یہ صوفہ بہت بڑا ہے۔۔۔۔اور تمھیں گرنے نہیں دوں گا۔۔۔۔

ماوی کہ مزاحمت کرتے ہاتھ رک جاتے ہیں۔۔۔۔

بھوک لگی کھانا۔۔۔

اسے اپنی بھوک یاد آتی ہے تو موڑ کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

ابھی تو کچھ کھلا نہیں ہو گا سو جاو تھوری دیر تک منگواتا ہوں۔۔۔۔

لیکنن

بس چپ سو جاو۔۔۔۔مجھے بھی آرام کرنے دو۔۔

اسکا رخ اپنی طرف کرتا وہ چپ کروا دیتا ہے اسے۔۔۔ماوٰی منہ بنا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔پھر خود بھی سو جاتی ہے۔۔۔

ایک لڑکی نہیں مل۔رہی تمھیں۔۔۔۔۔کسی کام کے نہیں ہو۔۔۔۔

حاشر غصے میں اپنے سامنے کھرے گنڈوں کو دیکھتا ہے جسے اس نے ماوٰی کو ڈھونڈھنے کے لیے ہائر کیو تھا۔۔۔۔لیکن وہ 32 دن میں بھی صرف یہ بتانے آئے تھے کہ۔وہ۔نہیں مل۔رہی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنے ہاتھ میں پکڑی ماوی کی تصویر کو وہ زور سے ٹیبل پی پٹکتا ہے۔۔۔۔۔۔تو اسکے ساتھ کھڑا اسکا خاص آدمی رحمان تصویر دیکھتا ہے۔۔۔۔

سر ر یہ لڑکی دیکھی ہے میں نے۔۔

اپنے سر کو مسلتے حاشر کے ہاتھ رک جاتے ہیں۔۔۔۔وہ موڑتا اور ایک دم۔اسکے پاس پہنچتا ہے۔۔۔۔

کہاں دیکھی ہے تم نے یہ لڑکی بولو۔۔۔۔۔

سر کچھ وقت پہلے ہم مچھلی کھانے گئے تھے وہاں تھی یہ کسی آدمی کے ساتھ۔۔۔۔۔بہت زیادہ بول رہی تھی تو کافی دفعہ نظر گئی تھی اسکی طرف۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کون آدمی تھا۔۔۔وہ پر سوچ نظر سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

آدمی کو نہیں جانتا۔۔۔

بس تم نے جہاں بھی اسے دیکھا اسکے طرف کہ سب جگہ چھان مارو مجھے یہ لڑکی کسی صورت بھی چاہیے۔۔۔۔۔

جی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

جاواب منہ کیا دیکھ رہے ہو۔۔۔۔۔

اسے وہی جمے دیکھ حاشر دھارتا ہے تو وہ سب وہاں سے نو دو گیارہ ہوتے ہیں۔۔۔۔ان کے جاتے حاشر موبائل نکالتا کچن کی طرف جاتا ہے۔۔۔جہاں اسکا کھانا لگ چکا تھا۔۔۔۔۔

کچن میں داخل ہوتے اپنی کرسی پہ بیٹھ جاتا ہے تو ادب خان اسے دیکھ جلدی سے کھانا اسکے سامنے لاگاتا ہے۔۔۔۔فون کو کان سے لگائے وہ سامنے والے کے کال اٹھانے کا انتظار کرتا ہے۔۔۔۔جو کچھ پل میں اٹھالی جاتی ہے۔۔۔۔

ہیلو اقبال صاحب کیسے ہیں آپ۔۔۔۔

سامنے والے کی بات پہ۔ مسکراتا ہے۔۔۔

جیمیں ٹھیک ہوں۔۔آپ کی کال۔آئی تھی۔۔۔

وہ تھوڑا سوچ انداز میں بولتا ہے لیکن اگلے بندے کی بات پہ اسکے چہرے پہ چمک سی آجاتی ہے۔۔۔۔

جی جی اقبال صاحب زرور آئیں۔۔۔۔جی جی امبر ہی نام ہے اسکا۔۔۔۔۔رات تک آجائیں آپ ہم انتظار کریں گے آپکا۔۔۔۔

ساری بات کرتا وہ موبائل رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔ادب خان جسکے کان اسکی ہی طرف تھے امبر کا نام سنتے اسے کچھ غلط ہونے کا احساس شدد سے ہوتا ہے۔۔۔۔۔

کھانا کھاتے حاشر کو دیکھ ادب خان دل۔ہی دل میں اسے ہزاروں گالیاں نکال چکا ہوتا ہے۔۔۔۔۔اور رات کا پلین بھی کھرے کھرے سوچ لیتا ہے۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

تھیں کیا شیف کی نوکری زیادہ پسند آگی ہے۔۔۔

حاثم موبائل کان سے لگائے ادب خان کو تانہ مارتا ہے جس پہ دور بیٹھا ادب خان جھج بے شرموں کی طرح ہنس جاتا ہے۔۔۔۔۔

ویسے سر یہ نوکری اچھی ہے آلو پیاز ٹماٹر ہی کاٹنے ہوتے اور ایک انسان کا کھانا بنانا ہوتا۔۔۔آپ تو 10 لوگوں کا کام مجھ سے کرواتے تھے۔۔۔

ہم سمجھ آگیا ہے مجھے تم وہی رہنا چاہ رہے ہو اسلیے میں نے تمھاری جگہ بابر کو ہائر کرنے کا سوچا۔۔۔۔

ادب خان کا سانس ہی رک جاتا ہے اسکی بات پہ۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا!!!. سر نہیں میں تو مزاق کر رہا تھا۔۔۔۔

ادب خان جلدی سے بولتا ہے لیکن دوسری طرف سے حاثم کا قہقہ سن کے اسے 440 والٹ کا کرنٹ لگتا ہے۔۔۔۔۔

سر آپ ہنس رہے ہیں۔۔۔

کیوں میں نہیں ہنس سکتا۔۔۔۔

حاثم فون کو گھورتا سامنے دیکھتا ہے جہاں عین ٹرالی گھسیٹ کہ لا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

نہیں ہنس سکتے ہیں۔۔۔۔ لگتا ہے بھابھی کی سنگت کا اثر ہے۔۔۔۔

دن میں مجھے تم یہاں چاہیے ہو۔۔۔۔ سمجھ گے۔۔۔۔ 2

بنا اسکی سنے اپنی سناتا وہ کال کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔۔ جس پہ ادب خان منہ بناتا موبائل کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہ کبھی نہیں سدھر سکتے کسی کی سنتے ہی نہیں۔۔۔۔

منہ میں بربراتا وہ اپنے کام میں لگ جاتا ہے۔۔۔۔

موبائل رکھتے حاثم عین کو دیکھتا ہے جو چائے کا کپ اسکی طرف بڑھاتی ہے۔۔۔۔

سوری جان میں چائے نہیں پیتا۔۔۔۔

کپ کو ایک نظر دیکھ وہ عین کو دیکھتا مسکراتا ہے۔۔۔

کیا واقعی چائے نہیں پیتے آپ۔۔۔میں تو چائے لور ہوں مجھے تو ہر وقت چائے چاہیے ہوتی ہے۔۔۔۔

اپنا کپ لیتے وہ حاثم کی دوسری طرف بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

نظر آرہا ہے جیسے کپ تم نے بھرا ہے۔۔۔

اسکے کپ کو دیکھتا وہ میٹھا سا تنظ کرتا ہے جس پہ عین مسکراتے ایک سپ لیتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔جو مزے سے 32 سیپ لیتی ہے۔۔

عین وہ دیکھنا یہ کیا ہے۔۔۔

حاثم کے اچانک کھڑکی کی طرف اشارہ کرنے پہ وہ مڑ کے دیکھتی ہے اتنے میں وہ اسکا کپ پکڑ کے جہاں سے وہ گھونٹ بھر رہی تھی اسی جگہ سے گھونٹ بھرتا ہے۔۔۔۔

عین اسے حیرت سے دیکھتی ہے۔۔۔۔جو مزے سے کپ اسکی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔

یہ والی تو بہت مزے کی تھی چائے۔۔۔نیکسٹ ٹائم بھی یہی والی دینا مجھے۔۔۔۔

اسکی بات اور حرکت پہ عین کے کان شرم سے لال ہو جاتے ہیں۔۔۔۔وہ کپ پکڑ کے صوفے پہ چلی جاتی ہے۔۔۔۔

میری چائے پہ گندی نظر نہ رکھیں۔۔۔۔

غلط گندی نظر میری چائے پہ نہیں چائے پینی والی پہ ہے۔۔

حاثم کی بات پہ عین کے ہاتھ کانپ جاتے ہیں۔۔۔ نظر اٹھا کہ حاثم کی طرف دیکھتی ہے۔۔حاثم جو پہلے سے ہی اسے دیکھ رہا تھا دونوں کی نظروں کا ملنا اور خاموش فضا میں دونوں کی دھڑکنوں کا شور سنائی دیتا ہے۔۔۔۔۔

حاثم کی بولتی آنکھوں میں عین کو اپنا آپ ڈوبتا محسوس ہوتا ہے وہ ایک دم نظر جھکا جاتی ہے۔۔۔۔حاثم مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔پھر اٹھ کہ کوٹ پہنتا ہے۔۔۔۔

میں کسی کام سے جا رہا ہوں۔۔کچھ وقت تک آجاوں گا تم تیار ہو جانا آج باہر ڈنر کریں گے۔۔۔۔۔

لیکن باہر کیوں۔۔۔ہم۔گھر میں ہی کر لیں گے۔۔۔۔میں آپ کے لیے رات کا کھانا بنا لیتی ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکے جانے سے پہلے عین جلدی سے اپنی بات کہتی ہے۔۔۔۔حاثم پر سوچ نظر سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے تم بنالو میں آتا ہوں۔۔

اسکے قریب آتا عین کے گال پہ لب رکھتا باہر چلا جاتا ہے۔۔۔۔اسکے جاتے عین اپنے گال پہ ہاتھ رکھتی اسے دیکھتی ہے جو باہر نکل گیا ہوتا ہے

وہ جو کب بے خبر سو رہا ہوتا ہے اسکے کانوں میں مدھم مدھم سی ماؤی کی آواز آنے لگتی ہے جیسے وہ اسکا نام پکار رہی ہو۔۔۔۔اہستہ آہستی آنکھیں کھولتا ہے تو اسے اسکی آواز صاف سنائی دیتی ہے۔۔۔۔جو اسکا نام گانے کی طرح گاتے اسے جگا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

ازلاننننن جیی ازازازلاان جیی اٹھ جائں مجھے بھوک لگی ہے پیٹ میں چوہے کود رہے ہیں۔اززززلاا اننننن جیی ازازازلان جی۔۔۔۔

اسکا گاناسن ازلان کے چہرے پہ مسکراہٹ آتی ہے نظر جھکا کے ماوی کو دیکھتا ہے جو اسکے شرٹ کے ڈیزائن پہ انگلی پھیر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔دوائیوں کا اثر تھا جو وہ بہت گہری نیند سویا تھا۔۔۔

اززززلاننن جیییی اٹھ جائیں نا اب مجھے رونا آرہا ہے۔۔۔آپ کیوں نہیں اٹھ رہے۔۔۔۔۔

ماوی ایک دم اپنا سر اسکے سینے پہ مارتی ہے۔۔۔

اٹھ گیا ہو میری بھوکی بلی۔۔۔لیکن میری طبیعت نہیں سہی۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔

ماوی پریشان ہوتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

سر درد ہے۔۔، تمھیں میں نے اس دن چائے بنانی سیکھائی تھی نہ۔۔۔۔

جی، ماوی سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

تو جاوایک کپ چائے بنا کے لاو۔۔۔تب تک میں آڈر کرتا ہوں پیزا۔۔۔اٹھو شاباش۔۔۔۔

ماوی جلدی سے اٹھ جاتی ہے۔۔۔

میں بناتی ہوں۔۔۔۔آپ اٹھ جائیں۔۔۔۔

ماوی اسے کہتی کچن میں بھاگتی ہے۔۔۔۔۔اسکی پھرتی پہ وہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔

سائڈ سے موبائل اٹھاتا 2 پیزے اڈر کرتا دوبارہ لیٹ جاتا ہے۔۔۔۔

تھوری دیر بعد اسے حکمت صاحب کی کال آتی ہے۔۔۔۔جو اسکی طبیعت کا پوچھ کے اور کل گاؤں جانے کا کہ کے کال رکھ دیتے ہیں۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کال رکھتے ماوی چائے کا کپ لے کے آجاتی ہے۔۔۔ازلان کپ پکڑتا ہے جب بیل ہوتی ہے۔۔۔۔

میں دیکھتی ہوں۔۔۔۔

یہ پیسے لو پیزا والا ہو گا۔۔۔۔

کچھ نوٹ اسکی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔ جسے لے کے وہ باہر بھاگتی ہے۔۔۔۔ جلدی جلدی دروازہ کھولتی ہے۔۔۔۔اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

پیزا ہمارا۔۔۔۔

اسکے ہاتھ میں پیزا نہ دیکھ وہ پوچھتی ہے۔۔۔۔ جس پہ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتا ہے پہچان تو وہ اسے پہلے ہی گیا تھا۔۔۔۔اور ادے وہاں دیکھ شوکٹ بھی ہوا تھا لیکن پھر اپنی حیرت پہ قابو پاتا سامنے دیکھتا ہے جو افسوس بھری نظر سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

لیکن میرے پاس کوئی پیزا نہیں ہے۔۔۔۔

اسکی بات پہ ماؤی منہ بناتی ہے۔۔۔۔

پھر پیسے لینے کیوں آئے ہیں۔۔۔۔

کمر پہ ہاتھ رکھے وہ اسے گھورتی ہے۔۔۔۔تو اسے کچھ کچھ سمجھ آتا ہے۔۔۔۔

بچے میں پیزا والا نہیں ہوں۔۔۔۔۔

اسے وہ بچی ہی لگتی ہے۔۔۔۔

میرا پیزا کیوں نہیں لائے آپ میں ابھی شکایت لگاتی ہوں آپکی۔۔۔۔پیسے لینے آگے پیزا نہیں لائے۔۔

وہ منہ بنا کے اسے کہتی اندر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔اسکے جاتے وہ دوبارہ گھر کو دیکھتا وہ بھی اندر چلتا ہے۔۔۔

ازلان جی وہ بندہ پیسے مانگ رہا ہے لیکن پیزا نہیں دے رہا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان کے پاس آتی بچوں کی طرح شکایت لگاتی ہے۔۔۔۔

کیوں۔۔۔میں دیکھتا ہوں۔۔۔

ازلان کپ رکھتا اٹھتا ہے لیکن اندر آتے شخص کو دیکھ کچھ پل ہل بھی نہیں پاتا۔۔۔

بھائی،،۔۔ سرگوشی سے بھی کم آواز میں بولتا وہ اسکی طرف بڑھتا ہے اسکے دوسرے شخص کی بھی آنکھوں میں خوشی ہوتی ہے اسے دیکھ کے اسے گلے سے لاگتے سر کو چومتا ہے۔۔۔

بھائی کیسے ہیں آپ اور یہاں۔۔۔۔

اس سے الگ ہوتے وہ سامنے گھرے شخص کو دیکھتا ہے جو پیچھے گھری ماوٰی کو دیکھ رہا ہوتا ماوٰی تو کنفیوس ہوتی ہے اسے ابھی بھی وہ پیزا والا ہی لگ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

ڈیڈ سے حادثے کا سنا تو آگیا۔۔۔اب کیسے ہو

اسکی چوٹ کو آرام سے چھوتا ازلان سے پوچھتا ہے۔۔۔

اب بہتر ہوں۔۔

یہ کون ہے۔۔۔۔وہ جانتا تھا اسے لیکن پھر بھی پوچھ رہا تھا۔۔۔

یہ ماوی میری بیوی

پہلے جوش سے بولتے آخر بات آرام سے بولتا سر پہ ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔۔

ماوی یہ میرے بھائی ہیں۔۔۔۔حاثم خان۔۔۔

اسکا تعارف کرتے وہ ماوی کو سامنے کرتا ہے۔۔۔لیکن اگلی ماوی کی بات پہ دونوں ہی اسے گھورتے ہیں۔۔۔

یہ ہمارا پیزا کیوں نہیں لائے۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔۔پیسے لینے آگے ہنہ۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ منہ بنا کے اسے دیکھتی ہے۔۔۔حاثم اس چھوٹے سے پٹاکے کو دیکھتا ہے۔۔۔۔اسے عین کی پریشانی بلکل سہی لگتی ہے۔۔۔۔

میری بھوکی بلی یہ میرا بھائی ہے۔۔۔پیزا والا نہیں ہے۔۔۔

ازلان اسے اپنے ساتھ لگاتا کان میں بولتا ہے ماوی سمجھ کے سر ہاں میں ہلاتی

ہے۔۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ بھائی۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

ماوی مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔،، آجائیں بھائی بیٹھیں۔۔۔

ازلان اسے صوفے کی طرف اشارہ کرتا ہے تو وہ ایک نظر ماوی کو دیکھتا صوفے پہ

بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔ماوی بھی صوفے پہ بیٹھتی ہے۔۔۔جب دروازہ کھٹکتا ہے۔۔۔۔

ازلان باہر دیکھتا ہے تو پیزے والا ہوتا ہے وہ پیزا لے کے اندر آتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

یے لو تمھارا پیزا۔۔۔

ماوی کے سامنے بوکس رکھتا ہے تو وہ چمکتی آنکھوں سے جلدی سے ڈبہ کھول کھانا

شروع کر دیتی ہے۔۔۔۔حاثم اسکی جلد بازی پہ مسکراتا ہے۔۔۔

کیا تم اسے بھوکا رکھتے ہو۔۔۔۔

نہیں بھائی یہ تو بس کل رات آیا نہیں اسکے بعد سو گیا تو میری بھوکی بلی رات سے بھوکی ہے۔۔۔۔۔

ماوی کے ساتھ بیٹھتے وہ پیزا کھاتی ماوی کے سر پہ ہاتھ پھرتا ہے۔۔۔ مسکراتا ہے۔۔۔۔اسکی آنکھوں میں ماوی کے لیے محبت دیکھ حاثم کو اطمیناں ہوتا ہے۔۔۔۔اسے پہلی نظر میں مجبوری کا رشتہ لگا تھا۔۔۔۔ لیکن یہ محبت کا رشتہ تھا وہ ازلان کے رویے سے پتا چل رہا تھا۔۔۔

موم کو تو نہیں بتایا ہو گا۔۔۔۔،، حاثم کا پھر سوال آتا ہے۔۔۔

نہیں کل۔ جا رہا ہوں گھر۔۔۔۔تو ساتھ لے جاوں گا۔۔۔اور اچھا موقع دیکھ کے بتا دوں گا۔۔۔۔۔

حاثم سمجھ کے سر ہلاتا ہے۔۔۔

اس چوٹ کے ساتھ جاوگے۔۔۔۔

اب کیا کر سکتا ہوں میں نے پرومس کیا تھا شادی سے کچھ دن پہلے آجاوں گا۔۔۔آپ آئیں گے نہ شادی پہ۔۔۔۔

ازلان اپنی مجبوری بتاتا۔۔۔اس سے پوچھتا ہے۔۔۔

شادی والے دن آوں گا ایک سرپرائز کے ساتھ۔۔۔۔

سرپرائز؟

ازلان ناسمجھی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

اس دن پتا چل جائے گا۔۔۔۔۔تم سے کچھ ضروری بات بھی کرنی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ دونوں نہیں کھائیں گے۔۔۔۔

ماوی کو کھاتے ان دونوں کا خیال آہی جاتا تو پوچھ لیتی ہے۔۔۔۔

تم کھاو۔۔۔چپ کر کے۔۔۔

ازلان اسے ٹوکتا ہے۔۔۔۔

کیا ضروری بات۔۔۔؟ازلان کو تجسس ہوتا ہے۔۔۔

وہاں آ کے بتاوں گا۔۔۔۔

حاثم کھڑا ہوتا ماوی کے سامنے بیٹھتا ہے۔۔۔۔۔اسے اپنی سالی پلس بھابھی بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔اسے دیکھتے اسے عین کا خیال آتا ہے۔۔۔۔تو دل پر سکون ہوتا ہے۔۔۔۔

ماوی کے سر پے ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔

بہت پیاری ہو تم۔۔ تمھاری شادی میں نہیں آیا تو کوئی گفٹ بھی نہیں دے سکا یہ پیسے لو اپنی پسند کا کچھ لے لینا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم کچھ پیسے اسکی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔جسے دیکھ وہ نہ میں سر ہلاتی ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ازلان جی کہتے کسی سے پیسے نہیں لیتے، بری بات ہوتی ہے۔۔۔۔اماں بھی یہی کہتی تھی۔۔۔

چلو ازلان تم ہی اسے کچھ دلا دینا۔۔۔۔۔وہ اسکی بات پہ مسکراتا ازلان کی طرف پیسے کرتا ہے۔۔

اسکی ضرورت نہیں تھی ویسے بھائی۔۔۔۔

اگر تم مجھے بھی بتا دیتے اپنی شادی کا تو اچھا گفٹ دیتا۔۔۔۔

آپ تو جانتے ہیں ڈیڈ سے زیادہ مجھے آپ سے ڈر لگتا ہے۔۔ازلان ہنستا اسے دیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکے سر پہ ہاتھ رکھتا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

چلو میں چلتا ہوں۔۔۔۔

ازلان ہاں میں سر ہلاتا اسکے ساتھ ہی کھڑا ہوتا ہے۔۔۔اور اسے ساتھ دروازے تک جاتا ہے۔۔۔۔ایک دفعہ پھر حاشم اسے گلے لاگاتا ماتھا چومتا ہے۔۔۔وہ اس سے 2 سال چھوٹا تھا لیکن حاشم اسے ایسے ٹریڈ کرتا تھا جیسے وہ اس سے 10 سال چھوٹا ہو۔۔۔۔

وہ باہر نکل جاتا ہے۔۔۔ازلان دروازہ بند کرتا اندر آتا ہے جہاں ماوی ابھی تک کھانے میں مصروف ہوتی ہے۔۔۔ازلان اس کے ساتھ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔کچھ پل اسے دیکھتا ہے۔۔۔اسکے سر پے لیے ہجاب کے ایک سیرے کو کندھے پہ سیدھا کرتا اسکا ماتھا چومتا ہے محبت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

وہ اسکی معصوم بیوی تھی بلکل پاک بچوں کی طرح دنیاداری کی کوئی سمجھ نہیں تھی اسے۔۔۔ماں بہن کے بعد اسکی دنیا صرف ازلان تھا۔۔اور وہ ازلان کی محبت

تھی وہ دیوانہ تھا اسکا۔۔۔اور اسک دیوانگی کا حساس اس میں پہلی نظر میں ہی جاگا تھا۔۔وہ اسے اچھا برا سیکھا رہا تھا۔۔اور وہ ازلان کی ہر بات سیکھتی تھی۔۔۔اور ازلان کو کیا چاہیے تھا۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

✌😊

از قلم :[11:49 am, 18/05/2023] Afreen Blogger

آفرین شبیر

#hamnavamery

www.novelsclubb.com

EP.15

ادب خان کچن میں کھڑا باہر بیٹھے اقبال اور حاشر کو دیکھتا۔۔۔غصے سے اسکا خون خول رہا ہوتا ہے،اقبال کو دیکھ کے جو اپنی غلیظ نظروں سے امبر کو دیکھ رہا تھا حاشر

اسے تیار کروا کے لے آیا تھا۔۔،ادب خاب سے چائے بنانے کا کہا گیا تھا۔۔۔۔

ادب خان کو چائے کا پانی ابلتا دیکھ ایسے لگتا وہ پانی نہیں اسکا خون ابل۔۔۔۔۔چائے میں دودھ ڈالتے وہ کچھ منٹ بعد کپ میں نکالتا ہے۔۔۔۔2 کپ تیار کرتا اپنی پوکیٹ سے ایک پیکٹ نکالتا وہ اس کپ میں ڈال دیتا ہے۔۔۔۔۔چہرے پے شرارتی مسکراہٹ لیے ٹرے اٹھاتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔

امبر اسے آتا دیکھ نظر جھکا لیتی ہے اسے عجیب شرمندگی ہوتی ہے اسکے سامنے ایسے بیٹھنے پے۔۔۔۔

ادب خان ٹرے رکھتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔

اقبال صاحب چائے لیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر کپ انکی طرف کرتا جس پہ وہ مسکراتے کپ اٹھا لیتے ہیں۔۔۔۔کچھ وقت چائے پیتے باتیں ہوتی ہے۔۔۔۔۔اور اقبال صاحب امبر کو لیتے اوپر چل پڑتے ہیں۔۔۔۔حاشر بھی موبائل لیتا اپنے روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اوپر جاتے امبر مڑ کے کچن کی طرف دیکھتی ہے جہاں ادب خان کھڑا اسے ہی دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔دونوں کی نظریں ملتی ہے عجیب بے تاثر نظریں ہوتی ہے جو امبر کو بے چین کر دیتی ہے اسے لگتا ہے وہ ادب خان کو دھوکا دے رہی ہے۔۔۔۔اور پھر امبر نظر پھیر لیتی ہے۔۔۔۔

امبر کو روم میں لاتے اقبال صاحب اسکے سامنے کھڑے ہوتے ہیں۔۔۔۔امبر کے لیے یہ سب نیا نہیں تھا لیکن پھر بھی ڈر تھا یاد کھ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی ۔۔۔۔اسکے سامنے ادب خان کے آنکھیں بار بار آ رہی تھی

یار تم اتنے وقت میں بلکل نہیں بدلی پہلے کی طرح ہی خوبصورت ہو۔۔۔۔

اسکے ماتھے سے انگلی پھیرتے گال تک آتا کہتے اقبال اسے حوس بھری نظروں سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔۔جب اچانک سے اسے چکر سے آتے کچھ قدم دور ہوتا اپنے سر کو پکڑتا ہے امبر کچھ پریشان سی ہوتی اسے ایسے دیکھ۔۔۔۔جو چکراتے سر کے ساتھ اگلے سیکنڈ میں اسکے کندھے پی گرتا ہے۔۔۔اتنے بھاری انسان کے اچانک گرنے سے امبر کے قدم لڑکھراتے ہیں۔۔۔۔۔ابھی وہ اسے سمبھالتی جب اپنے ہی روم کا دروازہ کھولنے کی آواز پہ وہ دروازے کی طرف دیکھتی ہے جہاں سے نمودار ہونے والا اور کوئی نہیں ادب خان ہوتا ہے۔۔۔۔۔اقبال صاحب کا سر امبر کے کندھے پہ دیکھ وہ آندھی طوفان بنا اندر آتا فورا اسے اسے ہٹا کے صوفے پہ پھینکتا ہے۔۔۔۔۔امبر تو ابھی تک بت بنی کھری ہوتی ہے اسے سمجھ نہیں آتی یہ سب کیا ہو رہا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلووو

امبر کے ہاتھ پکڑتا وہ چلنے لگتا ہے امبر اسکا ہاتھ کھینچتی ہے۔۔۔

یہ سب کیاا اہے۔۔۔کیا تم نے اسے زہر دیا ہے۔۔

وہ چلاتی ہے اس پہ اسے لگتا ہے وہ انسان مر گیا ہے۔۔۔۔

ایسے کام میں نہیں کرتا ہاں بے ہوش ضرور کیا اس سالے کو۔۔۔۔ صبح تک ہوش آجائے گے تب تک ہمیں نکلنا ہے یہاں ہم دونوں کے علاوہ سب بے ہوش ہیں۔۔۔ہمارے نکلنے میں آسانی ہو گی۔۔۔۔آواب چلو۔۔۔

ادب خان ایک دفعہ پھر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔لیکن امبر دوبارہ اسے کھینچتی ہے۔۔۔

میں نہیں جا رہی۔۔۔۔۔کیوں تم مرنا چاہتے ہو۔۔۔

پہلے اس پے چلاتے آخر میں بے بسی سے اسے دیکھتی ہے۔۔اور یہاں ادب خان کا صبر ختم ہوتا ہے۔۔۔۔۔ صبح سے وہ اسکو یہاں سے لے جانے کے لیے خوار ہو رہا تھا اور وہ منع پہ منع کیے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

امبر کو کھینچتا دیوار کے ساتھ لگاتے خود اسے آگے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے اسے دیکھتا ہے ایک پل کو امبر اس سے ڈر جاتی ہے ان آنکھوں میں شرارت اور محبت ہی دیکھی تھی غصہ سے اسکا سامنا کبھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا کہا دوبارہ کہو، نہیں جاو گی۔۔۔۔اگر تم نہیں گئی تو انھیں بے ہوش کیا ہے تمھیں جان سے مار ڈالوں گا۔۔۔۔

پہلے تم کیا تھی کیا کرتی تھی مجھے فرق نہیں پرتا اس وقت نہ میں تمھیں جانتا تھا، نہ مجھے تم سے محبت تھی، لیکن اب ادب خان کی محبت ہو تم، اور میرے ہوتے اب کوئی اور تمھیں چھو لے تو لعنت ہے مجھ پہ میری محبت پہ۔۔۔۔چپ چاپ چلو یہاں سے میرا اور تمھارا نکاح ہو گا اس کے بعد کسی مائی کے لال میں اتنی ہمت نہیں ہو گی کے میری بیوی کو ہاتھ بھی لا گا سکے۔۔۔۔۔اور اگر تم خود نہیں جانا چاہو گی تو تمھیں یہی بھی مار کر جاوں گا کیوں کے میری غیرت گوارا نہیں کرتی کے اپنے دل

میں آنے والی لڑکی کو زندگی میں شامل نا کرتے اسے لوگوں کے حوالے کر دو دوں۔۔۔۔ادب خان ابھی اتنا بے غیرت نہیں ہوا۔۔۔۔عزت بنانا اور عزت کی حفاظت کرنا اچھے سے جانتا ہوں میں۔۔۔

یہ روپ تو اسنے پہلی بار دیکھا تھا وہ تو کچھ بولنے کے قابل ہی نہیں رہی تھی۔۔۔اسنے سنا تھا مرد غیرت مند ہوتا ہے۔۔۔۔لیکن اتنے بے غیرت مردوں کے درمیان رہ کے وہ مرد کے اس روپ کو بھول گئی تھی جسے ادب خان نے دوبارہ اسکے سامنے کیا تھا۔۔۔۔وہ اسکا محافظ بنا تھا وہ۔اسے کھینچتا ہے اور وہ اسکے ساتھ چل پڑتی ہے۔۔۔۔۔

اس بار کوئی مزحمت نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔مین گیٹ تک وہ اسے دیکھتی آئی تھی جیسے اسکے چہرے پہ کچھ ڈھونڈھ رہی ہو۔۔۔۔۔اسکے چہرے پہ سنجیدگی تھی۔۔امبر کو سمجھ نہیں آیا وہ غصہ تھا یا پریشانی۔۔۔۔۔

باہر بھی سب گارڈز گہری نیند سوئے پڑے تھے۔۔۔وہ آرام سے اسے لے کے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔رات ہونے والی تھی شام کے 6 بجے کا وقت تھا سب کی چائے میں نیند کی دو اڈال کے وہ پیلا گیا تھا۔۔۔۔۔امبر کو لے کے باہر نکلتا ہے۔۔۔۔تو سامنے ہی گاڑی کھڑی تھی جس میں وہ اسے پیچھے بیٹھاتا خود درایور سیٹ پہ بیٹھتا اپنے ساتھ والی سیٹ پہ دیکھتا ہے جہاں حاثم خان ہوتا ہے۔۔۔۔۔اور پر سوچ نظر سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

کون سی مسجد جانا ہے۔۔۔۔

حاثم کی آواز پہ وہ۔ایک نظر امبر کو دیکھتا ہے۔۔۔

میں تو سوچ رہا تھا بھابھی کے سامنے ہی ہو جائے نکاح۔۔۔۔

ادب خان کی ایک مسکراتی آواز آتی تو حاشم نفی میں سر ہلاتا افسوس کرتا رہ جاتا ہے۔۔۔ابھی کچھ وقت پہلے وہ پریشان تھا اور حاشم کو کال کر بیٹھا تھا اور اب ایسے ریلیکس تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

کچن میں کھڑا وہ چکن کڑاہی بنا رہا تھا۔۔۔بہت مہارت سے وہ مصالحے کڑاہی میں ڈالتا چمچ چلا رہا تھا ساتھ اسے شیلف پہ بیٹھی ماوی کو کو بھی سب سیکھا رہا تھا وہ پہلا شوہر تھا جو بیوی کو دنیاداری کے ساتھ گھر داری بھی سیکھا رہا تھا۔۔۔نمک چیک کرنے کے لیے وہ ایک چمچ کو کڑاہی کے مصالے سے بھرتا پھوک مار کے اسے ٹھنڈا کرتا ماوی کی طرف کرتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

چکھو اسے۔۔۔

ماوی چکھتی ہے اسے وہ کڑاہی بہت مزے کی لگتی ہے۔۔۔

نمک ٹھیک تھا۔۔۔۔

یہ سوال ماوی کو بہت مشکل لگتا ہے اسے تو سمجھ ہی نہیں آئی نمک سہی تھا یا نہیں ۔۔۔اسکے سوچتا دیکھ ازلان خود اسے چکھتا ہے اور اسے نمک کم۔ لگتا ہے وہ گھورتا ہے۔۔۔

تمھیں اتنا بھی نہیں پتا چلتا۔۔۔۔

وہ۔ نمک کی ڈبے سے نمک ڈالتا اسے دیکھتا اور پوچھتا ہے۔۔ماوی منہ بنا لیتی ہے۔۔۔۔

اگر نمک کم لگے تو اور ڈالنا ہوتا ہے ٹھیک ہے۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن مجھے نہیں پتا چلتا نمک کا۔۔۔

ماوی منہ بناتی ہے۔۔۔

منہ بنانا بہت آتا ہے کام کوئی نہیں آتا تمھیں۔۔۔

ماوی حیرت سے اسے دیکھتی بولتی ہے۔۔۔

آپ سے مجھے اماں والی فیلینگ آرہی ہیں۔۔وہ بھی ایسے ہی کہتی تھیں۔۔۔

سہی کہتی تھیں۔۔۔

ماوی پھر منہ بناتی اب کی بار ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ مسلسل اپنے سالن کو بھونتا ہے۔۔۔ گرمی میں کھڑے اسے پسینے آنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔اسکے ماتھے سے ٹپکتے پسینے کو دیکھ ماوی کو اچھا نہیں لگتا وہ نیچے اترتی ازلان کے پاس جاتی ہے۔۔۔اپنی ایریاں اٹھاتی ازلان کے ماتھے سے پسینے کو اپنے ڈوپٹے سے صاف کرتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان ایک دم اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔اب وہ اسکے چہرے پے پھونک مار رہی تھی ۔۔۔۔۔ازلان آنکھیں بند کرتا اسکے سانسوں کو اپنے چہرے پہ محسوس کرتا ہے۔۔۔۔۔پھر اسکے ماتھے کو کپڑے سے صاف کرتی ہے۔۔۔۔

آپ کو گرمی لگ رہی ہے نہ۔۔۔۔ازلان جی کچن میں پنکھا کیوں نہیں ہوتا۔۔۔

وہ ایک بے توکا سوال کرتی ہے کم از کم ازلان کو تو یہ ہی لگتا ہے۔۔۔۔

کیوں کے ہوا آگ کو بجھادے گی۔۔۔۔ہم ایک جگہ پہ یا تو پنکھا چلا سکتے ہیں یا چولہا۔۔۔۔ سمجھی۔۔۔

اسکے ماتھے پے انگلی بجاتا مسکرا جاتا ہے۔۔۔

جی۔۔۔۔ہم کل آپ کے گھر جائیں گے نہ۔۔۔۔

ازلان مسکراتا ہے اسکی بات پہ اسے اپنا گھر یاد آجاتا ہے موم، دادی، بہن وہ تینوں اسکے دل کے قریب تھی ازلان اگر سب سے زیادہ کسی سے ڈرتا تھا تو وہ اپنی ماں سے اور حاشم سے تھا۔۔۔۔۔ماں اسکی خانم تھی اصولوں کی پکی۔۔۔ان کے سامنے اگر کوئی ناانصافی ہو یا اسکی کوئی بات نہ سنی جائے، وہ ایک منٹ نہیں لگاتی تھی سزا دینے میں۔۔۔۔اور بچپن سے یہ سارے اصول ازلان توڑتا آیا ہے اور سزا سہتا آیا

تھا۔۔کیوں کے وہ بھی کچھ عادتوں پہ ماں پے تھا صرف کچھ باقی وہ باپ پہ گیا تھا شرارت میں۔۔۔۔۔حاثم اسکا برا بھائی تھا۔۔جتنا وہ نرم دل تھا پرواہ کرنے والا اتنا ہی جلاد بھی تھا غلطی پے معافی نہیں تھی۔۔۔حاثم کو اسکی ماں کچھ نہیں کہ سکتی تھی کیوں کے وہ اپنی ماں کا لاڈلا تھا۔۔۔لاڈلا ہونے کی وجہ حاثم اور خانم کی عادتوں کا ایک جیسا ہونا تھا۔۔۔۔

ایک دفعہ وہ پھر سالن کی طرف متوجہ ہوتا اسے دم پہ رکھتا ہے۔۔۔۔

میں نے تمھیں جو بتایا ہے ماؤی یاد ہے نہ۔۔۔

ماؤی زور زور سے سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔

بتاو زرا۔۔۔کیا کہا تھا میں نے۔۔۔

آپ نے کہا تھا میں وہاں جا کے کہوں گی کے میں ازلان جی۔۔۔نہیں نہیں ازلان سر کی وائف نہیں ہوں۔۔۔میں میں۔۔۔۔میں کیا تھی۔۔۔۔۔

ماوی بولتے بولتے سوچتی ہے اور پھر اسے وہ بات بھول گئی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ازلان جو اسے گھور رہا تھا آپنا ماتھا پیٹ لیتا ہے۔۔۔۔۔۔

تم کچھ نا کہنا میں ہی بولوں گا۔۔۔۔بس تم میری بات پے ہاں کر دینا ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

اپنی بات کہتا وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ جاتا ہے۔۔۔۔ماوی سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔اسے پکڑ کے دوبارہ شیلف پے بیٹھاتا اب وہ اپنے کھانے کی طرف موڑتا ہے۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

کیا آپکو یے نکاح قبول ہے۔۔۔۔

مولوی کی تیسری دفع پوچھنے پے بھی وہ ادب خان کو گھورتی قبول کرتی ہے۔۔۔۔ادب خان بلکل اسکے سامنے بیٹھا تھا۔۔۔۔عین تو خوشی سے پاگل

ہونے کو تھی اسے قبول کرنے پے خوشی سے اچھلتی حاثم کو دیکھتی ہے۔۔۔۔حاثم اسے مسکراتا دیکھ خود بھی مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

ادب خان بھی اسے اپنی زندگی میں دل و جان سے قبول کرتا ہے۔۔۔۔۔مولوی صاحب کو رخصت کرنے حاثم باہر تک جاتا ہے۔۔۔

امبر باجی مجھے یقین نہیں آرہا یے۔میں نے تو بس یہ سوچا تھا کے آپ بھی یہاں آجائیں لیکن ایسے میں نے نہیں سوچا تھا۔۔۔۔۔میں بہت خوش ہوں آپ وہاں سے نکل آئی۔۔

امبر کے گلے لگے وہ خوشی سے پھولے نہیں سما رہی ہوتی۔۔۔۔۔ادب خان اب ریلیکس ہوتا ہے۔۔۔حاثم کو اندر آتا دیکھ عین اسکی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

آپ مٹھائی تو لائیں منہ نہیں مٹھا کرنا کیا۔۔۔۔

میرے لیے تو تم ہی میری میٹھائی ہو۔۔۔۔

حاثم شرارتی نظروں سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔وہ۔خوشی سے چمکتی پھر رہی تھی اور یہ پہلی بار نہیں تھا وہ جب سے اسکے پاس آئی تھی وہ خوش تھی اور حاثم اسے خوش رکھنا جان گیا تھا۔۔۔۔

میں اس موقع کی مناسبت سے کہ رہی ہوں۔۔۔انکا منہ میٹھا کروانا ہے۔۔

ہلکی آواز میں کہتے اسے گھورتی ہے۔۔۔

اچھا،،،مجھے نہیں لگتا ان دونوں کو کسی مٹھائی کی ضرورت ہے۔۔۔۔

حاثم امبر کے گھورنے کو دیکھ چکا تھا۔۔۔اسے ادب خان کی حالت پہ ہنسی بھی آتی ہے۔

www.novelsclubb.com

میں کھانا لگاؤں۔۔۔۔

حاثم کی باتوں کو چھوڑ وہ ادب خان اور امبر سے پوچھتی ہے۔۔۔

پلیز لا گا لیں بھابھی۔۔۔میرے چوہے اب اندر ہی مر چکے ہیں۔۔۔بھوک سے۔۔۔۔

امبر کی خود پے خونخار نظروں کو اگنور کرتا وہ اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔عین کچن میں کھانا لگوانے جاتی ہے۔۔۔۔۔حاثم بھی اسکے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔ان دونوں کو جاتا دیکھ ادب خان اٹھ کے امبر کے پاس آتا ہے۔۔۔۔۔

نکاح مبارک بیگم۔۔

میرے منہ نہ لگو تم۔۔۔۔امبر کاٹ کھانے کو دوڑتی ہے۔۔۔اسکے مقابلے ادب خان ہنس پڑتا ہے۔۔۔۔

منہ تو میں لگوں گا لیکن روم میں۔۔۔۔

ایک آنکھ دباتا اسے چھیڑتا وہاں سے بھاگتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بے شرم، بے ہودہ انسان۔۔۔۔وہ ہلکی آواز میں اسے نئے لقب سے نوازتی ہے۔۔۔۔۔اسے تازہ تازہ غصہ تھا ادب خان پہ اور غصے کی وجہ کیا تھی وہ نہیں جانتی تھہ شاید ڈر تھا حاشر عالم کا جسے وہ 32 سال سے جانتی تھی۔۔۔۔وہ گھبراہٹ میں ادب خان پے غصہ نکال رہی تھی۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

کیسا تھا کھانا پھر۔۔۔۔

ازلان اپنی تعریف سننے کے لیے پوچھتا ہے باہر کی لائٹس بند کرتے دونوں اندر روم میں جا رہے تھے۔۔۔

بہت مزے کا تھا مجھے تو پتا ہی نہیں تھا کے آپ کے ہاتھ میں اتنا ذائقہ ہے۔۔۔۔

ماوی اسی کے پیچھے کھڑی بولتی ازلان کے کمر پے شاباشی کی طرح تھپکتی ہے اس بات سے انجان کے اسکے کمر زخمی تھی۔۔۔۔۔ماوی کے ہاتھ پڑنا تھا ازلان ایک دم

تڑپ جاتا ہے۔۔۔۔چیخ نما آواز اس کے منہ سے نکلتی ہے۔۔۔اور اتنی زور کی آواز ہوتی ہے کے ماوی ڈر کے پیچھے ہو جاتی ہے۔۔۔وہ ایک دم ماوی کی طرف مرتا ہے تکلیف اور ٹیس سے اسکا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔ماوی کو سمجھ نہیں آتی کیا اسکا ہاتھ اتنی زور کا لاگا۔

ازلان کو اپنے زخم سے خون رستا محسوس ہوتا ہے وہ بنا سوچے شرٹ اتارتا شیشے کے سامنے کھڑا ہوتا مڑ کے دیکھتا ہے۔۔۔۔ازلان کے بیک دیکھ ماوی حیرت سے منہ پے ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔۔

دونوں ہاتھ ڈریسنگ پہ رکھے وہ اپنی تکلیف کم ہونے کا انتظار کرتا ہے۔۔۔۔اور ماوی اسکے زخم کو دیکھ تڑپ جاتی ہے۔۔۔سفید پٹی اسکی آدھی کمر کو چھپا گئی تھی جس پے خون کے قطرے بنے ہوئے تھے۔۔۔۔آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو لیے وہ ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔

اازلانن جی۔

اسکی لڑکھراتی نم آواز پہ ازلان مڑ کے اسے دیکھتا ہے جو ایک منٹ میں پورا چہرہ آنسوں سے تر کر چکی تھی۔۔۔۔

ادھر آو رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

ایک ہاتھ اسکی طرف کیے وہ اسے بلاتا ہے ماوٰی نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔

یہ کیا ہوا آپ کو اتنی زیادہ چوٹ کیسے آئی۔۔۔

وہ اب باقاعدہ منہ بنا کے روتی ہے۔۔۔۔۔ازلان گہری سانس لے کے رہ جاتا ہے۔۔۔۔وہ اسے پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس لیے اپنی جلن پہ قابو پاتا اسکے سامنے ریلیکس ہوتا ہے دوبارہ اسے پکارتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر آو۔۔۔۔

وہ ہاتھ اسکی طرف کرتا ہے جسے وہ پکڑتی ہے ازلان اسے اپنے سامنے کرتا ہے آرام سے اسکے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔۔۔

میری وجہ سے آپکو درد ہوا سوری ازلان جی۔۔۔مجھے پکا والا نہیں پتا تھا۔۔۔پکا والا۔۔۔میری وجہ سے آپکو درد تو نہیں ہوا نہ ہے نہ۔۔۔۔

ازلان سے زیادہ وہ خود کو یقین دلانے کی کوشش کرتی ہے کے اسکی وجہ سے نہیں ہوا اسے کچھ۔۔۔اسے تکلیف ہوئی تھی اسے درد میں دیکھ کے۔۔۔۔ایک امید سے وہ اسے دیکھ رہی تھی ازلان نہ میں سر ہلاتا ہے اسکا ماتھا چومتا ہے۔۔۔اسے وہ اپنی فکر کرتی بہت پیاری لگی تھی۔۔۔۔اسکا ٹینس کم ہو گی تھی۔۔۔۔

میں کبھی آپکو تکلیف نہیں دوں گی ازلان جی،

اسکی بات پے وہ کچھ پل ساکت ہوتا ہے،وہ اس کی تکلیف کو محسوس کر رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم مجھے کبھی تکلیف دے بھی نہیں سکتی ماوی۔۔جس کے ہونے سے ہی میں اپنا ہر درد بھول جاتا ہوں۔۔وہ مجھے کیسے تکلیف پہنچا سکتی ہے بھلا تم تو میری پین کیلر

ہو۔۔۔۔جب تم میرے سینے سے لگتی ہو نہ تب ہی میرا سارا درد ختم ہو جاتا ہے لیکن تم روتے دیکھ یہاں درد ضرور ہوتا ہے۔۔۔۔

اسکا ہاتھ اپنے دل کے مقام پے رکھتا بولتا ہے۔۔۔۔

تم میرے دل میں دھڑکن بن کے دھڑکتی ہو۔۔۔۔میری محبت ہو تم۔۔۔۔

ماوی بنا پلکھ چھپکائے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

اب پریشان نہیں ہوے سہی ہو جائے گا۔۔۔۔چھوٹی سی چوٹ ہے۔۔۔۔آجاو

وہ اسے اپنے ساتھ لگاتا بستر تک لاتا ایک طرف لیٹا دیتا ہے۔۔۔۔۔

اب تم سو میں ابھی آتا ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکا ماتھا چومتا وہ واش روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔اسکے جانے تک ماوی اسے دیکھتی ہے دروازہ بند ہو جاتا ہے لیکن ماوی کی نظر اب بھی وہی ہوتی ہے۔۔۔۔

ازلان جو باہر خود کو مضبوط دیکھا رہا تھا واش روم میں آتے ایک دم ہاتھ بند کرتا ہے۔۔۔ٹیس ابھی بھی برداشت سے باہر تھی۔۔۔۔دروازے پے دونوں ہاتھ رکھتا وہ تکلیف کم۔ہونے کا انتظار کرتا ہے۔۔۔اگلے 10۔15 منٹ تک وہ اسی حالت میں رہتا ہے جب درد ختم ہوتی ہے تو چہرہ دھوتا دوا الگاتا باہر آتا ہے۔۔۔۔۔ماوی کی آنکھیں بند ہوتی ہے۔۔۔۔وہ سو چکی تھی۔۔۔۔۔اسکے سوتے معصوم چہرے کو دیکھ وہ مسکراتا ہے۔۔۔اور اپنی جگہ پہ جاتا لیٹ جاتا ہے۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

THANKS. FOR WATCHING

DO LIKE COMMENTS MUST❣️✌

[11:49 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم آفرین شبیر

EP.16..

ادب خان چائے کا کپ ایک ٹرے میں رکھے اپنے روم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔ نکاح کے بعد وہ امبر کو لے کے اپنے گھر آ گیا تھا۔۔۔اور آتے ہی وہ اس سے روم کا پوچھ کے وہاں چلی گئی تھی۔۔۔۔اسکے جاتے ادب خان چائے بناتا ہے اپنے اور امبر کے لیے اسے یہی ایک طریقہ اچھا لگا تھا اس سے بات کرنے کا کیونکہ وہ۔اتنا تو جان گیا تھا کے وہ چائے کی شوقین ہے کم از کم چائے دیکھ کے ہی پگھل جائے۔۔۔۔

دروازہ ہلکا سا کھول کے اندر جاتا ہے جہاں امبر بیڈ کی سائڈ پہ کچھ دیکھ رہی تھی دروازے کی آواز پے سیدھی ہو کے اسے دیکھتی دوبارہ اپنے کام میں لگ جاتی ہے اپنی اگنور ہونے پے ادب خان کا چہرہ اتر جاتا ہے۔۔۔۔

امبر تمھارے لیے چائے لایا ہوں۔۔۔۔

ادب خان اسے مخاطب کرتا ہے۔۔۔۔

وہی رکھ دو اور خود چلے جاو۔۔۔

بنا لحاظ کے وہ کہتی اپنے کام میں مگن رہتی ہے۔۔۔۔ادب خان اسکا غصہ سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔۔

یار تم غصہ کس بات پے ہو نکاح ہوا اس پے، وہاں سے لایا اس پے یا تم پے چلایا اس پی۔۔۔۔

وہ۔اسکا رخ اپنی طرف کرتا بے بسی سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل وہ اسے دیکھتی ہے پھر نظر جھکا کے اپنے ہاتھ کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔

کس بات کا۔۔۔۔۔

وہ نظر اٹھا کے اسے دیکھتی ہے ے ے۔۔

تم۔اتنے ریلکیس کیسے ہو۔۔۔کل جب وہ حاشر عالم جاگے گا تو قیامت لے آئے گا۔۔۔۔کیا تمھیں ڈر نہیں لگ رہا۔۔۔

ڈرتا میں صرف اللہ سے ہوں۔۔۔اسکے بعد تھوڑا سا حاثم سر سے بھی ڈرتا ہوں۔۔۔

سنجیدگی سے بولتا وہ آخر میں شرارتی انداز میں بولتا ہے۔۔۔۔

میں سیریس ہوں۔۔۔۔

ادب خان اسکا ہاتھ پکڑ کے بیڈ پے بیٹھاتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب تم بیوی ہو وہ اب کچھ نہیں کر سکتا تمھیں

اور تمھیں۔۔۔

بے ختیار اسکے منہ سے نکلتا ہے۔۔۔۔ادب خان مسکراجاتا اسے چھیڑتا ہے۔۔۔

اووووو تو یے سارا ڈر میری فکر میں تھا میں تو تمھیں برا مطلبی سمجھتا تھا۔۔۔

امبر اسے آنکھیں چھوٹی کرتے دیکھتی ہے۔۔۔ادب خان ہنستا چائے کا کپ اسے پکڑاتا ہے۔۔۔۔۔

یے لو چائے انجوئے کرو کل کی کل دیکھیں گے ابھی کا یہ پل حسین بناتے ہیں۔۔۔اور ہاں آج میں نے چائے بنائی ہے کل سے تم بناو گی۔۔۔ناشتہ کھانا سب۔۔۔۔

کیا نوکرانی بنا کے لائے ہو۔۔۔

اسکی بات پے وہ اسے گھورتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

یہی سمجھ لو۔۔۔۔۔

ادب خان اسے چھیڑتا ہے ہنستا ہے۔۔۔۔۔امبر دوبارہ اسے گھورتی ہے۔۔۔۔

اچھا بھئی چائے میں ہی بنالوں گا۔۔۔۔

ادب خان ہار مانتا ہے جس پے امبر مسکرا جاتی ہے۔۔۔اور ادب خان پر سکون ہوتا ہے۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

سورج کی روشنی چہرے پے پڑتے ماوی آنکھیں مسلتی اٹھتی ہے کچھ منٹ تو بچوں کی طرح انگڑیاں لیتی رہتی ہے۔۔۔ازلان جو پیکنگ کر رہا تھا اسکی حرکت دیکھ افسوس ہی کرتا ہے۔۔۔ماوی کی نظر اس پے جاتی ہے۔۔۔

آپ کیا کر رہے ہیں۔۔۔

پیکنگ۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک لفظی جواب دیتا وہ دوبارہ الماری میں جاتا ہے۔۔۔

میری بھی۔۔۔۔

جی میڈم آپکی ہی کر رہا ہوں۔۔۔۔میرا سارا سامان وہاں پہلے سے ہے۔۔۔۔

کپڑوں کو سمیٹ کے رکھتا ہے۔۔۔اسے دیکھتا ہے۔۔۔

اب اٹھو جاو فریش ہو جا کے۔۔۔

سوٹ کیس بند کرتا وپ اسے کہتا ہے۔۔۔۔ماوی چپل پھینتی ہے واش روم میں جاتی ہے۔۔۔

یااللہ اسے بڑا کر دے مجھ مظلوم۔پے رحم کر۔۔۔۔۔

ازلان ہاتھ اٹھا کے دعا کرتا اس بات سے انجان اسکی یہ دعا کس طرح اور کیسے پوری ہونے والی ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

www.novelsclubb.com

صبح جب خبر حاشر کو ملتی ہے کے امبر بھاگ گئی ہے۔۔۔وہ غصے سے پاگل ہوتا ہے اسے سب سے پہلا خیال ہی حاشر کا آتا ہے۔۔۔۔کیونکہ وہ ہی اسکا واحد دشمن بنا ہوا تھا۔۔۔۔وہ آندھی طوفان بنا حاثم کے گھر جاتا ہے۔۔۔۔

حاثم پہلے ہی گارڈز رکھ چکا تھا۔۔۔لیکن حاشر اتنے غصے میں ہوتا ہے کے وہ انھیں زخمی کرتا اندر چلا جاتا ہے۔۔حاشر کے کچھ آدمی بھی ساتھ ہوتے ہیں۔۔۔۔۔گھر میں گھستا وہ زور زور سے حاثم کو آواز دیتا ہے۔۔۔۔

حاثم باہر آ۔۔تجھے آج میں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔

حاثم سو رہا تھا عین واشروم میں تھی حاشر کی آواز پے ایک دم باہر آتی ہے۔۔۔۔۔اور بیڈ پے دیکھتی ہے حاثم ابھی تک سویا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

حاثم باہر آاااا

حاشر پھر چینختا ہے۔۔۔۔جب میڈ کچن سے باہر آتی ہے۔۔۔

کون ہیں جی آپ نکلیں اندر کیسے آئے۔۔۔۔

وہ میڈ حاشر کی طرف بڑھتی ہے حاشر غصے میں اسے تھپڑ مارتا ہے۔۔۔۔

اپنی اوقات میں رہو۔۔۔

عین ڈر کے حاثم کی طرف جاتی اسے اٹھاتی ہے۔۔۔۔

حاثمممم اٹھیں باہر وووہ آگیاااہے۔۔۔۔

اسے بازوں سے جھنجھورتی اٹھاتی ہے حاثم ہڑبڑاتا اٹھ جاتا ہے۔۔ عین کو پریشان دیکھ ایک دم نیند سے بیدار ہوتا ہے۔۔۔

کیا ہوا عین۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم وہ

ابھی عین کچھ کہتی جب حاشر کی آواز دوبارہ آتی ہے ایک پریشان نظر وہ عین کو دیکھتا جلدی سے اٹھ کے روم سے باہر جاتا ہے۔۔۔۔اسکا گھر میں گھسنا حاثم کو ایک آنکھ نہیں بھاتا۔۔۔۔وہ غصے میں نیچے آتا ہے۔۔۔۔

حاثم کو آتا دیکھ حاشر اسکی طرف بڑھتا حاثم کا گلے تک پہنچ جاتا ہے حاثم اسکے لیے تیار نہیں تھا۔۔ورنہ وہ اس طرح کی ہمت کبھی نہ کر پاتا۔۔۔۔

عین حیرت سے منہ پے ہاتھ رکھتی ہے۔۔اس حالت میں اسے سمجھ نہیں آتا کیا کرے۔۔۔۔

حاثم دم گھٹنے پے ہی اپنی ہوا میں آتا حاشر کے پیٹ پے اپنا پاوں مارتا ہے وار زور دار ہوتا ہے حاشر کا ہاتھ ڈھیلہ ہوتا ہے۔۔۔حاثم اسے ڈھیلہ ہوتا محسوس کر اسکے دونوں ہاتھوں کو پکڑ کے پیچھے مڑورتا اسکی کمر پے زوردار کک مارتا ہے۔۔۔۔

حاشر اب دور جا کے گرتا ہے۔۔۔۔اسکے گرتے حاثم ایک پاوں زمیں پے رکھ

حاشر پے جھکتا اسکا گریبان پکڑ کے اپنے سامنے کرتا خونخوار نظروں سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

تیری اتنی ہمت۔۔۔۔

کچھ نیند اور کچھ غصے سے لال ہوتی آنکھیں حاشر کی آنکھوں میں گاڑتا دھرا دھر اسکا چہرہ مکوں سے سوجا دیتا ہے آس پاس کھڑے حاشر کے بندوں کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوتی انھیں چھوڑوادے وہ ایک دوسرے کا منہ دیکھ کے رہ جاتے ہیں۔۔۔۔۔عین حاثم کو پاگلوں کی طرح مارتا دیکھ جلدی سے آگے بھرتی اسکا بازو پکڑ کے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔

حاثم چھوڑیں اسے حاثم نہیں کریں نہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشم اسکے پکڑنے پے ایک دم رکتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔جو آنسو سے تر چہرہ لیے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔گھبراہٹ سے اسکے ہاتھ پاوں کانپنے لگ جاتے ہیں۔۔۔۔حاشم اسکا گریبان چھوڑ کے اٹھتا ہے۔۔۔۔

دل تو چاہ رہا ہے یہی دفن کر دوں تجھے۔۔۔۔ذلیل انسان۔۔۔۔پولیس کو فون کرو۔۔۔۔

حاشر کو بولتا وہ میڈ کو دیکھتا ہے اور اسے پولیس کو بلانے کا کہتا ہے۔۔۔۔۔وہ جلدی سے پولیس کو فون ملاتی ہے۔۔۔۔۔حاشم کی نظر عین پے جاتی ہے جو ابھی تک اسکے بازو کو پکڑے کانپ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا دباتا عین کو اپنے ساتھ لگا کے بچوں کی طرح تھپکی دیتا ہے۔۔۔۔

ریلیکس عین۔۔۔۔۔

ایک نظر حاشر کو دیکھتی وہ اپنا چہرہ حاشم کے کندھے کے پیچھے چھپا لیتی ہے۔۔۔ جیسے وہ حاشر کو خون میں لتپت دیکھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔۔۔۔۔

حاشم کے مکوں سے اسکا دانت ہل گئے تھی کھنستا وہ اپنے ہونٹوں سے خون صاف کرتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

امبر کہاں ہے۔۔

ایک ہاتھ کے بل اٹھتا وہ امبر کا پوچھتا ہے۔۔۔ حاشم ایک خونخوار نظروں سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اگر اسے غائب کرنے میں بھی تیرا ہاتھ ہے تو یے بہت مہنگا پڑنے والا ہے۔۔۔۔ شرافت سے بتادے امبر کہاں ہے۔۔۔ اس کو رکھنا ہے رکھ امبر میرے حوالے کردے۔۔۔۔۔

عین کی طرف اشارہ کرتا اس سے بولا نہیں جاتا لیکن پھر بھی وہ مشکل سے دھمکی دیتا ہے۔۔۔۔

جا نہیں کرتا تیرے حوالے بتا کیا کرلے گا۔۔۔۔۔

حاشم اکڑ کے اسکے سامنے کھڑا ہوتا اسکی ہمت کو للکارتا ہے۔۔۔۔۔۔پولیس کے سائرن بجنے پے حاشم اسے گریبان سے پکڑ کے اٹھاتا ہے۔۔۔۔وہ جو اپنے ساتھ لوگ لایا تھا وہ اسکا حال دیکھ آگے ہی نہیں آئے تھے۔۔۔حاشم دروازے کی طرف دیکھتا ہے۔۔جہاں سے پولیس اندر آتی ہے۔۔۔۔وہ حاشر کو انکے سامنے پھینکتا ہے۔۔۔

لے جائیں اسے یہ آدمی میرے ہی گھر گھس کے مجھے دھمکی دے رہا ہے میری بیوی کو پریشان کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

پولیس والا ایک نظر حاشر کو دیکھتا ہے جو قابل رحم حالت میں ہوتا ہے پھر اپنے حوالدار سے کہتا اسے اٹھاتا ہے۔۔۔

آپ کو بھی ہمارے ساتھ آنا ہو گا۔۔۔ف آئی آر کے لیے۔۔۔

وہ پولیس والا حاشم کو دیکھ کے بولتا ہے۔۔۔

آپ چلیں میں آرہا ہوں۔۔۔۔

پولیس والا حاشر کو لے کے باہر جانے لگتا ہے۔۔۔۔جب حاشر کی نظر گھر کے اندر آتے امبر اور ادب خان پے جاتی ہے وہ پہلی ہی نظر میں ادب خان کو پہچان جاتا ہے۔۔۔۔۔امبر اسے اور اسکی حالت دیکھ ایک دم ڈر سی جاتی ہے۔۔۔۔۔ادب خان اسکا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتا ہے۔۔۔۔

مسٹر حاشر عالم اپنی نظریں میری بیوی سے ہٹالیں۔۔۔ورنہ جو حالت اس وقت آپ کی ہے میں اسکا لحاظ بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔

ادب خان کی سنجیدہ آواز پے حاشر عالم۔ہنس پڑتا ہے۔۔

ہاہامیری ہی ناک کے نیچے یے سب ہوتا رہا واہ حاثم خان داد دیتا ہوں تمھیں۔۔۔۔

ہنستے ادب خان کو دیکھتا بولتا ایک دم سنجیدہ ہو کے حاثم کو دیکھتا ہے

یہ سب بہت مہنگا پڑنے والا ہے بہت مہنگا۔۔۔۔۔

حاثم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ہے۔۔ایک پل کو واقعی حاثم چونکتا ہے۔۔۔۔لیکن خود پے قابو کر جاتا ہے۔۔۔۔

لے کے جاو اسے۔۔۔۔

حاثم کی بات پے پولیس اسے لے جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ادب خان آرام سے امبر کو اپنے ساتھ لگاتا بازو سہلاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نہ۔۔۔۔

امبر اسکی تسلی پے مسکراتی ہے۔۔۔۔۔وہی حال عین کا بھی تھا حاشر کی بات ابھی تک اسکے کانوں میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔وہ۔ایک دم حاشم کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

وہ دوبارہ آگیا تو۔۔۔کیا کرئے گا اب وہ۔۔۔۔

خوف زدہ لہجے میں وہ حاشم سے پوچھتی ہے۔۔۔۔۔حاشم اسکے ڈر کو محسوس کرتا اسے زور سے خود میں بھینچتا ہے۔۔۔

کچھ نہیں کر سکتا وہ۔۔۔۔کچھ بھی نہیں۔۔۔۔۔تم ریلیکس کرو میں ابھی پولیس سٹیشن سے آیا۔۔۔۔۔

اسکا سر تھپک کے وہ ادب خان کو لیتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

وہ پورے راستے ماوی کی باتوں سے لطف اندوز ہوتا آیا تھا کبھی کبھی وہ کچھ ایسا کہہ دیتی کے وہ ہنستا چلا جاتا کبھی اس پے اسے پیار آتا اور کبھی وہ بس گھور کے رہ

جاتا۔۔۔۔وہ اسے اپنے سکول کے نا جانے کون کون سے قصے سنا رہی تھی۔۔۔۔صبح کے نکلے شام ہونے کو تھی وہ بس پہنچنے والے تھے 76 گھنٹے کی ڈیوینگ کے بعد وہ ایک گاوں تھا شہر سے دور جہاں تھوری ترقی ہوئی تھی لیکن زیادہ نہیں وہاں کے لوگ بہت سادہ تھے کھیتی باری کر کے گزارہ کرتے تھے۔۔۔ان کسانوں کے بچے شہر میں پڑھ لکھ رہے تھے وہاں سے پڑھنے کا حق کسی سے نہیں چھینا گیا تھا۔۔۔لڑکا ہو یا لڑکی ہر کسی کو پڑھائی کا پورا حق تھا۔۔۔اسی گاوں میں ایک جدی پشتی رئیس کبیر خان کی حویلی تھی جو 10 سال پہلے دنیا سے رخصت ہو گے تھے وہ اس گاوں کے معاملات کے لیے سرپنچ اپنے اکلوتے بیٹے حکمت خان کو بنانا چاہتے تھے لیکن وہ۔اس عہدے پے آنے سے صاف انکار کر چکے تھے انھیں اپنی نوکری بہت عزیز تھی جس کے لیے وہ شہر آ گئے تھے۔۔کچھ سال کبیر خان اس عہدے کو سمبھالتے رہے لیکن انکے جانے کے بعد وہ عہدہ خالی ہو گیا۔۔۔کوئی خیال کرنے والا نہیں تھا تو کبیر خان کی بیوی نور جہاں

نے وہ عہدہ سمبھالا گاؤں کے معاملات دیکھنے تو تھے ہی۔۔۔۔کچھ سالوں بعد وہ اس سب سے تھک ہار کر یے کام اپنی بہو نیلم خان کو سونپ گئی جو گاؤں والو کے لیے خانم بن گئی تھی کیونکہ بیٹے سے انھیں امید نہیں تھی وہ ملک کی حفاظت کا ذمہ لے بیٹھا تھا۔۔اور اپنے ساتھ ازلان حاثم کو بھی الگ الگ فیلڈ کے لیے تیار کر چکا تھا۔۔۔حاثم کی دماغ اور بزنس سینس کو دیکھتے حکمت صاحب نے اسے بزنس کا مشورہ دیا تھا۔۔۔جسے وہ دل و جان سے قبول کر گیا تھا۔۔اور ازلان کو وہ اپنے ساتھ پولیس میں لے آئے تھے۔۔۔جس پے نیلم خان (ارف خانم) کافی احتجاج کیا لیکن حکمت صاحب نے وہی کیا جو چاہتے تھے۔۔۔

جیسے جیسے گھر قریب آرہا تھا ازلان کو گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ ماوی کو کیسے متعارف کروائے گا۔۔۔یہی سوچ رہا تھا۔۔۔ایک نظر ماوی کو دیکھتا ہے جو بچوں کی طرح خوش ہوتی باہر کھیتوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ گہری سانس لے کے رہ جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

[11:50 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: وہ جلدی جلدی سڑیاں اترتی نیچھے آرہی تھی وہ گول سیڑیاں تقیریبا10۔12 تھی پوری حویلی میں مزے دار کھانوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی آخری سیڑی پے کھری ہوکے وہ ایک گھری سانس لیتی اس خوشبو کو محسوس کرتی ہے جو بریانی کی تھی اور پورا گھر جانتا تھا یہ بریاں صرف ایل انسان کی پسندیدہ ہے۔۔۔۔وہ بھاگتی کچن میں جاتی ہے۔۔۔۔جہاں ایک عرت سب کو حکم دیتے خود چولہے پے کھری پتیلی میں چمچ چلارہی ہوتی ہے۔۔۔۔ڈوپٹے کو سر پے باندھے ڈھیلے سے کپڑوں میں وہ کہیں سے بھی اس گاوں کی خانم نہیں ایک ماں لگ رہی ہوتی ہے جو اپنے بیٹے کے آنے کی خوشی میں اسکی پسند کا کھانا بنانا چاہ رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

گلاب جامن منگوائیں ہیں۔۔۔۔

خانم کی آواز پے دروازے میں کھری حریم مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔اور ملازمہ ایک دوسرے کا منہ دیکھتی ہیں۔۔۔

وہ خانم ہم ابھی منگواتے ہیں۔۔۔ازلان بابا کے پہنچتے آجائے گے۔۔۔۔

تو شکل کیا دیکھ رہی ہو جاو۔۔۔۔

غصے سے اسے دیکھتی ہے تو ملازمہ بھاگتی ہے وہاں سے حریم کچن کی شیلف سے ٹیک لگاتے سلاد میں سے کھیرے اٹھا کے کھاتی ہے۔۔۔۔۔

آج پتا چل رہا ہے موم کے آپکا لاڈلا بیٹا آرہا ہے۔۔۔

حریم کی بات پے وہ مسکراتی ہے۔۔۔۔

لاڈلا نہیں شرارتی والا آرہا ہے لاڈلا تو موہا بھول ہی گیا ہے۔۔۔۔یے سب تمھارے باپ کی کارستانی ہے۔۔۔میرے بچوں کو بکھیر کے رکھ دیا۔۔۔خود تو شہر میں جا کے بیٹھ ہی گئے ہیں میرے بچوں کو بھی لے گئے۔۔۔۔

حکمت صاحب کی برائی خانم کا فیورٹ ٹوپک تھا۔۔۔

حریم افسوس سے نہ میں سر ہلاتی ہے یے بات وہ کم۔از کم ہزار بار سن چکی تھی۔۔۔۔۔

دیکھ زرہ وہ روسٹ بنا تمھارا جو ہوائی مشین میں۔۔۔۔

ہے۔۔۔۔ Air fryer موم ہوائی مشین نہیں

حریم ان درست کرتی ہے۔۔۔۔

کو ہوا ہی کہتے ہیں نہ۔۔۔۔ Air تو

افففف اماں میری۔۔۔

وہ پیار سے انکے گال کھینچتی مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔اور ہوائی مشین کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

بس کچھ ہی وقت میں حویلی آنے والی تھی وہ کچھ ہدایت ماوی لو بتا دینا چاہتا تھا۔۔۔ا

ماوی۔۔

اسکے پکارنے پے وہ ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ماوی کچھ اہم باتیں ہیں جنکا تمھیں وہاں خیال رکھنا ہو گا۔۔۔۔جیسے کے وہاں تم اور میں میاں بیوی نہیں ہوں گے۔۔۔۔تو تم مجھے زیادہ نہیں بلاو گی۔۔۔نہ میرے سے چپکو گی۔۔۔۔

اسکی آخری بات ماوی اسے منہ بنا کے دیکھتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نہیں آپ چپکتے ہیں مجھ سے۔۔۔بار بار

ازلان مسکراتا اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہے یے۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں خیال کروں گا۔۔۔۔اور ہاں یے لو۔۔۔۔

اسے کچھ یاد آتا ہے وہ بیگ سے موبائل نکالتا اسکی طرف کرتا ہے جسے ماوی جلدی سے پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔

اس میں میرا نمبر ہے۔۔۔۔تو وو

ابھی اسکی بات پوری بھی نہیں ہوئی تھی جب ماوی کی چہکتی آواز آتی ہے۔۔۔۔

اس میں گیم ہو گی۔۔۔آپیا کا موبائل تھا میں اس میں گانے بھی سنتی تھی اور گیم بھی کھیلتی تھی۔۔۔۔اس میں ہو گی نہ۔۔۔۔اماں۔تو مجھے موبائل نہیں دلاتی تھی۔۔۔۔

موبائل کو الٹ پلٹتی وہ خوشی سے بولتی ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔واقعی اسکی اماں نے اسے دنیا سے بہت دور رکھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس میں گیم ہے اگر کوئی تمھیں اور کرنی ہوئی تو میں کر دوں گا۔۔۔۔اس میں میرا نمبر سیو ہے تو میں کال کروں تم اٹھا لینا اب جب تک میں موم کو ہمارے نکاح کا بتا

نہیں دیتا تم اور میں اس پے ہی بات کریں گے۔۔۔اور جب میں تمھیں ملنے بلاوں آجانا۔۔اور سب کے سامنے ہم کم بات کریں گے میں نہیں چاہتا کوئی غلط سمجھے تمھیں۔۔۔اور تم بھی کم ہی بولنا کیونکہ تمھاری زبان کب پھسل جائے کچھ پتا نہیں چلتا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔

اسکے اتنی لمبی بات پے وہ صرف اتنا ہی کہتی ہے۔۔۔ازلان بس دعا ہی کرتا ہے کے وہ سمجھ گئی ہو۔۔۔

♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)

حاتم اور ادب خان پولیس سٹیشن سے واپس آتے ہیں جب امبر اور عین کو لاونج میں بیٹھے دیکھ وہیں آجاتے ہیں۔۔۔۔۔

عین انکے انتظار میں تھی انھیں آتا دیکھ ایک دم اٹھ کے حاشم کے پاس جاتی ہے۔۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔اب باہر تو نہیں آئے گا نہ وہ۔۔۔۔

اسے ڈر تھا جو ختم ہی نہیں ہو رہا تھا وہ اس وقت صرف ایک بہن بنی ہوئی تھی۔۔۔۔امبر کو بھی ڈر تھا لیکن اسنے آگے کا سب سوچنا چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔ لیکن عین کو فکر تھی تو اپنی بہن کی جو نہ جانے کہاں تھی۔۔

باہر تو وہ آجائے گا۔۔۔

کیا مطلب باہر آجائے گا۔۔۔۔۔

ایک دم عین چینختی ہے۔۔۔۔حاشم جو تھک کے بیٹھنے والا تھا اسکے چیخنے پے حیرت سے عین کو دیکھتا ہے دوبارہ کھڑا ہوتا ہے۔۔۔امبر اور ادب خان بھی عین کو دیکھتے ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

عین وہ کوئی قتل کا کیس نہیں ہے کے اسے عمر قید یا پھانسی ہو جائے صرف ایک لڑائی تھی وارنگ دے کے چھوڑ دیں گے۔۔۔۔۔

حاثم اسکی پریشانی سمجھتا نرمی سے بولتا ادب خان کو اشارہ کرتا ہے تو وہ امبر کو لے کے چلا جاتا ہے وہ نہیں چاہتا تھا ان کی باتیں کوئی سنن۔۔امبر پریشان ہو جاتی ہے عین کے برتاو کو دیکھ کے۔۔۔۔

اب وہ بدلہ لے گا۔۔۔میری بہن کو کب تک ڈھونڈ ہیں گے آپ۔۔۔آپ تو کہے رہے تھے جلدی ڈھونڈ لیں گے۔۔لیکن ابھی تک اسے نہیں ڈھونڈھا اوپر سے آپ اس سے لڑ کے بیٹھ گئے اب وہ نہیں چھوڑے گا آپ نے دیکھا نہیں وہ بدلے کا کہ کے گیا ہے۔۔۔سب برباد کر دے گا وہ۔۔۔۔سب برباد

www.novelsclubb.com

عین کی آواز نہ چاہتے ہوئے بھی تیز ہو جاتی ہے وہ پاگلوں کی طرح بولتی چلی جا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔حاثم اسکے پاس جاتا ہے اسکا ہاتھ پکڑتا ہے لیکن وہ جھٹک دیتی ہے۔۔حاثم پیچھے ہو جاتا ہے۔۔

وہ کچھ نہیں کر سکے گا میں ہوں نہ

آپ کچھ نہیں کر سکیں گیں اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔۔۔آپ سمجھتے کیوں نہیں میری بہن لاپتا ہے۔۔۔

عین غصے میں بولتی سائڈ میز پے رکھا گلاس زور سے زمین پے مارتی ہے ۔۔۔گلاس کے ٹوٹنے سے عین ایک دم ہوش میں آتی ہے وہ جو ساری باتیں اسکے سر پے سوار تھی اسکا سارا غصہ وہ حاثم پے نکال چکی تھی وہ حاثم کی طرف دیکھتی ہے جو اس ٹوٹے شیشے کے گلاس کو دیکھ ایک افسوس بھری نظر اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

وہ بے بس ہوتا ہے جو کسی کا غصہ میں کہا ایک لفظ نہیں برداشت کرتا تھا اپنی ہی محبوب بیوی کے سامنے بے بس تھا وہ اس بے سختی کرنے کا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔کچھ پل اسے دیکھتا وہ وہاں سے نکلتا چلا جاتا ہے اگر وہ وہاں رہتا تو وہ واقعی

عین پے غصہ کر جاتا۔۔۔۔اسکے جاتے عین اپنے سر پے بار بار ہاتھ مارتی

ہے۔۔۔۔۔

یے کیا کر دیا عین پاگل ہو گی ہے اس میں ان کا کیا قصور تھا۔۔

وہ خود کو کوستی دروازے کی طرف بھاگتی ہے لیکن حاشم کار لے کے نکل چکا ہوتا

ہے۔۔۔۔۔

سامنے بنی حویلی کو دیکھ ماوی کی آنکھیں کھلی رہ جاتی ہے۔۔

ازلان جی یے آپ کا گھر ہے۔۔۔۔

ازلان ہاں میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیسا لاگا ہے۔۔

بہت اچھا لگ رہا ہے۔۔۔یہاں کتنے کمرے ہوں گے۔۔۔۔

وہ باہر سے نظر آتی کھڑکیوں کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہمم تقریبا10 تک تو ہوں گے۔۔۔۔۔

ماوی اسکی بات پے خوشی سے دونوں ہاٹ آپس میں جوڑتی ہے۔۔۔۔

یہاں پے جب چھپن چھپائی کھیلنے میں کتنا مزاہ آتا ہو گا۔۔۔۔

ازلان اسکی بات پے اسے دیکھتا ہنستا ہے۔۔۔

چلو اب چھپن چھپائی کی کچھ لگتی۔۔۔۔

ازلان باہر نکلتا ہے ماوی بھی ساتھ ہی باہر آتی۔۔۔۔حویلی کے باہر کھرا گارڈر بھی خوش اخلاقی سے اس سے ملتا ہے وہ ماوی کو لے کے اندر جاتا ہے۔۔۔وہ حویلی باہر سے پرانے طرز کی تھی۔۔۔لیکن اندر سے بلکل موڈرن تھی ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس پے کبیر خان حکمت خان کی تصویریں تھی۔۔۔وہ اندر آتے ہیں جہاں ایک خالی چھوٹا سا صحن ہوتا دونوں طرف بیٹھک تھی ایک گھر کے استعمال کی اور دوسری مہمانوں کے وہ لیفٹ سائڈ پے جاتا ہے۔۔۔ماوی بھی اسکے پیچھے پیچھے

چلتی ہے۔۔۔لاونج تھا جہاں ایک طرف سیڑیاں جا رہی تھی۔۔۔وہ گول سیڑیاں شروع میں چھوٹی اور اوپر جاتے جاتے لمبی ہوتی جا رہی تھی اسی سیڑیوں پے کھڑی اپنی بہن کو دیکھ ازلان کے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلتے ہیں۔۔۔۔جو ہاتھ میں پلیٹ لیے سیڑیوں پے ہی کھڑی پکوڑے کھانے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

اوے ے ے بھوکر بیٹھ کے کھالے۔۔۔۔

ازلان کی مسکراتی آواز پے حریم دروازے کی طرف دیکھتی ہے اور اگلے ہی پل وہ بھاگتی ازلان کے گلے لگی ہوتی ہے۔۔۔

ازلان تم آگے اب آئے گا نہ مزاہ۔۔۔۔امی دادو ازلان آگیا ہے۔۔۔

حریم کے آواز دینے کی دیر تھی خانم کچن سے اور دادو اپنے نیچے بنے روم سے بھاہر آتی ازلان کے گلے لگتی پیار کرتی ہیں۔۔۔

اللہ یہ کیا ہوا ازلان ماتھے پے چوٹ۔۔۔

اپنی دادو سے جھک کے پیار لیتا ہے۔۔۔تو وہ فکر مندی سے بولتی ہے۔۔۔۔اس وقت وہاں مجود سب ماوی کو بھول گئے تھے۔۔۔۔۔ماوی مسکراتی انھیں دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

یہ کچھ نہیں چھوٹا سا مسلہ ہو گیا تھا بس۔۔۔۔

ازلان مسکراتا ہے۔۔۔۔

یے کون ہے۔۔۔۔۔

آخر وہ سوال آ ہی گیا تھا جس پے ازلان بچنا چاہ رہا تھا جو کہ نا ممکن تھا۔۔۔۔اور یے سوال آیا بھی خانم کی طرف سے تھا۔۔۔۔۔

وہ موم یہ ماوی ہے۔۔۔ایک کیس کے سلسیلے میں اسے میں پروڈیکٹ کر رہا ہوں اسکی جان کو خطرہ ہے اس لیے میں اسے وہاں اکیلا چھوڑ نہیں سکا تو ساتھ لے آیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیس, کیسا کیس ہے اسکا۔۔۔۔

دوبارہ سوال آتا ہے۔۔۔۔۔ازلان گڑبڑا جاتا ہے۔۔۔۔

موم اسکا شوہر اسے تنگ کرتا رہا تھا اور پھر ایک دن غصے میں طلاق دے دی جب یے اپنی ماں کے پاس گئی تو وہ اسکی طلاق کا سن کے دنیا سے رخصت ہو گئی اور تب اس کے شوہر کو پتا چلا یے لاکھوں کی جائداد کی اکیلی مالک ہے تو وہ اسکے پیچھے ہے اسلیے۔۔۔۔

ازلان اپنی طرف سے کہانی بنا کے بتاتا ہے۔۔۔وہ جو پورے راستے جو سوچتا آیا تھا وہ سب بھول گیا تھا۔۔اس وقت دماغ نے کام کرنا بلکل چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔۔وہ ایک نظر اپنی ماں کو دیکھتا ہے کے وہ مطمیئن ہوئی یا نہیں وہ اسے ہی گھور رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

لیکن پہلا کیس تو تم اسکی ماں پے کروا تنی چھوٹی لڑکی کی بھی کوئی شادی کرتا ہے ایسی بھی بھلا کیا مجبوری تھی۔۔۔اب تو گاؤں میں 18 سے اوپر لڑکی کی شادی کا رواج ہے یہ تو پھر شہر کی۔۔۔

وہ ماوی کو اوپر سے نیچے تک دیکھتی ہے نیلی لمبی فراک پہنے جو اسکے پاوں تک آ رہی تھی۔۔بلیک ڈوپٹے کو ہجاب کے طرح سے کور کیے وہ بہت چھوٹی سی لگ رہی تھی۔۔۔۔

اتنی پیاری بچی کی اس عمر میں طلاق اللہ غارک کرئے اس کے شوہر کو ظالم انسان

۔۔۔

دادی جو کب سے اسے دیکھ رہی تھی ایک دم بولتی ہیں ازلان کا اس بد دعا پے دل پہ ہاتھ جاتا ہے۔۔

ادھر آو کیا نام ہے تمھارا۔۔۔۔

خانم ایک ہاتھ آگے کرتی اسے بولاتی ہے وہ ازلان کو دیکھتی ہے اسکے سر ہلا کے ہاں کرنے پے وہ خانم کا ہاتھ پکڑتی انکے پاس جاتی ہے۔۔۔

ماوی نام ہے، میرا آپکا کیا نام ہے۔۔

اس سوال کی توقع وہ نہیں کر رہی تھی اسلیے مسکرا جاتی ہے۔۔۔

مجھے سب خانم کہتے تم بھی کہ سکتی ہو۔۔۔

خانم ہمممم بہت اچھا ہے نام آپکا مجھے پسند آیا۔۔۔۔

ازلان اسکی بات پے مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

اور میں حریم۔ازلان کی بہن۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم اپنا ہاتھ آگے کرتی ہے جسے ماوی خوشی خوشی ملاتی ہے۔۔۔۔

چلو آجاو ازلان تمھارا پسند کا سب کھانا بنایا ہے۔۔۔۔

اب انکا رخ ازلان کی طرف ہوتا ہے وہ۔اپنی ماں کے گرد حصار بناتا صوفے تک جاتے ہیں۔۔۔۔۔

ویسے تیرا باپ بھی انوکھا ہے۔۔۔اسے تیرے علاوہ کوئی اور نہیں ملتا جو ساری دنیا کی عورتوں کی ذمے داری تجھے دے دیتا ہے۔۔۔۔پہلے بھی دو لڑکیاں تیرے گھر ٹھہری تھی۔۔۔وہ تو میرا بچہ اتنا اچھا ہے کسی لڑکی پے بری نظر نہیں رکھتا ورنہ آج کل کے لڑکے توبہ۔۔میں تو پہلے ڈر ہی گئی تھی کے پتا نہیں اپنی بیوی تو نہیں لے آیا۔۔۔لیکن پھر اس لڑکی کو دیکھ کے سوچا کے یے ہو ہی نہیں سکتا یے تو بہت چھوٹی ہے۔۔

ازلان انکی بات سنتا جا رہا تھا آخری بات پے اسکی مسکراہٹ غائب ہوتی ہے۔۔۔وہ ایک نظر اپنے پیچھے حریم کے ساتھ اتی ماوی کو دیکھتا سوچتا ہے۔۔۔

اماں آپ کیا جانو اس چھوٹی سی لڑکی ہی آپ کے بیٹے کے دل پے برے مزے سے راج کر رہی ہے۔۔۔۔

اپنی ہی سوچ پے وہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

پولیس سٹیشن سے بیل کروا کے حاشر باہر آتا ہے اور بنا کسی سے بات کیے وہ اپنی کار میں بیٹھتا نکل جاتا ہے اپنے لوگوں کو پیچھے آنے سے بھی منع کر چکا تھا۔۔۔۔

گاڑی کو دوڑاتا وہ کچھ ہی وقت میں اپنی منزل پے ہوتا ہے سامنے بنی رنگ برنگی لائٹز سے سجئے اس گھر کو دیکھتا ہے جہاں لوگوں کا آنا جانا لگا تھا۔۔۔۔رات ہونے والی تھی لوگوں لا رش لگنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔۔وہ بنا کسی کو دیکھے اندر چلتا جاتا ہے۔۔۔۔۔عورتوں کے رش لگا تھا ہر عمر کی سجی سنوری عورتوں تھیں لیکن ایک پے بھی اسکی نظر نہیں جاتی وہاں سے نکلتا وہ ایک بڑے سے ہال میں آتا ہے۔۔۔۔وہ عورتیں اسے مڑ مڑ کے دیکھتی ہے جسکا آدھا منہ سوجا ہوا تھا۔۔۔۔۔ہال میں نظر دوڑاتا وہ ایک تخت پے بیٹھی عورت کو دیکھا اسکی طرف آ کے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

رسیہ بیگم۔۔۔

وہ جو اپنا پان کا ڈبہ کھولے بیٹھی تھی۔۔۔ایک دم سر اٹھا کے اسے دیکھتی خوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

جی آیا نواس کوٹھے کی شان بڑھا دی تو نے آ کے۔۔۔۔حاشر یہ بتا اتنے وقت بعد کیوں آیا ہے اب خیال آیا ہے تجھے ہمارا۔۔

وہ منہ موڑ جاتی ہے۔۔۔۔۔جیسے خفا ہو۔۔

رسیہ بیگم سب گڑ بر ہو گیا ہے۔۔۔۔

اسکی پریشان صورت دیکھ وہ ایک دم کھری ہوتی ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ہے چل میرے روم میں۔۔۔۔

اسکا ہاتھ پکڑتے وہ اپنے کمرے میں لے جاتی ہے۔۔۔۔

ہ

[11:50 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم

آفرین شبیر

#Hamnavamery

EP 18..

اپنے کمرے میں لاتے وہ اسے چھورتی ہیں۔۔۔۔

اب بول۔۔۔ کیا ہوا ہے تیرا دھندا کیسا چل رہا۔۔۔۔

حاشر انھیں ایک نظر دیکھتا پاس پڑے بیڈ پے بیٹھ کے سر ہاتھوں میں گرا لیتا ہے وہ کچھ پل ایسے ہی بیٹھا رہتا ہے پھر سر اٹھا کے رسیہ کو دیکھتا ہے جو اسکے منتظر کھری تھی

www.novelsclubb.com

آپ نے کہا تھا نہ ایک بار کے حاشر اس دنیا میں سب مہنگی چیز عورت ہے۔۔یے وہ سونے کی مرغی ہے جسے جتنا بھی استعمال کر لے یے تجھے مالا مال کرتی رہے گی۔۔

اگر کبھی بزنس کرنا ہو تو انکا کر لی۔۔۔میں نے وہی کیا لیکن آج وہ سب قیمتی چیزیں چھن گئی ہیں۔۔۔۔اب میں کیا کروں اتنی مشکل سے جال میں پھانسا تھا میں نے اب کچھ نہیں ہے۔۔

حاشر ساری بات اسے بتاتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔اور وہ غور سے اسے سنتی ہے۔۔۔۔ ہمممم مطلب سب خراب اس لڑکے نے کیا ہے۔۔۔

وہ سوچنے والے انداز میں اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔حاشر ہاں میں سر ہلا دیتا ہے۔۔۔

تو راستے سے ہٹا کیوں نہیں دیتا۔۔

رسیہ بے زاری سے بولتی ہے حاشر ایک دم اسے دیکھتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے۔۔۔بزنس کی دنیا میں اسکا ایک نام ہے اگر یہ پتا چلتا ہے کے اسکو مارنے میں میرا ہاتھ ہے تو میرے سے ویسے ہی سب نے پیچھے ہو جانا ہے۔۔۔۔جو ایک نام میرا بن رہا وہ بھی مٹ جانا ہے۔۔۔

سہی ہے تو فکر نہ کر لڑکیاں مجھ سے لے جا جو لینی ویسے بھی نیا مال آیا ہے۔۔۔۔دیکھ لے۔۔۔۔اور فکر نہ کر کام تیرا چلتا رہے گا جب تک رسیہ بیگم ہے۔۔۔۔۔باقی جو دشمنی اس نے مول لی ہے اسکا جواب تو منہ توڑ دیں گے ہی وہ تو مجھ پے چھوڑ دے میں دیکھ لوں گی۔۔۔۔۔

اسکے کندھے پے ہاتھ رکھتے بولتی ہے تو وہ اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

میں چلتا ہوں آرام کرنا چاہتا ہوں اب بہت تھک چکا ہوں۔۔۔۔۔۔

رک جا صبح چلا جائی۔۔۔۔

اسکے ساتھ وہ بھی کھڑے ہوتی بولتی ہیں۔۔

آپ کو پتا ہے ان عورتوں میں میرا دم گھٹتا ہے۔۔۔۔۔میں اپنے گھر ہی سکون سے سو سکوں گا۔۔۔۔

وہ۔وہاں کے ماحول سے بے زار ہوتا بولتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مال دیکھ لے۔۔۔آجا پھر جو تو کہے گا کل تک پہنچادوں گی۔۔۔

رسیہ کی بات پے وہ سر ہلاتا ہے۔۔۔اسکے ساتھ باہر نکلتا ہے۔۔۔ابھی دروازہ کھلتا ہی ہے جب سامنے کھری عورت کو دیکھ دونوں کے قدم رکتے ہیں۔۔۔رسیہ ایک نظر اسے دیکھ اپنا پان سے بھرا منہ چلاتی حاشر کو دیکھتی ہے۔۔۔

میں گودام جارہی ہوں تو آجائی۔۔۔

اپنا زمیں کو چھوتا ڈوپٹہ اٹھاتی چلی جاتی ہے۔۔۔پیچھے وہ عورت اور حاشر رہ جاتا ہے۔۔۔صاف گوری رنگت جس پے ہلکا سہ میکپ کیا ہوا تھا ڈوپٹے کو سر پے لیے وہ کوئی 4540 سال کی عقرت تھی۔۔۔کچھ پل وہ اس عورت کو دیکھتا ہے۔ لیکن بولتا کچھ نہیں ہے۔۔۔باآخر وہی بولتی ہے۔۔۔

ماں سے ملے بنا ہی جارہے تھے۔۔۔اتنے وقت بعد تو آئے تھے۔۔۔

ایک افسوس بھری مسکراہٹ سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

بس کام سے آیا تھا آپکے پاس آنے والا تھا سارے کام کے بعد۔۔۔۔

وہ ابھی بھی اپنی ماں کی طرف نظر تک اٹھا کے نہیں دیکھ سکا تھا یا دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

حاشر۔۔۔ کیا کر رہے ہو آج کل جو کام میں نے چھوڑنے کو کہا وہ چھوڑا نہیں نہ تم نے۔۔۔۔

وہ ابھی بھی نیچے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ وہ بے بس سی اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

ماں کی بات کی اہمیت نہیں ہے نہ تم نے تو رسیہ بیگم کو ہی خدا مان لیا ہے اسکے نقشے قدم پہ کیوں چل رہے ہو۔۔۔۔ تم یہ بھول کیوں جاتے ہو وہ ایک خدا جو اوپر بیٹھا ہے نہ وہ تمھیں ڈھیل دے رہا ہے جب اس نے رسی کھینچی نہ تو بچھتاو گے۔۔۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کو سمجھانے کی ایک اور کوشش کرتی ہیں۔۔۔

دے لی بد دعا اب جاوں۔

وہ تلخ لہجے میں کہتا جانے لگتا جب اسکی ماں اسکا ہاتھ پکڑتی ہے۔۔۔

مجھے لاگا تھا تو برا ہو جائے گا تو اپنی ماں کو اس جہنم سے نکال لے گا یا جو تیری ماں نے جھیلا ہے تو کسی اور عورت کو یہ سب جھیلنے نہیں دے گا لیکن میں غلط تھی ۔۔۔۔میں تجھے فرشتہ بنانا چاہتی تھی تو تو شیطان بن گیا ہے۔۔۔۔۔ڈر اللہ سے حاشر میری تو زندگی گزار گئی ہے اپنی زندگی سوار لے۔۔۔۔۔ناگناہ گار بن نہ ۔۔۔۔۔

شیطان کہے جانے پے حاشر کا دل ڈوب کے ابھرتا ہے۔۔۔۔۔

کیا شیطان۔۔۔میں شیطان ہوں نہ تو وہی ٹھیک ہوں۔۔یہ کام کر کے کم از کم دو وقت کی روٹی تو مل جاتی ہے کسی سے مانگنی تو نہیں پرتی نہ۔۔۔۔۔کسی کی تلے تو نہیں کرتا نہ۔۔۔

حاشر غصے میں اپنی ماں کو دیکھتا بولتا سر جھٹک دیتا ہے۔۔۔۔۔اسکی ماں افسوس سے اسے دیکھتی ہے وہ اسکا اکلوتا بیٹا تھا۔۔۔جسے وہ 15 سال کی عمر میں اس عذاب خانے میں لائی تھی۔۔۔۔۔اور اسے بھی کھو بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

اللہ تجھے ہدایت دے میری دعا ہے کے تیرے دل میں اللہ کی ناراضگی کا خوف پیدا ہو جائے۔۔۔۔

وہ اسے دیکھتی دل میں اسے دعا دیتی ہے اور ایسا کیسے نہ ہوتا ماں کوئی دعا دل سے دے اور وہ اسکے بچے کو نہ لگے۔۔۔۔حاشر جو ناگواری سے اسے دیکھ رہا تھا سر جھٹک کے نکل جاتا ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ازلان اپنی ماں کے پہلو میں بیٹھا ماوٰی کو دیکھ رہا تھا حریم اس سے باتیں کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن ماوٰی نے ایک لفظ نہیں بولا تھا صرف مسکرا رہی تھی اور

ازلان جانتا تھا وہ اسکے منا کرنے کی وجہ سے بات نہیں کر رہی تھی ورنہ وہ پٹر پٹر اسکی شروع رہتی۔۔۔ایک یہ عادت ازلان کو اس میں بہت پیاری لگتی تھی وہ ساری باتیں مانتی تھی اسکی۔۔۔۔

اففو میں ہی کب سے بولتی جا رہی ہوں تم بھی کچھ بول لو۔۔۔۔

حریم مصنوعی غصے سے اسے دیکھتی ہے

ازلان جی نے منع کیا ہے کہ میں بات نہیں کروں۔۔

وہ سکون سے بولتی ازلان کا سکون برباد کر دیتی ہے۔۔۔

ازلان جو بہت پیار سے اسے دیکھ رہا تھا ایک دم سیدھا ہوتا ہے دادی، حریم، خانم تینوں کی نظریں ایک ساتھ ازلان کی طرف اٹھتی ہے اور ازلان کا دل ڈوب سا جاتا ہے۔۔۔۔۔

کیوں تو نے کیوں منع کیا اسے بولنے سے۔۔۔

سوال دادی کی طرف سے آتا ہے۔۔

دادی میں نے بولنے سے تو نہیں ہاں فضول بولنے سے منع کیا تھا۔۔۔یہ ویسے ہی بہت بچکانا باتیں کرتی ہے۔۔۔۔تو اسلیے۔۔۔تم بول سکتی ہو اب ماوی۔۔۔

ازلان مصنوعی مسکراتا دانت پیستا اسے اجازت دیتا ہے جس پے ماوی کا چہرہ کھل سا جاتا ہے۔۔

یہ کیا بات ہوئی وہ جیسی ہے ویسی ہی باتیں کرے گی نہ۔۔۔۔اور مجھے ابھی بھی غصے اسکی ماں پے آرہا ہے زرا خیال نہیں آیا پھول جیسی بچی کی شادی کر دی۔۔۔۔

خانم کی بات پے ماوی ایک دم بولتی ہے۔۔۔۔اجازت جو مل گئی تھی بولنے ۔۔۔ 😁 کی

www.novelsclubb.com

لیکن میری اماں نے تو شادی نہیں کروائی۔۔۔

اب جھٹکا دادی اور خانم دونوں کو لگتا ہے۔۔۔۔

تو کیا خود شادی کی ہے بھاگ کے۔۔۔۔

یہ سوال حریم کا ہوتا ہے اسکے لہجے میں تجسس ہوتا ہے۔۔۔۔۔

نہیں بھاگ کے تو نہیں بیٹھ کے ہی ہے۔۔۔۔

وہ اپنی معصومیت سے بولتی ہے۔۔۔۔اور اس وقت ازلان کو اسکی معصومیت خطرہ کی گھنٹی لگ رہی تھی۔۔۔۔

ازلان کا ہاتھ بے اختیار اٹھتا ہے اور اپنے ماتھے پے پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

تجھے شرم نہیں آئی۔۔۔

دادی غصے سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ سامنے بیٹی سب چیزوں سے انجان برے پر سکون انداز میں نہیں میں سر ہلا دیتی ہے۔۔۔

نہیں۔۔۔۔

دادی خانم حریم تینوں کے منہ کھلے رہ جاتے

ے ہیں۔۔۔

ازلان یہ کیا کہ رہی ہے۔۔۔۔

خانم کا رخ اب ازلان کی طرف ہوتا ہے۔۔۔۔

موم وہ ایسے ہی بول رہی اس کے شوہر نے اسی معصومیت کا فائدہ اٹھاتے اس سے نکاح کیا تھا۔۔۔۔بھاگا کے۔۔۔تو۔۔۔۔ارے واہ گلاب جامن۔۔۔۔میں اتنی دیر سے آیا ہوں یے یہ اب کیوں آرہے ہین۔۔۔۔

اچانک ازلان بات کا رخ بدلتا۔۔۔۔سب کی توجہ گلاب جامن کی طرف جاتی ہے جو مازمہ ٹرے میں لے کے آرہی ہوتی ہے۔۔۔حریم کھڑے ہوتی ٹرے ہاتھ میں لیتی ازلان کی طرف آتی ہے۔۔۔۔

یہ لو سپیشل موم نے تمھارے لیے مانگوائی ہے۔۔۔

ازلان مسکراتا ایک پیالا اٹھالیتا ہے۔۔۔۔پھر حریم۔سب کو دیتی ماوی کی طرف آتی ہے اور ٹرے اسکے سامنے کرتی ہے۔۔۔۔

کیا میں 2 لے لوں۔۔۔

دو انگلیاں اٹھا کے پوچھتی ہے حریم مسکراتی ہے۔۔۔۔

تم 43 بھی لے سکتی ہو۔۔۔ہمارے پاس اور ہیں۔۔۔جتنا دل کرئے لے لو۔۔۔۔

واقعی۔۔۔پھر میں کل بھی کھاوں گی مجھے یہ مٹھائی بہت پسند ہے۔۔۔۔۔

وہ خوشی سے چہک جاتی ہے۔۔۔۔حریم اسکے گال کھینچتی اسکے پاس ہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تبھی میں کہوں تم اتنی میٹھی کیوں ہو۔۔۔۔

حریم اسے چھیرتی اسکے گالوں کو چومتی ہے اور ازلان حریم کو دیکھ منہ بناتا دل ہی دل میں دھائی دیتا ہے۔۔۔۔

ہائے مجھے بھی اپنے کپ کیک کو پیار کرنا ہے لیکن یے ظالم۔سماج۔۔

وہ سب کو دیکھتا اپنے دل پے پتھر رکھتا وہی بیٹھا رہتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حاثم بے مقصد کار سڑک پے چلا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔اسے باہر نکلے 3 گھنٹے ہو گے تھے۔۔۔اور اس وقت سے اسکے دماغ میں الگ جنگ لگی ہوئی تھی۔۔پورے 3 گھنٹے بعد وہ گھر کی دھیلز سے اندر آیا تھا اور عین کو اپنے انتظار میں وہی پایا تھا۔۔۔۔ دروازے سے تھورے فاصلے پے وہ ادھر سے ادھر چکر لگاتی کچھ بے چین سی تھی ایک دم نظر اٹھا کے وہ دروازے کی طرف دیکھتی ہے جو وہ پیچھلے 3 گھنٹے سے کر رہی تھی بار بار دروازے کی طرف دیکھنا۔۔۔وہاں حاثم کو کھرے دیکھ اسکی جان میں جان آتی ہے بھاگتے ہوئے وہ اسکے پاس جاتی ہے۔۔۔۔جب حاثم اسکی سائڈ سے نکلتا آگے بھڑ جاتا ہے۔۔۔۔۔

عین کو لگتا ہے کسی نے اسکا دل مٹھی میں لے کے پسیج دیا ہو۔۔۔۔وہ دوبارہ اسے پیچھے بھاگتی ہے۔۔

آپ کہاں چلے گئے تھے۔۔۔۔

حاثم بنا کوئی جواب دیے سیڑیاں چلنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

آپ کھانا کھائیں گے نہ میں لگاوں۔۔۔۔

اب خوش اخلاقی سے پوچھتی ہے۔۔۔۔

مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔

عین کا چہرہ اتر جاتا ہے وہ یہ نہیں کہ سکی تھی کے میں تو بھوکی ہوں نہ۔۔۔۔وہی کھڑی وہ اسے روم میں جاتا دیکھتی رہتی ہے۔۔۔اسنے خود اسے ناراض کیا تھا تو منانہ بھی اسے تھا۔۔۔جو کے بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔وہ ماوٗی نہیں تھا جس تھورا سا

www.novelsclubb.com

بچکار دیا جائے پسند کی چیز دے دی جائے تو وہ مان. جائے۔۔۔۔بے اختیار اسکی آنکھیں بھیگ جاتی ہیں۔۔۔آنکھیں صاف کرتی وہ اوپر جاتی ہے۔۔۔۔۔

روم میں داخل ہوتے اسکی نظر حاثم پے جاتی ہے۔۔۔جو بیڈ پے لیٹ چکا تھا ۔۔۔۔شوز اور کوٹ جو اسنے اتارا تھا عین اسے انکی جگہ پی رکھتی حاثم کے پاس کھری کچھ وقت ایسے ہی دیکھتی رہتی ہے۔۔۔۔۔اسے سمجھ نہیں آتی بات کیسے کرے۔۔۔۔اسے اپنی حالت پے رونا آتا ہے۔۔۔۔۔۔

میں جانتی ہوں آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔۔

حاثم کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا۔۔۔۔

آپ نے تو کہا تھا آپ محبت کرتے ہیں مجھ سے۔۔۔۔۔کیا بس اتنی ہی محبت تھی آپکو کہ ایک بار میں نے اپنا حواس کھوئے اور آپ نے مجھ سے منہ موڑ لیا۔۔۔۔

اسکی آواز آہستہ تھی لیکن اتنی بھی نہیں کے حاثم سن نہ سکتا ایک دم وہ ہاتھ ہٹا کے اسے دیکھتا ہے۔۔۔ مشکل سے خود کو رونے سے روکے وہ ہاتھوں کو مسل رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ حاثم سیدھا ہوتا اسے گود میں بیٹھاتا اسکا سر اپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔۔ اسکی توجہ ملنے کی دیر تھی وہ جو بھری بیٹھی تھی ایک دم زار و قطار رو پرتی ہے۔۔۔۔۔

آپ بدل گئے ہو۔۔۔۔ وہ بھی صرف ایک ہفتے میں۔۔۔۔

نروٹھے پن سے بولتے شکوا کرتی ہے حاثم بیڈ سے ٹیک لاگاتا ہے۔۔۔۔

سچ کہتے ہیں جب محبت مل جائے نہ پھر قدر نہیں رہتی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایک اور شکوہ آتا ہے۔۔۔۔

اب یے الزام ہے مجھ معصوم پے۔۔۔۔

حاثم احتجاج کرتا ہے وہ سر اٹھا کے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

الزام نہیں ہے سچ۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا چہرے پے بکھرے بالوں کو پیچھے کرتا ہے۔۔۔۔

میں تو اس بات پے شکر کر رہا ہوں کے وہ گلاس تم۔نے زمیں پے مارا اگر میرے سر پے مار دیتی تو کیا عزت رہ جاتی میری۔۔۔۔

حاثم اپنی بات پے قہقہ لگاتا ہے۔۔۔۔۔لیکن عین شرمندہ ہو جاتی ہے۔۔۔۔

مجھے نہیں سمجھ آ رہی مجھے کیا ہو گیا تھا۔۔۔شاید اسکی باتوں کو میں نے خود پے سوار کر لیا تھا اور یے سب ہو گیا سوری۔۔۔۔۔مجھے ایسے نہیں کرنا تھا میں کبھی اتنا غصہ نہیں کرتی ہوں۔۔۔آپ اب بھی ناراض ہیں کیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین شرمندہ سی بولتی ہے حاثم مسکراتا ہے۔۔۔

ناراض تو تھا میں اسکی وجہ تمھارا چلانا نہیں تھا۔۔ تمھارا میرے اوپر اعتبار نہ ہونا تھا ۔۔۔۔میں تمھارا اعتبار نہیں جیت سکا نہ ابھی تک۔۔۔

حاثم اسکے ہاتھوں کی انگلیوں کا اپنی انگلیوں میں الجھاتا ہے۔۔۔۔عین پھر شرمندہ ہوتی ہے۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے۔۔۔۔مجھے یقین ہے آپ پر۔۔۔اس وقت میں غصے میں تھی۔۔۔۔

بعض اوقات انسان غصے میں ہی سچ بولتا ہے۔۔۔۔

عین سر اٹھا کے اسے دیکھتی ہے۔۔

تم نے اپنے شوہر کو نکما ہی سمجھ لیا ہے۔۔۔ہے نہ۔۔۔جو کچھ نہیں کر سکتا۔۔۔

حاثم اسکی اانکھوں میں دیکھ شکوہ کرتا ہے۔۔۔۔عین نظر جھکا لیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ طاقتور ہے اور برا بھی۔۔۔اور جو برا انسان ہوتا ہے وہ، وہ کچھ بھی کر سکتا ہے جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔۔جب اسنے مجھ سے میری ماں چھین لی تو اگر آپ کو

کچھ ہو گیا تو۔۔۔میں ڈرتی ہوں اس سب سے۔۔۔ابھی تک اپنی بہن سے نہیں ملی وہ نا جانے کیسی ہو گی کہاں ہو گی۔۔۔۔ماں کو کھو چکی ہوں۔۔۔۔۔

وہ روتے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

برائی جتنی بھی طاقتور کیوں نہ ہو اچھائی کے آگے بہت کمزور ہے۔۔۔۔اور ایک بات یاد رکھنا تمھارا شوہر کوئی عام انسان نہیں ہے ایک نام ہے میرا تو تمھیں اس دو نمبر لوگوں سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔۔جب تک میں ہوں تمھارے پاس۔۔۔میرے ہوتے کسی بھی قسم کی ٹینشن لینے کی تمھیں بلکل ضرورت نہیں ہے۔۔۔۔تم صرف مجھے سوچو اور کسی کو نہیں۔۔۔۔سمجھی۔۔

وہ سنجیدگی سے بولتا ہے اسکے ہاتھ کی ہتیلی کو سہلاتا ہے۔۔۔۔

مطلب آپ اب خفا نہیں ہیں نہ۔۔۔۔

تھوڑا سا۔۔۔

۔۔۔۔اسکی بات پے عین جھٹکے سے اٹھتی ہے۔۔۔

ابھی تک۔۔اچھا چلو ٹھیک ہے میں کیسے مناوں آپ کو پھر۔۔۔۔

یہ تو تم جانو۔۔۔وہ کندھے اچکا دیتا ہے۔۔۔اب وہ اسے تنگ کرنے کے موڈ میں آگیا تھا۔۔۔۔غصہ ناراضگی تو اسی وقت ہی ختم ہو گی تھی جب وہ اسکے انتظار میں کھڑی نظر آئی تھی۔۔۔۔

آپ اگر ماؤی کی طرح ہوتے تو میں آپ کو گلے لگاتی آپ کے گال چومتی اور ایک چاکلیٹ دیتی کیونکہ وہ اگثر ایسے مان جاتی تھی۔۔۔۔

عین سوچنے والے انداز میں بولتی ہے۔۔۔

بس چوکلیٹ والا اوپشن چھوڑ کے باقی سب تم میرے ساتھ بھی کر سکتی ہو ہو سکتا ہے میں مان جاوں۔

عین اسے دیکھتی ہے اسکی چلاکی پے ایک ہاتھ اسکے. بازو پے مارتی ہے۔۔۔۔۔

ایسا کچھ نہیں کرنے والی میں وہ بچی تھی آپ کوئی بچے ہیں اور میں کھانا لا رہی ہوں

چپ چاپ کھانا کھائیں۔۔۔اور اچھے لوگوں کی طرح سو جائیں۔۔۔

وہ کہتی دروازے کی طرف جاتی ہے جب پیچھے سے حاشر کی آواز آتی ہے۔۔۔۔۔

منا کے تو جاو۔۔۔۔میں ابھی مانہ نہیں ہوں۔۔۔۔

وہ منہ بنا کہ بولتا ہے عین مڑ کے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

آپ کھانا کھائیں اسکے بعد مناتی ہوں آپ کو میں۔۔۔

اپنی بہن کے طریقے سے۔۔۔

حاشم شرارتی انداز میں پوچھتا ہے عین آنکھیں چھوٹی کرتے اسے دیکھتی اپنے ہتیلی کو مکے کی طرح بنا کے دوسرے ہاتھ میں مارتی ہے

نہیں آپنے طریقے سے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین کی بات اور حرکت پے حاشم ہنستا چلا جاتا ہے اور وہ اسے ہنستا دیکھ مسکراتی باہر نکل جاتی ہے۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

یہ دیکھ آجا کل ہی کچھ لڑکیاں آئی ہیں۔۔۔۔تو دیکھ لے۔۔۔۔

رسیہ پان والا منہ چلاتی حاشر کے ساتھ گودام میں جاتی ہے دروازہ کھلتے ہی اسے ڈری سہمی لڑکیاں نظر آتی ہے۔۔۔۔5 کے قریب لڑکیاں تھی جو لائن سے ایک دوسرے کے ساتھ لگ کے بیٹھی تھی۔۔۔۔

حاشر کو اور رسیہ کو دیکھ وہ اور ڈر جاتی ہیں۔۔۔۔حاشر ایک نظر سب کو دیکھتا ہے۔۔۔سب کی عمر 18 سے 24 کے درمیان تھی وہ ایک پر سوچ نظر سب لڑکیوں میں ڈالتا ہے اور سوچتا ہے اسکی نظر سب سے ہوتی ایک لڑکی پہ جاتی ہے۔۔۔۔۔

کالے رنگ کا برقعہ میں سر کو ڈوپٹے سے کور کیے وہ بکل خاموش بیٹھی ہوتی ہے نہ کسی قسم کا ڈر ہوتا ہے نہ کوئی جھجھک۔۔۔۔

یہ لڑکی بھیج دینا۔۔۔۔اور یہ بھی۔۔۔

حاشر اسکی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔اور ایک اور لڑکی کی طرف اشارہ کرتا ہے وہ لڑکیاں اسے اپنے کلائنٹس کے لیے سہی لگی تھی۔۔۔۔۔۔

چل کل تک آجائیں گی یہ۔۔۔۔۔

رسیہ ان دونوں کو دیکھتی بولتی ہے۔۔۔۔۔دوسری لڑکی ڈر گئی تھی لیکن برقعے والی کے چہرے پے ابھی بھی کوئی خوف نہیں تھا۔۔۔جو حاشر کو کافی کھٹکتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ باتوں کے بعد وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

(

اب میں آرام کروں گا بہت تھک گیا ہوں۔۔۔۔

ازلان کھانا کھاتا اٹھ جاتا ہے۔۔۔ایک نظر ماوٰی کو دیکھتا ہے جو ابھی تک وہاں رکھے کھانے سے انصاف کرنے میں مصروف ہوتی ہے۔۔۔۔

حریم تم ماوٰی کو گیسٹ روم میں چھوڑ دینا۔۔۔وہ بھی آرام کر لے گی۔۔۔ٹھیک ہے ماوٰی۔۔

ازلان حریم سے کہتا ماوٰی کو دیکھتا ہے جو اسے دیکھتی سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔

نہیں نہیں حریم کے ساتھ ہی رہے گی اکیلے روم میں کیسے رہے گی بھلا وہ۔۔۔

خانم ازلان کے جانے سے پہلے بولتی ہے ازلان جھٹکے سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

نہیں موم حریم کو کیوں پریشان کرنا ہے وہ رہ لے گی۔۔۔کیوں ماوی۔۔۔

ازلان پریشان ہی ہو جاتا ہے اگر وہ حریم کے روم میں رہے گی تو ازلان جو سب کے سو جانے کے بعد اسکے پاس جانے کا سوچے بیٹھا تھا وہ تو ممکن ہی نہیں تھا۔۔۔

جی۔۔۔۔

ماوی جلدی سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

بسسس دیکھا وہ رہ لے گی۔۔۔۔۔

ازلان جلدی سے بولتا صوفے پے پڑا ماوی کا سامان اٹھاتا ہے۔۔۔۔۔

میں خود ہی چھوڑ آتا ہوں اسے۔۔۔۔چلو ماوی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی جو ایک اور روٹی اٹھانے لگی تھی ازلان کی بات پہ منہ بنا کے کبھی روٹی کو دیکھتی ہے کبھی ازلان کو۔۔۔۔

چلووو بھی۔۔۔۔

ازلان اسے آنکھیں دیکھاتا ہے وہ پانی پیتی کھری ہوتی ہے۔۔۔۔خانم اور دادی تو ازلان کے تیور دیکھتی رہ جاتی ہے جو بے چین ہی ہو گیا تھا تھوری سی دیر میں۔۔۔۔ازلان ماوی کے قریب آتے اوپر چل پرتا ہے ماوی ہاتھ اٹھا کے مسکراتی کرتی ہے جیسے وہ روم۔میں نہیں گھر سے باہر جا رہی ہو bye bye سب کو ۔۔۔۔حریم اسکی حرکت پے مسکراتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان اسے روم میں چھورتا بنا کچھ کہے وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔اسکے جاتے وہ روم کو دیکھتی ہے۔۔۔وہاں ضرورت کی ہر چیز تھی۔۔۔۔ماوی کمرے کی ساری لائٹ جلا دیتی ہے۔۔۔۔اسکے موبائل پے کال آتی ہے جسے وہ جلدی سے اٹھاتی ہے۔۔۔۔جیسے اسکے ہی کال کا انتظار کر رہی ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان جی۔۔۔۔میں اکیلی نہیں سو سکتی نہ۔۔۔۔مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔۔میں حریم۔آپی کے پاس چلی جاوں۔۔۔۔

ماوی کی معصومیت بھری آواز سن کے وہ گہری سانس لیتا ہے۔۔۔۔۔

ماوی میری جان میں تھوری دیر تک آتا ہوں تمھارے پاس۔۔جب سب سو جائیں گے۔۔۔

ازلان جی کتنا مزا آئے گا نہ اس چھپن چھپائی میں۔۔۔۔

ماوی کی چہکتی آواز پہ ازلان موبائل کو گھورتا ہے۔۔۔۔

یہاں میری بینڈ بجی اسے مزے کی پڑی ہے۔۔۔۔

وہ صرف سوچتا ہے۔۔۔کال کاٹ دیتا ہے۔۔۔

تھوری دیر میں سب کے سونے کا یقین کرتے وہ ماوی کے روم کے باہر ہوتا ایک نظر دوبارہ ساری جگہ کو دیکھتا دروازہ کھولتا اندر جاتا ہے سارا کمرا روشن تھا اور وہ سامنے بیٹھی موبائل میں مسکراتے کچھ دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ازلان کو اندر آتا دیکھ موبائل چھور جلدی سے بیڈ پے کھری ہوتی مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔۔ازلان اندر آتا

سکون کو سانس لیتا ہے۔۔۔اور سامنے کھڑی ماوٰی کو دیکھ مسکراتا ہے۔۔۔ماوٰی اپنے مخصوص انداز میں اچھلی موبائل پکڑتے ازلان کے پاس جاتی ہے۔۔۔

ازلان جی یے دیکھیں یہ کتنے پیارے ہیں نہ۔۔۔

وہ موبائل میں کوئی بچوں کی ویڈیو تھی 21 ماہ کے بچے۔۔۔ازلان اسے اپنے ساتھ لاگاتا ہے۔۔۔۔

ہاں بہت پیارے ہیں بلکل میرے بے بی کی طرح

اسکے گالوں پے پیار کرتا ہے ماوٰی مسکرا جاتی ہے۔۔۔

میں پیاری ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں بہت۔۔۔وہ اسکے دونوں گال کھینچتا ہے۔۔

چلو اب سو جاو تھکی نہیں تم کیا۔۔۔۔

اسے بیڈ تک لاتے وہ اسے لیٹاتا ہے۔۔۔۔۔موبائل لے کے سائڈ پے رکھتا ہے

روم کے ساری لائٹ بند کرتا ہے خود بھی لیٹ جاتا ہے۔۔۔۔روم میں صرف ایک

لیمپ کی ہلکی سی روشنی تھی۔۔۔۔

ازلان جی۔۔۔۔

ہمممم۔

ایک بات پوچھنی تھی۔۔۔۔

پوچھو۔۔۔۔

اسکے ہاتھ کی ہتیلی کو روشنی میں دیکھتے وہ بولتی ہے۔۔۔

آپ اپنی اماں سے جھوٹ کیوں بول رہے ہیں۔۔۔۔ جھوٹ بولنا تو گندہ ہوتا ہے

نہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے دل میں آئے سوال کو ازلان تک پہنچاتی ہے ازلان ایک دم اٹھتا اسکی طرف کروٹ لیتا ہے۔۔۔۔وہ نا سمجھی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

یہ تو سچ ہے جھوٹ بولنا برا ہوتا ہے ہمیں بولنا بھی نہیں چاہیے اور میں موم سے جھوٹ نہیں بول رہا بس چھپا رہا ہوں۔۔۔۔

میں موم کو آج کل میں بتا دوں گا ہمارا رشتہ یا حریم کی شادی کے بعد۔۔۔۔۔کیونکہ میری موم غصے کی تیز ہیں۔۔۔۔ہو سکتا ہے یہ بات سامنے آتے وہ مجھے نکال دیں گھر سے یا پوری شادی میں میرے سے بات تک نہ کریں۔۔۔۔اور میں نہیں چاہتا کہ حریم کی شادی میں کوئی پریشانی آئے۔۔۔۔

میں چاہتا ہوں ڈیڈ یا حاثم بھائی آجائیں تا کے میرے طرف تھوری سپورٹ ہو۔۔۔۔جب وہ اگئے تو میں بتا دوں گا۔۔۔

اسکے گال سہلاتا وہ بولتا ہے۔۔۔۔

وہ مارتی ہیں۔۔۔ماؤی حیرت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہاں جب کوئی انھیں غصہ دلاتا ہے۔۔۔۔کیا تم چاہو گی تمھارے ازلان جی کو مار پڑے۔۔۔

ماوں نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔

اب سو جاو۔۔۔

اسکا ماتھا پے پیار کرتا وہ لیٹ جاتا ہے۔۔۔۔

از قلم [11:51 am, 18/05/2023] Afreen Blogger:

آفرین شبیر

www.novelsclubb.com

#Hamnavamery

EP.19..

ممی ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔اپنے گھر چلیں نہ ممی۔

وہ 15 سالہ لڑکا جو جسامت سے 98 سال کا کمزور سا بچہ لگ رہا تھا۔۔۔اپنی ماں کا ہاتھ پکڑے چلتا جا رہا تھا اور اسکی ماں اپنے آنسو بہاتی چلتی جا رہی تھی۔۔۔ نہیں جانتی تھی وہ کے اسے کہاں جانا ہے کیا کرنا ہے بس کسی نے بتایا تھا کے اس جگہ کام ملے گا، اور رہنے کے لیے جگہ بھی۔۔۔۔1 ہفتے سے وہ دربدر سڑکوں پے پھر رہی تھی۔۔۔

ماں باپ تھے نہیں سسرال نے شوہر کے مرتے آنکھیں پھیر لی تھی۔۔۔شوہر تھا تو اسے کسی چیز کی فکر نہیں تھی۔۔

ممی ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔مجھے بھوک لگی ہے۔۔۔

وہ مسلسل بولتا جا رہا تھا اور وہ اس پہ بس آنسو بہا رہی تھی۔۔۔۔کچھ فاصلے پہ اسے وہ جگہ نظر آجاتی ہے۔۔۔۔دن کا وقت ہوتا ہے اسلیے لوگوں کا ہجوم نہیں تھا وہ اندر چلی جاتی ہے اسے نہیں پتا تھا یہ کون سی جگہ ہے۔۔۔۔۔کچھ عورتیں صحن میں ناچ گانا کرنے میں مصروف ہوتی ہے۔۔۔۔کچھ بیٹھی ہنسی مزاق کر رہی ہوتی

ہے۔۔۔وہ سب کو ایک نظر دیکھتی۔۔۔تخت پے بیٹھی عورت کو دیکھتی وہ 35 سال کی عورت سب کو حکم۔دے رہی ہوتی ہے۔۔۔وہ ہچکچاتے اس عورت کے پاس آتی ہے۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔۔

اسکے سلام کرنے پے سب اسکی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔۔۔وہ بچہ اتنے عورتوں کو دیکھ ماں کے پہلو میں چھپ ہی جاتا ہے۔۔۔۔

و علیکم اسلام کون ہو بھئی تم۔۔۔

پان والا منہ چلاتے وہ پوچھتی ہے۔۔۔۔۔

کیا بات ہے رسیہ بیگم اس دھندے میں عورتوں کو مجبور کر کے لاتا پرتا تھا اب تو عورتیں خود چل کے آ رہی ہیں۔۔۔

ایک عورت اسے دیکھ کے مزاق اراتی ہے جس پے سب ہنس پرتے ہیں۔۔۔۔وہ شرمندہ ہوتی ہے۔۔۔۔

نہیں جی میں اس لیے۔۔وہ مجھے ندیم بھائی نے۔۔۔

ابھی اسکی بات بھی پوری نہیں ہوئی تھی جب وہ عورت دوبارہ اپنی ٹانگ اراتی ہے۔۔۔۔۔

اووو بیبی یہاں مردوں کو بھائی نہیں بنایا جاتا۔۔۔۔

سب دوبارہ ہنس پرتے ہیں۔۔۔۔وہ اب بلکل چپ ہی ہو جاتی ہے۔۔۔۔اور اپنے بیٹے کو زور سے اپنے ساتھ لاگاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس کرو تم سب۔۔۔ہاں تو بول کیا کام ہے۔۔۔

رسیہ سب کو چپ کرواکے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

میرا نام راحت ہے۔۔۔مجھے کام چاہیے تھا میں سارے گھر کا کام کر لوں گی۔۔۔کھانہ بھی بنالوں گی۔۔۔۔۔دیکھیں میں بہت مجبور ہوں۔۔۔۔مجھے ندیم بھائی نے کہا تھا آپ کو کسی کام والی کی ضرورت ہے۔۔۔۔

رسیہ اسکے ساتھ کھرے بچے کو دیکھتی ہے۔۔۔

تیرا بچہ ہے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔۔

کیا نام ہء۔۔۔۔وہ اسے دیکھتی نام پوچھتی ہے۔۔۔

حاشر عالم۔۔

www.novelsclubb.com

ادھر آا۔۔۔۔۔وہ اسے اپنے طرف بلاتی ہے۔۔۔۔جس پے حاشر نہ میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔۔تو وہ۔اسکا ہاتھ پکڑتی اسے اپنے ساتھ بیٹھا لیتی ہے۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہتا ہے لیک. گرفت مضبوط ہوتی ہے۔۔

برا ہی پیارا بچہ ہے۔۔۔۔

اسکے سر پے ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔۔کام جو تو مانگ رہی وہ تو نہیں ہے۔۔۔البتہ۔۔۔۔

وہ ایک دم کھڑی ہوتی اسکے پاس آتی اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتی اسکے سر پے ہاتھ پھرتی ڈوپٹے کو سر کا دیتی ہیں۔۔۔۔

یہ جو اللہ نے تجھے حسن دیا اسے استعمال کر سکتی ہے۔۔۔۔کافی مالا مال ہو جائے گی ۔۔۔گھر کھانا تیرے بیٹے کی تعلیم اسکے آخراجات سب پورے کروں گی میں بس ان عورتوں کی طرح تجھے بھی۔۔۔۔

نہیں بلکل نہیں اتنی مجبور نہیں ہوئی ہوں ابھی کے پیٹ کے خاطر سر کی چادر اتار کے پھینک دوں۔۔۔۔۔۔۔۔وہ ایک دم چیختی ہے۔حاشر کا ہاتھ پکڑتی ہے۔۔۔۔سب عورتیں اسے دیکھنے کھڑی ہو جاتی ہیں۔۔۔

ہمیں آنا ہی نہیں چاہیے تھا۔۔۔اگر مجھے پتا ہوتا یہ ایسی جگہ میں کبھی مر کے بھی نہیں آتی۔۔۔

حاشر کو لے کے وہ باہر تک چلتی ہے۔۔۔جب پیچھے سے قہقے کی آواز آتی ہے۔۔۔۔

تجھے کیا لگتا ہے تو آرام سے چلی جائے گی۔۔۔۔

رسیہ کی آواز پہ وہ سامنے دیکھتی ہے جہاں 43 آدمی کھڑے ہوتے ہیں جن میں وہ بھی انسان ہوتا ہے جو اسے یہاں لایا تھا۔۔۔چہرے پہ خباثت لیے اسے دیکھ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔

ایک دم ہی اسے لگتا ہے وہ غلط جگہ پھنس گئی ہے اسکا دم گھٹنا شروع ہوتا ہے۔۔۔ان سب کو دیکھ وہ حاشر کو سختی سے اپنے ساتھ لگاتی ہے۔۔۔۔

ایسا نہیں کرو ایک عزت ہی ہے میرے پاس۔۔۔

وہ روتے رسیہ سے منت کرتی ہے۔۔۔۔حاشر اپنی ماں کو روتا دیکھ غصے سے سب کو گھورتا ہے۔۔۔۔

ممی یہ آپکو پریشان کر رہے ہیں نہ۔۔۔

انھیں دیکھ وہ اپنی ماں سے پوچھتا ہے۔۔۔۔رسیہ ہنستے اسکے پاس آتی ہے۔۔۔۔

پریشان تو نہیں کر رہے بس تیری ماں کو کام بتا رہے ہیں تاکہ وہ پیسہ کما سکے۔۔۔۔کیا تو پیسہ کمانا نہیں چاہتا۔بھوک لگی ہے نہ تجھے۔۔۔

حاشر سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔رسیہ ہنستی رحمت کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ایسے ہی تو خوار ہو رہی ہے کام ڈھونڈھنے میں۔۔جب کہ خود تو اتنی قیمتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی قیمت کو پہچان اور استعمال کر خود کو اور کما لے پیسہ۔۔۔یہاں سے نکل تو اب تو سکتی نہیں ہے۔۔۔کیونکہ رسیہ کو بھا گئی ہے تو میرے خریدار تو تیرے دیوانے ہو جائیں گے۔۔۔

رسیہ اسے دیکھتی ہے جو ڈری سہمی ساری جگہ دیکھ رہی ہوتی وہاں موجود عورتیں دلچسپی سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

پلیز جانے دو

وہ روتے اسکے سامنے ہاتھ جوڑتی ہے۔۔۔۔

تو ایسے نہیں مانے گی۔۔۔۔رسیہ صرف ایک دفعہ نرمی کرتی ہے۔۔۔۔

رسیہ کو اسکا بار بار جانے دو کہنا غصہ دلا دیتا ہے۔۔۔۔وہ اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔وہ رحمت کو کھینچتے ہیں۔۔۔۔

ممی ممی کہاں لے جا رہے ہو ممی کو چھوڑو۔۔۔۔ ممی

www.novelsclubb.com

وہ اپنی ماں کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتا ہے۔۔۔۔لیکن وہ ہاتھ چھوٹ جاتا ہے۔۔۔۔۔

ایک دم حاشر ہوش میں آتا چیختا ہے۔۔۔۔

ممییییی۔۔۔۔

وہ جو کب سے وہاں بیٹھا سوچ میں گم تھا ماں سے ملنے کے بعد ہی اسے بے چینی نے گھیر لیا تھا پرانی زخم پھر تازہ ہو گئے تھے اپنی ماں کو غیر لوگوں کے ساتھ دیکھتے اسکا دل چیر جاتا تھا پہلے پہل تو اسے کچھ نہیں پتا تھا جیسے جیسے وہ سب سمجھتا گیا وہ ماں سے دور ہوتا گیا۔۔۔اسے پتا ہی نہیں چلا کب رات سے صبح ہو گئی تھی وہ ایک پل کو نہیں سویا تھا۔۔اپنی ماں کو یاد کرتا وہ سر ہاتھوں میں گرا لیتا ہے۔۔۔۔انکی باتیں اسکے دماغ میں گونجنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

وہ 15 سال کا بچہ اپنی ماں کو روز نئے نئے لوگوں کے ساتھ دیکھ اس سے))))

بدزن ہوتا جا رہا تھا اور اسکا ہی فائدہ رسیہ اچھے سے اٹھا رہی تھی اسے اپنے لیے تیار کر رہی تھی۔۔اسکے برئن واش کر رہی تھی اسے اسکی ماں سے بدزن کر رہی تھی اور خود کے قریب۔۔۔۔ان کی باتوں سے اسکا دل عورت سے اٹھتا چلا گیا تھا وہ جب بھی رسیہ کے ہاتھوں میں پیسہ دیکھتا تو اسے بھی پیسہ کمانے کا دل کرتا کیونکہ وہ

جانتا تھا یہی پیسہ اسکی ماں کو یہاں تک لایا اگر یہ اسکے پاس ہو تو کوئی اسے جھکا نہیں سکے گا۔۔۔بس وہ بھی رسیہ کے نقشے قدم پے چلنا شروع ہو گیا تھا۔۔۔رسیہ ہی نے اسکی تعلیم۔ مکمل کروائی تھی۔۔۔وہ اپنی ماں سے بدزن ہو گیا تھا جو بات کرتا تھے پہلے بہت زیادہ وہ اب بلکل کم ہو گئی تھی۔۔۔۔

پہلی لڑکی جسے حاشر نے رسیہ کے کہنے پے آگواہ کر کے کوٹھے پے لایا تھا وہ کچھ دن تک موت کو گلے لگا چکی تھی۔۔۔۔اس دن رحمت نے اسے خوب مارا تھا وہ سمجھی وہ پڑھ لکھ کے عقل مند ہو گا۔۔۔ لیکن وہ وہی کم عقل تھا۔۔۔۔

وہ چپ چاپ مار کھاتا رہا تھا اسکے بعد وہ وہاں سے نکل گیا تھا اور اپنا کام شروع کر چکا تھا۔۔۔اسنے اپنا نیا طریقہ نکالا تھا وہ لوگ جو شریف تھے اور کوٹھوں پے نہیں جاتے تھے لیکن ان کاموں میں تھے انھیں ٹارگٹ کیا تھا۔۔۔۔۔اور وہ طریقہ اسکا چل پڑا تھا۔۔دماغ کو اسکے رسیہ چلا رہی تھی لیکن دل تو ابھی بھی اسکا ان سب

گناہ میں نہیں لگا تھا کبھی کبھی ماں کے باتیں اسکے دل پہ لگتی تھی پھر کچھ دنوں تک وہ رسیہ کی باتوں میں اکے پھر ویسا ہی ہو جاتا تھا۔۔۔۔۔۔۔

وہ عورت سے دور تھا۔۔۔اسنے کبھی کسی عورت کو ہاتھ نہیں لگایا تھا۔۔۔اسے ((((کہیں نہ کہیں یہ سب غلط لگتا تھا لیکن صرف لگتا تھا۔۔۔

حاشر سر صوفے پے ٹیکا کے آنکھیں موند لیتا ہے اسکا دل بہت بے چین تھا۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ازلان کی آنکھ کسی بچے کے رونے کی آواز کھلتی ہے۔۔ابھی وہ سہہ سے جاگا بھی نہیں تھا

۔ایک دم پھر بچے کی رونے کی آواز آتی ہے۔۔۔وہ جھٹکے سے اپنے بازوں کے حصار میں دیکھتا ہے جہاں ماوٰی دوسری طرف چہرہ کیے بچوں کی ویڈیو دیکھنے میں مگن تھی۔۔۔۔۔

ناجانے اسے کس نے یوٹیوب کر دیا تھا وہ وقت دیکھتا ہے صبح کے 6 بج رہے ہوتے ہیں اسے یقین پتا تھا وہ کافی دیر کی جاگ رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنا سر تکیے پے گراتا ہے۔۔۔۔ تھوری سی آہٹ سے وہ مڑتی ہے۔۔

ازلان جی آپ اٹھ گئے۔۔

ماوی اسکی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔

کم از کم بندہ ولیم ہی کم کر لیتا ہے ماوی دوسرے کی نیند کا خیال کرتے ہیں نہ۔۔۔

یہ دیکھیں آپ بھی۔۔۔

اسکی بات کو پورا اگنور کرتے سر اسکے سر سے جوڑ وہ موبائل میں ویڈیو اسے دیکھاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لاو دیکھاو۔۔ہاں بہت پیارے ہیں۔۔۔۔

وہ موبائل میں ویڈیو دیکھ تعریف کرتا موبائل پکڑ کے سائڈ پہ رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔

ازلان جیبی میرا موبائل۔۔

چپپ۔۔۔

اسکے بڑھے ہاتھ کو اپنے ہاتھوں میں قید کرتا وہ ماوٰی کی آنکھوں میں دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

اس لیے موبائل دیا تھا کہ تم مجھے اگنور کرو۔۔ہاں۔۔۔

اسکے چہرے پہ آئے بالوں کو پیچھے کرتا ہے۔۔۔

میں نے تو نہیں کیا۔۔۔۔

نظریں جھکاتی وہ بس اتنا ہی بولتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کب بڑی ہو گی تم یار۔۔۔۔اپنے شوہر کا بلکل خیال نہیں ہے تمھیں۔۔

اسے گہری نظروں سے دیکھتا جزبات سے چور لہجے میں وہ پوچھتا ہے۔۔۔۔

میں تو بری ہی ہوں۔۔۔

ہاں اماں دادی ہو تم تو۔۔۔

اسکے سر سے اپنا سر ٹکراتے بولتا مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

اچھا میں جا رہا ہوں اپنے روم میں تم تیار ہو کے ناشتے کے لیے آ جانا۔۔۔۔آج مجھے اپنے دوستوں سے ملنے جانا ہے۔۔۔ٹھیک ہے تم حریم کے ساتھ گاوں دیکھ آنا۔۔۔

اسکی ناک دباتا وہ اٹھ جاتا ہے۔۔۔

گاؤں وہی پھولوں والا باغ دیکھنے نہ جو آپ نے بتایا تھا۔۔۔

وہ خوشی سے پوچھتی ہے ازلان ہاں میں سر ہلاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں وہاں بہت سارے پھول ہیں وہاں میری ماوی کی طرح پیارے پیارے۔۔۔۔

واہ کتنا مزا آئے گا نہ۔۔۔آپ بھی آ جائیں ہمارے ساتھ۔۔۔

نہیں چندا تمھارے ساتھ گیا تو سب کو شک ہو جانا ہے۔۔۔۔تم انجوئے کرنا۔۔۔مجھے دوستوں سے بھی ملنا ہے۔۔

اسکے گالوں پہ پیار کرتا وہ روم سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔

اندر وہ خوشی سے باغوں کے بارے میں سوچنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

امبر کچن سے نکلتی اسکے سامنے پراٹھا پٹخنے کے انداز میں رکھتی اسے گھورتی ہے۔۔۔۔ادب خان جو پراٹھے کے انتظار میں تھا جلدی سے گرم گرم پراٹھا کھانا شروع کرتا ہے۔۔۔۔اور اسکی گھوری کو ہمیشہ کی طرح مکمل اگنور کرتا ہے۔۔۔۔

یہ چوتھا پراٹھا تھا۔۔۔جو تم کھا رہے ہو۔۔۔

وہ اسے احساس دلانے کے لیے بولتی ہے۔۔۔ صبح صبح اس سے وہ آلو کا پراٹھا بنوا کے تقیریبا 4 کھا چکا تھا۔۔۔

توبہ شرم نہیں آتی شوہر کا کھانا کنتی ہو۔۔۔

ایک ٹھیٹ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتا ہے۔۔۔

مجھے ایسا لگ رہا تم شوہر نہیں آدم خور ہو۔۔۔۔ صبح صبح کون آلو کا پراٹھا کھاتا ہے۔۔۔

وہ کلس جاتی ہے اسکی حرکت پہ وہ کوئی موقع اسے تنگ کرنے کا نہیں چھورتا تھا۔۔۔

قسم سے تمھارے ہاتھ میں بہت ذائقہ ہے۔۔۔۔ مزاہ آگیا۔۔۔

وہ۔ مسکراتا اسے ہاتھ پکڑتا اسکی ہتیلی چومتا ہے جس پہ وہ شرما سی جاتی ہے۔۔۔۔ امبر کا ہاتھ پکڑ کے اپنی گود میں بیٹھالیتا ہے۔۔۔۔ ایک نوالہ بنا کے اسکی طرف کرتا ہے۔۔۔ جسے وہ کچھ جھجھکتے کھالیتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بتاو میری بیوی نے کیسا بنایا ہے۔۔۔۔

ایک آنکھ مارتا وہ پوچھتا ہے اسکی حرکت پہ نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔

پہلے تو تم اس طرح نہیں کھاتے تھے۔۔۔۔ یہ نہ ہو تمھارا پیٹ باہر آجائے۔۔۔

پہلے کھلانے والا کوئی اپنا نہیں تھا نہ۔۔۔۔

اسے مسکراتے دیکھ وہ ایک اور نوالہ اسکی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔

مطلب تم ہمیشہ سے اکیلے رہتے آئے ہو۔۔۔۔

سال ہو گئے ہیں۔۔ابو کو گئے۔۔۔تب سے اکیلا ہوں۔۔ 8

وہ ایک اور نوالہ اسکی طرف بڑھاتا ہے جسے وہ نہ میں سر ہلا دیتی ہے۔۔۔۔ادب خان اپنے منہ میں ڈال لیتا ہے۔۔

اور امی۔۔۔

وہ تو جب میں 10 سال کا تھا تب ہی چھوڑ گئی تھی۔۔۔۔جب امی تھی تو میری ہر فرمائش پوری کرتی تھیں۔۔۔میں بہت نخریلہ تھا کھانے کے معاملے میں۔۔۔لیکن جب وہ چلی گئی تو ایک وقت کے کھانے پے بھی تانہ ملتا تھا۔۔۔۔۔ بس میں نے فرمائش کرنی چھوڑ دی جو ملتا شکر کر کہ کھا لیتا تھا۔۔۔۔۔بہت مشکل

www.novelsclubb.com

سے پڑھائی مکمل کی تو حاتم سر کے آفس میں جوب مل گئی پتا نہیں سر نے مجھ میں کیا دیکھا کے انھوں نے مجھے اپنا پرسنل اسسٹینٹ رکھ لیا اور اللہ کا احسان کے میں فرش سے عرش تک آ گیا۔۔۔۔

ادب خان اپنے ماضی میں کھوتا کھانا کھانا ہی بھول گیا تھا خلا میں دیکھتا وہ بولتا چپ ہو جاتا ہے۔۔۔امبر جو کب سے اسے دیکھ رہی تھی اسے وہ اداس اچھا نہیں لگتا ۔۔۔

اپنے دونوں ہاتھوں کو اسکے گلے میں باندھتی ہے۔۔۔ادب خان چونک کے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

میری بات سنو تم۔۔۔بے شک میں عمر می تم سے تھوری بری ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ تم مجھے نخرے دیکھاو۔۔۔یہ کام بیویوں کے ہوتے ناز نخرے اٹھوانے کے اور یہ میں خود بہت اچھے سے کر سکتی ہوں۔۔۔خبر دار جو تم میرے سامنے

بچے بنے۔۔۔شوہر کی طرح میری پرواہ کرنی ہے تم ہے، میری ساری خواہش بھی پوری کرنی ہے اور نخرے بھی اٹھانے ہیں۔۔۔ سمجھ گئے۔۔۔۔

ادب خان جو محبت بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا ہوتا سر ہاں میں ہلاتا مسکراتے اسے ماتھے کو چومتا ہے۔۔۔۔

جو حکم بیوی صاحبہ۔۔۔۔۔اور یہ عمر میں بری نہ کہا کرو میڈم کہیں سے بھی نہیں لگتی تم بری۔۔۔۔اور 2 سال کا گیپ کوئی معنی نہیں رکھتا۔۔۔

اسکی ناک دباتا وہ بولتا ہے جب موبائل رنگ ہوتا ہے۔۔۔

اوہو وو حاثم سر۔۔۔مجھے نکلنا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

وہ کہہ کے کال اٹھاتا ہے۔۔۔

جی سر میں نکل رہا ہوں۔۔۔بس۔۔۔

کال کٹ کرتا امبر کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جو ابھی تک اسکی گود میں ہوتی ہے اسکے ہی پراٹھے کو کھا رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

امبر مجھے جانا ہو گا۔۔۔۔

تو جاو۔۔۔

چائے کا گھونٹ بھری وہ کہتی ہے۔۔۔۔ادب خان مسکراتا ہے۔۔۔۔

اگر آپ اٹھ جائیں گی میری گود سے تو میں جاوں گا نہ۔۔۔

اووووسوری۔۔۔

وہ جلدی سے اٹھتی ہے۔۔۔۔ادب خان مسکراتے اٹھتا ہے۔۔۔ایک بار اسے گلے لگاتا اپنے آنے کا وقت بتا کہ نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

[11:52 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم

آفرین شبیر

#hamnavamere

EP 20

سب کھانے کی میز پہ موجود تھے سوائے ماوٰی کے ملازمہ کو اسے بلانے بھیجا تھا ۔۔۔ابھی سب کھانا شروع کرتے ماوٰی سیڑیاں اچھلتی اچھلتی نیچے آرہی ہوتی ہے۔۔۔اسے ایسے آتا دیکھ ازلان پریشانی سے موڑتا ہے اس کی طرف۔۔۔

ماوٰی آرام سے آو گر جاو گی۔۔۔۔

ازلان کی بات پہ سب تو نہیں لیکن اسکی دادی ضرور اسے گھورتی ہے جسے وہ دیکھتا نہیں ہے۔۔۔

ماوی منہ بناتی آدھی سیڑیوں سے آرام آرام سے آتی دادی اسے دیکھ رات والے منظر میں کھو جاتی ہے۔۔۔۔

(رات والا منظر

رات کے 1 بجنے والا ہوتا ہے سب کمروں میں کب کے چلے گئے تھے دادی جو اپنی دوائی لینا بھول گئی تھی اچانک انھیں یاد آتا ہے دودھ لینے وہ کچن میں جاتی ہیں۔۔جب ایک سایہ سے انھیں محسوس ہوتا ہے نیچے پورشن میں فل اندھیرا ہوتا ہے۔۔۔جب کہ اوپر ایک لائٹ ہلکی سی جل رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

وہ جو صوفے پے بیٹھی دوا کھا رہی تھیں۔۔۔۔ایک دم مڑ کے اوپر دیکھتی ہیں۔۔۔۔جہاں ازلان ہوتا ہے۔۔۔۔

اتنی رات یہ کیا کر رہا ہے۔۔۔۔

انھیں لگتا ہے وہ نیچے آ رہا ہے لیکن اسے ماوی کے روم میں جاتا دیکھ دادی حیرت سے منہ پہ ہاتھ رکھتی ہیں۔۔۔۔وہ بہت احتیاط سے چاروں طرف دیکھتا اندر چلا جاتا ہے۔۔۔۔

از لان۔۔۔۔

وہ حیرت سے اسکا نام پکارتی ہیں۔۔۔۔

نہیں نہیں وہ کچھ بات کرنے گیا ہو گا۔۔۔۔وہ بس سوچتی ہی 5 منٹ تک بھی وہ نہیں آتا باہر تو وہ پریشان ہو جاتی ہے۔۔۔۔ماوی کے لیے انکے دل میں جھول آ جاتا ہے۔۔۔غلط فہمی پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے۔۔۔

وہ ان عورتوں میں سے تھی جنھیں اپنا بیٹا چوچا کا لگتا ہے جب کہ عورت لڑکوں کو اپنے پیچھے لگانے والی۔۔۔۔وہ پریشانی میں پوری رات سو نہ سکی تھی۔۔۔۔انھیں

ماوی پہ غصہ آرہا تھا جو شکل سے معصوم لگ رہی تھی لیکن تھی نہیں ایسا وہ سوچ ہی سکی بس۔۔۔

صبح بھی ان کی نظر ماوی کے روم میں تھی جہاں سے صبح ازلان نکلا تھا اور وہی انکی بدگمانی اور بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

ازلان اس سب سے بے خبر کے اسکے کارنامے مشہور ہونے لگے ہیں۔۔۔۔ماوی کو دیکھ رہا تھا جو اسکے ساتھ والی کرسی پہ بیٹھنے لگتی ہے۔۔۔۔

روکو۔۔۔

ابھی وہ بیٹھتی دادی کی آواز پہ رکتی انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم کے ساتھ جا کہ بیٹھو۔۔۔۔

انکا لہجہ بہت تلخ ہوتا ہے جسے ماوی تو نہیں لیکن ازلان اور خانم ضرور محسوس کرتے ہیں۔۔۔۔ماوی جلدی سے حریم کے ساتھ جا کہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

ازلان ناشتہ کرتے بات کا آغاز کرتا ہے۔۔۔۔

حریم آج ذرا تم وقت ماوی کو لے کہ گاوں دیکھا لانا۔۔۔

نہیں۔۔۔

ازلان کی بات بیچ میں ہی کاٹ کہ خانم منا کر جاتی ہے۔۔۔

حریم نہیں جائے گی ہفتے بعد شادی ہے اب یہ باہر نہیں جا سکتی مایوں بیٹھے گئی آج سے یہ۔۔۔۔باہر گاؤن کہ لوگ ہوتے۔۔۔

خانم کی بات پہ حریم کا منہ بن جاتا ہے۔۔۔

مایو۔۔۔وہ کیا ہوتا ہے ہم جلدی آجائیں گے نہ مجھے گاوں دیکھنا ہے نہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی معصومیت سے انھیں منانے کی کوشش کرتی ہے۔۔۔۔اسے تو باغ دیکھنا تھا تمھیں کیا پتا ہو گا مایو کیا ہو گا جو عورتیں گھر سے بھاگ کے شادی کریں انھیں یہ چیزیں نصیب نہیں ہوتی۔۔۔۔

دادی کی بات ماوی کہ تو سر کہ اوپر سے گئی تھی لیکن ازلان کے دل۔ کو بہت چبی تھی انکی بات۔۔۔۔وہ ماوی کا اترا چہرہ دیکھتا ہے جو نہ جانے کا سن چپ ہو گئی تھی۔۔۔۔ حریم بھی اسے حوصلہ دیتی ہے۔۔۔۔۔

اسکا اترا چہرہ دیکھ ازلان کو بہت دکھ ہوتا ہے۔۔۔ماوی نظر اٹھا کہ ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔جو اسے ہی دیکھ رہا ہوتا اہے۔۔۔۔وہ۔ معصوم رونے والا منہ بناتی ہے۔۔۔۔۔ازلان کا دل بے چین ہوتا ہے۔۔۔۔وہ اسے دیکھتا رہتا ہے اب وہ ناشتہ کرنے لگ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن موم مجھے گفٹ چاہیے مہندی پہ میں نے حیدر کو بھیجنے تھے۔۔۔۔میں نے سوچا تھا ازلان کے ساتھ جا کے سامان لے آوں گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم پریشانی سے بولتی ہے۔۔۔۔

تو تم سامان لینے چلی جانا گاڑی میں گاڑی میں ہی واپس آنا۔۔۔گاؤں گھومنے سے اسلیے منا کر رہی کیوں کے غیر لوگ ہوں گے زیادہ اسلیے۔۔۔۔اور دکان پہ بھی نقاب کر کے جانا ہے۔۔۔

پھر ٹھیک ہے ازلان تم شام تک ہمیں لے جانا۔۔۔ماوی بھی چلے گئی ہمارے ساتھ۔۔۔کیوں چلو گئی نہ۔۔

حریم ازلان سے کہتی ماوی سے پوچھتی ہے جس پہ وہ ہاں میں سر ہلاتی مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

ازلان اسکا اترا چہرہ دیکھ اداس سا ہی ہو جاتا ہے۔۔۔۔اسکا دل کرتا سب کچھ بھار میں بھیج اپنے پٹاکے کو خوش کر دے۔۔۔۔وہ کتنی پر جوش تھی باغ دیکھنے کے لیے پورے رستے وہ یہی کہتی آئی تھی۔۔۔۔اب جب منا ہو گیا تو وہ اداس ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

میں دوستوں کے پاس سے ہو آوں تم ریڈی رہنا۔۔۔

ازلان کہتا اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔دادی اسے جاتا دیکھ ماوی کو دیکھتی ہے جواب کھانا کھانے لگ گئی ہوتی ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حاشر کتنی دیر سے وہی ایک نقطے کو دیکھ رہا تھا جب دروازہ بجتا ہے اور اسکا آدمی اندر آتا ہے۔۔۔۔

صاحب وہ لڑکیاں آگئی ہیں۔۔۔۔

آنکھیں مسلتا وہ اسکی بات پہ اٹھ جاتا ہے۔۔۔۔اور اسکے ساتھ ہی نیچھے آتا ہے ابھی سیڑیوں پہ ہی ہوتا ہے جب اسے ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک کی چلانے کی آواز آتی ہے جو خود کو چھروانے کی کوشش میں ہوتی ہے۔۔۔

حاشر بے زاری سے اسے دیکھتا نیچھے آتا ہے۔۔۔۔۔اور ان سے کچھ فاصلے پہ کھرا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

جو لڑکی چلا رہی تھی وہ حاشر کو دیکھ گالیاں نکالنا شروع کر دتی ہے بد دعا دینے لگ جاتی ہے۔۔۔۔اس کہ بر عکس دوسری آج بھی کل والے برقعہ میں ہوتی ہے اور سکون سے کھری ہوتی ہے۔۔۔۔

اللہ کرئے تم مرو لڑکیوں کی عزت بیچنے والے۔۔۔۔ تمھارے جیسے بیٹے کو تو پیدا ہوتے ساتھ ہی مار دینا چاہیے تھا شیطان ہو تم شیطان۔۔۔

ابھی وہ کچھ اور بولتی حاشر اسکا منہ زور سے دبوچ لیتا ہے جس بات سے پوری رات جان چھوروانا آیا تھا وہ ہھر اسکے سامنے آجاتی ہے۔۔۔۔۔

شیطان نہ ابھی تو تم نے میرا شیطانی روپ دیکھا. ہی نہیں ابھی دیکھاتا ہوں شیطان ہوتا کیا ہے۔۔۔۔

وہ کھینچ کے اسے اپنے آدمیوں کی طرف پھینکتا ہے۔۔۔۔

اسے کال کھوٹری میں ڈالوں جب تک ہوش نہ ٹھیکانے آجائے نکالنامت۔۔۔

غصے سے اسے دیکھ بولتا ہے۔۔۔۔اسکے آدمی اسے لے جاتے ہیں۔۔۔وہ سر پہ ہاتھ پھیرتا غصہ کم کرنے کی کوشش کرتا سر درد سے پھٹا جارہا ہوتا ہے۔۔۔۔اس لڑکی کی طرف موڑتا ہے جو ابھی تک ویسے ہی کھڑی ہوتی ہے اواپنے ہاتھوں کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔حاشر کا اسکا سکون بہت الجھا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔اپنے آدمیوں کو اشارہ کرتا ہے جو ایک دو آدمی ہوتے وہ بھی چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

کچھ فاصلہ پہ کھڑا وہ اسے اوپر سے نیچے تک دیکھتا ہے۔۔۔۔

لگتا ہے پہلے بھی یہ کام کرتی رہی ہو کتنا ایسپیرینس ہے۔۔۔۔

چن پہ ہاتھ رکھے وہ اسے پوچھتا ہے ایک دم وہ سر اٹھا کہ اسے دیکھتی ہے پھر سر جھکا لیتی ہے۔۔۔لیکن کچھ بولتی نہیں ہے۔۔۔۔

کیا ڈر نہیں لگ رہا تمھیں۔۔۔

اسے نا جانے کیوں تجسس ہوتا ہے۔۔۔کہ وہ ڈر کیوں نہیں رہی کم از کم چہرے کا رنگ ہی اڑتا تھوڑا تو خوف آتا۔۔۔۔لیکن اسکے چہرے سے لگ رہا تھا جیسے وہ بہت سکون میں ہو۔۔۔۔

نہیں۔۔۔

کیوں۔۔۔بے اختیار حاشر کہ منہ سے نکلتا ہے۔۔۔

میرا مطلب۔۔۔۔یہاں تمھاری عزت داو پہ لگی ہے۔۔۔۔تو لڑکیوں کو تو عزت جان سے بھی عزیز ہوتی۔۔۔

حاشر کچھ الجھا سا ہوتا ہے اس نے اب تک ایسی لڑکی نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔۔اسکی بات پہ وہ مسکراتی ہے۔۔۔۔۔

عزت اور زلت دینے والا تو اللہ ہے نہ آپ یا دنیا کون ہوتی مجھے بدنام کرنے والی ایس انہیں میں نے بھاگنے کی کوشش نہیں کی لیکن۔۔۔میرے نصیب میں یہ لکھا ہے تو یہی سہی جو ہوتا وہ ہماری ہی بہتری کہ لیے ہوتا ہے۔۔۔مجھے اللہ پہ پورا یقین ہے وہ کبھی مجھے میری ہی نظر میں نہیں گرنے دے گا۔۔۔۔

جب آج تک وہ مجھے دنیا کی ہر گرم سرد سے بچاتا آیا ہے تو یہاں سے بھی بچا لے گا۔۔۔۔

تقریبا ایک ہفتے سے میں وہاں تھی۔۔۔لیکن ابھی تک کوئی مجھے ہاتھ تک نہیں لگا سکا۔۔۔میرے ساتھ آئی ہر لڑکی بک چکی تھی۔۔۔اور میں وہاں سے یہاں تک باعزت آئی ہوں تو انشا اللہ یہاں سے بھی باعزت ہی جاوں گی۔۔۔۔۔

اسکی تقریر پہ حاشر کچھ پل اسے دیکھتا ہی رہ جاتا ہے وہ۔لاجواب ہو جاتا ہے۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آتا وہ اسکا مزاق بنائے اسکی حالت پہ افسوس کرے یا اسکے اللہ پہ پختا یقین پہ رشک کرے۔۔۔۔

نام کیا ہے تمھارا۔۔۔۔۔

کچھ پل اسکے چہرے کو دیکھنے کہ بعد پوچھتا ہے۔۔۔۔

ایمان۔

وہ ابھی بھی اسے نہیں دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔حاشر کو ایک دم پھر بے چینی ہوتی ہے اسکا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔وہ اپنے آدمی کو آواز دیتا ہے۔۔۔۔۔اسکی آواز سنتے ہی وہ حاشر کہ سامنے ہوتا ہے۔۔۔۔

اسکو روم میں لے جاو اور دیھان رکھنا یہ بھاگے نہیں اور اس لڑکی کو شام تک روم میں پہنچا دینا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان پہ نظریں رکھے وہ اپنے آدمی کو حکم دیتا ہے۔۔۔۔

وہ آدمی ایمان کی طرف بڑھتا ہے اسے بازو سے پکڑنے لگتا ہے۔۔۔۔۔جب وہ ہاتھ اٹھا کہ روکتی پیچھے ہوتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے بتادو میں خود جاوں گی۔۔۔۔۔

حاشر اسے دیکھتا ہی رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔پھر سر جھٹکتا باہر نکلتا ہے۔۔۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

سر یہ والی اچھی ہے کار اسکے فنگشن بھی زیادہ ہیں۔۔۔۔

حاثم اور ادب خان ایک کار شوروم کہ باہر کھڑے تھے ایک 2 کار کی ٹیسٹ ڈرایو کہ بعد حاثم اسکا مشورہ مانگتا ہے۔۔۔

تمھیں اچھی لگی۔۔۔

پوکٹ میں ہاتھ ڈالے وہ ادب خان سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جی سر مجھے تو اچھی لگی۔۔۔اگر آپ میم کو ساتھ لے آتے تو وہ اپنی پسند سے لے لیتیں۔۔

ہمممم

اسکی بات پہ وہ صرف ہنکار بڑھتا اندر چلا جاتا ہے۔۔۔کچھ پل بعد وہ باہر آتا کار کی چابی اسکی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔

یہ لو یہ تمھارا گفٹ۔۔۔۔

ادب خان کا منہ کھولا رہ جاتا ہے۔۔۔اسے لگا تھا وہ عین کے لیے لینے آیا ہے۔۔۔۔

میں نہیں سر میں نہیں لے سکتا۔۔۔لاکھوں کی کار ہے یہ میں نہیں لے سکتا۔۔۔

یہ تمھارے نکاح کا گفٹ ہے۔۔۔۔

حاتم پھر اسکی طرف چابی کرتا ہے جسے وہ اسکے ہی ہاتھ میں واپس بند کر دیتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں سر میں نہیں لے سکتا بہت مہنگی ہے یہ۔۔۔۔

ادب خان مجھے غصہ نہ دلاو۔۔۔۔پکڑو اسے یہ تمھارا گفٹ ہے۔۔۔۔اور گفٹ قیمت دیکھ کہ نہیں دل سے دیا جاتا ہے اور اگر تم مجھ سے پوچھو تو مجھے یہ گفٹ بھی

تمھارے آگے سستا لگتا ہے۔۔۔۔۔ تمھاری ایمانداری اور وفادری اس سے کہیں زیادہ مہنگی ہے۔۔۔۔

ادب خان حیرت سے اسے دیکھتا ہے وہ کبھی اسکی تعریف نہیں کرتا تھا اگر کر رہا تھا تو واقعی وہ بہت قیمتی ہو گا۔۔۔۔

آپ کوئی کپڑے

چپ کر کے پکڑو ورنہ دو لگاوں گا میں۔۔۔۔

اب حاثم غصے میں اسے گھورتا ہے جو پھر منا کرنے لا گا تھا۔۔۔۔

بندہ پیار سے بھی کہ سکتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

منہ ٹیڑا کر کے اسے دیکھتا ہے مطلب صرف تنگ کرنا تھا۔۔۔۔۔۔۔ جس پہ حاثم اسے گھورتا ہے۔۔۔۔

تم وہ بھوت ہو جو پیار کی بولی نہیں سنتا چلو اب تمھاری کار میں ہی ہم اسلام آباد جائیں گے۔۔۔۔۔

ادب خان مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

کار چل پڑتی ہے حاثم دوسری طرف بیٹھا عین کو کال کرتا ہے۔۔۔۔۔ عین جو کپڑوں کی تہہ لاگا رہی تھی حاثم کی کال دیکھ۔۔۔۔ جلدی سے اٹھا لیتی ہے۔۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔

و علیکم۔اسلام۔۔ عین آج رات میں گھر نہیں آوں گا۔۔۔۔اسلام آباد جا رہا ہوں۔ایک دو میٹنگ ختم کرنی ہیں مجھے۔۔۔۔۔۔

کیا حاثم میں اکیلی کیسے رہوں گی۔۔۔۔ نہیں آپ آئیں۔۔۔۔

وہ ایک دم گھبرا ہی جاتی ہے۔۔۔۔

میں نے ڈرایور کو کہ دیا ہے وہ امبر کو تمھارے پاس don't worry عین چھور جائے گا۔۔۔۔تم دونوں ساتھ رہ سکتی ہو۔۔۔ادب خان بھی میرے ساتھ ہی جا رہا ہے۔۔۔

اچھا پھر ٹھیک ہے۔۔۔۔

وہ۔کچھ پر سکون ہوتی ہے۔۔۔۔

تھوری بہت باتوں کہ بعد وہ کال رکھ دیتا ہے۔۔۔۔

وہ گاؤں جانے سے پہلے ساری پینڈنگ کام نمٹانا چاہتا تھا۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

www.novelsclubb.com

Wednesday, 15 Mar 2023 06:43 PM

ازلان کی جیپ ایک ڈیرے کے سامنے رکتی ہے۔۔۔۔جیپ میں بیٹھے ہی اسے اندر ہال میں جو کہ اینٹوں کا بنا تھا وہاں اسکے 4 دوست بیٹھے نظر آجاتے ہیں جو اندر

رکھی چار پائوں پہ بیٹھے تھے۔۔۔ازلان مسکراتا اترتا ہے.اسے دیکھ سب اٹھ جاتے ہیں۔۔۔سب بری گرمجوشی سے اس سے گلے ملتے ہیں۔۔۔۔

کیسے ہو ہونے والے بہنوئی صاحب اب تو عزت دینی پرے گی۔۔۔تجھے سالے ۔۔۔

ازلان آگے بڑھتا حیدر کی کمر تھپتھپاتا ہے شرارتی انداز میں بولتا ہے۔۔حیدر اسکا خالہ زاد تھا اور ایک اچھا دوست بھی تھا۔۔۔۔

سالہ تو اب تو بنے گا میرا۔۔۔اور تو بات نہ کر۔۔۔ایک ہفتے پہلے آیا ہے۔۔۔اگر جو حریم کی دھمکی نہ ہوتی تو نے ایک دن پہلے آنا تھا۔۔۔

حیدر اس سے خفا ہوتا ہے۔۔۔ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔

اب میں آگیا ہو.نہ جم کہ مزا کریں گے۔۔۔۔

ہم۔تو بھئی ایک ہفتے سے یہی کہ رہے اسکی شادی پہ کیا کیا کرنا ہے اب تو آ گیا ہے تو اور مزاہ آئے گا۔۔۔۔

دوسرا دوست شاید بہت پر جوش تھا شادی کو لے کہ۔۔۔

ازلان حیدر کے ساتھ ہی چارپائی پہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔کچھ اسکے دوست حقہ پی رہے تھے لیکن اسے ایسی کوئی چیز کی عادت نہیں تھی وہ بس اس ملاقات کو انجوئے کرتا ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ماوی ناشتے کہ بعد اوپر روم میں چلی گئی تھی اب وہ بور ہوتی نیچے آتی ہے۔۔۔۔جہاں کوئی نہیں ہوتا اسے کچن سے حریم کی آوازیں آتی ہے تو وہ وہی چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

خانم کچن میں حریم کو روٹی پکانا سکھا رہی تھی۔۔۔اور اسکی روٹی گول ہی نہیں بن رہی تھی۔۔ بار بار خانم کا تھپڑ اسکی کمر سیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

موم یار کیا ہو گیا ہے روٹی ہے وہاں ملازمہ ہو گی بنا دیا کرے گی۔۔۔۔

حریم بے زاریت لیے چہرے سے بولتی ہے جو آج بھی ان کے ہتے چڑھی تھی۔۔۔بلکے پچھلے دو ہفتوں سے وہ اسے کچھ نہ کچھ سکھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی آپ باہر جانے نہیں دے رہی چولہے کہ آگے کھڑا کر دیا ہے۔۔۔۔میرے فیشل کروانے کے دن ہیں آپ روٹی پکوا رہی ہیں۔۔۔۔۔

خانم اسے دیکھتی ہے ایک اور تھپڑ اسکی کمر پہ مارتی ہے۔۔۔۔

شوہر جب کھانا مانگے گا نہ تو اپنا فیشل ہی پکا کہ کھلا دی۔۔۔۔۔

ایک گھوری سے اسے دیکھتے بولتی ہے تو ساتھ کھری ملازمہ ہنس پرتی ہے۔۔۔۔۔

ماوٰی اب پوری اندر آتی حریم کہ ساتھ کھری ہوتی ہے۔۔۔۔۔ حریم اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

مجھے بھی روٹی بنانی نہیں آتی۔۔۔۔

ماوٰی اپنا بھانڈا خود ہی پھورتی ہے۔۔۔۔۔ خانم۔پریشان سی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

پھر شوہر کو کیا کہلاتی تھی۔۔۔۔

شوہر کو۔۔۔ماوٰی سوچنے والے انداز میں اوپر دیکھتی ہے حریم اور خانم بھی ساتھ ہی دیکھتے ہیں جیسے اوپر ہی اسکا شوہر بیٹھا ہے۔۔۔۔۔۔ماوٰی شوہر کہ روپ میں ازلان کو سوچتی انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے تو وہی روٹی بنا کہ کھلاتے ہیں۔۔۔۔۔۔

یہاں حریم اور خانم دونوں کو زور کا جھٹکا لگتا ہے۔۔۔۔

حریم کو خوشی کا جھٹکا اور خانم کو حیرت کا۔۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔۔میں بھی حیدر سے کہوں گی۔۔۔روٹی بنانا سیکھ لے۔۔۔۔

حریم پر جوش بولتی ہے ایک اور تھپڑ آتا ہے۔۔۔

شوہر کا نام لے گئ۔۔۔۔شرم نہیں ہے۔۔۔

اور تم کھانا بنانا نہیں آتا ہے۔۔۔

اب وہ ماوی کی طرف مرتی ہے وہ پر سکون سی نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔خانم اپنا سر پیٹ لیتی ہے۔۔۔۔

آج کل کی لڑکیاں۔۔۔۔اسی وجہ سے تیرا شوہر تنگ آگیا ہو گا تجھ سے جب کھانا بھی وہ دیتا ہے سب وہ کرے تو تیرا کیا فائدہ اسے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میری بات ایک ہمیشہ یاد رکھی مرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کے جاتا ہے۔۔۔۔وہی عورت مرد کہ دل پہ راج کر سکتی ہے۔۔۔۔جس کو کھانا بنانا آتا ہے۔۔۔۔

خانم ہر ماں کی طرح انھیں بھی وہی بات سیکھاتی ہے۔۔۔

ماوی سوچتی اسے دیکھتی ہے۔۔

اس طرح تو مرد کا سارا کھانا دل میں چلا جاتا ہو گا نہ۔۔۔۔پھر وہ باہر کیسے آتا ہو گا۔۔۔۔اور ہمارا عورتوں دل کا راستہ کہاں سے جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔

اسکے سوالوں پہ خانم کا منہ حیرت سے کھلا رہ جاتا ہے۔۔۔۔حریم اور باقی سب مسکراتے نیچھے منہ کر لیتے ہیں۔۔۔

تو پوری عقل سے پیدل ہے۔۔۔پتا نہیں تیرا شوہر کیسے برداشت کرتا ہو گا۔۔۔۔

وہ ماوی پہ افسوس کرتی حریم کی طرف موڑتی ہے۔۔۔۔

تو پکا روٹی اگر مجھے یہ خبر مل کہ تو نے حیدر کو ملازموں کہ رحم و کرم پہ چھوڑا ہے اچھا نہیں ہو گا۔۔۔

وہ عورت بہت جلد مرد کہ دل سے اتر جاتی ہے جو اسے توجہ نہیں دیتی اسکی کھانے پینے کا خیال نہیں رکھتی۔۔۔چاہیے وہ کتنا ہی محبت کرنے والا کیوں نہ ہو۔۔۔۔

وہ حریم کو بولتی ساتھ ماوٰی کو بھی سناتی ہیں۔۔۔۔ماوٰی اسکی بات غور سے سنتی ہے۔۔۔۔اسکے دل میں بھی خیال جاگتا ہے ازلان کا وہ سوچتی ہے۔۔۔

نہیں ازلان جی تو مجھے نہیں اتاریں گے دل سے پھر وہ کتنے اچھے ہیں مجھ سے بہت پیار بھی کرتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔کچھ وقت وہ وہی کھڑی انھیں دیکھتی پھر باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔وہاں اکیلی تھی یہاں سب تھے لیکن یہاں وہ ازلان سے دور دور رہ رہی تھی۔۔۔

اسے بلکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔ابھی وہ سوچتے سیڑیاں چڑھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔جب کوئی اسکا ہاتھ زور سے دبوچتا ہے۔۔۔۔

ماوٰی جھٹکے سے دیکھتی ہے دادی اسکا بازو دبوچے اسے اپنے روم میں لے کہ جاتی ہیں۔۔۔۔

Wednesday, 15 Mar 2023 09:37 PM

روم میں لاتی وہ۔ جھٹکے سے اسے چھوڑتی ہے۔۔۔۔ماوٰی تو ڈر ہی جاتی ہیں انکو غصے میں گھورتا دیکھ۔۔۔اپنی چھری کو پکرتے دادی اسکے پاس آتی ہے وہ گاؤں کی تھی اس عمر میں بھی وہ ماوٰی سے زیادہ ہمت رکھتی تھی۔۔۔۔

ماوٰی اپنے ہاتھ کو دیکھتی ہے جہاں ان کی انگلیوں کہ نشان بن گئے تھے اسکی آنکھوں میں آنسو جمع ہوتے ہیں۔۔اسکی معصومیت دیکھ دادی کو اور چیڑ ہو جاتی

ہے۔۔۔۔وہ تو اسے صرف ایک بد کردار عورت کی نظر سے دیکھ رہی تھی جو اپنی شوہر کو چھوڑ دوسروں پہ ڈورے ڈال رہی تھی۔۔۔۔۔

شرم تو نہیں آتی تجھے چہرے سے کتنی معصوم بنتی ہے اور اندر شیطان بیٹھا رکھا ہے یہی چہرے دیکھا دیکھا کہ۔لڑکوں کو پھانستی ہے نہ۔۔۔۔۔

اسکا دوبارہ ہاتھ دادی کی مضبوط گرفت میں ہوتا ہے انکی کوئی بات ماوٰی موسمجھ نہیں آتی اگر تو وہ سمجھدار ہوتی تو یہ باتیں اسکے دل کو چبتی اسکا دل چھلنی کر جاتیا اس پہ اتنا گھٹیا الزام لگایا جا رہا تھا۔۔۔لیکن وہ نا سمجھ تھی جسنے ہمیشہ ماں اور بہن کو ہنستے مسکراتے اسکی تعریف کرتے اسے پچکارتے مناتے دیکھا تھا ایسے الفاظ تو اسنے کبھی نہیں سنے تھے۔۔۔۔اور ازلان اس نے بھی تو اسے بچوں کی طرح رکھا تھا۔۔۔۔۔وہ تو بس ہاتھ چھوڑوانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔

مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔۔

وہ روتے انھیں دیکھتی ہے۔۔۔۔

اے ے ے لڑکی میری بات سن مجھے تو اب ازلان کہ ساتھ نظر نہ آئی جو تو ہمارے معصوم بچے کو ورغلا رہی ہے نہ۔۔۔

نہیں تو میں تو

وہ ایک دم بولتی ہے ازلان نے منا کیا تھا انکی شادی کا نہ پتا چلے اسلیے وہ گھبرا جاتی ہے۔۔۔

چپ۔۔۔اگر تو اسکے ساتھ نظر آئی نہ تو تیرے ٹکڑے کر کے کتوں کہ آگے ڈال دوں گی۔۔۔ سمجھی۔۔۔۔

ماوی کا معصوم دل انکی بات پہ ڈر سا جاتا ہے۔۔۔وہ روتے ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیرا بندوبست تو میں کرتی ہوں۔۔۔جااب یہاں سے اب تو ازلان کہ پاس نہ نظر آئی مجھے۔۔۔۔

ماوی ڈر سے کانپتی وہاں سے جلدی سے نکلتی ہے اس نے تو یہ روپ پہلی دفع کسی کا دیکھا تھا وہ جی جان سے کانپتی باہر بھاگتی ہے بنا دیکھے باہر آتے ازلان سے زور سے ٹکراتی گرنے لگتی ہے جب ازلان سے گرنے سے بچاتا ہے۔۔۔

میرا پٹاکا کہاں۔۔۔۔ماوی کیا ہوا۔۔۔۔

وہ جو شوق سا اسے پیار سے بولنے لاگا تھا اسکے ہوائی اڑا چہرہ دیکھ پریشان ہو جاتا ہے۔۔۔۔ماوی اسے دیکھتی ایک دم ڈرتے پیچھے ہوتی ہے۔۔۔۔ازلان کو اسکا پیچھے ہونا بہت عجیب لگتا ہے وہ ایسے دور ہوئی تھی اس سے جیسے وہ کوئی اچھوت ہو۔۔۔۔

کیا ہوا کہیں بھوت دیکھ لیا ہے۔۔۔۔

ہہہاہاں۔۔۔۔

وہ سچ نہ بتا پائی تھی اسے۔۔۔اور ازلان اسے گھور کہ رہ گیا۔۔۔۔جو صاف جھوٹ بول رہی تھی۔۔۔

جاو تیار ہو جاو حریم کو بلاتا ہوں پھر چلتے ہیں۔۔۔۔باہر۔۔

اسکے گال کھینچتا ہے اور ماوی وہاں سے بھاگتی ہے۔۔۔۔

دور تک۔اسے جاتا دیکھتا ہے۔۔۔وہ جانتا تھا صبح کی وجہ سے اداس ہے وہ۔۔۔

پورے راستے بھی ماوی باہر دیکھ رہی تھی حریم آگے ازلان کہ ساتھ بیٹھی اسے گاوں میں ہوئی تبدیلیوں کا بتا رہی تھی اور اسے گاوں میں بنے سٹور لے جا رہی تھی جو خانم نے بنوایا تھا وہاں ضرورت کی ہر چیز تھی صرف کپڑوں کو چھور کہ۔۔۔۔

اور وہ بس پیچھے چپ تھی۔۔۔۔

ایک نظر ازلان کو دیکھ ماوٰی سوچتی ہے یہاں تو دادی نہیں ہے ازلان سے بات کرلے اسکا بہت دل کر رہا تھا اس سے بات کرنے کا.... لیکن وہ نہیں کرتی وہ کافی ڈر گئی تھی۔۔۔۔

ازلان بار بار اسے دیکھتا ہے مر رسے وہ بہت اداس تھی اور وہ اسکی اداسی کی وجہ باغ میں نہ جانا سمجھتا ہے۔۔۔۔۔وہ اس وقت سے اسے اداس دیکھ رہا تھا۔۔اب اس سے رہا نہیں جاتا وہ کبھی اسکے چہرے پہ اداسی نہیں دیکھ سکتا تھا اسے عجیب بے چینی سے ہوتی ہے اسے ایسا لگتا ہے آس پاس سب خاموش اور اداس سا ہے۔۔۔وہ ایک جھٹکے سے کار روکتا ہے۔۔۔۔کار کہ روکتے حریم کی زبان کو بریک لگتی ہے اور ماوٰی بھی ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔جواب مڑ کہ اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا ماوٰی۔۔۔۔اداس کیوں ہو۔۔۔۔

حریم بھی اب اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔وہ ازلان کی بات پہ اسے دیکھتی ہے دادی کی بات یاد آتی آنکھیں آنسو سے بھر جاتی ہے وہ سر جھکا لیتی ہے۔۔۔۔۔ازلان کو ایک

دم جھٹکا لگتا ہے اسکے آنسو دیکھ وہ بنا حریم کی پرواہ کیے کار سے باہر نکلتا پیچھے جاتا اسکی طرف کا دروازہ کھولتا اندر اسکے پاس بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

وہ لب دبائے خود کو رونے سے باز رکھے ہوتی ہے۔۔۔۔۔لیکن دل زور زور سے رونے کا کرتا ہے۔۔۔۔۔اسکا چہرے ہاتھ میں تھامے وہ اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھتا ہے جواب پھسل کہ چہرے پہ آجاتے ہیں۔۔۔۔۔اور اگلے ہی پل وہ۔ازلان کے سینے سے لگی ہوتی ہے۔۔۔۔۔اور حریم حیرت سے منہ پہ ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔۔۔

آئے میرا پٹاکا صرف باغ میں ناجانے پہ اتنا رو رہا ہے۔۔۔۔میں لے جاوں گا نہ ۔۔۔۔ایسے ہو سکتا میری ماوی مجھے کچھ کہے میں نہ۔کروں۔۔۔۔

اسکا سر تھپکتے وہ مسکراتے بولتا ہے۔۔۔۔۔اور ایک نظر حریم کو دیکھتا ہے جسے 440 والٹ کا جھٹکا لگتا ہے۔۔۔۔

وہ چپ ہوتی ہے۔۔۔۔بس اسکے ساتھ لگی سکون محسوس کرتی ہے۔۔۔۔اسے کوئی ڈر نہیں تھا اب۔۔۔۔

ابھی ہم۔واپسی پہ باغ سے ہوتے جائیں گے تھیک ہے پھر میں اپنی جان کو پھولوں کا تاج بھی بنا کر دوں گا۔۔۔۔

وہ اسے بہلاتا ہے اور وہ بہل بھی جاتی ہے۔۔

وہ۔سب بھولائے ایک دم۔ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔

پکا۔۔۔۔ہم۔جائیں گے۔۔۔وہاں تتلیاں بھی ہوں گی نہ۔۔۔۔

ہاں سب ہو گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ۔مسکراتا ہے اسکے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ کہ۔۔۔۔۔لیکن پل میں مسکراہٹ غائب ہوتی ہے۔۔۔۔۔دادی اور پھر خانم کی بات یاد کرتے (((دل سے اتر جاتی ہے

ازلان کہ پاس نظر نہ آئی))۔۔۔۔وہ ازلان کو دیکھتی ہے۔۔

ازلان جی۔۔۔مجھے چھوڑیں گے تو نہیں نہ۔۔۔۔۔

ازلان حیران ہوتا ہے یہ بات اسنے کیوں کی وہ سمجھا نہیں تھا۔۔۔۔

نہیں۔۔۔بلکل نہیں جینا بھی کوئی چھورتا ہے کیا بھلا۔۔۔۔

ازلا ننننن

حریم اسکی بات پہ چینختی ہے۔۔۔۔وہ جو کب سے صدمے میں تھی اب ہوش آتا ہے اسے ازلان ماؤی کو اپنے ساتھ لگائے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے زرا بتانا پسند کرو گے۔۔۔۔یہ کون ہے تمھاری جسے تم اتنے حق سے گلے لگائے بیٹھے ہو۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اب گھور رہی تھی اسے۔۔اور دانت پیستی بولتی ہے۔۔۔

بیوی ہے میری۔۔۔۔

ماوی کے ماتھے کو چومتا اسے جواب دیتا ہے حریم فوراً کار سے باہر آتی اسکا دروازہ کھولتی ہے۔۔۔۔

باہر آو۔۔۔۔

ماوی کو اپنے ساتھ لیے ہی وہ باہر آتا ہے اور اسکا ہاتھ پکڑ کہ کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔ حریم اسے گھورتی ہے۔۔۔۔

جہاں تک۔مجھے یاد ہے تمھیں بچے بلکل نہیں پسند تھے۔۔۔

وہ تو ابھی بھی اتنے پسند نہیں ہیں۔۔۔

وہ اپنی بات پہ قائم ہوتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تو یہ بچوں جیسی بیوی پسند ہے۔۔۔۔

ہاں یہ تو میرا معصوم سا دل کا ٹکڑا ہے۔۔۔۔

اسکے گال کھینچتا پیار کرتا ہے ماوی تو حریم کو غصے میں دیکھ پریشان ہی ہو جاتی ہے۔۔۔حریم اسکی ڈھیٹائی پہ ایک تھپڑ اسے بازو پہ مارتی ہے۔۔۔

اووواز لان جی کو نہیں ماریں۔۔۔

ماوی اسکے بازو سہلاتی ہے۔۔۔اسے بلکل اچھا نہیں لاگا تھا ازلان کو تھپڑ پرنا۔۔۔ازلان تو فدا ہی ہو جاتا ہے۔۔۔

تمھیں پتا ہے نہ موم کو پتا چلا تو الٹا لٹکا دیں گی۔۔۔

بتائے گا کون تو یا میں۔۔۔

ازلان بھی ازلان تھا۔۔صرف ماں سے ڈرتا تھا باقی کسی سے نہیں اور بہن تو پھر اسکی کرائم پارٹنر تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

مطلب تم موم کو نہیں بتاو گے۔۔

بتاوں گا یار بس حاشم بھائی اور ڈیڈ آجائیں۔۔۔پھر۔۔۔

حریم سمجھنے والے انداز میں سر ہلاتی ایک نظر ماوی کو دیکھتی ہے جو ازلان کے ساتھ چپکی ہوتی ہے بلکل چھوٹی سی اسکی حصار میں قید ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

لیکن پھر بھی یہ کیسے ہو سکتا ہے ماوی اتنی چھوٹی ہے۔۔۔

یہ کیا چھوٹی چھوٹی لا گا رکھا ہے سب نے یہ کوئی چھوٹی نہیں پورے 18 سال کی ہے۔۔۔۔

ازلان اسکی بات پہ چیڑ ہی جاتا ہے جسے ہر کوئی چھوٹی کہتے جا رہا تھا۔۔۔

نہیں میں 16 کی ہوں۔۔۔

ماوی منہ بنا کہ بولتی ہے۔۔۔ازلان کا دل چاہتا ہے سر پیٹ لے حریم دونوں ہاتھ باندھیں تنظیہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔

ہاں جی اب بولو سولہ سال۔۔۔

ماوی تم بڑی ہو نہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی جلدی سے سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔

لو ہو گئی بات ختم یہ بڑی ہے۔۔۔۔اب خوش

حریم ازلان کو ایسے دیکھتی ہے جیسے وہاں کوئی مزاق ہو رہا ہے۔۔۔۔

یہ تو تمھیں تب پتا چلے گا جب تمھارے ہی بچے تمھیں دادا اور اسے ماما بولیں گے۔۔۔۔

توبہ کرو۔۔۔کیسی بد دعائیں دے رہی ہو۔۔۔۔۔

بد دعا نہیں حقیقت بتا رہی ہوں۔۔۔۔

کیا تمھیں ہماری شادی سے اطراز ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان کو اسکا بحث کرنا سمجھ ہی نہیں آتا اسے لا گا تھا کہ وہ خوش ہو گی۔۔۔۔

اترا ز مجھے کیوں ہو گا۔۔۔۔مجھے تو بس ڈر ہے موم کا اور جو جو میں نے تمھیں کہا ہے نہ دیکھ لینا موم بھی یہی کہیں گی۔۔۔۔

وہ بعد کی بات ہے بس تم اپنا منہ بند رکھنا۔۔۔۔۔اب چلیں ورنہ رات ہو جائے گی۔۔میری جان کو ابھی باغ بھی دیکھانہ ہے۔۔۔۔۔

ازلان ماوی کو دیکھتا ہے جو اسے دیکھ مسکراتی اسکے شرٹ سے آنسو صاف کرتی ہے۔۔۔ حریم اسکی حرکت پہ مسکراتی ہے۔۔۔۔

بچوں جیسی بیوی مبارک ہو تمھیں ازلان اب پوری زندگی بے بی سیٹنگ کرنا۔۔۔

حریم اسے چھیرتی ہے جس پے وہ مسکراتا ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔

دل و جان سے مجھے اسکی بے بی سیٹنگ قبول ہے۔۔۔۔

حریم کار میں بیٹھتے بیٹھتے رکتی ہے اسکی بات پے اور مڑ کہ اسے دیکھتی ہے جواب ماوی کہ گال کھینچتا محبت سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے اسے انکی جوڑی کافی پسند آئی تھی بس اسے خانم کا ڈر تھا۔۔۔۔۔وہ مسکراتی انکے لیے دعا کرتی کار میں بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

ازلان جی۔۔۔۔

ہاں میری جان۔۔۔

ازلان اسکے لیے کار کا دروازہ کھولتا ہے اسکے پکارنے پے رک کہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

آپ ان کپڑوں میں بہت پیارے لگ رہے ہیں۔۔۔۔

ماوی بولتے اسکے سینے میں منہ چھپاتی شرما جاتی ہے۔۔۔۔ازلان سرمئی شلوار قمیض پہنے تھا اور وہ صبح سے اسے یہ کہنا چاہ رہی تھی کہ۔وہ شلوار قمیض میں بہت پیارا لگ رہا ہے۔۔۔۔۔۔اسکے شرمانے پہ دل کھول کہ مسکراتا ہے۔۔۔۔اسکے بالوں پہ لب رکھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شکریہ جان۔۔۔

تم دونوں کا رومینس ختم ہو گیا ہو تو چلیں

حریم۔منہ باہر نکال کہ انھیں دیکھتی ہے ازلان اسے گھورتا ہے۔۔۔۔جس پہ وہ مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

شام کے سایہ گہرے ہونے لگے تھے سڑک پہ۔انتہا کا رش تھا حاثم وہاں انتہا کا بور ہو رہا تھا اسلام آباد بس کچھ گھنٹے کی دوری پہ تھا۔۔۔لیکن رش نے اسکے کم سفر کو لمبا کر دیا تھا۔۔۔۔حاثم موبائل نکالتا عین کی تصویر کو دیکھتا ہے جسے وہ اپنا فون کا والپیپر بنا چکا تھا۔۔۔۔

پھر اگلے ہی پل اسے میسج کرتا ہے۔۔۔۔

میری شہزادی کیا کر رہی ہے۔۔۔۔

عین جو امبر کا انتظار کر رہی تھی میسج کی آواز پہ موبائل دیکھتی حاثم کا میسج نوٹیفیکیشن دیکھ جلدی سے اوپن کرتی اسکے میسج کو پڑھ کہ مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

امبر باجی کا انتظار کر رہی ہوں۔۔۔۔

وہ مسکراتے جواب دیتی ہے۔۔۔آگے سے پھر حاثم کا میسج آتا ہے۔۔۔

سب کا انتظار کرتی ہو اور مجھے انتظار کرواتی ہو۔۔۔۔

حاثم کہ میسج پہ وہ سوچتی ٹائپ کرتی ہے۔۔۔۔

میں نے کب آپکو انتظار کروایا۔۔۔۔

اسکے سوال پہ حاثم مسکراتا ہے۔۔۔۔اور اپنا جواب لکھتا ہے۔۔۔۔۔اب وہ بھول۔گیا تھا کہ وہ کہیں جا رہا تھا ادب خان ڈرایو کر رہا ہوتا ہے۔۔۔

جب سے آپ میری زندگی میں آئی تب سے میں صرف آپ کا انتظار ہی کر رہا ہوں کہ کب اجازت ہو اور میں آپکو زندگی کہ ساتھ روح می. بھی شامل کر لو۔۔۔۔

میسج سینڈ کرتے حاثم اسکا ریکشن سوچ کھل کہ مسکراتا ہے۔۔۔۔عین کانوں تک سرخ ہوتی ہے۔۔۔۔اور بنا کچھ کہے بس میسج کو تکتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

بے شرم ہی ہیں۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ رہی تھی حاثم کا دوبارہ میسج آتا ہے۔۔۔۔

شرما رہی ہو۔۔۔یا ڈر رہی ہو۔۔۔۔۔

نہیں میں تو نہیں شرما رہی نہ ڈری ہوں۔۔۔۔

عین جلدی سے جواب دیتی ہے۔۔۔۔حاثم ہنستا میسج کرتا ہے ادب خان اسکی طرف دیکھتا ہے اسنے آج سے پہلے کبھی اسے ایسے ہنستے نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔

واہ تم۔تو بہت بہادر ہو۔۔۔چلو پھر کل رات کا پلین پکا کرتے ہیں۔۔۔۔فرصت سے تمھاری بہادری دیکھوں گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم کہ میسج پہ وہ موبائل کو گھورتی لال ہو جاتی ہے۔۔۔

آپ بہت خراب ہیں۔۔۔

اسکا میسج پڑھ حاشم کا قہقہ گونجتا ہے۔۔۔۔وہ۔اس وقت ادب خان کو بلکل فراموش کر چکا تھا۔۔۔۔۔

ابھی کہاں ابھی تو خراب ہونا ہے مجھے۔۔۔

حاشم کا میسج جاتا ہے ساتھ ہی عین کا میسج آجاتا ہے۔۔۔

آپ کو کوئی کام وام نہیں ہے۔۔

کام تو نہیں ہے ابھی کوئی اس لیے سوچا یہاں تھوری دال گلالوّں۔۔۔

عین مسکراتی ہے اسکے میسج پہ جب ڈور بیل بجتی ہے۔۔۔۔

امبر باجی آگئی ہیں۔۔میں بعد میں بات کروں گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ آجری میسج چھورتی ہے اور ساتھ ہی میسج آتا ہے۔۔۔

رات میں کال۔کروں گا سونہ جانا۔۔۔

آخری میسج کرتے وہ مسکراتا سر اٹھاتا ہے۔۔۔ادب خان شرارتی نظروں سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

کیا!!!

حاثم اسے گھورتا ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔۔ادب خان مسکراتا سامنے دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔۔۔

وہ ایک مال سٹور تھا جہاں ضرورت کی ہر چیز تھی 32 لوگ گاؤں کہ جو پڑھے لکھے تھے وہاں کام کر رہے تھے یہ خانم کا کام تھا جس نے وہاں یہ سٹور بنوایا تا کہ ہر ضرورت کی چیز ایک ہی جگہ مل جائے۔۔۔۔

حریم تو وہاں آتے ہی ازلان ماوی کو بھول اپنی شوپنگ میں لگ گئی تھی وہ لوگ چوکلیٹ گینڈی والی سائڈ پی تھے حریم اپنی ٹوکری کو بھرے جا رہی تھی۔۔۔۔۔ازلان ماوی کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

حریم کر اپنے کام میں مگن دیکھ ماوی کا بھی دل۔ کرتا ہے وہ سب لینے کا۔۔۔۔وہ ایک نظر ازلان کو دیکھتی کچھ کہنا چاہتی ہے لیکن چپ ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔

بس حریم اتنا تم حیدر کو گفٹ کرو گی وہ تو چاکلیٹ کھاتا بھی نہیں ہے۔۔۔

ازلان آوازار ہوتا ہے۔۔۔۔

نہیں باقی تو میں اپنے لیے لے رہی ہوں۔۔۔۔میرا ویسے بھی سارا سامان ختم ہو گیا تھا۔۔۔۔

وہ سب ٹوکری میں ڈالتی جواب دیتی ہے۔۔۔۔

ماوی وہاں موجود اتنی ساری چوکلیٹ کو للچائی نظروں سے دیکھ ہونٹوں پہ زبان پھیرتی ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔جو اسکے ساتھ ہی کھڑا کسی چوکلیٹ کو الٹ پلٹ کہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔وہ ہمت کر کے اسکا بازو کا کپڑا کھینچتی ہے۔۔۔۔۔ازلان اسکی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

ازلان جی۔۔۔۔

وہ اسکا نام لیتی رکتی ہے۔۔۔

ہاں بولو ماؤی کیا ہوا تھک گئی ہو۔۔۔

وہ نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

ازلان جی میں بھی لے لوں یہ۔۔۔ایک لوں گی بس۔۔۔

وہ معصوم سی فرمائش کرتی ہے ازلان کی جگہ اسکی ماں اور عین ہوتی تو وہ بھی شاید حریم کی طرح دل کھول کہ سامان لیتی لیکن ازلان کہ ساتھ وہ ابھی اتنے حق سے فرمائش نہیں کر سکی تھی۔۔۔۔ازلان کچھ پل اسے دیکھتا ہے اور خود ہی شرمندہ ہو جاتا ہے۔۔۔۔وہ۔اتنی دیر سے کھرے تھے اسنے جھوٹے منہ بھی نہیں کہا

www.novelsclubb.com

اسے کچھ لینے کا جب بہن کو دلا۔ سکتا تھا تو وہ تو پھر بیوی تھی۔۔۔۔۔وہ خود کو ہی ملامت کرتا اسکے ماتھے کو چومتا ہے۔۔۔۔

میری جان میرا معصوم بچہ ایک کیوں جو دل چاہیے لے لو۔۔۔۔جاو۔۔۔۔

ماوی کی آنکھیں چمک جاتی ہیں۔۔۔

پکا زیادہ لے لوں۔۔۔۔

اسے مسکراتا دیکھ ازلان خوش ہوتا ہے۔۔۔۔

رکو میں ٹوکری لا کہ دیتا ہوں۔۔۔۔۔

ازلان اسے ٹوکری دیتا ہے اور اب وہ اسے بھی سارا سامان دلوا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔۔اور وہ جس پہ ہاتھ رکھتی ہے ازلان وہ ہی اسکے لیے ٹوکری میں ڈال دیتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

مجھے یہاں کیوں بند کیا ہے کھولو۔۔۔۔

کوئی ہے کیوں بند کیا ہے مجھے۔۔۔

وہ چاروں طرف نظر دوڑاتا ہے وہ جگہ اندھیرے میں ڈوبی تھی۔۔۔اچانک روشنی پھیلتی ہے۔۔۔۔مدھم سی جس سے اسکی آنکھیں بند ہو جاتی ہے۔۔۔۔بہت دور ایک روشنی کا گولہ سا اسے نظر آتا ہے۔۔۔۔۔

بند ہوئی آنکھوں کو ہلکا ہلکا سہ کھولتے وہ اس روشنی کے گولے کو دیکھنے کی ناکام سی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔جو آہستہ آہستہ اسکے پاس آرہا تھا۔۔۔۔۔وہ کچھ پل اس روشنی کو دیکھتا ہے وہاں کچھ سایہ سا نظر آتا ہے۔۔۔۔۔وہ سایہ اہستہ آہستہ شکل اختیار کرنے لگتا ہے۔۔۔۔آچانک گرمی بڑھنے لگتی ہے۔۔۔

کون ہو۔۔۔۔تم مجھے یہاں تم نے بند کیا ہے۔۔۔۔۔

وہ اس سایہ سے مخاطب ہوتا ہے جس کی شکل تک واضح نہیں ہو رہی ہوتی۔۔۔

بولو بولتے کیوں نہیں۔۔۔

اس بندے کی زبان میں لڑکھراہٹ ہوتی ہے۔۔۔۔

بند یہاں تم خود ہوئے ہو میں تو نکالنے آئی ہوں۔۔۔

اسکی باریک اور ہلکی آواز پہ وہ غور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔۔

کون ہو تم۔۔۔۔

سایہ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آتا ہے۔۔۔۔وہ اسے دیکھنے کی کوشش کرتا ہے کچھ قدم آگے بڑھتا ہے۔۔۔۔

وقت ہے تمھارے پاس نکل چلو میرے ساتھ ورنہ یہ وقت چلا گیا تو ہمیشہ ہمیشہ کہ لیے یہاں ہی رہ جاو گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب وہ روشنی کم ہونا شروع ہوتی ہے آہستہ آہستہ اور وہ سایہ جو روشنی میں نظر نہیں آرہا تھا وہ اب غائب ہونا شروع ہوتا ہے جو وہ تیزی سے اسکی طرف بھاگتا ہے۔۔۔

رکووووو

وہ ایک دم نیند سے جاگا پسینے میں بھیگا تیز تیز سانس لیتا ہے۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ اٹھا کہ دیکھتا ہے جو کانپ رہے ہوتے ہیں۔۔۔۔۔کچھ پل ایسے ہی خود کو ریلیکس کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔۔۔۔

وہ فورا بستر سے نکل کہ کمرے سے باہر آتا ہے۔۔۔۔پورا گھر اندھیرے میں ڈوبا تھا۔۔۔

کمرے کہ باہر کھڑا وہ اپنا سینہ مسلتا ہے اسے ایسا لگتا ہے اسے سانس نہیں آرہی ۔۔۔۔وہ باہر جانے کا سوچتا سیڑیوں کی طرف آتا ہے جب اسے روم کی لائٹ کھلی نظر آتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جو باہر جانے لگا تھا کسی ٹرانس کی کیفیت میں روم میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔یہ جانتے ہوئے بھی وہ کس کا روم ہے دروازہ آرام سے کھلتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔۔اندر وہ

سجدے میں جھکی تھی وہ کچھ پل سکتے کی حالت میں وہی کھڑا اسے دیکھتا ہے۔۔۔پھر۔۔۔۔وہ دروازہ بند کرتا پیچھے رکھے سنگل صوفے پہ بیٹھ جاتا ہے

۔۔۔۔۔

اب وہ سجدے سے اٹھی دوبارہ سجدے میں جاتی ہے۔۔۔۔

وہ جو گھٹن تھی وہ چھٹتی محسوس ہوتی ہے۔۔۔۔بنا پلکھ جھپکائے وہ اسے دیکھتا چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اب وہ سلام پھیر کہ دعا کہ لیے ہاتھ اٹھاتی ہے۔۔۔۔۔کچھ ہی پل میں کمرے میں اسکی سسکیوں کی آواز گونجتی ہے۔۔۔۔۔وہ جو پیچھے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا اسکے رونے پہ سیدھا ہوتا ہے۔۔۔اسکے منہ سے ایک لفظ نہیں نکلتا لیکن پیچھے بیٹھا حاشر سمجھ گیا تھا وہ اپنی عزت مانگ رہی تھی۔۔اپنی حفاظت مانگ رہی ہے۔۔۔۔

لیکن اللہ نے تو اسکے لیے کچھ اور ہی سوچ بیٹھا تھا۔۔۔

وہ شرمندہ سہ ہو جاتا ہے۔۔۔

ایسے ہی تو اسنے اپنی ماں کو بھی روتے دیکھا تھا پھر کیا ہوا کوئی مدد نہیں آئی وہ وہی رہی۔۔۔۔

وہ بدگمان ہوتا وہاں سے اٹھنا چاہتا تھا لیکن نہ جانے اسے وہی سکون مل رہا تھا وہ اٹھ نہ سکا۔۔۔وہ کرسی سے ٹیک لگاتا آنکھ بند کر لیتا ہے۔۔۔۔

ایمان نماز پڑھ کہ اٹھتی ہے جب حاشر کو وہاں بیٹھا دیکھ جھٹکا لگتا ہے۔۔۔

آپپپ

حاشر اسکی آواز پہ ایک دم آنکھ کھولتا ہے۔۔یہی آواز تو اسنے خواب میں سنی تھی۔۔۔اسے حیرت ہوتی ہے۔۔۔۔سامنے ایمان بھی حیرت سے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اپنی حیرت مٹانے کہ لیے وہ بولنا چاہتا ہے لیکن الفاظ ہی نہیں ملتے۔۔۔

ہاں وہ۔۔۔

وہ۔چپ ہو جاتا ہے۔۔۔۔اسکا ڈوپٹہ ویسا ہی تھا لیکن برقعہ نہیں تھا۔۔۔۔ایماں بری. طرح ڈری ہوتی ہے۔۔۔لیکن محسوس نہیں کرواتی۔۔۔

آپ مجھے دوسرا روم بتادیں میں وہاں چلی جاتی ہوں۔۔۔

اسے وہی ٹکا دیکھ ایمان بولتی ہے۔۔۔۔۔حاشر ایک دم کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

اسے سمجھ نہیں آتا وہ کیا کرئے باہر جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا اسکا اسکے سامنے منہ نہیں کھل رہا تھا۔۔۔۔ایسی حالت اسکی پہلی بار ہوئی تھی۔۔۔۔وہ ایمان کو دیکھتا ہے جو ابھی تک اپنی بری بری آنکھوں میں حیرت لیے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔وہ بنا کچھ کہے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔

باہر آتے وہ ایک لمبی سانس لیتا ہے۔۔۔۔

افففف مجھے کیا ہو رہا ہے

وہ سر پہ ہاتھ پھیرتا خود کو ریلیکس کرتا مڑ کہ دروازے کو دیکھتا ہے جواب بند ہو گیا تھا اور یقیناً اندر سے لوک بھی ہو گیا تھا۔۔۔۔دل تو واپس اندر جانے کا کر رہا تھا اسکے پاس بیٹھنے کا بات کرنے کا۔۔۔سب خیالوں کا جھٹکتا وہ اپنے روم میں چلا گیا جاتا ہے۔۔

اسکے جاتے ایمان دل پہ ہاتھ رکھتی ہے جو اسکو اتنی رات یہاں دیکھ دھڑک گیا تھا وہ شکر ادا کرتی ہے۔۔۔

اللہ ان کو ہدایت دے۔۔۔

حاشر کہ لیے انجانے میں ہی وہ دعا جاتی ہے۔۔۔لیکن اس بات سے بے خبر کہ اللہ نے اسکو بھیجا ہی اسکے لیے تھا وہ اسکا ایمان بن کر دنیا میں آئی تھی۔۔۔۔

حاشر جو اس خوفناک دنیا میں اپنا ایمان کھو بیٹھا تھا اسے ہی اسنے واپس لانا تھا۔۔۔۔

وہ دروازے کو ایک نظر دیکھتی سونے لیٹ جاتی ہے۔۔۔

[11:53 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: ازلان

باہر سے ہی حریم اور ماوی کو کھانہ کھلا لایا تھا۔۔گھر آتے ہی وہ سب اپنے روم میں چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

ازلان حریم کے روم میں داخل ہوتا ہے۔۔۔حریم تو موبائل لے کہ بیٹھی ہوتی جب کہ خانم اسکی الماری میں سے کپڑے نکال رہی ہوتی ہے۔۔۔

حریم۔۔۔موم کہاں ہے۔۔۔

حریم موبائل سے سر اٹھاتی الماری کی طرف اشارہ کرتی ہے تو وہ اندر آتا ہے بیڈ پہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ نے بولایا۔۔

ہاں ازلان یہ دیکھو۔۔۔۔

وہ ڈھیر سارے کپڑے اسکے سامنے رکھتی ہے۔۔۔۔سب نئے ہی لگ رہے ہوتے ہیں۔۔۔

کیا حریم کی بڑی کا سامان ہے۔۔۔۔

ارے نہیں۔۔۔۔یہ تو وہ کپڑے ہیں جوان میڈم نے عید پہ لیتی پہن کہ چھوڑ دیتی ہیں۔۔۔میں نے یہ نکالے تھے گاؤں کی عورتوں کو دینے کے لیے۔۔۔۔

لیکن اب میں نے سوچا جب گھر میں ہی ضرورت مند ہے تو باہر کیوں دینا۔۔۔۔۔یہ سب میں نے ماوی کہ لیے نکالا ہے۔۔۔۔شادی کا گھر ہے وہ بچاری کہ کپڑے بھی کیسے پرانے سے ہیں اب شادی کہ لیے تو چاہیے ہوں گے نہ اسے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خانم کی باتیں ازلان کہ دل پہ گھونسے کی طرح لگتی ہے۔۔۔اس نے کبھی ان ضرورتوں کو سمجھا ہی نہیں یہ تو سچ تھا اسکے پاس ایک ہی کالا ہجاب تھا جسے وہ ہمیشہ پہنتی تھی۔۔۔اور کپڑوں میں بھی وہی تھے جو وہ اپنے گھر سے لائی تھی۔۔۔۔۔۔

یہ لو تم دے دینا یا میں دے دون۔۔۔

خانم کپڑے اسکے سامنے رکھتی ہے۔۔۔ازلان کپڑوں کو دیکھ سوچ میں چلا جاتا ہے۔۔۔۔

کیا اب وہ میری ہی بہن کی اترن پہنے گی۔۔۔۔جو ان سب کو پتا ہو کہ وہ اس ہی گھر کی بہو ہے تو کبھی بھی اسے ایسا ٹریٹ نہ کیا جاتا یہ سب میری ہی غلطی ہے میری بیوی کی یہ حیثیت تو نہیں ہونی چاہیے تھی کہ ایک ضرورت مند سمجھا جا رہا ہے اسے۔۔۔۔

موم آپ یہ گاؤں کی ضرورتمند کو دے دیں ماوی کو ہم نئے لے دیں گے۔۔۔۔

ازلان کی بات پہ خانم اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

کہاں سے لے دے گا نئے اب کیا شہر جاو گے یہاں تو سب کی شوپنگ ہو گی ہے۔۔۔۔۔۔کل سے مایوں شروع ہونی ہے کام ہے کتنے بھلا پہلے ہی وہاں سے کرواکہ لاتا خریداری اگر یہ کرنا تھا اب شادی کہ گھر میں وہ بچی پرانے کپرے پہنے پھیرے گیٔ۔۔۔

خانم کی بات پہ وہ اور شرمندہ ہوتا ہے۔۔۔

میں جاکہ۔لے آوں گا ویسے بھی کل۔مجھے جانا تھا شہر۔۔۔کچھ کام تھا۔۔۔

وہ جھوٹ بولتا ہے۔۔۔۔خانم اسے گھورتی ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے بھیی لیکن نا جانے آج کل کہ لڑکے اپنی ذمے داری سمجھتے ہی نہیں کیسے معصوم بچی ہے اسے دربدر کر دیا۔۔۔ابھی عمر ہی کیا ہے اسکی میں تو سوچ رہی

شادی میں کوئی لڑکا دیکھ اسکا بھی لگے ہاتھ کر دوں گی۔۔۔اب طلاق تو ہو ہی گئی ہے شوہر ہو جائے گا اپنا گھر ہو گا خوش رہے گی۔۔۔۔ویسے میری نظر میں ایک

اپنی خانم بول رہی تھی ازلان ایک دم کھڑا ہوتا اپنا ہاتھ زور سے بند کرتا ہے۔۔۔۔

ماں مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے۔۔۔۔

ہاں تو کر

خانم کپڑے تہہ کرتی بولتی ہے۔۔۔وہ جو صبر کیے تھا وہ جواب دے رہا تھا آج اسکے سامنے ماوی کی شادی کی بات کر دی کل کو کوئی لڑکا ہی نہ لے آئے اس سے پہلے اسے اپنی ماں کو بتانا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ مومم ہیں منن نہ ووہ ماوی

خانم اسکی طرف متوجہ ہوتی ہے جس وجہ سے کوئی لفظ اسکی زبان سے نکلتا ہی نہیں ہے۔۔۔۔

اے ے ازلان۔۔۔۔

ابھی وہ کچھ بولتا جب دادی اسے پکارتی ہے ے

دادی بولا رہی میں آتا ہوں۔۔۔مجھے آپکو بہت ضروری بات بتانی ہے۔۔۔۔۔کل بات کرتے۔۔۔

وہ کہتا وہاں سے نکل جاتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

جی دادی آپ نے بلایا۔۔۔۔

ہاں بیٹھ۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادی ایک سیٹ لے کہ اسکے پاس آتی ہیں۔۔۔۔

یہ سیٹ دیکھ۔۔۔کیسا ہے۔۔۔

وہ اس سونے کہ سیٹ کو اسکی طرف کرتی ہے ازلان مسکراتا ہے۔۔۔

یہ تو دادا جان نے دیا تھا نہ آپکو منہ دکھائی میں۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔اسکو صاف کروادی اور تھوری پولش بھی میں شادی پہ پہنوں گی۔۔۔۔اسے

وہ محبت سے اس سیٹ پہ ہاتھ پھیرتی ہے بند کرتی ازلان کو دیتی ہیں۔۔۔

چلین ٹھیک ہے میں کروادوں گا۔۔۔۔

وہ جانتا تھا یہ تحفہ ان کے لیے بہت معنی رکھتا ہے۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حاثم مجھے نیند آرہی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ تقریبا2 گھنٹے سے فون پہ بات کر رہی تھی پتا نہیں کون کون سی بات نکال کہ اسے بتا رہا تھا۔۔۔۔اب عین کی آنکھیں بند ہونا شروع ہو جاتی ہے۔۔۔۔

ابھی سے نیند ابھی تو 10 بجے ہیں۔۔۔۔

حاثم منہ بناتا ہے۔۔۔۔

حاثم 10 نہیں 12 بج گئے ہیں مجھے سونا ہے نہ آپ کل آجائیں گے پھر میں سنوں گی آپکی بات۔۔۔

اووو 12 بج گئے دیکھا تمھارے ساتھ وقت کا پتا ہی نہیں چلتا۔۔۔

حاثم مسکراتا ہے۔۔۔

مکھن نہیں لگائیں اور اسلام آباد سے میرے لیے کچھ لے کہ آئے گا۔۔۔۔

عین فرمائش کرتی ہے۔۔۔۔

کیا لے کر آوں۔۔

www.novelsclubb.com

جو مرضی لیکن خالی خولی ہاتھ نہیں آنا۔۔۔

جو حکم سرکار۔۔۔۔

عین مسکراتی ہے اسکی بات پہ۔۔۔۔

عین مس یو۔۔۔

یہ بات آپ کوئی 50 دفع بول چکے ہیں۔۔۔۔

عین مسکراتی ہے۔۔۔۔

میں تو ہر لمحے یاد کر رہا ہوں تمھیں۔۔۔۔اگر کوئی کام نہ ہوتا تو میں تمھیں بھی لے آتا۔۔۔۔ساتھ انجوئے کرتے۔۔۔۔

جی اگلی بار چلیں گے۔۔۔لیکن مجھے کشمیر جانا ہے۔۔۔

وہ خوشی اور جوش سے بولتی ہے۔۔۔

تھیک ہے کشمیر چلیں گے۔۔۔عین ایک اور بات کل ہمیں شوپنگ پہ جانا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کیوں میرے پاس بہت کپڑے ہو گئے ہیں اب اور نہیں چاہیے۔۔۔

عین الجھ جاتی ہے۔۔۔۔

ہمیں گاؤں جانا ہے میری فیملی کہ پاس تو تمھیں کپڑے دلانے کیوں کہ وہاں میرے بہن کی شادی ہے۔۔۔

کیاااایہ کون کب جانا ہے افف حاثم مجھے لاگا آپ کی کوئی فیملی نہیں ہے دنیا جہاں کا بتادیا آپ نے لیکن اپنی فیملی کا نہیں بتایا کتنی غلط بات ہے۔۔۔۔

اچھا اچھا ڈانٹو نہیں تمھارے لیے ایک سرپرائز ہے وہاں اور مجھے یقین ہے یہ تمھاری زندگی کا سب سے یادگار سرپرائز ہو گا۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ چلیں دیکھتے ہیں۔۔۔۔

آپ صبح آئیں گے یا شام میں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شاید صبح۔۔۔۔

اوکے اب میں سو جاوں۔۔۔۔

عین بے چارگی سے بولتی ہے جس پہ حاثم ہنس پرتا ہے۔۔۔۔

ہاں جان سو جاو مجھے تو بس تمھاری یاد میں اس رات کو کاٹنا ہے۔۔۔۔

ایک رات کی تو بات ہے پہلے بھی تو آپ رہتے تھے تھے نہ۔۔۔

پہلے تمھیں دیکھا نہیں تھا۔۔۔یہ سب تمھیں دیکھنے سے ہی تو شروع ہوا ہے جو ایک پل میں میرا دل بدل گیا ہے اب تو تمھارے ساتھ ہی رہنہ ہے زندگی بھر۔۔

عین ایک دم چپ ہی ہو جاتی ہے۔۔۔شرم سے گال لال ہو جاتے ہیں۔۔۔

سو جاو تم۔۔۔

عین کی خاموشی نوٹ کرتا وہ مسکراتا اسے سونے کا بول دیتا ہے خدا حافظ کہ بعد کال بند ہو جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین بیڈ پہ لیٹتی حاثم کہ بارے میں سوچتی ہے۔۔۔اب اسکی بھی رات اسے سوچ کہ ہی گزارنی تھی۔۔۔۔

ڈیڈ یار کب آنا ہے آپ نے مجھے نہیں پتا کل آپ یہاں ہوں۔۔۔

ازلان کی کال جیسے ہی حکمت صاحب اٹھاتے ہیں۔۔۔وہ شروع ہو جاتا ہے بنا کسی سلام دعا کہ۔۔۔۔

کیا ہو گیا۔۔۔

حکمت صاحب کار ڈرایو کرتے اسکی بات پہ صرف اتنا ہی بولتے ہیں۔۔۔۔

ڈیڈ میں ماوی کی سچائی اور نہیں چھپا سکتا۔۔یہاں تو باقاعدہ اسے بچاری سمجھ کہ شادی کروانے کہ ش

چکروں میں ہیں کل آپ آئیں پھر میں کل ہی موم کو سب بتاوں گا۔۔۔۔

میں کل دوپہر تک پہنچ جاوں گا۔۔۔اور تمھارا کیس ماوی کا سیف دیکھ رہا ہے میں نے ادے اس کیس میں لگا دیا ہے۔۔۔۔اسے کچھ ثبوت بھی ملے ہیں۔۔۔

حکمت صاحب کی بات پہ ازلان ایک دم سیدھا ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیوں۔۔۔میں نے وہ کیس خود ہینڈل کرنا تھا۔۔۔اور کچھ ثبوت تو مجھے بھی ملے ہیں۔۔۔۔ماوی کی بہن کو دولوگوں نے دیکھا تھا اب ان سے سکیچ بنوانا ہے۔۔۔۔

اب تم شادی تک وہی رہو گے تو کسی کو تو دینا تھا کام۔۔۔بہر حال دیوٹی جوائن کرتے تم دیکھ لینا۔۔۔۔

انکی بات پہ وہ ڈھیلہ ہوتا ہے۔۔۔

اوکے آپ آجائیں بس کل۔۔۔۔

اچھا بھئی۔۔۔

انکے اکتائے لہجے پہ ازلان مسکراتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اپنے قدم سیڑیوں کی طرف بڑھا دیتا ہے۔۔۔۔کال بند کرتے وہ اپنے روم کی طرف جا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔لیکن ماوی کے روم کا دروازہ کھلا دیکھا اسکے روم میں آتا

ہے۔۔۔ادھر ادھر احتیاط سے دیکھنے کہ بعد اسے روم میں جاتا دروازہ لوک کرتا ہے۔۔۔۔

اندر بستر پہ نظر جاتی ہے جہاں ساری چوکلیٹ اور چپس کہ پیکٹ اپنے چاروں طرف پھیلائے موبائل سامنے رکھے جس میں کوئی کارٹون موووی چل۔رہی تھی اور خود محترمہ بیڈ سے ٹیک لگائے سو رہی تھی۔۔۔۔

ازلان مسکراتا ہے ہاتھ میں پکڑا دادی کہ سیٹ کا ڈبہ ایسے ہی ڈریسنگ پہ رکھتا ہے۔۔۔ماوٰی کی طرف آتا ہے۔۔۔

وہ۔شاید بہت تھک گئ تھی جو ایسے ہی سو گئ تھی۔۔۔وہ ساری خالی پیکٹ سمیٹ کہ نیچے پھینکتا ہے موبائل بند کرتا سائڈ پہ رکھتا اسکے پاوں سیدھے کرتا ہے جو وہ موڑ چکی تھی۔۔۔۔

ازلان جی

وہ نیند میں ہی اسے پکارتی ہے ازلان کسی بچے کی طرح اسکے سر کو تھپکتا ہے۔۔

ہاں چندا میں ہوں۔۔۔۔۔سو جاو

وہ دوسری طرف منہ۔کیے دوبارہ سو جاتی ہے۔۔۔۔

وہ۔ایک نظر کمرے کی حالت کو دیکھتا ہے صبح میڈ سے یہاں صفائی کروانے کا سوچتا اسکے ساتھ ہی لیٹتا ہے۔۔۔۔

ایک نظر اسے دیکھتا سوچتا ہے۔۔۔

شکر ہے موم نے پہلے مجھ سے پوچھ لیا ورنہ یہ تو وہ کپڑے گفٹ سمجھ کہ لے لیتی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکے گالوں کو سہلاتا ہے۔۔۔

سوری میری جان کل پکا بتادوں گا۔۔۔تم ازلان خان کی بیوی ہو تمھاری حیثیت پتا ہونی چاہیے سب کو۔۔۔۔

اسکے سر کو سہلاتا آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔۔

صبح کا سورج ہر سو اپنی روشنی بکھیرتا چلا جاتا ہے۔۔ تقریبا 7 سے 8 بجے کے وقت تھا حویلی میں سب کو فجر کہ وقت اٹھنے کی عادت تھی صبح صبح دادی اپنے روم میں قرآن کی تلاوت کر رہی تھی خانم کچن میں دادی کہ لیے چائے بنا رہی تھی ۔۔۔۔جب کال کی آواز پہ ازلان کی آنکھ کھلتی ہے ہاتھ مارتا وہ موبائل اٹھاتا ہے اس پہ حیدر کی کال دیکھ یس کرتا کان سے لگاتا ہے۔۔۔۔

خیرت ہے صبح صبح کال کی۔۔۔۔

نیند میں ڈوبی آواز میں بولتا ہے۔۔۔

ازلان ڈیرے پہ ملنا ہے 9،10 بجے تک آجائی۔۔۔۔ پلینگ کرنی ہے پرسو مہندی ہے پھر مجھے سامان بھی لینے جانا آج سب انتظام میں نے خود ہی دیکھنے ہیں۔۔۔ کاش میرا کوئی بھائی ہوتا۔۔۔

اچھا چل ٹھیک ہے۔۔۔

ازلان موبائل رکھتا آنکھیں ملتا ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔جو اپنے مخصوص سٹائل میں منہ ہلکا سا کھولے سو رہی ہوتی ہے۔۔۔۔ازلان اسے ایسے سوتا دیکھ منہ بناتا ہے۔۔۔

کیسے مگن سوتی ہے۔۔۔۔

وہ چمکتی آنکھوں سے اپنا چھوٹا تکیہ اٹھا کہ ماوی کہ منہ پہ رکھتا ہے۔۔۔اور اگلے 2 سکینڈ میں ماوی اپنے ہاتھ پاوں چلانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔ازلان جلدی سے تکیہ ہٹاتا اسے دیکھتا ہے جو اب لمبے لمبے سانس لے رہی تھی اسے ایسے دیکھ وہ ہنس پڑتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی رونے والا منہ بناتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

اب رونا نہیں میں تو تمھیں جگا رہا تھا۔۔۔۔

ازلان شرارتی انداز میں بولتا کندھے اچکا دیتا ہے۔۔۔۔

ایسے جگاتے ہیں کوئی آپ کو تو جگانا بھی نہیں آتا آپ سے اچھا تو میری اماں جگا لیتی تھی کم سے کم سانس تو نہیں بند ہوتی تھی نہ۔۔۔۔

ازلان اپنی ہلکی سی آئی داڑھی پہ ہاتھ پھیرتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔

تمھاری اماں کیسے اٹھاتی ہوں گی تمھیں۔۔۔

میں بتاوں آپ کو ادھر آئیں لیٹ جائیں۔۔۔

ازلان کی بات پہ ماوی ایک دم جزباتی ہوتی اسکا بازو پکڑ کے بیڈ پہ لیٹا دیتی ہیں اور اب پوری اپنی اماں کی کوپی کرتی ازلان کہ سر پہ ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی بچے اٹھ جاو صبح ہو گئی ہے۔۔۔۔

ازلان آنکھیں کھولے حیرت سے اسے دیکھتا ہے جو پوری پوری اپنی اماں کی طرح کر رہی ہوتی ہے ساتھ بول بھی رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

اب ازلان جی آپ نے کہنا ہے 2 منٹ بس اوکے۔۔۔۔

ازلان سر ہلا دیتا ہے۔۔۔۔اسے ماوی پہ حیرت بھی ہوتی ہے اور پیار بھی آتا ہے جو صبح صبح پورے جوش میں جاگی تھی۔۔۔۔

ماوی دوبارہ ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔

ماوی میرے بچے اٹھ جاو۔۔۔۔

منٹ بس۔۔۔ 2

ازلان اسکی سیکھائی بات بولتا دوسری طرف کروٹ لیتا ہے۔۔۔۔۔جب اپنے بازو پہ پڑتے تھپڑ پہ ہڑبڑا جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا دو منٹ دو منٹ کرتے 15 منٹ ہو گئے ہیں اب اٹھو ورنہ یہی ڈنڈے سے پٹائی کروں گی۔۔۔۔پیار کی تو زبان ہی سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔

ماوی اپنے ہاتھوں کہ ساتھ زبان کہ۔ بھی جوہر دیکھاتی ہے اپنی اماں کے وہ الفاظ جو وہ اسے بولتی ازلان کو بولتی ہے۔۔۔۔ازلان حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھتا رہ جاتا یعنی وہ روز مار کھاتی تھی تبھی ہر ایک لفظ یاد تھا۔۔۔۔۔

ماوی تمھاری اماں تو بری ظالم تھی پھر۔۔۔۔

وہ۔ابھی تک اپنے بازو سہلا رہا تھا جہاں وہ۔رکھ کہ۔مار چکی تھی۔۔۔

ہے نہ روز مجھے ایسے ہی اٹھاتی تھی۔۔۔۔اماں سے زیادہ اچھے طریقے سے اپیا اٹھاتی تھی۔

وہ۔کیسے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان کو تجسس ہوتا ہے۔۔۔۔

آپ لیٹ جائیں میں بتاتی ہوں۔۔۔ازلان جلدی سے لیٹ جاتا ہے۔۔۔اسے واقعی جاننا تھا کہ اسکی بہن اسے کیسے جگاتی تھی۔۔۔۔وہ آنکھیں بند کیے لیٹا ہوتا ہے

جب اپنے ماتھے پہ نرم سا ماہی کے ہونٹوں کا لمس محسوس کر ایک دم آنکھ کھولتا ہے وہ اس پہ جھکی ہوتی ہے اپنے اتنے قریب ماہی کو دیکھ اسکے دل کی ایک بیٹ مس ہوتی ہے۔۔۔۔

اسکے جزبات سے انجان وہ اسکے آنکھیں کھولنے پہ منہ بناتی ہے۔۔۔

آپ نے ابھی آنکھیں نہیں کھولنی تھی۔۔۔۔میں جلدی نہیں اٹھتی۔۔۔۔

ازلان بنا کچھ کہے آنکھ بند کر لتا ہے دوبارہ اپنے ماتھے پہ اسکے لب محسوس کیے لب مسجراتی ہیں۔۔دل رک سا جاتا ہے۔۔۔

ماہی چندا اٹھ جاو۔۔۔۔

اب اسکا لمس اپنے گالوں پہ محسوس کر ازلان کو کرنٹ سا لگتا ہے۔۔۔۔وہ ایک دم آنکھیں کھول اٹھ جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی ابھی کچھ بولتی وہ اسکا چہرہ ہاتھوں میں بھرتا اسکی آنکھوں میں محبت سے دیکھتا ہے۔۔۔

میری جان تم نے اپنی معصومیت سے مجھے گھائل کر کے ہی رہنا ہے۔۔۔مت بہکاو مجھے۔۔۔

جزبات سے چور لہجے میں بولتا اسکے ماتھے کو چومتا اسکے دونوں گال کھینچتا ہے۔۔۔

کیوں ہوا اتنی پیاری تم۔۔۔دل کرتا ہے کھا جاؤں۔۔۔

اییییی

ماوی اسے ہاتھ پیچھے کرتی ہے۔۔۔۔ازلان ہنس جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم آجاو میں جا رہا ہوں۔۔۔۔

جلدی سے اٹھ کہ چپل پہنتا ہے۔۔۔اسے مسکراتا دیکھ باہر نکل جاتا ہے۔۔۔

[11:54 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم آفرین شبیر

#hamnavamere

EP.23...

ملازموں کی دوڑ لگی تھی ناشتہ بنا نہیں تھا اور حاشر عالم وقت سے پہلے ہی ٹیبل پہ موجود تھا۔۔۔پورے رات نہ سونے کی وجہ سے آنکھیں سرخ اور سوجی تھی

۔۔۔۔

بنا کچھ بولے وہ بس اپنے ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔آرام سے نظر اٹھاتے وہ چاروں طرف دیکھتا ہے۔۔۔2 ملازمہ جسے اس نے کھانے پکانے کہ لیے رکھا تھا وہ کچن میں تھی۔۔۔کچن کہ باہر ہی ڈائنگ ٹیبل تھا صرف 2 لوگوں کا۔۔۔جس پہ وہ

بیٹھا تھا تھورے سے فاصلے پہ 2 سیڑیاں تھی وہ اترتے ایک لاونج تھا جو صوفے لائٹ اور پھولوں سے سیٹ تھا۔۔۔

گولڈن بلیک کنڑاس دیواروں میں ہر جگہ لائٹ اور پینٹنگز سجی تھی۔۔۔وہ بیٹھا بہت بے زار لگ رہا تھا۔۔۔ جیسے دنیا سے روٹھا ہو۔۔۔مالازمہ اسکا ناشتہ اسکے سامنے لگاتی ہے جس سے وہ ہوش کی دنیا میں آتا۔۔۔۔ناشتے کو دیکھ ملازمہ کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جواب چلی گئی تھی اسکے جاتے اسکا آدمی آتے اسکے پیچھے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔حاشر گردن موڑ کہ۔اسے دیکھتا ہے۔۔۔

وہ دونوں لڑکیوں کو کھانا دے رہے ہو۔۔۔

اپنے کھانے کی طرف ہاتھ لے جاتے وہ پوچھتا ہے۔۔۔جب کہ پیچھے کھڑا اس سوال کی توقع نہیں کر رہا تھا۔۔۔پہلے کب ایسا اصول تھا کہ ان عورتوں کا خیال کیا جائے۔۔۔یا کھانا پینا پوچھا جائے کوئی تھک ہار کر خود مانگ لے تو کچن کا رستہ دکھا دیا جاتا تھا۔۔۔

نہیں صاحب۔۔

وہ بس اتنا ہی بولتا ہے جب حاشر ایک دم اسکی طرف مڑتا ہے کھانے کی طرف بڑھتا ہاتھ پیچھے ہو جاتا ہے۔۔۔

کیا مطلب نہیں کل صبح کا اسنے کچھ کھایا نہیں۔۔۔

حاشر کو نا جانے کیوں غصہ آتا ہے اسکا آدمی عجیب نظروں سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

سر آپ کا اصول تھا نہ ان کی خدمت نہیں کرنی تو ہم

حاشر ایک دم سیدھا ہوتا ہے اور اپنی بے اختیاری پہ غصہ بھی آتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی جو کالکوٹھری میں بند تھی۔۔۔

حاشر کھڑا ہوتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

سر بے ہوش ہو گئی تھی وہ تو روم میں بھیج دیا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔دونوں کو کھانا دو۔۔

جی سر۔۔۔۔سر ہلاتا وہ چلا جاتا ہے۔۔۔حاشر سامنے پڑے اپنے ناشتے کو دیکھ اٹھ جاتا ہے۔۔وہ اپنی کیفیت سے آوازار تھا اب اپنے روم میں سونے کے چلا جاتا ہے۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

لو ازلان آ گیا۔۔۔اے ے ازلان میرا سیٹ جو دیا تھا وہ دے جا نیلم کہ رہی ہے وہ کروا دے گی صاف۔۔۔۔

ازلان بازو فولڈ کرتا جلدی جلدی اترتا وہ کافی لیٹ ہو چکا تھا۔۔۔دادی کی بات پہ رکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

دادی وہ میرے روم میں ہے آپ لے لیں۔۔۔مجھے ارجنٹ جانا ہے میں تھوری دیر تک آتا ہوں۔۔۔۔

وہ دادی کو دیکھتا ایک نظر ماوٰی کو دیکھتا ہے جو اسے ہی دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔ایک مسکراہٹ دونوں کہ چہرے پہ آتی ہے۔۔۔۔ازلان باہر نکل جاتا ہے۔دادی ان دونوں کو مسکراتا دیکھ چکی تھی۔۔۔۔وہ دل ہی دل میں ماوٰی کو کوستی ہیں۔۔۔۔اور ملازمہ کو ازلان کے کمرے سے سیٹ لانے کا کہتی ہیں۔۔۔۔

اگلے 5 منٹ بعد ملازمہ کو خالی ہاتھ آتا دیکھ دادی اسکی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔۔۔۔

کہاں ہے میرا سیٹ۔۔۔

بڑی بیگم صاحبہ ازلان بابا کہ کمرے میں تو نہیں ہے سیٹ۔۔۔۔

دادی کا ہاتھ دل پہ جاتا ہے۔۔۔

سہی سے دیکھ الماری وغیرہ میں رکھ دیا ہو گا۔۔۔۔

جی جی میں نے سب جگہ دیکھا ہے کہیں بھی نہیں۔۔۔۔

یااللہ خیر۔۔۔میرا ہار میرے مرحوم شوہر کی آخری نشانی۔۔۔ازلان کو فون ملا

۔۔۔

دادی اتنی سی بات پہ ایک دم جزباتی ہو جاتی ہے۔۔۔۔خانم انکو سمبھالتی

ہے۔۔۔۔

اماں یہی کہیں ہو گا آپ پریشان نہیں ہو ہم ڈھونڈھ لیتے ہیں۔۔۔۔

ڈھونڈ کیا لیتے ازلان کو دیا تھا میں نے۔۔۔فون کرا سے۔۔

دادی بنا کسی کی پرواہ کیے زور سے بولتی ہیں۔۔

میں کرتی ہوں۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم جلدی سے فون اٹھاتی ازلان کا نمبر ملاتی ہے۔۔۔۔

ماوی اس بات سے بے خبر کہ سارا الزام اس پہ ہی آنا ہے وہ خود بھی پریشان ہوتی دادی کہ ساتھ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔اور اپنی جیم لگی بریڈ کا آخری نوالہ بھی کھاتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان دادی کا ہار کہاں رکھا ہے تم نے۔۔۔۔

حریم ازلان کہ کال اٹھاتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔۔۔۔

میں نے روم میں ہی رکھا تھا۔۔۔بتایا تو ہے۔۔۔

وہ کار چلاتا بولتا ہے۔۔۔

وہاں نہیں ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہی ہو گا میں نے خود رکھا تھا۔۔۔۔

ازلان پریشانی سے بولتا ہے۔۔۔۔

دادی وہ کہ رہا ہے روم میں ہی ہے۔۔۔۔۔

حریم آگے بنا سنے فون رکھ دیتی ہے۔۔۔۔۔۔

ایک رات میں روم سے کہاں چلا گیا ضرور کسی نے چرا لیا ہے۔۔۔

دادی ایک دم ہی بم پھوڑتی ہے خانم اور حریم حیران ہوتے۔۔۔۔

اماں کون چرائے گا۔۔۔۔ صبح سے ازلان کے روم میں کوئی گیا تک نہیں

۔۔۔۔سارے مالزمین تو یہی ہیں۔۔۔میں اور حریم یہ کریں گے نہیں۔۔۔۔

خانم کی پریشان آواز پہ دادی کی ایک دم نظر ماؤی پہ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

اس نے اس نے ہی چورایا ہو گا۔۔۔۔۔

میں نے نہیں تو میں نے تو نہیں لیا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم اور خانم دونوں کو اپنی طرف دیکھتا وہ ایک دم گھبرا جاتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان موبائل کو دیکھ سوچتا ہے کہ وہ رات کو کہاں رکھ گیا تھا۔۔۔دماغ پہ زور

ڈالتے اسے یاد آتا ہے وہ تو اپنے روم میں گیا ہی نہیں رات۔۔۔۔

"اووووو شیٹ ماوی۔۔"

ایک دم اسکے ماتھے پے پریشانی سے بل پڑتے ہیں۔۔۔گاڑی وہی سے موڑتا ہے۔۔۔۔۔

جا اسکا اسکا روم دیکھ میں یقین سے کہ سکتی ہوں اسی نے ہی لیا ہو گا۔۔۔

دادی ملازمہ کو کہتی ہے۔۔۔۔تو وہ انکے غصے کی وجہ سے جلدی سے اوپر بھاگتی ہے۔۔۔۔۔ماوی حریم کو دیکھتی ہے۔۔۔۔جو اسے تسلی دے رہی ہوتی ہے۔۔۔۔ان سب کہ چہرے دیکھ ماوی کا ڈر جاتا ہے وہ ازلان کو شدد سے یاد کرتی ہے۔۔۔۔۔

ابھی 5 منٹ ہی گزرے تھے وہ جو سب نیچے انتظار کر رہے تھے ملازمہ کو ہاتھ میں بوکس لاتا دیکھ حیرات سے ماوی کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔ماوی خود اسے دیکھ حیران ہو جاتی ہے۔۔۔۔

میننن

ابھی وہ کچھ بولتی منہ پہ پڑنے والے تھپر سے خاموش ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔دادی غصے اور نفرت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔خانم کی نظر میں بھی غصہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ تھپڑ کہ گونج ایسی تھی کہ دروازے سے اندر آتا ازلان اپنی جگہ رک سا جاتا ہے۔۔۔۔۔

ماوی ڈرتی دادی کو دیکھتی ہے۔۔۔۔جو اسکے پاس ہی گھری غصے سے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔اس معصوم کے۔چہرے پہ پانچوں انگلیوں کہ نشان بن گیے تھے ۔۔۔۔۔آنسو آنکھو سے بہنا شروع ہو گیے تھے۔۔۔۔

اس لیے تجھے پناہ دی ہم نے کہ۔۔۔

دادووووو

ابھی وہ ایک اور تھپڑ مارتی ازلان کہ دھاڑ پہ رک جاتی ہیں لاونج کے درمیان کھڑا وہ غصے اور بے یقینی سے دیکھ رہا ہوتا۔۔۔۔ازلان کو دیکھ ماوی کو سب بھول گیا تھا ایک وہی تھا جو اسے ہر سرد گرم سے بچا سکتا تھا۔۔وہ بھاگتی ازلان کہ پاس جاتی اسکے سینے سے لگ جاتی ہے اسکا وجود کپکپا رہا ہوتا ہے۔۔۔ایک تھپڑ نے ہی اسے ڈرا دیا تھا اسے کپکپاتا محسوس کر ازلان اسکے گرد حصار بناتا دادی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

ازلان جی میں تو چوری نہیں کرتی۔۔۔پکا والا میں نے نہیں کیا۔۔۔۔۔مجھے تو نہیں پتا اسکا۔۔۔

اسکے سینے پہ تھوڑی رکھے اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں میں آنسو لیے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔ماوی کہ چہرے پہ انگلی کہ نشان ازلان کا دل چیر دیتے ہیں اسکا سر تھپکتا بالوں کو چومتا ہے۔۔۔

میں جانتا ہوں ماوی۔۔۔

۔۔۔وہ سامنے دادی کو دیکھتا ہے۔۔۔خانم ماوٰی کو ازلان کہ گلے لاگا دیکھ حیرت سے منہ پہ ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔

اس نے ہی چوری کی ہے یہ دیکھ اسکے کمرے سے ملا ہے سیٹ۔۔۔اچھا کیا اسکے شوہر نہ چھوڑ دیا۔۔۔ہو سکتا ہے اسے اسکی اصلیت پتا چل گئی ہو راتوں کو غیر مردوں کہ ساتھ

دادووووو بسسسس اب ایک اور لفظ نہیں۔۔۔

ازلان دوبارہ غصے سے چلاتا ہے ماوٰی جو ڈری سہمی اسکے ساتھ لگی تھی اپنی گرفت مضبوط کرتی ہے۔۔۔

تجھ پہ بھی اپنی معصومیت کا جادو چلا دیا ہے نہ میری مان یہ لڑکیاں ہوتی ہے ایسی ہیں۔۔۔شکل سے معصوم اندر سے شیطان۔۔۔ایسی بد کردار کو تو

بس داد و بس اب میری بیوی کہ بارے میں ایسے الفاظ میں اب برداشت نہیں کروں گا۔۔۔۔

غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے وہ دادی کو دیکھتا ہے جو اس انکشاف پہ سکتے میں ہی آجاتی کچھ ایسی حالت خانم کی بھی ہوتی ہے۔۔۔۔ حریم تو بس پریشان کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان جی۔۔۔۔ یہ دادی نے نہ مجھے کہا تھا وہ مجھے ٹکڑیں کر کے کتوں کو دے دیں گی۔۔۔ اگر میں آپ کہ ساتھ نظر آئی اس سسلیے میں پریشان تھی اتنے دن ۔۔۔اور اداس بھی۔۔۔

وہ ہچکیوں سے روتے ازلان کو دادی کی شکایت لگاتی ہے۔۔۔۔ ازلان اسکے گالوں کو چومتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا تم نے میں سب کلیئر کر دیتا نہ۔۔۔۔

اسکے چہرے کو ہاتھ میں تھامے اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔

اماااں کہتی تھی بڑوں کی شکایت نہیں لگاتے۔۔۔۔ لیکن انھوں نے مجھے مارا تو میں بھی ان کی شکایت لگاوں گی۔۔۔۔

ماوٰی معصومیت سے بولتے اسکے سینے میں منہ چھپاتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان یہ تیری بیوی ہے۔۔۔۔

کچھ وقت خانم حیرت سے نکلتے غصے سے پوچھتی ہے۔۔۔

جی یہ میری بیوی ہے۔۔۔۔

اس نے تجھے ورغلایا ہو گا۔۔۔۔یہی حرکتوں کی وجہ سے اسکے شوہر نے چھوڑا ہو گا۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادی ماوٰی کو دیکھ غصے سے بولتی ہے انھین ابھی بھی یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا ہے آپ کو دادی میں کیا کوئی چھوٹا بچہ ہوں جو کوئی بھی لڑکی مجھے ورغلا لے گی"

میں نے خود پسند سے شادی کی ہے اور جو میں نے آپ کو اسکی کہانی بتائی تھی وہ۔سب جھوٹ تھا۔۔۔۔اسکی میرے علاوہ کسی سے شادی نہیں ہوئی۔۔۔۔یہ صرف میری ہے۔۔۔۔اگر آپ کو اسکا اور میرا پتا چل گیا تھا تو آپ مجھ سے آکہ پوچھتیں۔۔نہ کہ اسے دھمکاتی۔۔۔۔آپ کو لگتا ہے یہ معصوم ایسا کچھ کر سکتی ہے۔۔۔۔۔تھپڑ نہیں مارنا چاہیے تھا آپ کو اسے۔۔۔وہ تھپڑ آپ نے اسے نہیں مجھے مارا ہے۔۔۔۔۔۔

ماوی کو اپنے ساتھ لگاتا دادی سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔۔اسے کسی صورت بھی اسکا تھپڑ برداشت نہیں ہو رہا تھا۔۔۔۔

وہ مجھے کیا پتا تھا۔۔۔۔یہ تیری بیوی ہے مجھے تو یہی لگا تھا۔۔۔

دادی نظریں چراتی شرمندہ ہی ہو جاتی ہیں۔۔۔

آپ کو یہی لگا تھا کہ یہ کوئی ایسی عورت ہے جو آپ کا بچہ لے اڑے گی۔۔۔ان عورتون کی چال ڈھال الگ ہوتی ہے دادو آپ نے تو. ایک زمانہ دیکھا ہے تب بھی آپ انسان کو پہچان نہ سکی۔۔۔یا آپ نے مجھے اتنا گرا ہوا سمجھا ہے کہ میں کسی بھی عورت کی اداوں سے متاثر ہو جانے والا ہوں۔۔۔

دادی لاجواب ہی ہو جاتی ہیں۔۔۔

تو نے مجھے بنا بتائے نکاح کیوں کیا۔۔۔

خانم غصے سے ازلان کو دیکھتی آگے بڑھتی ہے۔۔۔۔۔ماوی جو کب سے خانم کو دیکھ رہی تھی خانم کہ آگے بڑھتے ہی ایک دم ازلان کہ سامنے آتی ہے۔۔۔دونوں ہاتھ پھیلا کہ اسکا دفع کرتی ہے۔۔۔

نہیں نہیں ازلان جی کو نہیں مارنا۔۔۔انھیں درد ہو گی نہ۔۔۔

ازلان بھی۔ حیرت سے اس ڈیڑھ فٹ کو دیکھتا ہے جو اسکے سامنے دیور بن کہ کھری ہوتی ہے۔۔۔۔اس کی حرکت پہ ہوہ مشکل سے اپنی مسکراہٹ چھپاتا ہے۔۔۔۔

تیرے ازلان کی تو۔۔۔۔مجھے بنا بتائے نکاح کر لیا اس نے یہ کرنے کہ لیے شہر بھیجا تھا میں نے۔۔۔۔۔

خانم کا لال چہرہ۔ دیکھ اب ازلان کو اپنے لالے پڑ جاتے ہیں۔۔۔ماوی کہ لیے تو لڑ لیا اپنی خیر نہیں تھی اب اسکی۔۔۔

نہیییییییی

ماوی ازلان سے چپک جاتی ہے۔۔۔۔۔

جاو سارے چوکیداروں کو بلاو۔۔۔۔

ماوی کو گھورت وہ ملازمہ کو حکم دیتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگلے 10 منٹ بعد پورے حویلی ازلان کی چیخ سے گونج جاتی ہے۔۔۔۔

آہہہہہہہہ مااااں موووووم۔۔۔۔میں گرررررر جاوں گا۔۔۔۔کیوں ایک اپنے اتنے پیارے معصوم بیٹے کو مارنا چاہتی ہو۔۔۔۔۔

ازلان چھت سے نیچے رسی سے لٹکا تھا۔۔رسی سارے چوکیداروں نے پکڑی تھی ۔۔۔۔حریم ماوٰی بھی چھت پہ تھی ماوٰی تو باقاعدہ رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔دادی نیچے اطمینان سے کرسی پہ بیٹھی ازلان کو لٹکا دیکھ رہی تھی جس کہ ہاتھ رسی سے بندھے تھے وہ جانتی تھی یہ سب تو بیچارے ازلان کہ ساتھ بچپن سے ہوتا آرہا تھا۔۔۔یہ ڈرامہ ان دونوں کا اکثر لاگا رہتا تھا۔۔۔چھت کی دیوار کہ پاس ماوٰی خانم اور حریم اسے لٹکا دیکھ رہی تھی۔۔۔حریم تو قدرے ریلیکس تھی لیکن ماوٰی رو رہی تھی۔۔۔۔

تیرے باپ کو اس نکاح کا پتا تھا۔۔۔۔

خانم کی بات پہ وہ مسکراتا ہے۔۔۔۔

انھیں ہی نے تو کروایا تھا۔۔۔۔

خانم دانت پیس کہ رہ جاتی ہے۔۔۔۔

تجھے رتی برابر شرم نہیں آئی اپنے سے اتنی چھوٹی لڑکی سے شادی کرتے۔۔۔۔

نہیں مجھے تو بہت پیار آیا اس لیے کرلی۔۔۔۔۔

زرہ سا چہرہ اوپر کیے وہ ماوی کو دیکھتا ہے جو رو رو کہ ہلکان ہو رہی ہوتی ہے۔۔۔

ارے میرا بے بی رو تو نہیں۔۔۔۔

اسے اچھا نہیں لگتا اسکا رونا

www.novelsclubb.com

ازلان جی اپ گر جائیں گے۔۔۔۔

ماوی کو تو بس اسکے گر جانے کا ڈر لاگا تھا۔۔۔۔

اور کتنا گروں گا میں۔۔۔۔

وہ خود کو زمیں سے کچھ انچ اوپر دیکھ گہری سانس لیتا وہ سوچتا ہے۔۔۔۔۔خانم دونوں کو غصے سے گھورتی ہے ماوٰی اس گھوریوں سے ڈر کہ حریم کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

بند کرو دونوں اپنا یہ طوطہ مینا۔۔۔کوئی لڑکی نہیں ملی تھی تجھے جو بچی سے ہی شادی کر لی۔۔۔۔

بچی تو نہیں ہے بس عمر میں چھوٹی ہے ورنہ بڑی ہی ہے وہ۔۔۔ہے نہ ماوٰی تم بڑی ہو نہ۔۔۔۔

وہ ہمیشہ کی بات دوبارہ دہراتا ہے۔۔۔۔تو ماوٰی جلدی سے سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔

جی جی میں بڑی ہوں یہ دیکھیں۔۔۔۔میں حریم آپی کے برابر ہوں۔۔۔۔

وہ جلدی سے پاوں اونچے کیے حریم۔کے برابر آتی ہے۔۔۔۔اسکی حرکت پہ خانم اپنی مسکراہٹ چھپاتی ہے جو ڈری تھی لیکن ازلان کا پورا ساتھ بھی دے رہی تھی۔۔۔۔اور ازلان سوچتا ہے کیا وہ واقعی حریم جتنی ہے۔۔۔۔وہ دوبارہ ازلان کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔۔۔

اتنی ناسمجھ ہے یہ۔۔۔یہ سمبھالے گی میرا عہدہ میں نے تیری بیوی کو اپنی جگہ بیٹھانا تھا۔۔۔۔یہ بچی سمبھالے گی گاؤں کو بتا زرہ۔۔

وہ اب کچھ نرم پڑتی ہے۔۔۔

کوئی نہیں یہ میری بیوی ہے کوئی گاؤں کی نہیں ہے یہ صرف مجھے سمبھالے گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پہلے وہ خود کو تو سمبھال لے۔۔۔۔

خانم اسے گھورتی ہے۔۔۔۔ماوی ڈر کہ حریم کہ پیچھے چھپتی ہے۔۔۔

اسے میں خوشی خوشی سمبھال لوں گا۔۔

ازلان مسکراتا ہے ماوی کو سوچ کہ

اور جو میں تیرے لیے حلیمہ کا ہاتھ مانگ چکی ہوں۔۔

اب وہ۔قدرے پریشان ہوتی ہے۔۔۔۔

تو کوئی بات نہیں ابھی آپ نے پے منٹ تو نہیں کی نہ۔۔۔اس لیے انھیں کہہ دینا

اب نہیں چاہیے حلیمہ کا ہاتھ وہ اپنے پاس رکھے اب میرے پاس ماوی کا ہاتھ

ہے۔۔۔اور ویسے بھی میں ارطغرل کہ حق پہ ڈاکا نہیں ڈالنہ چاہتا حلیمہ کو اسے ہی

دیں آپ۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازالان پر سکون سا بولتا ہے۔۔۔

بھنویں اچکاتی وہ اسے دیکھتی ہے جیسے وہاں کوئی مزاق ہو رہا ہے۔۔۔۔

دادی آپ کیا آرام سے بیٹھی مزے لے رہی ہیں۔۔۔مجھے بچائیں اپنی جلاد بہو سے۔۔۔۔

ازلان دادی کو چائے پیتا دیکھ بولتا ہے۔۔۔۔

کیوں بچاؤ مجھے بلایا تھا شادی پہ۔۔۔۔

چائے کا کپ رکھے وہ وہی سے جواب دیتی ہے ازلان تلملا جاتا ہے۔۔۔

شادی کہاں ہوئی ہے صرف نکاح ہوا ہے شادی تو ہو گئی ابھی دھوم دھام سے آجانا آپ بھی۔۔۔۔

چل نکل۔۔نکاح ہو گیا، رخصتی بھی ہو گی اب کون سی شادی رہ گئی تیری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

دادی بھی دوٹوک جواب دیتی ہے۔۔۔ازلان منہ بنالیتا ہے۔۔۔جب گیٹ سے اندر آتی حکمت صاحب کی کار دیکھ ازلان کی جان میں جان آتی ہے۔۔۔۔

کار سے پریشان سے حکمت صاحب باہر آتے ہیں۔۔۔وہ ازلان کو چھت سے لٹکا دیکھ چکے تھے۔۔۔۔

نیلو یہ کیا کر رہی ہو اتارو اسے نیچے۔۔۔۔

حکمت صاحب کی آواز پہ نیلم آنکھیں چھوٹی کیے حکمت صاحب کو دیکھتی ہے۔۔

ڈیڈ دیکھیں اپکے لال کی کیا حالت کر دی ہے۔۔۔۔

نیلو وہ زخمی ہے کیا کر رہی ہو اوپر لو اسے۔۔۔۔

حکمت صاحب کو اسکے اکسیڈنٹ کا یاد ہوتا ہے۔۔۔زخمی لفظ پہ خانم پریشان ہوتی چوکیداروں کو اشارہ کرتی ہے۔۔۔تو وہ جلدی سے اسے اوپر کھینچتے ہیں۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا کہاں زخمی ہے۔۔۔۔

اسکہ اوپر آتے ہی وہ ازلان کو ٹٹولتی ہیں۔۔۔اتنے میں حکمت صاحب بھی اوپر آجاتے ہیں۔۔۔ازلان کو دیکھ ماوی جلدی سے اسکے پاس آتی ہے۔۔۔

ازلان جی۔۔۔آپ کو درد ہو رہی ہے نہ۔۔۔۔

ازلان اپنی ماں کی پریشان شکل دیکھتا ہے اور پھر ماؤی کو۔۔۔۔

نہیں میرا بچہ میں ٹھیک ہوں۔۔۔۔

وہ ان دونوں کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔۔ورنہ کب سے کمر پہ پرتی ٹیس کو برداشت کر رہا تھا۔۔۔۔

نیلو تم اپنی بچوں والی حرکت پتا نہیں کب چھوڑو گی۔۔

حکمت صاحب انھیں ڈانٹتے وہ ازلان کی طرف آتے ہیں۔۔۔اور اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہو۔۔۔۔

ازلان سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔۔خانم دونوں ہاتھ کمر پہ رکھے حکمت صاحب کو دیکھتی ہیں۔۔۔۔

کون سی بچوں والی حرکت تھی اور جو آپ نے خوفیہ نکاح اسکا ایک بچی سے کر دیا وہ کیا تھا۔۔۔ہاں۔۔۔۔ برے قانون والے بنتے ہیں۔۔خود ہی غیر قانونی کام کیا ہے وہ 16 کی ہے۔۔۔ایک بوڑھے سے آپ نے اسکا نکاح کر دیا۔۔۔۔

موووووو ممممم میں بوڈھا۔۔۔۔

ازلان کو بوڈھا کچھ ہضم نہیں ہوتا آنکھیں حیرت سے باہر آجاتی ہیں۔۔۔ حریم کا قہقہ گونجتا ہے۔۔۔۔

نہیں تو اور کیا 2728 سال کا ہے تو۔۔۔۔اور وہ تیرے سامنے بچی ہی ہے۔۔۔

"میں بچی نہیں ہون۔۔۔۔اماں کہتی ہے جس کی شادی ہو جاتی ہے وہ بڑی ہو جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی جو کب سے چھوٹی چھوٹی سن رہی تھی منہ بنا کہ کہتی حکمت اور ازلان کو مسکرانے پہ مجبور کر دیتی ہے۔۔۔۔۔

"یہ لیں سن لیں

اچھا چلیں نیچے چلیں۔۔۔آرام سے بات کرتے ہیں۔۔۔۔

حکمت صاحب ساری بات رفع دفع کرتے نیچے چلنے کا کہتے ہیں

میں آپ سے ناراض ہوں۔۔۔

خانم ناراضگی کا اظہار کرتی پیر پٹکتی نیچے چلی جاتی ہے۔۔۔۔حریم بھی مسکراتی نیچے جاتی ہے۔۔۔۔۔حکمت صاحب بس افسوس ہی کرتے ان کہ پیچھے جاتے ہیں۔۔

ازلان ماوی کا ہاتھ پکڑ کہ اپنے پاس کرتا ہے جو کب سے روئے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بس ماوی کتنا ظلم کرو گی اپنی آنکھوں پہ ویسے ہی چھوٹی ہیں۔۔۔۔اتنا رونے سے اندر ہی چلی جائیں گی۔۔۔۔

ازلان جی میں ڈر گئی تھی۔۔۔۔

اسکے کندھے میں سے منہ نکالتی ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔اسکا گال ابھی تک لال ہو رہا تھا ازلان کو بے اختیار اس پہ پیار آتا ہے۔۔۔دونوں ہاتھ اسکے گرد باندھتا اسے اوپر اٹھاتا زور سے خود میں بینچ لیتا ہے۔۔۔

سوری ماوی دادی نے غلط فہمی میں یہ سب کیا پلیز ان کہ لیے دل میں کوئی میل نہیں لانا۔۔۔وہ بہت اچھی ہیں۔۔۔

اسکے گال کو چومتا بولتا ہے ماوی بنا کچھ کہے اسکے گردن میں منہ چھپاتی ہے۔۔۔

چلو نیچے چلتے ہیں۔۔۔۔

اسکا ہاتھ پکڑتے وہ اپنے ساتھ نیچے لے جاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

از قلم [11:55 am, 18/05/2023] Afreen Blogger:

آفرین شبیر

#Hamnavamery

EP 24..

کار میں مکمل خاموشی تھی۔۔حاثم صبح ہی واپس آیا تھا اور آتے ہی وہ عین کو لیتا گاؤں کہ لیے نکل گیا تھا۔۔۔رات میں اسے حکمت صاحب کی کال آئی تھی کہ وہ آج گاؤں پہنچیں۔۔ایک نظر عین کو دیکھتا ہے جو ہاتھوں کی انگلیاں مڑور رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔

حاثم آپ کے گھر جا رہی ہوں تو ریلیکس کیسے ہو سکتی ہوں۔۔۔ناجانے وہ قبول کرتے ہیں یا نہیں۔۔۔

وہ اپنے دل میں آئے ڈر کو حاثم تک پہنچا دیتی ہے۔۔۔

میں نے قبول کر لیا کافی نہیں ہے۔۔۔اور ویسے بھی میری فیملی اتنی تنگ نظر نہیں ہیں۔۔۔کہ لو میرج پہ ایشو کریٹ کریں میری دادو کی بھی لو میرج تھی موم ڈیڈ

کی بھی لو میرج ہی تھی۔۔۔تو زیادہ نہ سوچو۔۔۔باقی میں ہوں۔۔۔سب سمبھال لوں گا۔۔۔

اسکے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لیتا وہ اسے تسلی دیتا ہے۔۔۔۔عین تو۔ مسکرا بھی نہیں سکی تھی۔۔۔

اور شوپنگ وہ تو کی ہی نہیں۔۔۔

کر لیں گے کل تمھیں لے آوں گا۔۔۔۔دراصل کچھ مسلہ ہوا ہے وہاں تو ڈیڈ نے ارجنٹ بولایا ہے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔

اسکی واضحات پہ وہ بس اتنا ہی کہتی ہے۔۔۔

اچھا پریشان ہونا چھوڑو یہ سوچو وہاں تمھارے لے ایک سرپرائز ہے وہ کیا ہو سکتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم اسکا دیھان کہیں اور لا گانا چاہتا تھا۔۔۔۔عین غور سے اسے دیکھتی ہے جو اب سامنے دیکھنے لگ جاتا ہے۔۔۔

وہاں کوئی باغ دیکھانا چاہتے ہیں آپ ہے نہ۔۔۔جو آپ نے بہت محبت سے بنائیں ہوں گے۔۔۔۔

عین کے اندازے پہ وہ اسے حیرت سے دیکھتا پھر مسکرا جاتا ہے۔۔۔

کاہیر وہوِ جو تمھیں پھولوں کہ باغ میں لے جا کہ گانے s میں کیا کوئی 1990 گاوں گا۔۔۔۔

ویسے اتنا بھی کوئی برا خیال نہیں ہے کتنا رومینٹک ہوتا ہے باغوں میں ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کہ ہیر وہیر وائن کا گھمنا باتیں کرنا مجھے تو وہ زمانہ بہت پسند ہے۔۔۔۔۔

اپنی ہی سوچ میں گم وہ بولتی چلی جاتی ہے۔۔۔۔اب ڈر اور گھبراہٹ کہیں نہیں تھی اسکی سوچ سن حاثم مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

ابھی تو تمھارا سرپرائز کچھ اور ہے۔۔۔۔وہ سوچو۔۔۔

حاثم سامنے دیکھتا ہے اور عین سوچ میں پڑ جاتی ہے۔۔ بار بار کچھ سوچ کہ اسے بتاتی ہے لیکن وہ نہ اور نہیں میں سر ہلاتا رہتا ہے۔۔۔۔جس پہ وہ مایوس ہوتی دوبارہ سوچتی ہے۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

کمرے کو دروازہ کھلا تھا ادب خان جو آج دوپہر میں سارے کام ختم کیے جلدی سے امبر کہ ساتھ وقت گزارنے کے لیے گھر آیا تھا اسے ڈرانے کا سوچ دروازے سے اندر جھانکتا ہے اسے وہ کھڑکی کہ پاس کھری نظر آتی ہے۔۔۔۔۔

امبر کھڑکی میں کھری باہر دیکھ رہی ہوتی وہ کھڑکی گلی میں کھلتی وہ ایک سوسائٹی تھی دور کہیں بچے کھیل رہے تھے انھیں دیکھتے وہ سوچ میں گم تھی۔۔۔۔ادب خان

دبے پاوں اندر آتا اسے پیچھے سے اپنے حصار میں لیتا ہے۔۔۔امبر ایک دم ڈر کہ مڑتی ہے

حاش

امبر کہ منہ سے نکلنے والے نامکمل نام پہ ادب خان کو جھٹکا لگتا ہے وہ ایک دم پیچھے ہوتا بے یقینی سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔پھر 2 قدم پیچھے ہوتا ہے۔۔۔۔۔

تم حاشر کو یاد کر رہی تھی۔۔۔۔

اسے چہرے کی سنجیدگی دیکھ امبر کو شرمندگی ہوتی ہے اور خود پہ غصہ بھی آتا ہے۔۔۔۔۔وہ نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔خوف سے آنکھیں بری ہو جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں ہیں ننن

ادب خان جو بہت اچھے موڈ کہ ساتھ آیا تھا ایک دم سارہ موڈ خراب ہو جاتا ہے۔۔۔۔وہ ایک دو قدم اسے دیکھتا پیچھے ہوتا ہے۔۔۔۔

آبی میری بات سنو ایسا نہیں ہے جیسا تم سمجھ رہے ہو۔۔۔۔

اسکے باہر نکلنے سے پہلے امبر اسکے سامنے کھڑی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

امبر مجھے ابھی جانے دو مجھے ہرٹ ہوا ہے ہو سکتا ہے غصہ بھی آئے میں وہ غصہ تم پہ نہیں نکالنا چاہتا۔۔۔۔

بنا اس سے نظر ملائے وہ بولتا ہے۔۔۔۔امبر کا دل دکھتا ہے اس کہ رویے پہ۔۔۔۔اسکا چہرہ اپنی طرف مورتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم۔غلط سمجھ رہے ہو۔۔۔۔

ابھی چلی جاو امبر۔۔۔۔

ادب خان منہ پھیر لیتا ہے۔۔۔۔امبر کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔۔۔۔

کہاں جاوں میں بتاو کون ہے میرا اس دنیا میں۔۔

اسکی نم آواز سن ادب خان جھٹکے سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔اسے اپنی بات پہ شرمندگی ہوتی ہے۔۔۔

سوری وہ میرا مطلب نہیں تھا۔۔۔۔رو تو نہیں نہ۔۔۔

چھوڑو تم تمھارے سارے مطلب سمجھ آ گیے ہیں۔۔۔تھارا دل بھر گیا ہے نہ مجھ سے۔۔۔۔۔

امبر اب نروٹھے پن سے بولتی بیڈ پہ جا کہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔ادب خان تو بھول ہی جاتا ہے وہ ناراض کیوں ہوا تھا۔۔۔امبر کہ ساتھ بیٹھا اسے منانے لگتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا واقعی وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔میں تو غصہ تھا۔۔۔۔

لیکن میں غصہ کیوں تھا۔۔۔۔

امبر حیرت سے اسے دیکھتی منہ بناتی ہے جو 2 منٹ میں اپنے غصے کی وجہ ہی بھول گیا تھا۔۔۔وہ سوچتا ایک دم اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

ایک منٹ مجھے یاد آگیا تم حاشر کو یاد کر رہی تھی نہ۔۔۔

ادب خان ایک دم کھڑا ہوتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

نہ میں اسے یاد نہیں کر رہی تھی صرف سوچ رہی تھی اس انسان کی وجہ سے میں کہاں سے کہاں آگئی اپنی گزری زندگی کو سوچ رہی تھی اور تم آگے اور میرے دماغ میں اسکا نام تھا اس لیے بول گئی۔۔۔اور تم

امبر بولتی ناراضگی سے منہ موڑ لیتی ہے ادب خان بالوں میں ہاتھ پھیرتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اچھا ایسا تھا۔۔۔مجھے لا گا تم اسے یاد کر رہی ہو آخر وہ تمھارا پہلا پیار تھا۔۔

اب تم پوری زندگی اس بات کا تانہ دو گے۔۔۔۔

امبر ناراضگی سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

اچھا اچھا سوری یہ لو کان پکڑ لیے۔۔۔۔پلیز غلطی ہو گئی۔۔۔

ادب خان کان پکڑے کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

ایسے نہیں مجھے باہر لے کہ جاو گے تم۔۔۔۔پھر میں مانوں گی۔۔۔

جو حکم۔میری سرکار۔۔۔۔

ایک ہاتھ سینے پہ رکھ وہ جھکتا ہے امبر مسکراتی ہے لیکن اسے سیدھے ہونے پہ دوبارہ سنجیدہ ہو جاتی ہے۔۔۔۔

یہ دیکھ لو اس بے شرم کو شرم آرہی ہے کیسے بیوی کو گود میں چڑھا کہ بیٹھا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خانم ازلان کو گھورتی ہے تو شرمندہ ہی ہو جاتا ہے کیونکہ ماؤی بلکل بچوں کی طرح اسکی گود میں بیٹھی ڈری سہمی اسکے سینے پہ سر رکھے سب کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔اسے لگتا ہے اگر وہ ہٹی تو ازلان کو سب ماریں گے۔۔۔۔

تو آپ نے بھی تو اسے ڈرا دیا ہے مجھے لٹکا کہ۔۔

ازلان منہ بناتا ہے۔۔۔

اچھا نیلو۔۔۔۔

آپ نہیں بولیں۔۔۔خود تو مزے سے نکاح کروا دیا یہ بھی نہیں سوچا ایک ماں اسکی گاؤں بیٹھی ہے اسے بھی بلا لیں۔۔۔

حکمت صاحب کی بات ہونے سے پہلے ہی وہ بولتی ہے۔۔۔تو وہ پہلو بدل کہ رہ جاتے ہیں۔۔۔۔

حریم اپنی ماں کو ٹھنڈا شربت بنا کہ دو کچھ غصہ کا لیول نیچے آئے۔۔۔۔

حریم انکی بات پہ مسکراتی اٹھنے لگتی ہے لیکن خانم کی گھوریوں پہ دوبارہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔حکمت صاحب خانم کی طرف مؤڑتے ہیں۔۔۔

مجھے اب یہ بتاو تم، کہ مسلہ کس بات پہ ہے تمھیں۔۔۔انکی شادی سے، پسند کی شادی اسکا حق ہے وہ اسنے کیا۔۔۔یا کوئی اور بات ہے

ان کی سنجیدگی سے کہی بات پہ خانم ان دونوں کو دیکھتی ہے۔۔۔نظر ماؤی پہ جاتی ہے۔۔۔

ایک گاؤن کی خانم ہونے کے ناطے مجھے یہ چیز بلکل برداشت نہیں ہو رہی کہ ایک چھوٹی بچی کا نکاح ایک اتنے برے مرد سے کر دیا جائے آگے بھی زندگی گزارنی ہے انھوں نے۔۔۔ہمارے گاؤں میں بھی 98 سال گیپ تو پھر مانا جاتا ہے 1210 سال کا گیپ آپ کو یہ سہی لگ رہا ہے۔۔۔

خانم بلکل سنجیدگی سے بولتی حکمت صاحب کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہممم لیکن اس وقت یہی سہی لگا تمھیں ساری بات بتا چکے ہیں۔۔۔۔وہ کس مشکل سے آئی ہے یہاں اور جب تمھارا بیٹا اس سے محبت کرنے لاگا تو ایک چھت کہ نیچے اس لڑکی کہ ساتھ رہنا جس سے وہ محبت کرتا ہے بہت مشکل ہے۔۔۔۔اس لیے اسنے نکاح کا کہا میں نے کروا دیا۔۔۔خدانخاستہ کوئی گناہ ہو جاتا تو تم برداشت کر سکتی تھی۔۔۔۔

میں اسکی چمڑی ادھیر دیتی بنا یہ سوچے کہ یہ میرا بیٹا ہے۔۔۔۔اگر کچھ الٹا سیدھا کرتا غصے سے ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔وہ اپنے باپ کو مدد طلب نظر سے دیکھتا ہے تو اب تم نے اسکو اپنی بہو قبول کر لیا ہے۔۔۔۔

حکمت صاحب کہ بات پہ وہ دادی کو دیکھتی ہے۔۔۔

ماں جی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھیی میں تو اسی وقت قبول کر چکی ہوں مجھے تو ازلان کی پسند اچھی لگی۔۔۔ہاں بس غلط فہمی تھی ورنہ بچی تو اچھی ہے اور جہاں تک بات ہے چھوٹی کی تو جب تم آئی تھی تم بھی اتنی ہی نا سمجھ تھی جتنی وہ ہے لیکن اہستہ آہستہ سمجھ گئی نہ۔۔۔۔تو وہ بھی سمجھ جائے گی۔۔۔۔

دادی کی بات پہ ازلان مسکراتا ہے شکر تھا کہیں سے تو ہرا سگنل ملا۔۔۔اب بس خانم کا رہ گیا تھا۔۔۔۔

خانم کی نظر حریم پہ جاتی ہے۔۔۔۔

موم مجھے تو ماوی اور ازلان کی جوڑی اچھی لگی ہے۔۔۔اور ازلان سمبھال لے گا اسے آپ بس دل سے مان جائیں۔۔۔

حریم کی بات پہ اسکی نظر ماوی پہ جاتی ہے جو ابھی تک اسکی گود میں بیٹھی ناخون چبا رہی ہوتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے مجھے تو پہلے بھی کوئی مسلہ نہیں تھا قبول کر لیا ہے میں نے اسے اپنی بہو۔۔۔۔

خانم کی بات پہ سب کہ چہروں پہ مسکراہٹ آتی ہے۔۔۔۔ازلان ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

ماوی موم کو تم پسند آ گی۔۔۔۔۔انھوں نے قبول کر لیا تمھیں۔۔۔۔

ماوی مسکراتی ہے۔۔۔۔

سچی لیکن میں آپ کہ ساتھ ہی رہوں گی ان کہ ساتھ نہیں۔۔۔۔

ماوی کی بات پہ خانم آئبرو اٹھا کہ حکمت صاحب کو دیکھتی ہے۔۔۔۔ازلان ماوی کہ منہ پہ ہاتھ رکھ اسکا منہ بند کرتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں بچی ہے "حکمت صاحب پھیکی سی مسکراہٹ کہ ساتھ کہتے ہیں۔۔۔۔۔

خانم کا رخ اب ازلان کی طرف ہوتا ہے

جب تم نے اسے بیوی بنایا ہے تو آا سکی ضرورتیں بھی پوری کرتے تم نے اسکے لیے کوئی خریداری کیوں نہیں کی۔۔۔کل ہی جا کہ اسکے لیے اچھے سے ڈریس لانا ۔۔۔آخر ہمارے گھر کی بہو ہے پتا تو چلے سب کو

خانم کہ لہجے میں محبت ہوتی ہے جسے سب محسوس کرتے ہے۔۔۔

ازلان جی مجھے بھوک لگی۔۔۔۔

ماوی تھورا چہرہ اوپر کرتے ازلان کہ کان میں بولتی ہے۔۔۔۔

ناخون سے پیٹ نہیں بھرا تمھارا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان کہ تنظ کو نا سمجھتے وہ نہ میں سر ہلا دیتی ہے۔۔۔ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔

ابھی منگواتا ہوں۔۔۔

اسکو کہتا وہ ملازمہ کو آواز دیتا ہے جو کچن سے باہر آتی ہے۔۔۔

ماوی کہ لیے کھانا لے آو۔۔۔۔

ازلان کہ حکم پہ وہ جلدی سے کچن میں چلی جاتی ہے۔۔۔

اچھا اب سب ٹھیک ہو گیا ہے تو چلیں روم میں۔۔۔۔اب ازلان والا جگرا نہیں ہے مجھ میں زرا پرایویٹ میٹنگ ہو جائے۔۔۔

حکمت صاحب شرارت سے خانم کہ قریب ہو کہ بولتے ہیں۔۔۔۔جوان کی بات پہ گھورتی ہے۔۔۔۔

کیا یار پورے 6 مہینے بعد آیا ہوں اور تم مجھے توجہ ہی نہیں دے رہی۔۔۔۔پس گھوریاں ہی کروا رہی ہو۔۔۔

آپ کو توجہ دے دے کہ 3 نمونے پیدا کر لیے ہی۔۔۔۔ابھی تو اپکی کلاس لگنی ہے یہ 6 مہینے بعد آئے کیوں ہیں۔۔۔

حکمت صاحب ناک چراتے ہیں۔۔۔کار کی آواز پہ سب کی زبانوں کو بریک لگتی ہے کھانا آچکا تھا ازلان ماوی کو کھانا دیتا ہے وہ وہی بیٹھی کھانے سے بھرپور انصاف کرتی ہے۔۔۔۔

جاو تمھارا لاڈلا بیٹا آگیا ہے۔۔۔۔

حکمت صاحب کہ بات پہ بے یقینی سے اسے دیکھتی فورا اٹھتی دروازے کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔

راہداری سے گزارتا عین کا ہاتھ پکڑے وہ اندر آتا ہے پہلی ہی نظر ماں پہ جاتی ہے تو مسکرا دیتا ہے۔۔۔عین کا ہاتھ چھوڑ بھاگتا وہ ماں کو سینے سے لگاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں آپکو بہت یاد کرتا تھا۔۔۔۔

یاد کرنا ہے لیکن آنا نہیں ہوتا تیرا۔۔۔۔

وہ روتے اسے بولتی ہے حاشم مسکرا جاتا ہے۔۔۔

اب آیا ہوں نہ ایک مہینہ رہ کہ جاوں گا۔۔۔۔

وہ انھیں پیاری سی لالچ دیتا ہے۔۔۔۔۔

بس ایک مہینہ۔۔۔۔یہ کون ہے۔۔۔۔

وہ سر اٹھاتی اسے دیکھتی نظر عین پہ جاتی ہے۔۔۔لائٹ پرپل قمیض شلوار ڈوپٹے کو سلیقے سے سر پہ لیے اور آگے پھیلائے۔۔۔۔وہ نروس ہو رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

موم یہ میری بیوی ہے عین۔۔۔۔

آگے بھرتا عین کا ہاتھ پکڑے سامنے کرتا ہے وہ تو ویسے ہی نروس تھی جلدی سے سلام کرتی ہے۔۔۔۔خانم کو جھٹکا ہی لاگا تھا۔۔۔۔وہ بنا کچھ کہتی اندر جاتی ہے سب ابھی بھی لاونج مین بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

حاثم بھی اندر پریشان سا عین کو لیتا اندر جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لاونج میں پہنچتے خانم صوفے سے تکیہ اٹھاتی حکمت صاحب کو کھینچ کہ مارتی ہے۔۔۔وہ سب اس کہ لیے تیار نہیں تھے۔۔۔۔

اسکا بھی نکاح آپ نے کروادیااور میں ماں ہو یہ نہیں کسی کہ نکاح میں مجھے شامل کرنا ضروری نہیں سمجھااس دن کہ لیے بڑا کیا تھا کہ بولو۔۔۔

انکے غصے کو سمجھتے سب،لونج میں آتے حاثم کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

وہ بھی امر جنسی تھی۔۔۔آپ کیوں پریشان ہوتی ہیں ہم سب کا نکاح آپ کی موجودگی میں دوبارہ کروالیتے ہیں۔۔۔

حکمت صاحب معملے کو سمجھانا چاہتے جب ایک کو تکیہ انکے سینے پہ آ کے لگتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھائی

حریم بھاگتی حاثم کہ سینے سے لگتی ہے۔۔۔۔

شکر آپ آ گیے۔۔۔۔اور یہ بھابھی ہیں۔میری اووو بہت پیاری ہے لیکن ان کی شکل تھوری ازلان کی بیوی سے ملتی جلتی ہے۔۔۔

حاثم اسکی بات پہ مسکراتا ہے اور عین تو نا سمجھے سے اسے دیکھتی ہے وہ تو ازلان کو جانتی ہی نہیں تھی۔۔۔

یہ میری بہن ہے حریم جس کی شادی ہے۔۔۔

مبارک ہو تمھیں۔۔۔

عین مسکراتی اسے مبارک باد دیتی ہے۔۔۔۔

واہ مجھے تو ایک ہی دن میں دو دو بھابھیاں مل گئ۔۔۔۔مجھے تو لاگا ہی نہیں تھا حاثم بھائی شادی کریں گے لیکن فائنلی۔۔۔۔ازلان نے بھی کر لی اور حاثم بھائی نے بھی۔۔۔۔ویسے آپ کی شکل تھوری تھوری میری دوسری بھابھی سے ملتی ہے۔۔۔۔

حریم بنا روکے بولتی چلی جاتی ہے۔۔۔۔عین سمجھ نہیں آتا کون سی دوسری بھابھی۔۔۔۔

ہٹو اب ہمیں بھی ملنے دو۔۔۔۔

ازلان حریم کہ سر سے اسے پیچھے کرتا سامنے آتا ہے لیکن اپنے سامنے عین کو دیکھ ایک سیکنڈ میں پہچان جاتا ہے اسے شوکٹ لگتا ہے۔۔۔۔جسے وہ ہر جگہ ڈھونڈھ رہا تھا وہ اسکے ہی بھائی کہ پاس تھی۔۔۔

آپ کا نام قراۃ العین ہے نہ۔۔۔

وہ منہ کھولے حیرت سے اسے دیکھتا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔عین ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔اسکی نظر حاثم پہ جاتی ہے جو مسکرا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔

یہ سرپرائز تھا؟۔۔آپکا۔

حاثم سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔۔

ہٹو مجھے بھی اپنی بہو سے ملنے دو۔۔۔۔

دادی آگے آتی ہے اور عین کہ سر پہ پیار کرتی ہے۔۔۔

بہت پیاری ہے شکر ہے تو نے چھوٹی بچی سے شادی نہیں کی یہ تو سمجھدار لگ رہی ہے۔۔۔۔

دادی اپنی بات کہتے ازلان کو دیکھتی چیڑاتی ہے جو چیڑ بھی جاتا ہے۔۔۔۔۔

پھر سب باری باری عین سے ملتے ہیں خانم بھی ناراضگی بھولائے خوب پیار کرتی ہے لیکن حکمت صاحب سے دو دو ہاتھ کرنے کا سوچے بیٹھی ہوتی ہیں۔۔۔۔۔۔

حاثم جو ماوٰی کہ انتظار میں تھا کہ وہ اپنی بہن کو دیکھے اور عین کو سرپرائز ہو لیکن وہ میڈم کھانا کھانے میں مصروف ہوتی ہے۔۔۔۔۔وہ مسکراتا ہے۔۔۔۔ازلان تو ابھی بھی سوچ میں گم ہوتا ہے۔۔۔۔پھر ایک دم ہوش میں آتا ماوٰی کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔

آجاو۔۔۔اندر یا یہی کھڑے رہنا ہے۔۔۔۔

خانم ان سب کو وہی جمے دیکھ بولتی ہے سب ان کے

ساتھ اندر جاتے ہیں۔۔۔

ماوی وہ دیکھو کون ہے۔۔۔۔ازلان اسکے پاس جاتا ماوی کا دیھان عین کی طرف کرتا ہے۔۔۔۔اپنا کھانا وہ کھا چکی تھی ازلان کہ اشارے پہ وہ حاثم والی سائڈ پہ دیکھتی ہے جہاں وہ سب عین کو لیتے اندر ہی آرہے ہوتے ہیں۔۔۔۔جیسے ہی اسکی نظر عین پہ جاتی ہے وہ خوشی سے چلا اٹھتی ہے۔۔۔

اپیاااااا۔میری اپیاااااا

عین کہ قدم رکتے ہیں یہ آواز تو وہ لاکھوں۔میں بھی پہچان سکتی تھی۔۔۔۔اسکے ساتھ سب کی نظر ماوی پہ جاتی ہے جو بھاگتی عین کے سینے سے لگتی ہے۔۔۔۔۔

میری اپیاااااآگئیی۔۔۔۔

عین کچھ پل ساکت ہو جاتی ہے۔۔۔۔حاشم،ازلان اور حمت صاحب کو چھوڑ باقی سب بھی حیران ہوتے ہیں۔۔۔

مجھے پتا تھا میری اپیا آئیں گی۔۔۔۔

چہرہ اسکے کندھے سے نکال وہ عین کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ماوی

بہت اہستہ سے اسے پکارتی اسکے ہونے کا یقین کرتی ہے اسے لگتا ہے وہ کسی خواب کہ زیر اثر ہے۔۔۔۔۔

ہاں اپیا میں ہوں ماوی آپ مجھے بھول گئی ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی پریشان ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ایک دم عین ہوش میں آتی ماوی کہ چہرے کو دیوانہ وار چومنے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

میرا چندہ،میری جان بلکل ٹھیک ہے۔۔۔شکر اللہ کا۔۔۔۔

میں نے بہت یاد کیا ایسا ہو سکتا ہے میں اپنے بچے کو بھول جاوں۔۔۔

اسے اوپر سے نیچھے ٹٹولتی وہ سینے سے لگاتی ہے اماں کہ جانے کہ بعد اور واقع کہ بعد وہ اسے اور عزیز ہو گئی تھی۔۔۔۔۔۔

حاثم اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔۔

حاثم میری بہن ہے یہ۔۔۔۔

وہ خوشی سے اسے بتاتی ہے

کیسا لاگا سرپرائز۔۔۔۔۔

بہت اچھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین کی آنکھوں میں آنسو کہ ساتھ خوشی کی ایک چمک نظر آتی ہے جسے دیکھ کچھ پل حاثم ساکت ہو جاتا ہے۔۔۔اسے وہ منظر اپنے دل کہ قریب لگتا ہے۔۔۔۔۔۔

چلو بچے بیٹھ کہ بات کرتے ہیں۔۔۔۔

حکمت صاحب انکے سر پہ ہاتھ رکھتے اندر لے جاتے ہیں۔۔۔

[11:55 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم

آفرین شبیر

#Hamnavamery

EP 25...

ہاں تو یہ میٹنگ میں ہی کروں گا۔۔۔بس انتظامات کرو میں پہنچ جاوں گا۔۔۔۔۔

وہ جو فون پہ بات کرتا اندر آرہا تھا سیڑیوں پہ کھڑی ایمان کو دیکھ رک سا جاتا ہے۔۔۔ایمان احتیاط سے ادھر ادھر دیکھتی نیچے کسی کو شاید ڈھونڈ رہی تھی ابھی اسکی نظر حاشر پہ نہیں گئی تھی۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ بلکل ساکت تھا اسکے سامنے ہوتے وہ گم سم ہو جاتا تھا۔۔کال پہ کیا کہا جا رہا ہے اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اس کی نظر سامنے کھڑی لڑکی سے ہٹنا بھول گئی

تھی۔۔۔اسکا مینیجر ہیلو ہیلو کرتا کال کٹ کر دیتا ہے۔۔۔۔وہ ایسے ہی کان سے فون کو لگائے اسے بنا پلکھ چھپکائے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

ایمان یہاں وہاں نظر دوراتی حاشر کی طرف دیکھتی ہے جو ایک مجسمے کی طرح کھڑا ہوتا ہے۔۔۔اسکی دل کی دھڑکن تب تیز ہوتی ہے جب وہ اسے اپنی طرف آتا دیکھتا ہے۔۔۔دل ایک دم شور کرنے لگ جاتا ہے بے اختیار اسکا ہاتھ اپنے دل پہ جاتا ہے۔۔۔۔ نظریں خود بخود جھکتی چلی جاتی ہیں۔۔۔وہ ابھی تک انھیں کپڑوں میں تھی ہجاب میں پریشانی سی اسکے پاس کچھ قدم پہ رک جاتی ہے۔۔۔

آپ کسی ڈاکٹر کو بلا دیں۔۔۔میرے ساتھ والی لڑکی کو بہت تیز بخار ہے۔۔۔۔

وہ کہ رہی تھی لیکن حاشر کو ایک لفظ بھی سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔اسکے ہلتے ہونٹ دیکھتے وہ اپنے سننے کی صلاحت کھو چکا تھا۔۔۔۔اسے کوئی رد عمل نہ کرتا دیکھ ایمان اپنی نظریں اٹھاتی ہے۔۔۔بے اختیار ہی اسکی اٹھی نظروں کو دیکھ حاشر

کی آنکھیں بند ہو جاتی ہے وہ ان آنکھوں میں خود کو ڈوبتا محسوس کرتا ہے۔۔۔ایک دم آنکھ کھولتا ہوش میں آتا ہے۔۔۔

آپ سن رہے ہیں۔۔؟ڈاکٹر کو بلا دیں میرے ساتھ والی لڑکی کو بہت تیز بخار" ہے۔۔۔۔

جی۔۔اچھا۔۔۔

وہ بولنا چاہتا تھا" میں نے ٹھیکا نہیں لیا'لیکن دل اسکی اجازت ہی کہاں دی تھی دل اسکے سامنے ہمیشہ اسکی کہی بات ہی سنتا تھا۔۔۔۔زبان دماغ کا ساتھ نہ دیتے دل کی بات سن ہامی بھر لیتی ہے۔۔۔۔

وہ خود کو کوستا باہر جانے لگتا ہے ایمان کی پکار پہ رکتا ہے۔۔۔۔۔

لیڈی ڈاکٹر کو لانا پلیز۔۔۔

کچھ پل اسے دیکھتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

باہر آتے زور سے اپنا ہاتھ دیوار پہ مارتا ہے۔۔۔۔۔سارا غصہ خود کا خود پہ ہی نکال لیتا ہے ہاتھ پہ خون کہ قطرے بنتے ہیں۔۔۔

کیوں اس سے ایسے بات کرتا ہوں میں کیوں نہیں چلتی میری اسکے سامنے۔۔۔۔یہ لڑکی میرا دماغ خراب کر دے گی کچھ سوچنا ہو گا اسکا۔۔۔۔۔

خود سے سوچتا وہ باہر کی طرف بڑھتا ہے کال پہ ڈاکٹر کو لانے کا کہتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ایسے کیسے ہو سکتا ہے یہ تو بہت چھوٹی ہے نہ۔۔۔۔

عین کو نکاح کا پتا چلتے ہی وہ حیران ہو جاتی ہے حیرانی سے وہ سب کو دیکھتی ہے۔۔۔ازلان ساری بات بتاتا ہے کہ وہ۔کیسے ملی۔۔۔۔ماوی جو پہلے ازلان سے چپکی تھی اب عین کے ساتھ چپک کہ بیٹھی تھی۔۔۔۔۔۔

مجبوری تھی بیٹا۔۔۔۔

حکمت صاحب اسکو وضحات دیتے ہیں۔۔۔۔عین ازلان کو دیکھتی ہے پھر اپنی بہن کو۔۔۔۔ماوی اسکا پریشان چہرہ دیکھ جلدی سے ازلان کی طرفداری کرتی ہے۔۔

اپیاااایہ ازلان جی ہیں۔۔۔یہ نہ بہت اچھے ہیں میرا بہت خیال رکھتے ہیں۔۔۔۔جب آپ نہیں تھی تو یہ مجھے کھانا بھی بنا کہ دیتے تھے اور اپنے گھر میں بھی رکھا ورنہ تو میں بھوکی رہ جاتی۔۔۔۔۔

وہ ازلان کی تعریفوں کہ پل باندھتی آخر میں اپنا ڈر بتاتی ہے۔۔۔۔۔خانم حاثم دونوں آئی بروا ٹھا کہ ازلان کو دیکھتے ہی۔۔۔۔

یہ کھانا بنانے والا ٹیلنٹ کب آیا تم میں۔۔۔۔

حاثم کی بات پہ وہ پھیکا سا مسکراتا ہے۔۔۔۔

ہمیں بھی زرا اپنے ہاتھ کا بنا کچھ کھلاو۔۔۔۔

خانم بھی جلے پہ نمک چھیر کتی ہے تو وہ دانت پیس کہ رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

اچھا چندا۔۔۔۔۔

اسکو خوش دیکھ وہ۔ مسکراتی ماوی کا ہجاب سہہ کرتی منہ پہ پیار سے ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔۔۔

اب آپ سب اپنے روم میں جائیں رات کہ کھانے پہ ملاقات ہوتی ہے۔۔

خانم ان سب کے آرام کہ خیال سے وہ سب کو روم میں بھیجتی ہے۔

آجاو ماوی تمھارا سامان اپنے روم میں رکھتا ہوں۔۔۔۔۔

ازلان ماوی کی طرف اپنا ہاتھ بڑھاتا ہے۔۔۔۔جسے وہ جلدی سے پکڑ لیتی ہے

اپیا میں آتی ہوں آپ جانا نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

کھڑی ہوتی عین کو کہتی ازلان کہ ساتھ چلتے چلتے باتیں بھی کرتی ہے۔۔۔

"اب ہم چھپن چھپائی نہیں کھیلیں گے۔۔۔۔"

"نہیں اب تو سب کو پتا چل گیا ہے نہ۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ پکڑے اوپر لے جاتا ہے۔۔۔۔۔سب انکی باتوں پہ مسکراتے ہیں۔۔۔۔عین پر سوچ نظروں سے انھیں جاتا دیکھتی ہے۔۔۔۔

حاشم تم بھی عین کو لے جاو تھورا فریش ہو لے یہ بھی۔۔۔۔

جی ! ! آجاو عین۔۔۔۔

حاشم اٹھتا ہے عین بھی ساتھ اٹھتی سب کو سلام۔کرتی حاشم کہ ساتھ اوپر چلی جاتی ہے۔۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حاشر ناچاہتے ہوئے بھی ڈاکٹر کو لے آتا ہے ڈاکٹر سامنے لیٹی لڑکی کا بخار چیک کرتی ہے اسکا معائنہ کرنے لگتی ہے حاشر جو ایمان کی دوسری سائڈ تھورے فاصلہ پہ کھرا تھا اچانک اس کی نظر ایمان سے ٹکراتی ہے لیکن وہ اسکی نظروں س ءبے خبر سامنے لیٹی لڑکی کہ دعا کر رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔۔

وہ پریشان تھی سامنے لیٹی لڑکی کہ لیے۔۔۔۔کچھ سوچتے حاشر کسی کی نظر میں آئے آرام سے ایمان کہ پیچھے جا کھڑا ہوتا ایمان خود پریشان تھی اس لیے اسکا بھی دیھان نہیں جاتا۔۔۔۔۔۔

اس سے 2 قدم کہ فاصلہ پہ کھڑا وہ خود میں انجانی سی خوشی اور سکون محسوس کرتا ہے۔۔۔۔اسکا تھورے فاصلے پہ کھڑے ہونا ہے اسے ایک خوشگوار احساس میں مبتلہ کر جاتا ہے۔۔۔۔ایک نظر اٹھا کہ سامنے کھڑی ایمان کو دیکھتا ہے اسے اپنا آپ مکمل سا لگتا ہے اسکے ساتھ۔۔۔۔

وہ پوری زندگی بھی اسکے ساتھ ایسے کھڑا ہو سکتا تھا۔۔۔۔اسے دیکھتے خود بخود اسکے ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلتے ہیں۔۔۔وہ نظرین نیچے کیے مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔وہ زندگی میں بہت کم مسکرایا تھا اور اب وہ اسکی صحبت میں مسکرا رہا تھا۔۔۔۔اسکا سکتہ ڈاکٹر کہ آواز پہ ٹوٹتا ہے۔۔۔۔

انھیں کسی بات کا صدمہ لگا ہے۔۔۔۔شام تک بخار اتر جائے گا۔۔۔۔یہ دوائی دیں انھیں۔۔۔۔

ڈاکٹر پرچی ایمان کو پکراتی ہے۔۔۔۔جسے پکڑتے وہ حاشر کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔۔لیکن اسے خود کہ پیچھے کھڑا دیکھ ایک دم ڈر کہ سائڈ ہوتی ہے۔۔۔۔۔آجائیں میں چھوڑ آتا ہوں۔۔۔

وہ اسکا ڈر نا دیکھ جلدی سے ڈاکٹر کو مخاطب کرتا ہے۔۔۔تو وہ اپنا بیگ لیتی اسکے ساتھ باہر آجاتی ہے۔۔۔۔۔

حاشر اس منظر سے غائب ہونا چاہتا تھا۔۔۔۔اسلیے فور باہر بھاگتا ہے۔۔۔۔اسکے جاتے ایمان دروازے کو گھورتی ہے۔۔۔۔۔۔

عجیب انسان ہے۔۔۔""اسے نیا لقب دیتی دوبارہ لڑکی کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

حاثم فریش ساواشروم سے باہر آتا ہے۔۔۔۔بالوں کو تولیے سے رگڑتا اسکا ہاتھ ناخون چباتا دیکھ ایک پل کو رکتا ہے۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا پریشان کیوں ہو۔۔۔۔

تولیہ سائڈ رکھتے بالوں کو سنوارتا وہ اسے آہینہ میں دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

حاثم۔۔۔

اسکے پکارنے پہ حاثم ایک گہری سانس لیتا اسکے سامنے بیٹھتا ہے۔۔۔۔

بولو کیا پریشانی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی کی۔۔وہ چھوٹی ہے میاں بیوی کہ رشتے کو نہیں سمجھتی وہ ابھی اور شادی

اچھا وہ چھوٹی ہے تم تو بڑی ہو نہ تم سمجھتی ہو۔۔

عین ناسمجھی سے نظر اٹھا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔ لیکن اسکی آنکھوں میں شرارت دیکھ اسے گھورتی ہے۔۔۔۔

میں سیریس ہوں۔۔۔۔اسکی ابھی پڑھائی بھی پوری نہیں ہوئی وہ۔ معصوم ہے حاثم۔۔۔

وہ جزباتی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

تمھیں مجھ پہ یقین ہے۔۔۔۔

اسکا ہاتھ تھامتا ہے۔۔۔ عین جلدی سے سر ہاں میں ہلاتی ہے۔۔۔۔

مجھے اپنے بھائی پہ یقین ہے۔۔۔۔اسنے نکاح اسے پروٹیکٹ کرنے کے لیے کیا کیونکہ وہ اسکی عزت پہ ہرف نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔۔۔کیونکہ جس سے محبت ہو اسکی عزت اپنی عزت سے زیادہ اہم ہوتی ہے۔۔۔۔۔تم کبھی آنکھوں میں دیکھنا ماوی کہ۔لیے اسکی محبت صاف نظر آتی ہے۔۔۔۔۔۔وہ ہر طرح سے اسکا خیال

رکھے گا۔۔۔اور جہاں تک بات ہے کہ وہ اس رشتے کو نہیں سمجھتی تو وہ از لان خود سمجھادے گا جب وقت آئے گا تو۔۔۔۔۔۔ابھی نہ خود پریشان ہو نہ ماوی کو کرنا۔۔۔اب وہ تمھاری نظر کہ سامنے ہیں۔۔۔۔خود دیکھ لینا وہ کیسے رکھتا ہے اسے۔۔۔۔اوکے۔۔۔۔

حاثم اسکی ناک دباتا ہے۔۔۔۔عین ہاں میں سر ہلا جاتی ہے۔۔۔وہ حاثم پہ یقین رکھتی تھی اگر وہ کہ رہا تھا تو وہ اب پر سکون کو گئی تھی۔۔۔۔مسکراتی وہ حاثم کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

آپ میرے لیے ایک نعمت ہیں۔۔۔۔شکریہ میری زندگی میں آنے کہ لیے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکے سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔حاثم اسکی بات پہ دل و جان سے مسکراتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

یہ پورا کھانا ہے سمجھی۔۔۔۔ساری گند بلا کیسے چٹاچٹ ختم کی تھی تم نے اور کھانا کھاتے نخرے کر رہی ہو۔۔۔۔

ازلان اسکی پلیٹ میں کھانا ڈالتا اسے کہتا ہے۔۔۔تو وہ منہ بنا کہ رہ جاتی ہے۔۔۔ابھی تو وہ بیچاری چپس کے 3 پیکٹ کھا کہ آرہی تھی بھوک کہاں لگنی تھی۔۔۔۔سب ہی ان دونوں کی طرف متوجہ تھے۔۔۔۔انھیں دیکھتی خانم گلا کھنکھارتی سب کو اپنی طرف متوجہ کرتی ہے۔۔۔۔

میں نے ایک فیصلہ کیا ہے۔۔۔۔

سب رک جاتے ہیں کھانے سے۔۔۔سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ وہ بولنا شروع کرتی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

حریم کے نکاح والے دن حاثم اور ازلان کا بھی نکاح ہو گا دوبارہ سے میرے سامنے۔۔۔۔تاکہ مجھے تسلی ہو۔۔۔۔"لیکن"۔۔۔

خانم کی بات پہ جہاں وہ سب ریلیکس ہوئے وہی اس لیکن نے انھیں تجسس میں ڈال دیا۔۔۔

لیکن کیا موم۔۔۔

ازلان پوچھے بنا نہیں رہ۔سکا۔۔۔

لیکن یہ کہ حاشم اور عین کی تو رخصتی ہو گی۔۔۔۔لیکن ازلان اور ماوی کی رخصتی نہیں ہو گی۔۔۔۔۔ماوی اپنی بہن کہ ساتھ رہے گی جب تک وہ 18 کی نہیں ہو جاتی۔۔۔حاشم اور عین اسے سمبھالیں گے۔۔۔۔اسکے 18 کہ ہوتے ازلان اور ماوی کی رخصتی ہو گی۔۔۔۔

ایک بم تھا جو ازلان کہ سر پہ پڑا تھا وہ صدمے کی حالت میں انھیں دیکھتا ایک دم کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

بلکل نہیں۔۔۔میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔۔۔

تم سے اجازت مانگ کون رہا ہے۔۔۔

خانم بھی اسی کی طرح اکڑ کہ جواب دیتی ہے تو وہ حکمت صاحب کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

نیلو سہی کہ رہی ماوی تھورا گروم ہو جائے گی۔۔۔ عین کہ ساتھ پڑھائی بھی تو رہتی اسکی تب تک

بلکل نہیں۔۔۔۔

ایک دم وہ بہت دھیمے لیکن سخت لہجے میں بولتا ہے۔۔۔۔

میں ایک پل ایک منٹ بھی اسے نہیں دے سکتا کسی کو جو کرنا ہے میں خود کر لو گا۔۔۔۔ مجھے تو سمجھ نہیں آ رہا آپ لوگ اسکی عمر کو لے کہ پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی بیوی ہے میری نکاح کیا ہے، تو اسکا شوہر ہونے کہ ناطے میں ہی فیصلہ " کروں گا کہ وہ میرے ساتھ رہے گی یہ نہیں۔۔۔۔"

وہ سختی سے بولتا سب کو ہلا دیتا ہے عین بھی حیرت سے اسے دیکھتی ہے جو ماوٰی کہ دور جانے کہ خیال سے بے چین ہی ہو گیا تھا۔۔۔ماوٰی بھی آنکھیں بری کیے اسے دیکھتی ہے۔۔۔وہ غصے میں کھانا چھورتا اپنے روم کی طرف بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔

ماوٰی جاو اسکے ساتھ۔۔

حریم ماوٰی کا کندھا ہلاتی ہے۔۔۔جس پہ وہ جلدی سے کھری ہونے لگتی ہے۔۔۔

بیٹھی رہو تم کہیں نہیں جا رہی

خانم غصے سے اسے ٹوکتی ہے۔۔۔جسے ازلان بھی سن لیتا ہے۔۔۔ماوٰی سٹیچو ہی بن جاتی ہے۔۔۔

ماوٰی میرے پیچھے آو۔۔۔

سیڑیوں پہ کھڑا اسے حکم۔دیتا ہے۔۔۔۔تو وہ۔ایک نظر خانم کو دیکھتی ہے جو غصے سے ازلان کی طرف دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔۔ماوی نظر بچا کہ ازلان کی طرف بھاگتی ہے۔۔۔۔۔۔

دیکھ رہے کیسی حرکتیں کرتا ہے۔۔۔۔پورا آپ پہ ہی گیا ہے۔۔۔

اب خانم کا رخ حکمت صاحب کی طرف تھا۔۔۔وہ انجان بنتے سے کندھے اچکا جاتے ہیں۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حاشر ڈاکڑ کو چھورتا اندر آتا ہے جب اسکا موبائل بجتا ہے۔۔۔۔رسیہ بیگم کا نمبر دیکھ وہ کال اٹھاتا ہے۔۔۔۔سامنے سے جو کہا جاتا ہے۔۔۔۔وہ حاشر کو ہلا کہ رکھ دیتا ہے بنا کچھ سوچے وہ باہر کو بھاگتا ہے۔۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

سارے دشمن ہیں سب مجھے اور تمھیں الگ کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

وہ مسلسل کمرے میں چکر لا گا رہا تھا۔۔۔ماوی بیڈ پہ بیٹھی اپنی آخری چوکلیٹ کھا رہی تھی ساتھ اسکی تقریر بھی سن رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں مطلب ہمارے نکاح کی کوئی ویلیو ہی نہیں۔۔۔میں کیا تمھیں پڑھا نہیں سکتا۔۔۔میں کیا تم پہ کوئی بوجھ ڈالتا ہوں۔۔۔

وہ رک کہ ماوی کو دیکھ پوچھتا ہے جس پہ وہ نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔۔

وہی تو تمھارا پورا خیال رکھ سکتا ہوں میں۔۔۔۔بس میں تمھیں خود سے الگ نہیں کر سکتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی کے ساتھ بیٹھتا اسے دیکھتا ہے بے بسی سے بولتا ہے نا جانے وہ اسکے معاملے میں اتنا احساس کیوں ہو گیا تھا۔۔۔ایک ہاتھ سے پکڑ کہ اسے اپنے قریب کرتا اسکی آنکھوں میں دیکھتا پوچھتا ہے۔۔۔

میں کیسے رہوں کا یار تمھارے بنا اگر اس ظالم سماج نے ہمیں الگ کر دیا تو۔۔۔کیا تم رہ لو گئی میرے سے دور۔۔۔

ماوی کچھ پل اسے دیکھتی سوچتی ہے پھر منہ بناتی نہ میں سر بہلاتی ہے۔۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں مجھے آپ کہ ساتھ ہی رہنا ہے۔۔

اسکی بات پہ وہ مسکراتا ہے اسکی بات نہ اسکے خوش کر دیا تھا اسے اپنے قریب کرتا اسکی کندھے پہ سر رکھتا اسکی خوشبو میں سکون محسوس کرتا ہے۔۔۔

میں کیسے اپنا سکون خود سے دور کر دوں۔۔۔۔

ماوی اس کو پریشان دیکھ اسکے سر پہ تھپتھپاتی ہے اپنی طرف سے تسلی دیتی ہے۔۔۔۔ازلان اسکی معصوم سی تسلی پہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔

اور اسے گلے لا گا لیتا ہے۔۔۔

میری معصوم سی جان۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

حاشر دوبارہ سے اس ہی جگہ جاتا ہے اس بار اسکا دل بدل چکا تھا۔۔پہلے اسے اس جگہ سے بے زاری سی ہوتی تھی اب اسے نا جانے نفرت سے ہونے لگی تھی۔۔

وہ بنا کسی کی طرف دیکھے چلتا اپنے ماں کہ کمرے کی طرف آتا ہے۔۔۔۔۔دروازہ کھولتا وہ اندر جاتا ہے جہاں رسیہ بیگم اور اسکی کچھ اور ساتھی کھری تھی

لو حاشر آگیا۔۔۔

وہ اندر آتا بیڈ کی طرف دیکھتا ہے جہاں اسکی ماں آنکھیں بند کیے لیٹی ہوتی ہیں۔۔۔

کیا ہوا انھیں۔۔۔۔کیسے ہوا یہ سب۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ انکی حالت دیکھ پریشانی سے پوچھتا ہے جو بہت کمزور اور بیمار لگ رہی تھی۔۔۔۔

ارے کچھ نہیں بس وقت قریب آگیا ہے اور کیا۔۔۔ایک نہ ایک دن تو مرنا ہی ہے اسنے۔۔۔۔

رسیہ بیگم کی بات پہ حاشر کا دل تڑپ جاتا ہے۔۔۔۔۔جو اتنی بے رحمی سے اسکے ہی سامنے اسکی ماں کہ مرنے کی بات کر رہی تھی۔۔۔۔۔

میں نے پوچھا ہوا کیا ہے۔۔۔۔

رعب سے لہجے میں رسیہ کی ساتھ کھری عورت کو دیکھ پوچھتا ہے تو وہ۔اسے ڈاکٹر کی بات بتانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

دن سے بخار میں تھی اور پیٹ درد کا کہ رہی تھی ہم نے دوا دے دی 2 3 ۔۔۔۔لیکن صبح طبعت زیادہ خراب ہوئی تو ڈاکٹر کو دیکھایا اسنے بتایا انکا ایک گردہ فیل ہو گئی ہے اور دوسری بھی کافی متاثر ہے اس وجہ سے۔۔۔۔

حاشر کی نظر اپنی ماں پہ جاتی ہے۔۔۔۔جو دوایوں کہ زیر اثر سو رہی تھی۔۔۔۔

چلو سب بہت کام ہے۔۔۔۔اسکا بیٹا آ گیا ہے دیکھ لے گا۔۔۔۔

رسیہ حاشر کو دیکھتی سب کو حکم دیتی ہے۔۔۔۔سب ایک ایک کر کہ باہر نکل جاتی ہیں۔۔۔۔آخر میں ایک نظر حاشر کو دیکھ وہ بھی نکل جاتی ہیں۔۔۔۔

تھکے تھکے قدم اٹھاتا حاشر اپنی ماں کہ پاس آتا اسکے پاس بیڈ پہ ہی بیٹھتا انکا ہاتھ اپ ے ہاتھ میں تھامتا ہونٹوں سے لگاتا ہے۔۔کچھ پل انھیں دیکھتے انھیں کہ ساتھ لیٹتا اپنے حصار میں لیتا اپنی ماں کہ کندھے پہ سر رکھتا رو پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔

پلیززززززسوری۔۔۔۔مجھے نہیں چھوڑنا پلیززززز

انکے کندھے سے لگا وہ روتا آنکھ بند کر جاتا ہے۔۔۔۔۔

عین چائے کہ کپ لیے روم میں آتی ہے سامنے نظر پڑتی ہے جہاں حاشم سو گیا ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

مجھے چائے لانے کا کہ کر خود سو گئے۔۔۔

وہ کپ کی ٹرے حاثم کی سائڈ ٹیبل پہ رکھتی ہے۔۔۔اسے جگانے لگتی ہے۔۔۔۔لیکن پھر اسکے سونے کا خیال کرتی اسے جگائے بنا ہی اپنی سائڈ کی طرف بڑھ جاتی ہے اچانک اپنے ہاتھ کو حاثم کی گرفت میں محسوس کر جھٹکے سے موڑتی ہے۔۔۔

آپ جاگ رہے ہیں۔۔۔

ہاں جاناں میں جاگ رہا ہوں۔

اسے کھینچتا احتیاط سے اپنے ساتھ لیٹا ایک بازو بیڈ پہ رکھے اس پہ جھکتا ہے۔

حاااا ثممم

www.novelsclubb.com

وہ کھبرا جاتی ہے اس کو اپنے پاس دیکھ کہ۔۔۔۔

آج سونے کا میرا کوئی ارادہ نہیں دن میں بہت سو لیا ہے میں نے۔۔۔۔

اسکے چہرے پہ پھونک مارتا بولتا ہے تو عین کا سانس اسکے سینے میں ہی اٹک جاتا ہے۔۔۔۔

مجھے تو سووووننناااہے نہ۔۔۔۔کل شوپنگ پہ بھی جانا ہے۔۔۔

وہ گھبراتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

وہ بھی چلیں جائیں گے۔۔۔لیکن اب میں چاہتا تھوری فیملی پلینگ ہو جائے۔۔۔

ابھی رات میں۔۔۔۔

بے اختیار اسکے منہ سے نکلتا ہے۔۔۔۔حاثم مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

دن میں بھی کر سکتے اگر تم چاہو۔۔۔میں تیار ہوں بس تمھاری اجازت ہونی چاہیے ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اپنی مسکراہٹ دباتا وہ کہتا ہے عین شرما سی جاتی ہے۔۔اسکی شرم اور گھبراہٹ محسوس کر حاثم اسکے ماتھے پہ لب رکھتا پیچھے ہوتا اسے اپنے حصار میں لیتا ہے اسکا سر تھپکتا ہے۔۔۔۔

سو جاو۔۔

اور چائے۔۔۔

چائے تب پیوں گا جب رات جاگنا ہو گا۔۔۔۔

اسکے گالوں پہ لب رکھتا کہتا ہے۔۔۔

وہ اسکی طرف چہرہ کیے حاثم کو دیکھتی ہے۔۔۔حاثم کی آنکھیں بند تھی۔۔۔۔لیکن عین کی نظریں خود پہ محسوس کر آنکھیں کھول اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔دونوں کی نظریں ملتی ہے اور ایک دفع پھر وہ اپنا دل اس پہ ہار جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

ہاتھ بڑھا کہ اسکی آنکھوں پہ رکھتا ہے۔۔۔۔

مت دیکھو جاناں ان آنکھوں، قسم سے دل لوٹ لیتی ہو۔۔۔۔

اسکی بات پہ عین مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

[11:56 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم

آفرین شبیر

#Hamnavamery

EP 26...

اچھا پھر ہم چلتے ہیں شام تک واپس آجائیں گے۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم کھڑا ہوتا ہے۔۔۔ان چاروں کو شوپنگ پہ جانا تھا دوپہر ہونے والی تھی اور شام تک انھیں واپس بھی آنا تھا۔۔۔کل مہندی تھی۔۔ازلان بھی اپنی قمیض سہی کرتا اٹھتا ہے۔۔۔۔

میں بھی جاوں گی نہ۔۔۔

ماوی ان دونوں کو دیکھ پوچھتی ہے۔۔۔۔

ہاں گڑیا تم بھی جاو گی۔۔۔

حاثم مسکرا کہ کہتا عین کو دیکھنے اوپر جاتا ہے۔۔۔۔

ماوی کہ لیے ایک برات کا لباس لے لی اور ولیمے کا۔۔۔۔

خانم ازلان کا بنا منہ دیکھ ان کی رخصتی کا سوچ لیتی ہے۔۔۔۔ لیکن سامنے کھڑا ان کا بیٹا تو کانوں پہ پردے ڈالے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

کیوں جب رخصتی ہی نہیں کرنی تو کیوں لوں میں۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ منہ بناتا ناراضگی سے منہ پھیر لیتا ہے۔۔۔۔

دیکھ رہے رہیں آپ کیسے کر رہا ہے۔۔۔ایک جوتی پرے گی سارے منہ سیدھے ہو جائیں گے اسکے۔۔۔۔

خانم پہلے حکمت صاحب کو پھر ازلان کو گھورتی ہیں۔۔۔۔

بیٹا جی ولیمے کا ڈریس بھی تو کہا ہے مطلب رخصتی کروادین گے تمھاری بھی۔۔۔۔

حکمت صاحب اسکی کم۔ عقلی پہ دانت پیسے کہتے ہیں۔۔۔تو وہ ایک دم خوش ہوتا ہے

کیا واقعی یہ ہوئی نہ بات چلو ماوی اب تمھیں کرواتا ہوں شوپنگ۔۔۔۔

اپنے ماں بات کو دیکھتا جھک کہ ماوی کے دونوں گالوں کھینچتا ہاتھ پکڑ کہ کھرا کرتا ہے۔۔

ابیا کو تو آنے دین۔۔۔۔۔میرے پیسے ان کہ پاس ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی کی بات پہ خانم، حکمت صاحب اور ازلان تینوں نا سمجھی سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔

کون سے پیسے۔۔۔

ازلان کے کہتے ماوی اپنے سر پہ ہاتھ رکھتی۔۔۔

وہی جس سے شوپنگ کرنی۔۔۔۔اپیا ہی تو مجھے کپڑے دلاتی ہیں نہ تو ان کے پاس پیسے ہونے ہیں نہ۔۔۔۔

ماوی کی عقل مندی پہ وہ تینوں پہ سر پیٹ لیتے ہیں۔۔۔۔

بیٹا اب ازلان آپ کا شوہر ہے تو اب وہی آپ۔ کو شوپنگ بھی کروایا گا اور جو چاہیے وہی آپ کو دلائے گا۔۔۔۔

حکمت صاحب کی بات پہ وہ ایک دم خوش ہوتی ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔۔جس پہ وہ سر ہاں میں ہلا دیتا ہے۔۔۔۔۔

پھر چلیں مجھے بہت ساری چیزیں لینی ہیں۔۔۔۔

ماوی اسے گھسیٹتی ہے۔۔۔۔ازلان عین اور حاثم کو آتا دیکھ خود بھی آگے بڑھ جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اللہ کرے اس کی بہت ساری چیزیوں میں کپڑے بھی ہوں۔۔۔۔۔

خانم کہتی ہے تو حکمت صاحب مسکرا جاتے ہیں۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حاشر کی آنکھ کھلتی ہے آج اتنے وقت بعد وہ اپنی ماں کہ پہلو میں اتنا سویا تھا۔۔۔اپنی ماں کا ہاتھ اپنے بالوں میں چلتا محسوس کر اسے اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ جاگ رہی ہیں۔۔۔۔اٹھ کہ انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔

کب سے جاگ رہی ہیں آپ۔۔۔

صبح سے۔۔۔۔اب تو دوپہر ہونے والی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی نیند سے بھری آنکھوں کو دیکھ کہتی ہے۔۔۔

اوہہ ناشتہ نہیں کیا ہو گا نہ آپ نے میں لے آتا ہوں۔۔۔

وہ اٹھنے لگتا ہے جب وہ اسکا ہاتھ پکڑ کہ روک لیتی ہیں۔۔۔

میری بیماری کا سن کہ آیا ہے نہ۔۔۔ویسے تو تجھے توفیق نہیں

ممی ناشتہ کر لو پھر بات کرتے ہیں۔۔۔۔

اسکی بے بسی پہ وہ چپ سی ہو جاتی ہیں۔۔۔انھیں اندازہ تھا وہ بھی بہت کچھ برداشت کرتا رہا ہے۔۔۔اٹھ کہ ناشتہ لینے جاتا ہے۔۔۔۔کچھ وقت بعد انکے لیے پریزی کھانا لہ کہ آتا ہے اور اپنے لیے کافی۔۔۔ان کہ پاس بیٹھتا اپنے ہاتھوں سے چمچ میں کھچری ڈال کہ ان کی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔۔راحت بیگم نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

پہلے جیسا ہو جا حاشر۔۔۔مجھے اپنا وہ بیٹا بہت یاد آتا ہے۔۔۔جس کہ پاس دل تھا۔۔۔اب تو ایسا لگتا ہے پتھر بن گیا ہے تیرا دل۔۔۔

حاشر کہ ہاتھ دو پل کو رکتے ہیں۔۔۔۔پھر وہ ایک چمچ بھر کہ انکی طرف کرتا ہے۔۔۔۔تو وہ منہ پھیر لیتی ہیں۔۔۔۔

میرے ساتھ چلیں میرے گھر۔۔۔۔

اسکی بات پہ وہ تنظیہ مسکراہٹ سے اسے دیکھتی ہیں۔۔۔

تیرا گھر۔۔۔ معصوم عورتوں کی آہو پکار سے بنائے گھر کو گھر نہیں کہتے بیٹا

راحت بیگم کی بات پہ وہ ایک پل کو ساکت ہوتا ہے۔۔۔۔

کیسے تو کسی کی بیٹی کو اجاڑ کر سکون سے سو جاتا ہے۔۔۔

حاشر انکا چہرہ دیکھ کہ رہ جاتا ہے وہ انھیں یہ نہ بتا سکا وہ واقعی اس دن سے بنا نیند کی دوا کہ سو نہیں سکا۔۔

جو بھی ہے اب آپ میرے ساتھ ہی رہو گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تیرے اس گھر جانے سے اچھا مجھے یہی موت آجائے۔۔۔

ممی۔۔۔۔۔

ایک دم حاشر انھیں دیکھتا ہے ترپ کہ بے بسی سے لیکن وہ منہ پھیر جاتی ہیں۔۔۔

انھیں اپنے لاڈلے بیٹے پہ غصہ تھا۔۔جس کہ۔لیے وہ ہر ظلم۔برداشت کر گئی وہی انکا نہیں بنا تھا۔۔۔۔

تیری کوئی بہن نہیں ہے نہ اس لیے تجھے احساس نہیں ہے کہ بہن بیٹی کی عزت کیا ہوتی ہے۔۔۔

ممی بس کر دیں۔۔۔۔

اسکی قوت برداشت ختم ہو رہی تھی۔۔۔۔آنکھیں نم ہو گئی تھی۔۔۔جب رسیہ بیگم۔اندر آتی ہے۔۔۔۔

ہاں رے راحت کیسی طبیعت ہے۔۔۔

پان والا منہ چلاتے وہ حاشر کہ کندھے پہ ہاتھ رکھ کھری ہو جاتی ہیں۔۔۔۔

ٹھیک۔۔۔۔"وہ بس اتنا ہی بولتی چپ ہو جاتی ہے۔۔۔۔

رسیہ بیگم میں اپنی ماں کو اپنے ساتھ لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔اب۔۔۔

حاشر اپنی ماں کی طرف دیکھتا رسیہ سے مخاطب ہوتا ہے۔۔۔۔

ہاں لے جا اب اسکا کوئی فائدہ بھی نہیں ہے ہمیں۔۔۔ بڑھاپہ آگیا ہے اوپر سے بیماری اب بس بوجھ ہی ہے ہمارے لیے۔۔۔۔

وہ۔اتنی تلخی سے کہتی ہے کہ حاشر بھی کچھ پل انھیں دیکھتا رہ جاتا ہے جس نے اسکی ماں کو دو کوڑی کا کر دیا تھا۔۔۔ کوئی حاشر عالم۔سے پوچھتا کہ اسکی ماں اس بوڑھاپے میں اور بیماری کہ ساتھ بھی کتنی قیمتی تھی اسکے لیے۔۔۔۔راحت کی آنکھوں میں نمی سی آجاتی ہے۔۔۔اپنی ذات پہ اس طرح کہ الفاظ سن کہ۔۔۔

تو یہ بتا دھندا کیسا جا رہا ہے تیرا۔۔۔۔

وہ اسکے کندھے پہ تھپتھپاتی اپنے مطلب کی بات کرتی ہے۔۔۔۔۔حاشر عالم کچھ پل انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔رسیہ اسکی آنکھوں میں لکھی تحریر پڑھ لیتی ہیں جو اسکے سوال پہ سوچ میں گم ہو گیا تھا۔۔۔۔

"چل بعد میں بات کرتے اسکے بارے میں۔۔۔۔"

اسکا کندھا تھپتھپاتی وہ وہاں سے چلی جاتی ہیں۔۔۔۔

"آپ تیار ہو جانا میں آتا ہوں۔۔۔۔"

وہ راحت بیگم کو کہتا رسیہ کہ پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

بس کرو دماؤی یہ کیا لے رہی ہو تم ہمیں شادی کہ کپڑے لینے ہیں۔۔۔۔

وہ تقریبا2 گھنٹے سے کفٹ شوپ پہ کھڑے تھے اور وہ چھوٹی چھوٹی ہر چیز لے رہی تھی اس سے پہلے وہ مال کی ہر کھانے کی آئٹم کھا چکی تھی لیکن جس کام کہ لیے آئے تھے وہ کیا ہی نہیں تھا۔۔۔حاتم اور عین الگ سے شاپنگ کر رہے تھے۔۔۔۔اور بیچارا ازلان اس کے ساتھ برا پھنسا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھائی یہ والا ٹیڈی کتنے کا ہے میرے پاس ایسا ایک ہے لیکن وہ لڑکا ہے آپ لڑکی والا دیکھا دین۔۔۔۔

دوکاندار کچھ پل اسے دیکھتا سوچتا ہے۔۔۔پھر ایک ٹیڈی نکال کے لاتا ہے۔۔۔۔

یہ دیکھیں میڈم یہ ہے۔۔۔۔

نہیں بھائی ہمیں نہیں چاہیے آپ بس اسکا بل بنائیں۔۔۔۔

ازلان وہ ٹیڈی اسکے ہاتھ سے لیتا سائڈ کرتا سامنے پڑی کینڈل، بیج، ڈائری، چھوٹے چھوٹے دیکوریشن پیس کا بل بنواتا ہے۔۔۔۔

ازلان جی پلیز زززنہ۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیں ماوی ابھی چلو۔۔۔۔

وہ اسکی بنا سنے سامان ہاتھ میں پکڑتا اور دوسرے سے ماوی کا ہاتھ پکڑے باہر آتا ہے۔۔۔۔

ازلان جی پلیز ز

نہیں ماوی۔۔وہ دیکھو بھائی بھی آ گیے۔۔۔۔

ازلان حاشم اور عین کو آتا دیکھ کہتا ہے۔۔۔۔

تم دونوں نے ابھی تک شوپنگ نہیں کی۔۔۔۔

حاشم ان کہ پاس آتا پوچھتا ہے۔۔۔۔

کیسے کریں ان میڈم کہ یہ کھلونے تو لینا ختم ہو۔۔۔۔

ازلان منہ بنا کہ ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔عین ماوی کو دیکھتی ہے جو اپنی چھوٹی سی ناک غصے میں بھولائے کھری تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی تم کیوں تنگ کر رہی ہو۔۔۔۔اور یہ چیزیں کوئی لینے والی ہیں۔۔۔

عین اسے ڈانٹتی ہے۔۔۔

اپیا انکل نہ کہا تھا کہ جو چاہیے لے لینا۔۔مجھے چاہیے تھا یہ سب مجھے پسند ہے آپ بھی کبھی نہیں دلاتی تھی۔۔۔۔

وہ ایک دم رونے والی ہو جاتی ہے۔۔تو ازلان اسکی نم آواز سن اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

میری جان، میرے پٹاکے یہ سب تم بعد میں بھی لے سکتی منع تو نہیں کر رہا نہ میں لیکن ہمیں شادی کی شوپنگ کرنی ہے پھر رات سے پہلے گھر بھی جانا ہے ورنہ گاوں میں اگر رات کو گئے تو چڑیلوں کا ڈیرا ہوتا ہے اگر انھوں نے ہمیں پکڑ لیا تو۔۔۔۔۔

وہ بہت پیار سے اسے ڈراتا ہے حاثم اسکی بات پہ مسکراہٹ دباتا ہے۔۔۔۔اور ماہی کی آنکھیں پھیل جاتی ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیاااواقعی نہیں نہیں ہم رات میں نہیں جائیں گے جلدی سے کپڑے لیتے ہیں۔۔۔۔

ماوی اسکا ہاتھ پکڑتی کھسیٹتی ہے جس پہ وہ مسکراتا حاشم کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

بھائی بھابھی آپ کچھ کھائیں تب تک ہم۔آتے ہے۔۔۔

وہ انھیں کہتا مسکراتا ماوی کہ ساتھ چلا جاتا ہے۔۔۔۔۔اس بات سے بے خبر وہ چاروں کہ وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہیں۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(^.^)

رسیہ بیگم۔۔۔۔

وہ جو ابھی اپنے کمرے میں آئی تھی پیچھے سے حاشر کی آواز پہ مسکراتی ہے۔۔۔

اجا حاشر۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی اجازت پہ حاشر اندر آتا ہے۔۔۔۔

رسیہ بیگم مجھے بات کرنی ہے آپ سے۔۔۔۔

اپنی ڈوپٹے کو اتار کہ وہ سائڈ پہ رکھتی ہے جس پہ حاشر نظر جھکا لیتا ہے۔۔۔۔

ہاں بول سن رہی ہوں میں۔۔۔۔چنری

اپنا پان کا ڈبہ نکالتی وہ اپنی ساتھی کو آواز لگاتی ہے۔۔۔۔جو اگلے ہی پل کمرے میں ہوتی ہے۔۔۔۔

چنری یہ پان بنا میرے لیے۔۔۔

اسکو ڈبہ تھماتی وہ حاشر کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔

میں آپ کا شکریہ تو نہیں کروں گا نہ ہی احساس مانوں گا کہ آپ نے میری تعلیم مکمل کروائی کیونکہ اس سب کہ بدلے آپ میری ماں سے بہت کام لے چکی۔۔۔۔۔میرا آپ کے ساتھ تعلق صرف میری ماں کی وجہ سے تھا۔۔۔آج میں انھیں یہاں سے لے جانے کہ بعد میرا اور آپکا تعلق بھی ختم ہو جائے گا۔۔۔۔

نہ حاشر عالم اور راحت عالم کسی رسیہ بیگم کو جانتے ہیں۔۔۔اور نہ ہی رسیہ بیگم کسی حاشر عالم اور راحت عالم کو۔۔۔۔۔

رسیہ بیگم دم سادھے سن رہی غصہ تو بہت آرہا تھا لیکن چپ تھی۔۔۔۔

میں اب اپنی ماں کو اور دکھ نہیں دے سکتا وہ جس حالت میں ہیں۔۔۔میں انکو صرف سکون اور خوشی دینا چاہتا ہوں۔۔۔۔تو میں اب آپ کے ساتھ اور کام نہیں کروں گا۔۔۔۔

رسیہ بیگم غصے میں ہاتھ بند کرتی ہیں۔۔۔وہ جو اسکے ذریعے لاکھوں کمارہی تھی ایک دم سب ہاتھ سے جاتا نظر آتا ہے۔۔۔۔ان کہ کوٹھے پہ وہ امیر کبیر لوگ جن کی معاشرے میں عزت تھی وہ نہیں آسکتے تھے۔۔۔۔جنھیں حاشر ٹارکٹ کرتا تھا۔۔اور وہ لاکھوں میں پیسہ دیتے تھے۔۔۔۔جس میں سے 50% رسیہ کو تھا اور 50% حاشر کا۔۔۔۔لیکن وہ اب سب ڈوبنے جارہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے وہ سارے لوگوں کہ نمبر مجھے دے جائی۔۔۔جو تیرے کلائنٹ ہیں۔۔۔اور وہ دو لڑکیاں بھی واپس کردی۔۔۔

بہت ضبط سے وہ کہتی ہیں۔۔۔چنری بھی خاموشی سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی۔۔۔رسیہ کی بات پہ ایک دم ایمان کا چہرہ اسکی نظر کہ سامنے آتا ہے۔۔۔اور وہ خود سے سوال۔کرتا ہے کہ کیا وہ ایمان کو اس جگہ واپس بھیج سکتا ہے اور فوراہی دل ودماغ دونوں سے ساتھ جواب آتا ہے "نہیں" کیسے وہ اپنی عزت کو بے عزت کرنے کہ لیے چھوڑ سکتا ہے۔۔۔۔

پھر اسے وہ لڑکیاں یاد آتی ہیں۔۔۔نینا، کلسوم، امبر، عین اور نا جانے کتنی لڑکیاں جس کا سودا حاشر عالم۔نے کیا تھا وہ سانس تک نہیں لے پاتا یہ سوچ آتے کہ وہ اپنی عزت کا سودا نہیں کر سکتا باقی لڑکیاں بھی تو کسی کی عزت تھی کسی بات کا غرور، بھائی کا مان۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں پہ پڑی پٹی آہستہ آہستہ اترنا شروع ہو رہی تھی۔۔۔

بول"۔۔۔رسیہ اسے گم سم دیکھ بولتی ہیں۔۔

وہ وہ ایک تو بھاگ گئی اور ایک مر گئی۔۔۔۔

وہ دونوں کہ۔ متعلق جھوٹ بول۔ جاتا ہے۔۔۔۔اور جھوٹ ایسا کہ وہ پکڑ نہ جا سکے۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔رسیہ اسے دیکھ بس اتنا ہی بولتی ہے۔۔۔

اب میں چلتا ہوں امید ہے اب ملاقات نہیں ہو گی۔۔۔۔

وہ کہتا باہر نکل جاتا ہے۔۔زیادہ وہ انکے سامنے ہوتا تو وہ نا جانے کیا سوال۔ کرتی اسے یقین تھا کہ رسیہ بیگم۔اسکے جھوٹ سے مطمئیں نہیں ہوئی۔۔۔۔وہ اپنی ماں کو لیتا وہاں سے نکل۔ جاتا ہے کبھی نہ لوٹنے کہ لیے۔۔۔۔۔لیکن اسے آنا تھا ایک بار برائی کب جلدی پیچھا چھوڑتی ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

حاشر کہ جاتے رسیہ ساتھ پڑا پیلو اٹھا کہ زور سے زمین پہ پھینکتی۔۔۔

میری بلی مجھی پہ میاوں۔۔۔جس کو میں نے شیر بنایا وہ مجھے ہی پٹ دیکھا کہ چلا گیا۔۔۔۔۔

ابھی وہ سوچ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔جب موبائل رنگ ہوتا ہے۔۔۔وہ اپنا موبائل اٹھا کہ دیکھتی ہے۔۔۔۔

ہاں بول۔۔۔۔

سامنے والے کی بات سن اسکی آنکھیں چمکتی ہے۔۔۔۔

اس لڑکی کا پیچھا کر وہ مجھے یہاں اس کوٹھے پہ چاہیے۔۔۔۔حاشر کو نہ پتا چلے بس۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ کہتی موبائل بند کر دیتی ہے۔۔۔۔۔

کیا کرنے والی ہیں آپ رسیہ بیگم۔۔۔۔

چنری پان اسے پکڑاتی بولتی ہے۔۔۔۔۔جس پہ رسیہ مسکراتی ہے۔۔۔

ایک تیر سے دو شکار۔۔۔وہ لڑکی جسکا حاشر نے بتایا تھا۔۔۔وہ مل گئی ہے۔۔۔۔اب وہ آئے گی یہاں اور اسکا الزام جائے گا حاشر پہ وہ جو مجھے انکار کر کے گیا ہے نہ خود آئے گا اپنے بچاو کہ لیے میرے پاس پھر میں بتاوں گی کہ اصل اوقات ہے کیا اسکی۔۔۔۔

رسیہ کہ ارادے جان چنری خاموش ہو جاتی ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

چندا یہ کیا حالت کی ہوئی ہے تم نے بالوں کی۔۔۔

انھیں گھر جاتے جاتے شام ہو گئی تھی اس وقت وہ گاؤں کی حدود میں پہنچ گئے تھے ۔۔۔باہر ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔۔حاشم اور ازلان آگے بیٹھے پیچھے ماوی اور عین تھی۔۔۔عین اسکا ہجاب سہی کر رہی تھی تو اسکے بالوں پہ نظر جاتی ہے۔۔۔۔

اتنے چپکے ہوئے ہیں۔۔۔۔شیمپو نہیں کیا اور تیل وہ بھی نہیں لاگایا۔۔۔۔

عین کی بات پہ ماوٰی منہ بناتی کہتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے بال دھونے نہیں آتے آپ کو پتا تو ہے اپیا۔۔۔۔اس لیے بس جیسے آتے ویسے دھو لیتی۔۔۔۔

اسکی بات پہ ازلان موڑتا حیرت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

کیا واقعی تمھیں بال دھونے نہیں آتے۔۔

ازلان کی حیرت سے ڈوبی آواز پہ ماوٰی نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

تو یہ مجھے نہیں بتا سکتی تھی۔۔۔میں دھلوا دیتا تقریبا 21 مہینے ہو گئے بتایا کیوں نہیں

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔

ازلان اسے گھورتا ہے۔۔۔تو وہ عین کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

آپ نے پوچھا ہی نہیں۔۔۔۔

وہ بولتی عین کہ کندھے میں منہ چھپاتی ہے۔۔۔جس پہ ازلان افسوس سے سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

ابھی وہ کھیتوں کہ پاس سے گزار رہے تھے دن میں وہ جو خوبصورتی کی مثال بنا تھا اس وقت خوفناک منظر پیش کر رہے تھے۔۔۔۔۔ازلان باہر ایک نظر دیکھ حاثم کو دیکھتا آنکھوں سے اشارہ کرتا ہے۔۔۔جسے سمجھ کہ وہ ایک نظر پیچھے ماوی کو دیکھتا ہے جو موبائل میں گم ہوتی ہے۔۔۔۔۔

اووووشیٹ

حاثم کی آواز پہ عین ایک دم اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا۔۔

گاڑی رک گئی ہے۔۔۔رکو میں دیکھتا ہون۔۔۔۔چلو ازلان۔۔۔۔

حاثم اسے آنکھ مارتا ہے تو وہ دونوں باہر نکلتے ہیں۔۔۔۔عین ایک نظر باہر دیکھتی ہے ماوی بھی باہر اندھیرے کو دیکھتی ہے۔۔۔

اپیاااااایہاں تو اندھیرا ہے۔۔۔چوریل تو نہیں آجائے گی نہ۔۔۔۔

وہ معصومیت سے عین کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

نہیں چندا نہیں آئے گی پھر ازالان بھائی اور حاثم ہیں نہ۔۔۔۔وہ انھیں بھاگا دیں گے۔۔۔

ماوی کو وہ تسلی دیتی ہے عین کے کندھے سے لگی وہ باہر خوفناک منظر دیکھتی آنکھیں زور سے بند کر لیتی ہے۔۔۔۔۔ابھی 1 منٹ ہی گزرا تھا۔۔۔۔جب حاثم عین کو پکارتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی تم رو کو باہر نہیں آنا میں ابھی آتی ہوں۔۔۔۔

اپیاااااا

وہ ڈر کہ اسکا ہاتھ پکڑتی ہے حاشم کی دوبارہ آواز پہ وہ اسکے گال تھپتھپاتی ہے۔۔۔

میں باہر ہوں۔۔۔ابھی آئی۔۔۔

وہ کہتی باہر جاتی ہے ماوٗی ڈرتے دروازے بند کر لیتی ہے۔۔۔2 منٹ تک کوئی واپس نہیں آتا نہ ہی کوئی آواس آتی ہے۔۔۔۔۔۔۔وہ سر نکال کہ باہر دیکھتی ہے باہر گاڑی کا بونٹ کھولا تھا تو اسے سامنے کچھ نظر نہیں آتا۔۔۔۔

از لاان جیییی

وہ ازلان کو پکارتی ہے۔۔۔۔لیکن کوئی جواب نہیں آتا۔۔۔۔دوسری سائڈ سے دیکھنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہاں بھی کوئی نہیں ہوتا اسکا معصوم سا دل کانپنا شروع ہو جاتا ہے دل زور زور سے کانوں میں بج رہا تھا۔۔۔۔۔

کہان چلیں گئے ہیں سب۔۔۔۔ازلان جی،اپیاا

وہ سوچتی دوبارہ پکارتی ایک دفعہ باہر اندھیرے کو دیکھتی ہے۔۔۔۔ہمت کرتی باہر نکلتی ہے۔۔۔۔۔لیکن وہاں دور دور تک اسے کوئی نظر نہیں آتا ایک بھی انسان نہیں صرف جھیگر کی آوازیں۔۔۔۔۔ایک دم اسکا پورا جسم کانپنا شروع ہو جاتا ہاتھ کی ہتیلیاں پسینے سے بھیگ جاتی ہیں۔۔۔

ازلان جی۔۔۔۔ازلا ننن جی کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔

وہ پریشانی اور ڈر سے ازلان کو پکارتی ہے۔۔۔۔ازلان حاثم اور عین باغوں میں چھپے تھے۔۔۔

حاثم نہیں کریں نہ وہ ڈرتی ہے۔۔۔۔

ماوی کو پریشان دیکھ عین کہتی ہے۔۔۔۔

حاثم اسکے بولنے پہ عین کہ منہ پہ ہاتھ رکھتا ہے۔۔۔۔اور چپ رہنے کا کہتا ہے۔۔۔۔۔

ازلاااااانہہ ننننم جیییی آجاں۔۔۔ازلان جیی ازلان جیی آجائیں پلیززززازلان جیی کو چھوڑدووووو

وہ۔ مسلسل ازلان کو آوازیں دے رہی تھی حاثم ازلان کی طرف دیکھتا ہے سارے پرینک کا ماسٹر مائنڈ ہی وہ تھا جو اسے ساتھ ہی چھپا تھا۔۔۔ازلان جو مسکرا رہا تھا ایک دم اسکی مسکراہٹ غائب ہوتی ہے جب ماوی بیچ سڑک پہ ہی چینخیے مارتی روتی ازلان کو پکارتی ہے اسے اس وقت بس ازلان چاہیے تھا۔۔۔۔وہ جو سمجھ رہا تھا مزاہ آئے گا اسکا یہ رونا چلانا دیکھ بنا دیر لگائے بھاگتا ہے۔۔۔اسے اپنے پرینک کرنے پہ غصہ آتا ہے۔۔۔

ماوی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان کی آواز پہ وہ اسکی طرف دیکھتی بھاگ کہ ازلان کہ سینے سے لگتی ہے۔۔۔۔

آپ آگیے، میں ڈر گئی تھی مجھے لاگا وہ چڑیل آپ کو اپنے ساتھ لے گئی۔۔۔

ازلان اسکا کانپنا محسوس کرتا اسے اسے اٹھا کہ گاڑی کہ بونٹ پہ بیٹھاتا اسکا ہاتھ اور کمر سہلاتا ہے۔۔۔۔

میرا معصوم سی جان اتنا ڈر گئی تھی میں تو کہیں نہیں گیا تھا یہی تھا اپنی جان کہ پاس ۔۔۔۔

وہ اسکے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔۔۔

عین یہ منظر دیکھ منہ بناتی ہے۔۔۔۔

یہ مجھے کیوں نہیں پکار رہی۔۔۔۔میں بھی تو غائب ہوئی تھی۔۔۔

عین کہ بات پہ حاثم جھٹکے سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔وہ جیلس ہو رہی تھی ازلان اور ماوی سے۔۔۔۔حاثم اسکی جیسلیی پہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

لگتا ہے کوئی جیلس ہو رہا ہے۔۔۔

کون۔۔۔

عین سر اٹھا کہ اسے دیکھتی پوچھتی ہے۔۔۔۔جس پہ حاثم اسکی ناک دباتا ہے۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ازلان اور ماوی کی اٹیچمینٹ سے۔۔۔۔

ہیں ن کیوں ہوں گی مجھے خوشی ہے کہ وہ اسکا اتنا خیال رکھتا ہے۔۔۔۔لیکن غائب تو میں بھی ہوئی اسنے مجھے کیوں. نہیں پکارا۔۔۔۔

وہ انکار کرتی پھر وہی بات کہ جاتی ہے۔۔۔۔جس پہ حاثم ہنستا ہے۔۔۔۔

ازلان جی اپیا بھی گم ہو گئی ہیں اور آپ کہ بھائی بھی انھیں ڈھونڈھ کہ لے آئیں ۔۔۔

ازلان کے کندھے سے سر اٹھا کہ وہ بولتی ازلان کہ آستین سے آنکھیں رگڑتی حاثم کو مسکرانے پہ مجبور کر دیتی ہے۔۔۔۔وہ پیچھے کھڑے تھے اس لیے وہ انھیں دیکھ نہ سکی تھی۔۔۔

ماوی ہم کہیں گم نہیں ہوئے یہی ہین اور یہ سب مزاق تھا جو ازلان نہ تمھیں ڈرانے کہ لیے کیا تھا۔۔۔

حاثم سامنے آتا ازلان کا بھانڈا پھورتا ہے ازلان شرمندہ سا ہو جاتا ہے۔۔۔ماوی معصوم منہ بنا کہ ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔

کیوں۔ازلان جی اگر میرا دل بند ہو جاتا تو۔۔۔

اللہ نہ کرئے ماوی۔۔۔یہ دل بند ہو گیا تو ازلان زندہ رہ سکے گا۔۔۔

وہ ایک دم اسکی بات پہ تڑپتا اسے خود میں گم کرتا ہے۔۔۔اور وہ ایک سیکنڈ میں اسے معاف کرتی آنکھیں بند کر لتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلو گھر چلیں موم کا فون آرہا ہے۔۔۔

حاثم موبائل دیکھتا کہتا ہے سب گھر کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔۔۔

[11:56 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم آفرین شبیر

#Hamnavamery

EP 27..

حاشر اپنی ماں کو گھر لے کر آتا ہے وہ انھیں رستہ میں ہی سب بتا چکا تھا کہ وہ رسیہ بیگم سے سب تعلق ختم کر کہ آیا ہے جس پہ وہ خوشی خوشی اسکے ساتھ گھر میں آئی تھی۔۔وہ انھیں لاونج میں بیٹھاتا ہے۔۔۔۔۔

ممی آپ اوپر والا روم لیں گی یا نیچے والا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں نیچے ہی سہی ہوں۔۔۔۔

حاشر سر ہلاتا کچن کی طرف جاتا رحمت کہ لیے کھانے کا بولتا ہے،رات ہو چکی تھی۔۔۔۔واپس آتا وہ انکی گود میں لیٹ جاتا ہے۔۔۔

کھانا آتا ہے تو ہم کھانا کھائیں گے پھر آپ آرام کر لینا۔۔۔۔

وہ آنکھیں بند کر لیتا ہے۔۔۔۔رحمت مسکراتی اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتی ہے۔۔۔۔

ممی کل میں آپ کو اچھے ڈاکٹر کہ پاس لے کہ جاوں گا۔۔۔۔پھر آپ کا علاج ہو گا۔۔۔۔اور آپ ٹھیک ہو جائیں گی۔۔اور ہم تینوں یہاں سے بہت دور چلیں جائیں گے۔۔۔۔

وہ جیسے سارا پلین بنائے بیٹھا تھا۔۔۔۔رحمت بیگم اسکے تینوں کہنے پہ حیران ہوتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

تینوں کون۔۔۔

حاشر ایک دم آنکھ کھولتا ہے۔۔۔۔اور اٹھتا ہے وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔وہ ہچکچاتا ہے

ممی ہیں ن آپ کو بعد میں بتاوں گا۔۔ابھی آپ کھانا کھائیں۔۔۔۔

وہ ملازمہ کو کھانا لانا تا دیکھ بات پلٹ دیتا ہے۔۔۔تو وہ اٹھتی ٹیبل تک جاتی ہیں۔۔۔

وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے کافی سالوں بعد حاشر کو اپنے پاس اتنا مطمئن دیکھ رحمت بیگم کی آنکھیں بھر آئی ہیّ وہ وقفے وقفے سے نوالہ بنا کہ رحمت بیگم کو کھلاتا ہے۔۔۔جب قدموں کی آواز پہ دونوں سیڑیوں کی طرف دیکھتے ہیں۔۔۔۔۔

حاشر کا منہ تک جاتا ہاتھ ایکدم رک جاتا ہے۔۔۔۔۔ایمان ہمیشہ کی طرح آرام آرام سے اترتی انکی طرف ہی آ رہی تھی۔۔۔۔اسکے ہر قدم پہ حاشر کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔رحمت کی نظر حاشر پہ جاتی جو ایسے ہو گیا تھا جیسے کوئی مجسمہ ہو۔۔وہ مسلسل اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان کسی عورت کو دیکھ آتے جھجھکتے انھیں سلام۔کرتی ہے۔۔اسے نہیں پتا تھا وہ عورت کون ہے کیا اسکا سودا ہو رہا ہے لیکن اپنی فطرت کہ مطابق وہ سلام کر گئی تھی۔۔۔

رحمت بیگم سلام کا جواب دیتی ہے۔۔۔تو وہ حاشر کی طرف دیکھتی ہے جواب کھڑا ہو گیا تھا۔۔۔رحمت حیرت سے حاشر کو دیکھتی ہیں۔۔۔جو آج تک کبھی کسی کہ۔سامنے ایسے کھڑا نہیں ہوا تھا۔۔۔

جی آپکو کوئی کام تھا۔۔۔۔

حاشر اسے خاموش دیکھ ایمان کو مخاطب کرتا ہے۔۔۔حکمت صاحب تو اپنے بیٹے کہ الگ رنگ ڈھنگ دیکھ حیرت میں تھی۔۔۔

جی وہ دوائی۔۔لادیں۔۔۔آپ صبح سے نہیں تھے۔۔میں کس سے کہتی۔۔۔

وہ ہاتھ موڑورتی بولتی ہے اسے حاشر کہ سامنے عجیب سا احساس ہوتا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں لادیتا ہوں۔۔۔"وہ فورا مان جاتا ہے۔۔

کیا آپ نے کھانا کھالیا۔۔۔

وہ جو مڑنے لگی تھی حاشر کی بات پہ کھانے کو دیکھتی ہے۔۔۔

جی نہیں ابھی نہیں۔۔۔

آجائیں ہمارے ساتھ کھائیں۔۔۔۔

وہ اپنے ساتھ والی کرسی کھینچ کہ اسے بیٹھنے کا کہتا ہے ایمان ایک نظر رحمت بیگم۔کو دیکھتی ہے تو وہ بھی ہاں میں سر ہالتی اسے بیٹھنے کا کہتی ہے۔۔۔۔۔

ایمان کچھ جھجھکتے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔حاشر اسکے لیے کھانا نکالتا ہے۔۔۔۔۔ایمان کو حیرانی ہوتی ہے وہ تو سودا گر تھا اسکی عزت کا پھر ہمدار کیوں بن رہا تھا ایمان کو سمجھ نہیں آتا۔۔رحمت بیگم کو حاشر کہ رویہ سے بہت کچھ سمجھ آگیا تھا۔۔۔۔وہ۔سب خاموشی سے کھانا کھاتے ہیں۔۔۔۔۔

حاشر ان دونوں کو دیکھ دل ہی دل میں مسکراتا ہے۔۔۔یہ۔مکمل منظر اسکے دل کو سکون پہنچا رہا تھا۔۔۔۔وہ بہت سے وعدے خود سے کرتا ہے۔۔۔۔۔

اس وقت وہ تینوں حکمت صاحب کہ سٹڈی روم میں بیٹھے تھے۔۔۔تینوں کہ درمیان خاموشی تھی۔۔۔۔

حاشر عالم کہ خلاف ثبوت کہ طور پہ ہمارے پاس عین ہے جس نے اسے دیکھا ہے اور وہ لڑکی امبر یہ دونوں گواہ بن سکتی ہیں۔۔۔۔اور یہ کیس بہت آرام سے بند ہو جائے گا۔۔۔۔

حکمت صاحب کہ آواز پہ ازلان حاثم ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔۔۔۔

اس شادی کہ بعد شہر جاتے پہلا کام ہم نے اسے پکڑنے کا ہی کرنا ہے سیف کو میں اسکی نگرانی پہ لگا چکا ہوں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان سنجیدہ سا بولتا ہے۔۔۔۔

عین چاہتی ہے اسے چھوڑ دیا جائے۔۔۔۔

حاثم کی بات پہ ازلان اور حکمت صاحب دونوں اسے حیرت سے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

کیوں۔۔۔

اسکا کہنا ہے اسنے اپنی ماں کا قتل اسے معاف کیا۔۔۔بس اب وہ اس سب میں اور کچھ کھونا نہیں چاہتی۔۔۔

یہ ایک جزباتی فیصلہ ہے۔۔۔۔اگر وہ باہر رہا تو نا جانے کتنی اور لڑکیاں ایسے ہی برباد ہوں گی۔۔۔تم اسے سمجھاو۔۔۔

اسکو سزا ہونی چاہیے ڈیڈ بلکل سہی کہ رہے ہیں۔۔۔۔اگر وہ بھابھی کا معاملہ ہوتا ہم ان کے کہنے پہ چھوڑ دیتے یہاں بہت لڑکیوں کی زندگی کی بات ہے۔۔۔۔

ازلان بھی حاثم کو دیکھتا ہے۔۔۔

آپ دونوں جو کرنا چاہیں کرین۔۔۔بس عین تک یہ بات نہ پہنچیں میں اسے اس سب سے دور رکھنا چاہتا ہوں۔۔۔

حاثم پریشانی سے بولتا ہے۔۔

تم بے فکر ہو جاو کچھ نہیں ہو گا اب۔۔۔

حکمت صاحب اسے تسلی دیتے ہیں۔۔۔

ازلان کو کال آتی ہے سیف کی وہ اٹھ کہ باہر جاتا ہے۔۔۔۔۔کوریڈور تک آتا وہ رکتا ہے۔۔۔۔

ہاں سیف بولو۔۔۔

ازلان سر یہ حاشر کسی عورت کو لایا ہے کافی عزت کہ ساتھ اپنے ساتھ اندر لے کہ گیا ہے۔۔۔

کوئی جاننے والی ہو گی اسکی شاید ماں ہو اسکی۔۔۔۔ازلان تکہ لگاتا ہے۔۔۔سیف سمجھ کہ سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور کوئی گربر نظر آئے تو بتانا۔۔۔۔

جی سر۔۔۔۔

سیف کہ فون رکھتے وہ کسی کو میسج کرتا اپنے روم کی طرف جانے لگتا ہے۔۔۔۔جب اسے ماوی کہ چلانے کی آواز آتی۔۔وہ اس وقت حریم کے کمرے کہ آگے کھڑا تھا موبائل جیب میں ڈالتا وہ روم میں بنا نوک کیے چلا جاتا ہے۔۔۔

حریم آپی نہیں کریں۔۔۔مجھے نہیں کروانا یہ۔۔۔۔اپیاا آپ کہو نہ۔۔۔

ماوی خود تم نے کہا تھا اب خود ہی شور کر رہی ہو۔۔۔

عین بھی اسے کہتی ہے جس پہ وہ منہ بناتی ہے۔۔

کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔ماوی کیوں چیخی تم۔۔۔۔

ازلان اندر آتا بولتا ہے۔۔۔ازلان کو دیکھ ماوی کی تو باچھیں کھل جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان جیسی

بیڈ سے اتر کہ وہ رونے والی شکل بنا کہ اسے دیکھتی اپنا ہاتھ آگے کرتی ہے۔۔۔۔ازلان اسکا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔جہاں اسکا بازو لال ہو گیا ہوتا ہے۔

یہ کیا ہوا۔۔۔"وہ پریشان ہوتا اسکے بازو پہ ہاتھ رکھتا دباتا ہے۔۔۔

کچھ نہیں تمھاری چوئی موہی کی ویکسینگ کر رہی تھی۔۔۔ایک ہی سٹریپ لاگائی تو چینخ گئی محترمہ۔۔۔

حریم کی بات پہ وہ حریم کو گھورتا ہے۔۔۔

کیوں کر رہی تھی اور ضرورت کیا ہے اپنی کرو تم۔۔۔

ازلان کی بات پہ حریم منہ کھولے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

تمھاری بیوی ہی کہ رہی تھی حریم آپی میری بھی کریں۔۔۔

حریم اسکو گھورتی آخر میں ماوی کو دیکھتی ہے ازلان بھی ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان جی حریم آپی کو تو کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔۔مجھے کیوں درد ہوئی۔۔۔انھوں نے زور سے کی ہے۔۔۔

وہ منہ بناتی شکایت لگاتی ہے۔۔۔

ماوی میں نے تمھیں پہلے ہی کہا تھا کہ درد ہو گی لیکن تم خود تیار ہوئی تھی حریم کرتی رہتی ہے اس لیے اسے عادت ہے۔۔۔۔

عین بھی اسے بولتی ہے۔۔۔۔

بس ٹھیک ہے ماوی چلو تم۔۔۔میری بیوی کو نوچ کہ ہی رکھ دیا ہے۔۔۔۔

ازلان اسکے لال ہوئے ہاتھ کو چومتا ہے

اسے اسکے ہاتھ دیکھ اسکے درد کا اندازہ ہوتا ہے۔۔۔ حریم اور عین دونوں نظریں چراتی ہیں۔۔۔۔ لیکن ازلان کو شرم نہیں آتی۔۔۔۔

ازلان جی میری مونچھیں آگئی ہیں میں نے وہ بھی ہٹانی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہیییی کہاں ہیں تمھاری مونچھیں۔۔۔کچھ بھی تو نہیں ہے۔۔۔

ازلان حیرت سے اسکے ہونٹوں کہ اوپر انگوٹھا پھیرتا ہے۔۔۔

حریم آپی نے کہا۔۔۔۔

وہ حریم کی طرف انگلی کرتی ہے۔۔۔۔

حریم اسے ہنس کہ دیکھاتی ہے۔۔۔۔عین تو بس ان سب کو لڑتا دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔۔

کچھ نہیں ہے یہ جھوٹ بولتی ہے۔۔۔میری ماوٰی کی کوئی مونچھیں نہیں ہیں۔۔۔

وہ اسکو بہلاتا اسکے گالوں کو چومتا عین اور حریم کو پھر نظر چرانے پہ مجبور کرتا ہے۔۔۔۔

چلو چل کہ سوا سے کرنے دو جو کر رہی۔۔۔۔

وہ ماوٰی کو ساتھ لے کہ جا رہا ہوتا ہے۔۔۔۔لیکن حریم کی بات پہ ماوٰی رکتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جاو جاو۔۔میں اور عین بھابھی ہی کریں گے فیشل اور کل میں انکا اچھا والا میک اپ بھی کروں گی بلکل دلہن والا۔۔۔۔

حریم کی لالچ پہ ماوی کا منہ چھوٹا سا ہو جاتا ہے۔۔۔۔حریم عین کو دیکھ آنکھ مارتی ہے جس پہ مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

ازلان جی ان سے کہیں مجھے بھی میک اپ کریں یہ۔۔۔۔

ماوی رونی صورت بنا کہ ازلان کو دیکھتی ہے۔۔۔۔تو وہ پگھل ہی جاتا ہے۔۔۔۔

میری بیوی کو بھی میک اپ کرنا ہے سمجھی تم۔۔۔

ازلان انگلی اٹھا کہ حریم کو کہتا ماوی کا گال کھینچتا ہے پیار سے جس پہ وہ ہاتھ اٹھا کہ اسے جانے کا کہتی ہے۔۔۔۔

اگر یہ ہمارے ساتھ آج رات رکے گی پھر ہی کروں گی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میں روکوں گی۔۔۔۔ازلان جی

ازلان سے پہلے ماوی بولتی ہے۔۔۔۔تو ازلان کو ماننا پڑتا ہے۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔۔۔رک جاو۔۔۔لیکن نوچنا نہیں میری بیوی کو اب سمجھی۔۔۔۔

اچھا چل اب جا۔۔۔اور ہمیں آرام سے اپنے کام کرنے دے۔۔۔۔

حریم اسے بھگاتی ہے۔۔۔۔ماوی کہ ماتھے کو چومتا وہ باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔۔ماوی جلدی سے عین کہ پاس جا کہ بیٹھتی ہے۔۔۔ حریم اسکی تیزی پہ مسکراتی ہے۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ایمان بیڈ کی ایک سائڈ بیٹھی اس دوسری لڑکی کا رونا دیکھ رہی تھی۔۔۔جواب کچھ بہتر تھی لیکن رونا اسکا ختم ہی نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

تم اللہ سے دعا کرو نہ اس آدمی کہ دل میں اللہ رحم ڈال دے۔۔ہم۔کب یہاں سے جائیں گے۔۔۔

وہ روتی ایمان کا ہاتھ پکڑ لیتی ہے ایمان اسکا ہاتھ تھپکتی ہے۔۔۔۔ مسکرا دیتی ہے۔۔۔۔

اللہ نے چاہا تو ہم نکل جائیں گے یہاں سے۔۔۔۔علینہ آپ پریشان نہ ہوئیں۔۔۔

علینہ اسے دیکھ کہ رہ جاتی ہے وہ کب سے یہاں تھی اور ایک دفعہ بھی وہ ناامیدی نہیں ہوئی تھی۔۔۔۔

کیا تمھیں اپنا گھر یاد نہیں آتا۔۔۔

علینہ کی بات پہ وہ مسکراتی ہے۔۔۔۔

میرے پاس گھر نہیں ہے۔۔۔میں ایک یتیم ہوں۔۔۔ایک یتیم خانے میں پلی ہوں وہاں کہ استاد جی سے ہی دینی تعلیم لی ہے میں نے۔۔۔کالج میں داخلہ لیا تھا بہت مشکل سے استاد جی کو منا کہ لیکن وہاں سے یہاں آ گئی۔۔۔

وہ اپنی بات بولتی ہے۔۔۔تو علینہ دکھ سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔

میری تو منگنی بھی ہو گئی تھی یقین اب تک ختم بھی ہو گئی ہو گی۔۔۔ایک ہفتہ سے گھر سے باہر ہوں اب کون بنائے گا اپنی عزت مجھے۔۔اگر یہاں سے چلی بھی گئی تو۔۔۔

علینہ بھی دکھ سے سوچتی ہے ایمان کو بہت دکھ ہوتا ہے اسکے لیے بے شک وہ پاک تھی لیکن لوگوں کی نظر میں وہ بد کردار ہو گئی تھی۔۔۔

علینہ کو حاشر سے نفرت ہوتی ہے۔۔۔۔وہ نفرت میں اسے بد عائیں دینے لگ جاتی ہے۔۔ جس پہ ایمان اسے ٹوکتی ہے۔۔

کسی کو بد عا نہیں دیتے علینہ۔۔۔دعا جتنی دیر میں قبول ہوتی ہے نہ بد عا اتنی ہی جلدی قبول ہو جاتی ہے۔۔۔۔اسلیے زبان کو سمبھال کہ استعمال کیا کریں۔۔۔

غصے مین انسان کہ زبان سے ادا ہوئے الفاظ کبھی کبھی پچھتاوئے کا باعث ہوتے ہیں۔۔۔۔

ابھی ایمان اسے اور بھی کچھ کہتی جب دروازہ کھلتا ہے اور حاشر اپنے کچھ آدمیوں کہ ساتھ اندر آتا ہے۔۔۔۔تو دونوں سپرینگ کہ طرح کھری ہوتی ہے۔۔۔۔

وہ چلتا ان دونوں کی طرف آتا کچھ فاصلہ پہ کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔ایماں کو اگنور کرتے وہ علینہ کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

تمھارا گھر کہاں ہے۔۔۔

وہ دونوں حیرت سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔علینہ اسے دیکھ ڈر جاتی ہے۔۔۔۔

ممیر!!!!

اپنی طرف انگلی کرتے وہ بس اتنا بولتی ہے حاشر ہاں میں سر ہلاتا ہے۔۔۔۔علینہ اسے اپنا پتہ بتاتی ہے۔۔۔۔اسکی بات پہ وہ اپنے آدمیوں کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

اس لڑکی کو اسکے گھر چھوڑ کہ آو۔۔۔اگر اسکی فیملی کوئی ایشو کرتی ہے۔۔۔اسکو نہیں رکھتی تو اسے میرے فارم ہاوس لے جانا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

علینہ کی تو گھر کہ نام پہ باچھیں کھل جاتی ہے۔۔۔وہ خوشی سے ایمان کو دیکھتی ہے ۔۔۔۔لیکن حاشر کی بات پہ اسکی شوچ اپنی فیملی کی طرف جاتی ہے۔۔۔

کیا وہ اسے رکھ لیں گے۔۔۔۔

حاشر کا اشارہ ملتے وہ ان آدمیوں کہ پیچھے نکل جاتی ہے اسے کوئی فکر نہیں تھی۔۔ایمان کہ ساتھ کیا ہوتا اسے بس یہاں سے اپنی عزت بچا کہ جانا تھا۔۔۔۔

علینہ کہ جاتے حاشر ایک نظر ایمان کو دیکھتا ہے۔۔۔وہ منتظر ہوتی ہے کہ حاشر اسے بھی واپس بھیجے گا لیکن وہ بنا کچھ کہے وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔۔وہ بیٹھ جاتی ہے دوبارہ۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

پوری حویلی کو رنگ برنگی لائٹ سے سجایا جا رہا تھا۔۔آج حریم کی مہندی اور نکاح تھا۔۔۔۔گھر کہ سارے ملازمین سجاوٹ میں لگے تھے حریم سو رہی تھی۔۔۔۔رات دیر تک جاگنے کی وجہ سے۔۔۔۔۔حاشم اپنے کمرے سے نکلتا ہے ازلان بھی نیچے جا رہا ہوتا ہے حاشم کو دیکھ رکتا ہے۔۔۔۔۔

آپکی بیوی بھی نہیں آئی رات میں۔۔۔۔

ازلان اسے چھیڑتا ہے جس کی لال آنکھیں اسکے رات جگے کا بتا رہی تھی۔۔۔۔

کہاں سے آتی ہماری بہن نے قبضہ جو لر لیا تھا۔۔۔

حاثم منہ کہ زاویے بگاڑتا ہے ازلان ہنس جاتا ہے۔۔۔دونوں نیچے آتے ہیں سب کھانے کی ٹیبل پہ بیٹھے ناشتہ کہ انتظار میں ہوتے ہیں۔۔۔۔۔

کیا ہوا آج ناشتہ نہیں ملنا۔۔۔

ازلان سب ملازمیں کو سجاوٹ کرتا دیکھ بولتا ہے۔۔۔۔

ملے گا آج میری بہویں ناشتہ بنا رہی ہیں۔۔۔بس آنے والا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

خانم کی بات پہ ازلان بیٹھتے بیٹھتے رک جاتا ہے۔۔۔

کیا میری والی بھی۔۔۔۔

اسکی حیرت دیکھ سب مسکراتے ہیں۔۔۔

ہاں تیری والی بھی

دادی ہنستے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان بیٹھتا ہے۔۔۔اتنے میں ماوی کی چہکتی آواز پہ وہ مسکراتا ہے۔۔۔۔۔

ازلان جی آپ آ گیے۔۔۔۔میں نے آپ کہ لیے آلو کا پڑا ٹھا بنایا ہے۔۔۔۔

یااللہ خیر۔۔۔۔

ازلان کہ منہ سے بے اختیار نکلتا ہے تو سب کہ قہقے گونجتے ہیں۔۔۔۔۔عین بھی مسکراتی سب کا ناشتہ ٹیبل پہ لگاتی ہے۔۔۔۔

ماوی جاو جلدی سے ان کہ لیے ناشتہ لاو۔۔

www.novelsclubb.com

عین کہ چہرے پہ شرارتی سی مسکراہٹ ہوتی ماوی کا کارنامہ دیکھ جو آئی تھی۔۔۔۔

سب اب ماوی کہ منتظر تھے جو کچن میں بھاگی تھی۔۔۔۔۔۔

حاثم عین کا ہاتھ پکڑ کہ اپنے ساتھ بیٹھاتا اسکا مہندی لگا ہاتھ چومتا ہے۔۔۔۔جس پہ چھنپ سی جاتی ہے۔۔

میری شہزادی کی مہندی کا تو رنگ بہت گہرا آیا ہے۔۔۔۔

وہ اسکی مہندی کو دیکھتا پوچھتا ہے۔۔۔۔۔۔

سب اپنے ناشتے میں لگے ہوتے ہیں۔۔۔۔عین مسکراتی ہے۔۔

آپ کی محبت کا رنگ ہے گہرا تو ہونا ہی تھا۔۔۔

حاثم اسکی بات پہ صدقے واری جاتا ہے۔۔۔۔

ازلان جیبیی یہ لیں۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی جلدی سے چہکتی اسکے سامنے پلیٹ رکھتی ہے سب کی نظر پلیٹ پہ جاتی ہے عین اپنی مسکراہٹ دباتی ہے اور باقی سب حیرت سے اسے دیکھتے ہیں۔۔۔۔

یہ کیا ہے ماوی۔۔۔

ازلان پر سوچ نظر سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

یہ ہے آلو اور یہ پراٹھا۔۔۔۔۔

ایک سائڈ پہ آلو کا بھرتا جو پراٹھے میں ڈالنا تھا وہ پلیٹ کی ایک طرف تھا اور ایک طرف سادھ پراٹھا۔۔۔۔

ازلان ماوی کو دیکھتا ہے۔۔۔

تم تو کہہ رہی تھی آلو کا پراٹھا بنایا ہے۔۔۔

ازلان جی یہ نہ میرے سے اس پراٹھے کہ اندر نہیں جا رہا تھا تو میں نے ایسے ہی رکھ دیا آپ پراٹھے کو اس کہ ساتھ کھائیں گے تو ویسے ہی ٹیسٹ آئے گا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماوی کی عقل مندی پہ ازلان کا دل کرتا اپنا ماتھا پیٹ لیتا ہے اور باقی سب جو کب سے اسکی بات سمجھنے کی کوشش میں تھے بات سمجھ آتے قہقہ لگاتے ہیں۔۔۔۔

اور یہ پراٹھا کس نہ بنایا ہے۔۔۔

وہ اسکے اتنے پرفیکٹ گول پڑاٹھے کو دیکھ پوچھتا ہے۔۔۔یقیناً اسنے تو نہیں بنایا ہو گا۔۔۔

یہ اپیا نے بنایا ہے۔۔۔اور یہ بھرتا بھی۔۔۔

ماوی مزے سے بتاتی ہے۔۔۔۔۔

اور اس میں تم نے کیا کیا۔۔

ازلان گھورتا ہے اسے۔۔۔

میں نے پلیٹ میں ڈالا۔۔۔۔ماوی چہکتی ہے۔۔۔۔

جس پہ وہ مسکرا جاتا ہے اسکی نادانیاں ہی تو اسکو دیوانہ کرتی تھی۔۔۔وہ اسے اپنے ساتھ بیٹھاتا ہے۔۔۔

میری جان نے اتنی محنت کی میرے لیے۔۔۔

وہ اسکا مزاق اڑاتا ہے لیکن وہ تعریف سمجھ کہ مسکراتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خانم کہتی ہے شوہر کہ دل کا راستہ پیٹ سے ہو کہ جاتا ہے جسے کھانہ بنانا نہیں آتا وہ دل سے اتر جاتی ہے۔۔۔اسلیے میں نے بنایا ورنہ میں دل سے نا اتر جاوں۔۔۔پھر میں کیسے اوپر آوں گی۔۔۔

ماوی کی بات پہ ازلان ہنس جاتا ہے۔۔۔۔

وہ ازلان کی طرف دیکھتی ہے ازلان اسکا ماتھا چومتا ہے۔۔۔

تو تمھیں موم کو بتانا چاہیے تھا نہ کہ تم ہی تو میرا دل ہو۔۔۔

سچی۔۔۔وہ خوش ہوتی ہے۔۔۔

مچی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ کسی اور ہی دنیا میں چلا جاتا ہے۔۔۔

ہمہ ممم

حکمت صاحب کہ کھنکھارنے پہ وہ سیدھا ہوتا ہے۔۔۔

میرا بیٹا تو پورا مجنو ہی بن گیا ہے۔۔۔

خانم کو نیا دکھ ہوتا ہے لیکن وہ انھیں خوش دیکھ دل سے دعا دیتی ہے۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

کچھ کہنا ہے تم نے۔۔۔

وہ اپنی مسکراہٹ دباتی سامنے بیٹھے اپنے بیٹے کو دیکھتی ہے جو کب سے پہلو پہ پہلو بدل رہا تھا۔۔۔بہت ہمت جمع کر کے وہ راحت بیگم کہ پاس آیا تھا ایمان کہ متعلق بات کرنے لیکن سمجھ نہیں آرہی تھی کہ بات شروع کہاں سے کرئے۔۔۔۔راحت بیگم کہ بات پہ وہ ایک نظر انھیں دیکھتا ہے۔۔۔۔

ممی آپ کیسی ماں ہیں۔۔۔مائیں تو بچوں کہ چہرے سے ہی بات کا پتا چلا لیتی ہیں

۔۔۔

وہ منہ کہ زاویے بناتا ہے جس پہ اسکی ماں مسکرا جاتی ہے۔۔۔

میں تو تمھارے دل کا حال اسی وقت جان گئی تھی جب اس لڑکی کو دیکھتے تمھاری آنکھوں میں اسکے لیے احترام دیکھا تھا۔۔۔لیکن تمھارے منہ سے سننا چاہتی ہوں کہ کیا واقعی میرے بیٹے کو محبت ہوئی ہے۔۔۔

انکی بات پہ حاشر نظر جھکا لیتا ہے وہ تو یہ بات کہتے بھی شرم محسوس کر رہا تھا۔۔۔

حاشر تم اسکے ذکر پہ شرما رہے ہو اسکے سامنے تو نظر بھی نہیں اٹھاو گے۔۔۔

راحت بیگم اسکی حرکت پہ مسکرا جاتی ہیں۔۔۔

ممی آپ بات کریں میں نکاح کرنا چاہتا ہوں اس سے۔۔۔آج ہی اب میں زیادہ انتظار نہیں کر سکتا۔۔۔میں انھیں اپنے نام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔بس آپ ادے منا لینا یہ نہ ہو انکار ہو جائے۔۔۔اسکی طرف سے۔۔

حاشر کی بات پہ وہ مسکراتی ہے۔۔

ٹھیک ہے میں بات کروں گی۔۔۔اور مجھے پورا یقین ہے وہ مان جائے گی۔۔۔

اگلے ہی پل وہ ایمان کہ سامنے اپنے بیٹے کا پرپوزل رکھ چکی ہوتی ہیں۔۔۔ایمان اتنی اچانک اس بات پہ گھبرائی سی اپنی انگلیاں مڑوڑ رہی ہوتی ہے۔۔۔رحمت بیگم بیڈ پہ بیٹھی تھی اور وہ سامنے کھڑی اتنی گھبرائی تھی کہ الفاظ تک نہیں نکل رہے تھے۔۔۔اس نے تو کبھی یہ نہیں سوچا تھا۔۔کہ اسے ایسا مرد ملے گا۔۔جسے کسی عورت کی عزت کو بیچنا اپنا پیشہ سمجھتا تھا۔۔۔ایک آنسو اسکی آنکھ سے گرتا ہے اور پھر ایک کہ بعد ایک آنسو لڑیوں کی صورت گرتے چلے جاتے ہیں۔۔۔رحمت بیگم بھی پریشان سی ہو جاتی ہیں۔۔۔

ایمان کیا ہوا۔۔۔

رحمت بیگم کا دل دھڑکتا ہے اگر وہ انکار کر دتی ہے۔۔۔

کیا میں پاک عورتوں میں سے نہیں ہوں۔۔۔

وہ روتے رحمت بیگم سے پوچھتی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایسا کیوں کہ رہی ہو۔۔

اگر میں نیک ہوتی تو مجھے نیک مرد ملتا آپ کا بیٹا نہیں۔۔۔

رحمت بیگم ایک دم چپ ہو جاتی ہیں۔۔۔کچھ پل خاموشی سے گزارتے ہیں تو رحمے بیگم اس خاموشی کو توڑتی ہیں۔۔۔

میرا بیٹا ویسا نہیں جیسا تم سمجھ رہی ہو۔۔۔ہاں میں مانتی ہوں وہ برا ہے گناہ گار بھی ہے۔۔۔لیکن وہ بھٹک گیا تھا۔۔۔یہ سب اسکی فطرت میں شامل نہیں تھا۔۔۔یہ تو تم۔ بھی مانتی ہو گئی بھٹکتا وہی ہے جو اللہ کا پیارا ہوتا ہے۔۔۔اور اللہ پھر اسے دنیا اور آخرت کا فرق بتا کہ ہدایت دیتا ہے۔۔۔۔

بہت سے لوگوں کی زندگی میں یا تو کوئی ایسا واقع ہوتا ہے یا کوئی انسان ایسا آتا ہے جو انکی زندگی کو بدل دیتا ہے۔۔۔۔جب وہ۔اپنی زندگی کو نئے پہلو سے دیکھنے لگتے ہے جب انھیں اس دنیا کی چیزیں بے معنی سی لگتی ہے۔۔۔انھیں اس بات کا احساس

ہو جاتا ہے وہ غلطی پہ ہیں۔۔۔اللہ ان سے ناراض ہے۔۔اور وہی وقت ہوتا ہدایت کا۔۔۔۔

اور میرے بیٹے کی زندگی میں تم ہدایت بن کہ آئی ہو۔۔

وہ تمھارے آنے سے پلٹ رہا ہے سدھر رہا ہے اگر اللہ نے اس کہ دل میں تمھاری محبت ڈال کہ اسے سدھرنے کا ایک موقع دیا ہے تو تم بھی اس میں اسکا ساتھ دو۔۔

اللہ نے تمھیں اسکے لیے چنا ہے تو قبول کر لو اس بات کو۔اور یہ بات تم بھی جانتی ہو گی کہ اللہ نے جوڑے آسمان پہ بنا دیے ہیں یہاں تو بس انکا ملنا باقی ہوتا ہے۔۔۔اور وہ بہتر جانتا ہے کس کو کس کہ ساتھ ملانا ہے وہ کسی کہ ساتھ ناانصافی نہیں کرتا۔۔

ایمان ایک دم چپ ہو جاتی ہے سوچوں کا رخ حاشر کی طرف ہوتا ہے۔۔۔اسکا بات کرنا نظر جھکا کہ وہ سب سوچنا شروع کر دیتی ہے۔۔۔۔راحت بیگم گھری ہوتی ہے۔۔۔۔

حاشر نے آج تک کسی عورت کو ہاتھ تک نہیں لگایا اور اس بات کو میں پورے یقین سے کہ سکتی ہوں۔۔۔وہ بھٹکا ضرور تھا لیکن بد کردار نہیں ہوا تھا۔۔۔اب تم بتاو کیا اسکی زندگی کو جنت بنانے میں اسکا ساتھ دو گی۔۔۔کیونکہ مجھے ایسا لگتا ہے تم ہی اسکی اجڑی سی زندگی کو سوار سکتی ہو۔۔۔

رحمت بیگم اسکے کندھے کو ہاتھ لگاتی ہے کچھ پل انھیں دیکھتی ہے۔۔۔پھر سر ہاں میں ہلا کہ رضامندی دیتی ہے۔۔۔۔راحت بیگم مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

اگلے آدھے گھنٹے میں وہ ایمان صدیقی سے ایمان حاشر عالم بن چکی تھی۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

[11:57 am, 18/05/2023] Afreen Blogger: از قلم آفرین شبیر

#hamnavamere

EP 28..

مہندی کی رسم شروع ہونے والی تھی۔۔۔باہر کہ سارے انتظام ازلان کہ حوالے کرتا حاثم تیار ہونے اپنے روم میں آتا ہے۔۔

دروازہ کھولتے پہلے ہی نظر اسکی عین پہ پڑتے جیسے سب کچھ تھم سا جاتا ہے۔۔۔ گریں اور پیلے رنگ کہ لہنگے میں وہ سیدھا حاثم کہ دل میں اترتی ہے۔۔وہ ہلکا پھلکا تیار ہوتی تھی لیکن آج وہ فرصت سے تیار ہوئی تھی۔۔۔

جھمکے کانوں میں ڈالتے وہ ایک سرسری سی نظر حاثم کو دیکھ دوبارہ اپنے کام میں لگ جاتی ہے۔۔۔۔

آپ کہ کپڑے سامنے رکھ دیے ہیں۔۔۔جلدی سے تیار ہو جائیں پھر ساتھ چلتے میری بھی بس مکمل ہو گئی ہے تیاری۔۔۔۔

اپنے بالوں کو دوبارہ سیٹ کرتے وہ حاثم کو کہتی ہے۔۔۔۔جب کہ حاثم ٹٹکی باندھے اسے دیکھنے میں مصروف تھا۔۔۔اسے اپنی جگہ سے نہ ہلتا دیکھ عین پیچھے موڑتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

آپپپ تیار ہو جائیں۔۔۔

اسکی جزبات لٹاتی نظروں سے کنفیوس ہوتی وہ ہلکی سی آواز میں بولتی ہے۔۔۔۔

حاثم قدم اٹھاتا اسکے پاس آتا عین کہ پیچھے کھڑا ہوتا اسکا رخ اپنی طرف کرتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ماشااللہ، تمھاری سادگی تو کمال ہے ہی، لیکن تمھارا سجنا تو واللہ ہم فدا کیسے نہ ہوں۔۔

اسکے بالوں کو کان کہ پیچھے کرتا اسکے گالوں کا چومتا ہے۔۔۔ٹوٹی پھوٹی شاعری بولتا ہے۔۔۔

حاثم۔۔۔

عین ایک دم گھبرا جاتی ہے۔۔اسکا پاس آنا اسکا دل دھڑکا جاتا ہے۔۔۔۔گال شرم سے لالہو جاتے ہیں۔۔۔

اگر تم ایسے شرماو گی تو پھر میرا کیا ہو گا۔۔۔

اسکا شرمانہ اسکے دل کی دنیا میں ہلچل مچا جاتا ہے۔۔۔

حاثم آپ تیار ہو جائیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

تمھیں پتا ہے تمھاری یہ خوبصورتی میرا دل بے ایمان کر رہی ہے۔۔۔۔

اسکے گالوں پہ انگلی پھیرتا ہے عین کانپ جاتی ہے۔۔۔

ابھی تو میں تیار ہونے جا رہا ہوں رات میں تفصیل سے بات کریں گے۔۔۔

دوبارہ اسکے گالوں کو چومتا وہ کپڑے لیتا واشروم میں چلا جاتا ہے پیچھے عین مسکرا جاتی ہے۔۔۔

چائے۔۔۔

وہ اسکے سامنے کھڑا چائے کا ایک کپ اسکی طرف بڑھاتا ہے۔۔۔ جسے وہ مسکراتے پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔

شکریہ۔۔۔

اسکے پاس ہی جگہ بنا کہ وہ بیٹھ جاتا ہے باہر ہو رہی ہلکی ہلکی بوندا باندی سے گھر کافی ٹھنڈا ہو رہا تھا۔۔۔ جس وجہ سے اسکی چادر سہی سے اس پہ اڑاتا ہے اور ٹی وی کا چینل بند دیتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابی میں دیکھ رہی ہوں لگاو واپس۔۔

امبر اسے گھورتی ہے۔۔۔

تھوڑا سا سکور دیکھ کہ لگاتا ہوں۔۔۔

ادب خان میچ کا چینل لگا چکا تھا۔۔۔وہ افسوس کرتی ہے جب دروازے کی گھنٹی بجتی ہے۔۔۔۔امبر اٹھ جاتی ہے دروازہ کھولنے کہ لیے۔۔۔۔۔اور وہ سہی سے اوپر ہو کہ بیٹھ جاتا ہے۔۔۔اسے گھورتی وہ دروازے کی طرف جاتی ہے۔۔۔

وہ دروازہ کھولتی ہے لیکن سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کانپ جاتی ہے اسے امید نہیں تھی کہ وہ یہاں تک آجائے ایک دم اسے اس سے خوف محسوس ہوتا ہے ۔۔۔۔ابھی وہ کچھ بولتا امبر ڈر کہ ادب خان کو پکارتی اندر بھاگتی ہے۔۔۔۔۔جس پہ حاشر اداس سا ہوتا اسکے پیچھے اندر آتا ہے

ایییییی

www.novelsclubb.com

ادب خان ٹی وی میں مگن تھا اس وقت کوئی مانگنے والا آتا تھا اور امبر کچھ پیسے انھیں دے کہ بھیجتی تھی اسے یہی لگا تھا کوئی مانگنے والا ہو گا لیکن امبر کی چیخ پہ وہ سب چھوڑ اسکے پاس بھاگتا ہے۔۔وہ ڈر کہ اسکے سینے سے لگتی ہے۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔، کون آیا ہے۔۔۔؟ کیوں ڈر رہی ہو۔۔۔

ابی وہ آگیا ہے۔۔۔ تمھیں مارنے ابی۔۔۔

ادب خان اسکے ڈر پہ سامنے دیکھتا ہے جہاں حاشر اندر آگیا ہوتا ہے۔۔۔آج اسکی چہرے پہ سنجیدگی اور خاموشی تھی۔۔۔۔ادب خان امبر کو اپنے پیچھے کرتا ہے۔۔۔۔

کیا کرنے آئے ہو یہاں تم۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر اسکی بات پہ امبر کو دیکھتا ہے جو اسکے پیچھے چھپی ہوتی ہے۔۔۔اسے خود سے شرمندگی ہوتی ہے وہ جانے انجانے ایسا مرد بن گیا تھا جس کہ پاس عورت خود کو محفوظ نہیں سمجھتی تھی۔۔۔۔

میں صرف کچھ بات کرنے آیا ہوں ڈرو نہیں امب

میری بیوی کا نام نہ لینا اپنی زبان سے۔۔۔

اسکے نام لینے سے پہلے ہی ادب خان دھاڑتا ہے۔۔۔حاشر مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔لیکن مسکراہٹ پھیکی تھی اسکی۔۔۔۔

میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں پلیز میری بات سن لو۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر کی بات پہ ادب خان اسے جانچتی نظروں سے دیکھتا ہے۔۔۔لیکن اسکے چہرے پہ کہیں بھی وہ پہلے والے حاشر کی چلاکی، خباثت نہیں تھا۔۔۔اس وقت اسکے سامنے کھڑا حاشر کوئی اور ہی تھا۔۔۔جو اپنا سب کچھ لوٹا کہ آیا ہو۔۔۔

صرف تمھارا تھوڑا وقت لوں گا۔۔۔۔

حاشر کہ کہنے پہ وہ اسے اشارہ کرتا ہے بولنے کا وہ اس انسان کو اپنے گھر تک میں نہیں لانا چاہتا تھا۔۔۔۔

میں تم سے معافی مانگنے آیا ہوں امبر میں جانتا ہوں جو کچھ تمھارے ساتھ کیا میں نے اسکے لیے معافی بہت ہی چھوٹا لفظ ہے۔۔۔۔

جب تم معاف کر دو گی تو ہی تو اللہ سے معافی مانگنے کہ قابل ہوں گا ورنہ میں کیسے اسکے سامنے جا سکوں گا۔۔۔ کیونکہ پہلے گنہگار تو تمھارا ہوں۔۔۔

میں جتنی بھی لڑکیوں کہ ساتھ غلط کیا ان میں سے بھی سب سے زیادہ خسارہ تمھارے حصے میں آیا ہے تمھاری محبت کا مزاق بنایا تھا میں نے۔۔۔۔۔۔

وہ اسے اپنی صفائی دیتا ہے واضحاتیں دیتا ہے۔۔۔

یہاں آنے سے پہلے میں ان سب کہ پاس گیا تھا۔۔۔اور سب سے معافی مانگ چکا ہوں۔۔۔ان کی فیملیوں سے معزرت کر آیا ہوں۔۔تم بھی۔۔

معاف کیا۔۔۔

حاشر کی الفاظ کو امبر کہ الفاظ سے بریک لگتی ہے۔۔۔۔کیا کوئی اتنی جلدی بھی کسی کو معاف کر سکتا تھا۔۔۔

اسنے کتنا غلط کیا اور اسنے ایک لمحہ نہیں لگایا معاف کرنے میں۔۔۔۔

حاشر کی حیرت دیکھ امبر مسکراتی ہے۔۔۔

تمھیں اللہ کہ واسطے معاف کیا۔۔۔میں نہیں جانتی کہ تمھارے اندر یہ تبدیلی کیوں اور کیسے آئی لیکن تمھاری آنکھیں اس بات کی گواہ ہے کہ تمھارا دل صاف ہو گیا ہے۔۔۔ تمھارے اندر کا شیطان ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔اور جب تم لوٹ رہے ہو زندگی کی طرف تو میں کون ہوتی تمھیں اسی جگہ کھرا رکھنے والی۔۔۔۔جاو

۔۔۔لیکن کوشش کرنا واپس میرے سامنے نہ آنا کیونکہ ایک بار ہی یہ دل برا کیا ہے سب بھولا دیا ہے۔۔۔آئندہ نہیں کر سکوں گی۔۔۔

امبر کی بات حاشر کہ چہرے پہ چمک لے آتی ہے۔۔۔اب وہ معافی مانگ چکا تھا اب اسے توبہ کرنی تھی۔۔۔اور اسکی ماں کہتی ہے توبہ کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے بس توبہ کی نیت سچی ہو۔۔۔۔۔وہ شکر تھا وہ وقت رہتے سمبھل گیا تھا پھر بھی کچھ لڑکیوں کا گھر اجاڑ گیا تھا اسکے اندر کا شیطان۔۔۔

شکریہ بہت بہت۔۔۔۔میں تمھارا یہ احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔۔۔۔

مجھے عین سے بھی۔۔۔

وہ تو تمھیں اسی دن معاف کر چکی تھی جس دن وہ حاثم بھائی کہ نکاح میں گئی تھی۔۔۔۔

لیکن میں تسلی کروِں گا اس کہ منہ سے سن کہ۔۔۔وہ کہاں ہے میں اسکے گھر گیا تھا۔۔۔

اب کہ۔وہ ادب خان کو دیکھتا ہے جو ان دونوں کہ باتوں میں خاموشی سے کھرا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

حاثم سر اپنے گاؤں گئے ہیں۔۔۔۔

ٹھیک ہے جب وہ آئے گا تو میں مل لوں گا۔۔۔شکریہ امبر۔۔۔بہت بہت شکریہ۔۔۔

وہ مسکراتا اسکا شکر ادا کرتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔وہ جانتا تھا۔۔۔سب سے زیادہ غلط اسنے امبر کہ ساتھ کیا تھا۔۔۔محبت کا دھوکا سب سے برا دھوکا ہوتا ہے۔۔۔وہ انسان کہ اندر سے جینے کی امید ختم کر دیتا ہے اور اسنے امبر کو وہی دھوکا دیا

تھا۔۔۔اب وہ اپنی زندگی سکون سے شروع کرے گا نئی زندگی جس میں صرف ایماں اور اسکی ماں ہو گی۔۔۔۔

وہ خوشی خوشی وہاں سے جاتا ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

مہندی کی رسم کا آغاز ہو گیا تھا۔۔۔۔حریم کو مہندی لگنا شروع ہو گئی تھی کچھ وقت تک حیدر کی فیملی آنے والی تھی پھر نکاح بھی ہو جانا تھا۔۔۔گاوں کی عورتوں سے خانم اپنی بری بہو عین کو ملوا رہی تھی حاشم بھی نیچے ہی تھا۔۔۔بس جو نظر نہیں آ رہی تھی وہ ماوی تھی۔۔۔۔وہ صبح سے عین اور حریم کہ ساتھ تھی۔۔۔تیاریوں کہ چکر میں اسنے ناشتہ کرنے کہ بعد سے ماوی کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

بھابھی۔۔۔

ازلان ہاتھوں میں گجرے لیے عین کی پاس جاتا ہے۔۔

یہ لین یہ آپ سب میں بانٹ دیں

وہ سارے گجروں کا شوپر اسے پکڑاتا ہے۔۔۔۔لیکن اس میں سے 2 ماؤی کہ لیے نکال لیتا ہے۔۔۔۔

یہ میں ماؤی کو دے دوں گا آپ یہ باقی سب کو دے دیں۔۔

عین مسکراتی ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔ازلان گجرے لیے اوپر کی طرف جانے لگتا ہے لیکن سامنے کھری ماؤی کو دیکھ ایک دم رکتا ہے۔۔۔اسے لگتا ہے وہ اگلی سانس نہیں لے سکے گا۔۔۔۔

سبز رنگ کی گہر دار فراق میں ڈوپٹے کو ایک کندھے پہ پھیلائے وہ نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔ازلان کی نظر اسکے ہاتھوں پہ جاتی ہے جہاں اسنے اپنے ہاتھوں کو ہم رنگ ہی چوڑیوں سے بھرا ہوا تھا۔۔۔مہندی اور چوڑیوں سے بھرے ہاتھ ازلان کا دل بے ایمان کر جاتے ہیں۔۔۔۔

اسکی نظر ہاتھوں سے ہوتے اسکے بالوں پہ جاتی ہے جہاں اسکے لمبے بال کھلے ہوا کی وجہ سے بار بار اسے چہرے پہ آ رہیے تھے شاید حریم نے اسکے بال سٹریٹ کیے تھے جو نیچے کمر تک جا رہے تھے۔۔۔۔وہ اسے دیکھتا رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔

ازلان کو ایسا لگتا ہے جیسے اس نے ایسا حُسن آج تک نہیں دیکھا۔۔۔۔۔وہ آج پہلی بار اس طرح تیار ہوئی تھی۔۔۔اور اس وقت یہ کہا جائے وہ قیامت ڈھا رہی تھی تو غلط نہیں تھا۔۔۔۔

ماوی اپنی لمبی فراک کو ہاتھ میں پکڑتی نیچے اسکے سامنے آتی ہے۔۔۔۔۔

ازلان جی میں کیسی لگ رہی ہوں۔۔۔

ماوی مسکراتی اسکے سامنے آتی پورا گھوم جاتی ہے جس سے ماوی کہ بال ازلان کہ چہرے پہ پھیرتے ہیں وہ ہوش میں آتا ہے۔۔۔۔اور بنا کچھ بولے اسکا ہاتھ پکڑتا اسے لیے اوپر چڑھتا ہے۔۔۔۔

از لاااان جیی

ماوی کی فراک بار بار پاوں میں آتی ہے جس سے وہ گرتے گرتے بچتی ہے۔۔۔۔از لان بنا کچھ کہیے اسے گود میں اٹھالیتا ہے اس طرف کسی کی نظر نہیں تھی ماوی ایک دم شرما سی جاتی ہے۔۔۔۔

کمرے میں لاتے وہ اسے نیچے اتارتا دروازہ بند کرتے اسے دروازے کہ ساتھ لگاتا دونوں ہاتھ اس اطراف میں رکھتا ہے۔۔۔

ہجاب کہاں ہے تمھارا۔۔۔۔

لہجے میں نہ غصہ تھا نہ نرمی وہ نارملی اس سے پوچھ رہا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

از لان جی میرے بال

میں پوچھا ہجاب کہاں ہے تمھارا۔۔۔۔

ماوی کی بات پورے ہونے سے پہلے وہ اب سختی سے پوچھتا ہے۔۔۔ماوی ڈر کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔پھر سامنے الماری کہ ہک پہ لٹکے ہجاب کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔ازلان ہجاب دیکھتا ہے وہ اسکی ساری شوپینگ میں میچنگ ہجاب لایا تھا لیکن محترمہ بنا ہجاب کہ آگئی تھی۔۔۔

پہنا کیوں نہیں۔۔۔۔؟

میں نے ہیر سٹائل بنایا ہے وہ خراب ہو جاتا۔۔۔۔

ماوی منہ بناتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔

لیکن مجھے تو میری بے بی ڈول ہجاب میں ہی پیاری لگتی ہے۔۔۔۔

وہ۔اسکے بالوں کو پیچھے کرتا ہے جو بار بار اسکے چہرے پہ آرہے تھے۔۔۔۔اسکے ماتھے سے ماتھا جوڑے آنکھیں بند کرتا گہری سانس لیتا اسکی خوشبو کو محسوس کرتا

آج وہ پوری خوشبو میں ڈوبی ہوئی تھی۔۔۔۔اسے اپنے قریب کرتا ماوی کہ بالوں میں چہرہ چھپاتا ہے۔۔۔۔

ماوی کھلی آنکھوں سے اسے دیکھتی گھبرا جاتی ہے۔۔

ازلان جی۔۔۔۔
ہمممممم

وہ جو اس میں کھویا تھا اسکے پکارنے پہ ہنکار بھرتا ہے۔۔۔اسکے ہاتھ پکڑتا اوپر کرتا کچھ اور قریب ہوتا ہے۔۔۔۔

ازلان جیسی

www.novelsclubb.com

بولو سن رہا ہوں۔۔۔

اسکے دوبارہ پکارنے پہ ماوی گلا تر کرتی ہے۔۔۔

ازلان جی میرے پیٹ میں گڈ مڈ گڈ مڈ ہو رہا ہے۔۔اور دل بھی زور زور سے دھڑک رہا ہے آپ نہ پیچھے ہو جائیں۔۔۔

ازلان حیرت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔لیکن اسکا لال سرخ چہرہ دیکھ اسے اندازہ لگانے میں سیکنٹ نہیں لگتا کہ وہ شرما رہی ہے۔۔۔۔یعنی وہ ازلان کی قربت کو محسوس کر رہی ہے۔۔۔وہ اسکے اور اپنے رشتے کو سمجھ رہی ہے۔۔۔۔۔اسے شرم محسوس ہو رہی ہے۔۔۔

کیا تمھیں میرا پاس آنا برا لگ رہا ہے۔۔۔۔

وہ پتا نہیں کیا جاننا چاہ رہا تھا۔۔۔۔ماوی اسے دیکھ کچھ سوچتی ہے اور نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔وہ۔اسکا محرم تھا اسے کیوں برا لگتا۔۔۔۔ازلان مسکرا جاتا ہے۔۔۔

تمھیں پتا ہے ماوی یہ کیوں ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

اسکے ہاتھوں میں گجرے پہناتا اس سے پوچھتا ہے۔۔۔ماوی نہ میں سر ہلا جاتی ہے۔۔۔۔۔

کیونکہ تمھیں بھی محبت ہو رہی ہے مجھ سے۔۔۔ جس سے ہمیں محبت ہوتی ہے اسکے قریب آنے سے ہمارا دل شور کرنے لگتا ہے۔۔۔ جیسے ابھی تمھارا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتا ماوی کو جواب دیتا اسکا ہاتھ تھام کہ اپنے دل کہ مقام پہ رکھتا ہے۔۔۔۔

میرے دل کا شور سن رہی ہو۔۔ یہ ہر پل ہر وقت تمھیں ہی پکارتا ہے۔۔۔۔جب تم پاس نہیں ہوتی یہ خاموش رہتا ہے اور جیسے ہی تمھیں دیکھتا محسوس کرتا ہے یہ شور کرنے لگتا ہے۔۔۔۔۔

ماوی آنکھیں ٹپٹپاتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

کیا اسے محبت کہتے ہیں۔۔۔۔

ہاں اسے ہی محبت کہتے ہیں۔۔۔جب دو دل ایک دوسرے کہ لیے دھڑکنے لگیں۔۔

اسکی دونوں آنکھوں کو چومتا وہ پیچھے ہوتا ہے اور اسکا رخ دوسری طرف کرتا اسکے بالوں کو باندھتا ہے۔۔۔۔۔ہجاب لا کہ اسے دیتا ہے۔۔۔۔۔

اسے پہنو۔۔۔۔۔مجھے میری ماوٰی اس میں اچھی لگتی ہے۔۔۔

ماوٰی ہجاب کرنے لگتی ہے۔۔۔ازلان بیٹھا اسے دیکھتا ہے۔۔۔اسکے ہجاب کرتے ڈوپٹا بھی سیٹ کرتا ہے اسکا اور اپنے سامنے کھڑا کرتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب میں اچھی لگ رہی ہوں۔۔۔۔

وہ دوبارہ اسے گھوم کہ دیکھاتی ہے۔۔۔ازلان اسکا ماتھا چومتا ہے۔۔۔

بہت حسین لگ رہی ہو۔۔۔

ماوی اسکی تعریف پہ مسکراتی ہے۔۔

آجاو چلیں۔۔۔۔سب نے ہمیں ڈانٹنا ہے ورنہ۔۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑتا نیچے لے جاتا ہے اور وہ خوشی خوشی جاتی ہے۔۔۔

از قلم :[11:58 am, 18/05/2023] Afreen Blogger

آفرین شبیر

#hamnavamere

EP 29

تھوری دیر پہلے ہی راحت بیگم اسے حاشر کہ کمرے میں چھوڑ کہ گئی تھی وہ حاشر کا کافی دیر انتظار کرنے کہ بعد عشاء پڑھنے کھری ہو گئی تھی۔۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف وہ چہرے پہ سکون لیے گھر میں داخل ہوتا ہے ایسے لگتا ہے وہ سارا بوجھ آج اتار آیا ہو۔۔۔سامنے ہی پریشان سی اپنی ماں کو دیکھ وہ انکے پاس جاتا انہیں پکارتا ہے۔۔۔

ممی۔۔۔۔

کہاں تھے ہاں۔۔۔یہ بھی خیال نہیں آیا تمھاری بیوی انتظار کر رہی ہو گی۔۔۔۔اسے چھوڑ کہ خود صبح کہ غائب ہو۔۔۔

راحت بیگم اس پہ برس جاتی ہیں لیکن وہ مسکرا رہا ہوتا ہے۔۔۔

ممی آج سارا بوجھ اتار کہ آیا ہوں۔۔۔اپنے گناہوں کی معافی مانگ لی ہے۔۔۔بندوں سے معافی مانگ لی ہے اب اللہ سے معافی مانگنی ہے۔۔

وہ کسی چھوٹے بچے کی طرح انھیں اپنے پلین بتا رہا تھا۔۔۔وہ کچھ پل اسے دیکھتی حاشر کا ماتھا چومتی ہے۔۔۔خوش ہو جاتی ہے۔۔۔انھیں نہیں اندازہ تھا کہ وہ اس لڑکی کہ لیے اتنا خود کو بدل لے گا۔۔۔

جا اپنی بیوی کو دیکھ لے کمرے میں ہی بھیجوا دیا ہے۔۔۔

حاشر مسکراتا اپنے کمرے کی طرف دیکھتا راحت بیگم کو خدا حافظ کرتا اوپر چلا جاتا ہے۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی اسکی نظر سامنے سلام پھیرتے ایمان پہ جاتی ہے۔۔۔آج وہ اسکی بن گئی تھی وہ دور کھڑا اسے دیکھتا رہتا ہے۔۔۔ایمان اسکا آنا محسوس کر چکی تھی لیکن اسکی طرف بنا دیکھے اپنے ہاتھ دعا کہ لیے اٹھا لیتی ہے۔۔۔

حاشر چلتا اسکے پاس بیٹھتا ہے۔۔۔وہ جو دعا مانگ رہی تھی گھبراہٹ میں دعا ہی بھول جاتی ہے اسکی سوچوں کا رخ حاشر کہ طرف چلا ہو جاتا ہے۔۔۔بنا کچھ کہے

حاشر اسکے کندھے پہ سر رکھتا ہے جس پہ۔۔۔۔ایمان کانپتی ہے دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے لیکن اسے جھٹکتی نہیں نہ اس سے دور ہوتی ہے۔۔۔۔بس اپنے ہاتھوں کو دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

حاشر اسے دیکھتا جو بنا کچھ کہے نیچے دیکھ رہی تھی اسے اسکی حرکت پہ بہت پیار آتا ہے۔۔۔۔ تبھی جھک کر اسکے کندھے کو چومتا ہے۔۔۔ایک بار دو بار اسکے لمس میں محبت احترام کیا نہیں محسوس کیا تھا ایمان نے۔۔۔اسکے کندھے پہ دوبارہ سر رکھتا اب وہ سامنے دیکھتا بولنا شروع کرتا ایمان مکمل طور پہ اسکی بات کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔۔۔

ایک بڑی اندھیری کھائی جہاں سے نکلنا ایک انسان کہ لیے بہت مشکل ہے، بہت مشکل اس کھائی میں نہ روشنی ہے نہ کوئی سہارا۔۔۔پھر اچانک وہ ساری جگہ روشن ہو جاتی ہے۔۔۔۔اس انسان کو سمجھ نہیں آتا اس اندھیری جگہ پہ روشنی آئی کیسے وہ پہلے گھبراتا ہے کیونکہ وہ اندھیرے کا عادی تھا۔۔۔۔لیکن وہ روشنی اسے اچھی لگنے

لگتی ہے بہت اچھی اسکا دل کرتا ہے وہ جائے اس جگہ۔۔۔۔اور وہ اس اندھیری جگہ سے روشنی کی طرف بھر جاتا ہے اسکا اندھیرا پیچھے رہ جاتا ہے اور وہ روشنی میں گم ہو جاتا ہے۔۔

حاشر اسکی طرف دیکھتا ہے جسے یقین کچھ سمجھ نہیں آیا تھا۔۔۔۔

تمھیں پتا ہے اس سب کا کیا مطلب تھا۔۔۔

۔ایمان کہ نہ میں سر ہلانے پہ وہ اب اسکا ہاتھ پکڑتا اپنے سامنے کرتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اندھیری زندگی میری ہے بے سہارا، پریشان، بے سکون سی زندگی میری جو گناہوں کہ دندل میں گھیری ہوئی تھی اور وہ روشنی تم ہو ایمان تم میری زندگی میں میرا ایمان بن کہ آئی ہو۔۔۔شکریہ مجھے قبول کرنے کہ لیے میں یقین دلاتا ہوں خود کو بدل دوں گا بس تم میرا ساتھ نہیں چھوڑنا۔۔۔۔میں تمھارے ساتھ اپنی پوری زندگی کو پر سکون انداز میں گزارنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

میں نہیں جانتا تم مجھے کیسے مل گئی میں اس قابل نہیں تھا لیکن اگر اللہ نے تمھیں دیا ہے مجھے تو میں بہت سمبھال کہ رکھوں گا۔۔۔۔

ایمان ہلکا سا مسکراتی ہے اور یہ مسکراہٹ حاشر کہ دل میں ٹھنڈک پھینچا دیتی ہے۔۔۔

۔۔۔وہ اسکے بارے میں غلط تھی واقعی انسان کو دیکھ کہ اس کی نیت کا اندازہ نہیں لاگایا جاسکتا ہم یہ سوچ ہی نہیں سکتے کون اللہ کو کب کیسے پسند آجائے۔۔

اللہ نے اسکا دل پھیر نا تھا برائی سے اور اسکہ لیے اسکی زندگی میں ایمان کو بھیجا وہ جو ہزاروں لڑکیون سے فراڈ کرتا رہا تھا۔۔۔ لیکن آج تک اسے ان لڑکیون سے اس طرح کی اٹریکشن نہیں ہوئی تھی جیسی ایمان کو دیکھتے پہلی نظر میں ہوئی تھی۔۔۔۔آج وہ اسکی بیوی تھی اسکی محرم سب سے زیادہ خوشی اسی بات کی تو تھی۔۔۔۔

مجھے بھی دعا مانگنا سیکھاو گی۔۔۔

ایمان ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔ لیکن بولتی کچھ نہیں۔۔۔اگر وہ اسکی پہلے آواز نہ سن چکا ہوتا اسکے بار بار سر ہالنے اور بنا کچھ بولے مسکرانے پہ وہ اسے واقعی گونگی ہی سمجھتا۔۔۔۔ لیکن وہ صرف چپ تھی حاشر مسکرا جاتا ہے۔۔۔

شکریہ۔۔میری زندگی میں آنے کہ لیے۔۔۔۔ کیا ایک شکرانے کی نماز ساتھ ادا کر سکتے ہیں۔۔۔ہم۔۔

وہ ہمادے پوچھتا ہے ایمان مسکراتی ہے۔۔۔

جی بلکل آجائیں۔۔۔

وہ کھری ہو جاتی ہے۔۔۔حاشر مسکراتا وضو کرنے چلا جاتا ہے۔۔۔۔

اب اسے کیا چاہیے تھے وہ اسے مکمل طور پہ قبول کر چکی تھی۔۔۔۔اور حاشر کہ لیے یہی بہت تھا۔۔۔ان کہ بیچ محبت کا اظہار نہیں ہوا تھا۔۔۔۔ لیکن ایمان جان

گئی تھی اس شخص کو محبت ہوئی ہے اس سے اور وہ محبت اللہ نے ڈالی ہے اسکے دل میں اور اسے محبت کہ صدقے وہ اپنے تمام گناہوں کو پیچھے چھوڑ آیا تھا صرف اس کو زندگی میں شامل کرنے کہ لیے۔۔۔۔۔۔۔وہ اسکی روح کا حصہ تھا وہ۔اسکی پسلی سے پیدا کی گئی تھی۔۔۔وہ کیسے نہ اسے ملتی۔۔۔اسکا وجود بھٹک گیا تھا اور اللہ نے اسے اس کہ پاس بھیج کہ اسکے وجود کو مکمل کیا تھا

ورنہ وہ کہاں کبھی باہر نہ نکلنے والی گھر کہ چار دیواری میں صرف اپنی دنیا میں رہنے والی۔۔۔۔

پہلی بار باہر نکلی اور یہاں پہنچ گئ۔۔۔۔اسے پتا تھا اسکے پیچھے کوئی نہیں ہے۔۔۔جو اسے اغواہ ہونے پہ سوال اٹھاتا۔۔وہ۔اس فکر سے آزاد تھی۔۔۔۔

اب وہ۔اپنی زندگی اسے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔۔ہمیشہ۔۔۔

نکاح کی رسم مکمل ہو چکی تھی۔۔۔ حریم رحمت سے حریم حیدر بن چکی تھی نکاح کہ بعد دونوں کو ساتھ بیٹھا گیا تھا۔۔۔ دونوں خوش تھے محبت مل جائے تو خوشی الگ ہی ہوتی ہے۔۔ گاوں کی عورتیں دونوں کہ ساتھ مہندی کی رسم کر رہی تھی۔۔۔

وہ۔ سب وہی بیٹھیں تھے جب حریم شوشہ چھوڑتی ہے۔۔۔

حاثم بھائی آپ بھی عین بھابھی کہ لیے کوئی گانا گا لین۔۔۔

حریم وہ پورانے عجیب گانے سن سن کہ اکتا گئی تھی۔۔۔۔ تبھی حاثم کو کھینچتی ہے۔۔۔۔

نہیں یار میں کیا گاوں میری آواز اتنی اچھی نہیں ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم منع کرتا ہے جب آزلان کی آواز پہ اسے گھورتا ہے۔۔۔

ہم کونسا آپ کو انڈین آئڈل کا آڈیشن دینے بھیج رہے ہیں۔۔۔ جیسی بھی آواز ہیں گا لیں بس محبت ہونی چاہیے بھابھی کہ لیے۔۔۔۔

ازلان شرارتی انداز میں بولتا ہے۔۔۔جس پہ عین مسکراتی حاثم کو دیکھتی

ہے۔۔۔۔

اچھا ایسا ہے تو تم سناوں ماوی کہ لیے کچھ۔۔۔

پہلے آپ تو گا لین۔۔۔دیکھیں بھابھی انتظار کر رہی ہین۔۔۔اچھا موقع ہے سب کہ

سامنے اظہار کر دیں۔۔۔۔

ازلان اسے دوبارہ اکساتا ہے۔۔۔۔حاثم چھوٹی آنکھیں کرتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

حاثم بھائی پلیز زززز۔۔۔

حریم دوبارہ التجا کرتی ہے

www.novelsclubb.com

لیکن یہ گانے وانے مجھے نہیں آتے بزنس میں ہوں کوئی سینگر نہیں ہوں۔۔

کوئی ایک توجو آپ کو اپنی بیوی کو دیکھ یاد آتا ہو۔۔۔

ازلان اور حریم اسکی بات پہ بدمزاہ ہوتے ہیں اور عین کا بھی منہ بن جاتا ہے۔۔۔۔

اکیلے میں کتنا اظہار کرتے ہیں اور سب کہ سامنے ڈرامے کر رہے۔۔۔

وہ صرف حاثم کو دیکھ سوچتی ہے۔۔۔حاثم اسے دیکھتا ہے جس پہ وہ منہ پھیرتی اپنی ناراضگی کا اظہار کرتی ہے۔۔۔۔

دیکھو تم لوگوں کی وجہ سے میری بیوی ناراض ہو گئ۔۔

حاثم مسکراتا اسے اپنے ساتھ لگاتا اسکے گالوں کو چومتا ہے جس پہ شرم سے دوھری ہوتی ہے۔۔۔گاوں کی عورتیں اسکی حرکت پہ شرما جاتی ہیں۔۔۔جیسے پیار عین کو نہیں انھیں کیا ہو۔۔۔

مجھے بھی ازلان جی ایسے ہی پیار کرتے ہیں۔۔۔

ان کہ پیار کو دیکھ ماوی اپنا بتانا ضروری سمجھتی ہے جس پہ سب مسکرا جاتے ہیں۔۔۔

بے بی۔۔۔اپنی باتیں سب کو نہیں بتاتے۔۔۔

ازلان ہنستا اسکہ سر پہ ہلکا سا ہاتھ مارتا ہے۔۔۔

ازلان جی اپنے بھائی کو کہیں نہ میری اپیا کہ لیے گانا گائیں۔۔۔

ماوی کی معصومیت پہ ازلان فوراً حاثم کو دیکھتا ہے

بس اب میری بیوی کا حکم۔ہے اب تو بھائی آپ کو گانا ہی پڑے گا۔۔۔۔

عین جو چہرا پھیرے بیٹھی تھی اسکی ناراضگی نہ شامل ہوتی اس میں تو وہ کبھی نہ گاتا لیکن اسے ناراض دیکھ حاثم اسکا چہرہ پکڑتے آپنے طرف کرتا گانا شروع کرتا ہے۔۔

بہت پیار کرتے ہیں تم کو صنم

قسم چاہیے لے لو

قسم چاہیے لے لو خدا کی قسم

www.novelsclubb.com

بہت پیار کرتے ہیں تم کو صنم۔۔۔

اسکی آنکھوں میں دیکھتا وہ کسی اور ہی دنیا میں گم تھا۔۔۔عین اپنی نظر جھکا لیتی ہے۔۔۔

ہماری غزل ہے تصور تمھارا۔

تمھارے بنا اب نہ جینا گوارا ہے۔۔

تمھیں یوہی چاہیں گے جب تک ہے دم۔۔۔

بہت پیار کرتے ہیں تم کو صنم۔۔۔۔

وہ اسکے ماتھے کو چومتا اپنا گانا ختم کرتا ہے ماحول میں گونج رہی اسکی آواز جیسے ہی رکتی ہے سب خوشی سے تالی بجاتے ہیں۔۔گاؤں کی عورتیں تو صدقے واری جا رہی تھی ان پہ آکر وہ حویلی کی بہو تھی۔۔۔خانم اور حکمت صاحب مسکرا جاتے ہیں دادی ان پہ سے پیسے وار دیتی ہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

واہ بھائی اظہار محبت ہی کر دیا۔۔۔

ازلان دوبارہ اسے چھیڑتا ہے۔۔۔۔حاثم کا رخ ازلان کی طرف تھا۔۔۔

اب تمھاری باری۔۔۔۔

کیا ازلان جی آپ بھی میرے لیے گانا گائیں گے۔۔۔۔

ماوی چہکتی ازلان کی پاس آتی ہے۔۔۔تو وہ مسکرا اسے اپنے حصار میں لیتا گال کھینچ لیتا ہے۔۔۔

ہاں میرے معصوم سے دل کہ ٹکڑے۔۔۔ تمھارے ازلان جی بھی تمھارے لیے گانا گائیں گے۔۔۔

ماوی مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

لگتے معصوم ہیں اپنی تصویر سے

ایک نظر ان کی جانب کہاں لے گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان اسے اپنے حصار میں لیے مسکراتے گانا شروع کرتا ہے۔۔۔۔اس بول پہ سب مسکراتے ہیں۔۔۔۔ماوی تو بہت ہی خوش یو رہی تھی۔۔۔۔

جانتے ہی نہیں جیسے وہ کون ہیں۔۔

سادگی حسن کی میری جان لے گئی۔۔۔۔

لگتے معصوم ہیں اپنی تصویر سے ے ے ے ے

اسکے ہجاب کو صحیی کرتا وہ ماؤی کا ماتھا چوم لیتا ہے۔۔۔ جس پہ گاوں کی عورتیں دبی دبی مسکراہٹ سے انھیں دیکھتی ہے۔۔۔

پیار کرتا ہوں میں اس سے جب یہ کہوں۔۔۔

سن رہی ہے مگر سمجھتی نہیں۔۔۔

ازلان جیسے اپنے دل کا حال بتاتا ہے تو حاثم حریم بھی ہنس جاتے ہیں۔۔۔۔وہ سمجھ سکتے تھے کہ وہ اسکی فیلینگز وہ نہیں سمجھتی ہو گی بے اختیار انھیں اس پہ ترس بھی آتا ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

کتنی چالاک ہے عمر بھر کہ لیے

دل کہ بدلے میری جو زباں لے گئے۔۔۔

لگتے معصوم ہے اپنی تصویر سے ے۔۔۔

وہ اس ناک دباتا اپنا گانا ختم کرتا ہے تو ماوٰی زور زور سے تالی بجاتی اپنی خوشی کا اظہار کرتی ہے۔۔۔۔وہ سب مسکرا جاتے ہیں۔۔۔۔وہ دوبارہ اپنی خوشیوں میں لگ جاتے ہیں اس بات سے انجان ان کی خوشیوں کو نظر لگنے لگی تھی۔۔۔۔

از قلم :Afreen Blogger [11:59 am, 18/05/2023]

آفرین شبیر

#hamnavamery

EP 30

www.novelsclubb.com

وہ سب گاؤں کی عورتوں کو باہر تک چھوڑنے آئے تھے۔۔انکا مہندی کی رسم میں آنے کہ لیے شکریہ کرتے وہ انھیں رخصت کرتے ہیں۔۔۔۔حیدر کی فیملی بھی اب جانے لگتی ہے۔۔۔

حاثم،ازلان کی خالہ عین اور ماوی کو خوب پیار کرتی ہیں۔۔۔پھر کچھ وقت تک وہ جگہ جہاں لوگوں کا ہجوم لاگا تھا وہاں صرف چند لوگ رہ جاتے ہیں۔۔۔

. چلو اندر چلیں بہت تھک گیا ہوں عین بیٹا ایک کپ چائے ہی پلا دو

حکمت صاحب سب کو اندر چلنے کا کہتے عین سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ مسکراتے سر ہاں میں ہلاتی اندر چلی جاتی ہے۔۔۔۔حریم پہلے ہی اندر بھاگی تھے اپنے گفٹس دیکھنے خانم اور حاثم بھی بات کرتے اندر جاتے ہیں۔۔۔۔

ازلان جی۔۔۔مجھے پیسے دیں وہ کھاوں گی میں۔۔۔

ازلان کو اندر جاتا دیکھ ماوی اسکا ہاتھ پکڑتی ہے۔۔۔۔ازلان اسکے اشارے پہ سامنے دیکھتا ہے جہاں دو تین ریڑی لگی تھی وہ لوگ بھی اب اپنے گھروں کو جا ہی رہے تھے رات ہونے کی وجہ سے۔۔

ماوی جان کل کھا لینا ابھی کھانا کھایا ہے نہ۔۔۔

ازلان اسے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔لیکن وہ نہیں مانتی اس نے کافی وقت بعد گول گپے دیکھیں تھے ازلان اسکے سامنے ہار ہی جاتا ہے۔۔۔اگر اسے اس بات کا پتا چل جاتا یہ گول گپے اس کہ لیے کتنے مہینگے پڑنے والے ہیں تو کبھی نہ جانے دیتا۔۔۔۔ازلان اسکو پیسے نکال کہ دیتا ہے۔۔۔

جاو جلدی سے کھا کہ آو۔۔۔میں یہی کھڑا ہوں۔۔

ماوی پیسے پکڑتی دکان کی طرف بھاگتی ہے۔۔۔ازلان کو کال آتی جب وہ ماوی کو آواز دیتا ہے۔۔۔ماوی اسکی آواز پہ موڑتی ہے۔۔۔

میں کال پہ بات کر رہا ہوں تم جلدی سے آنا اوکے۔۔۔

ماوی ہاں میں سر ہلاتی دکان کی طرف جاتی ہے۔۔۔۔ازلان کال سنتا اندر چلا جاتا ہے کال سیف کی تھی جو اسے حاشر کہ نکاح کا بتا رہا ہوتا ہے

انکل گول گپے دے دیں۔۔۔

ماوی پیسے انکل کی طرف کرتے ہیں۔۔۔تو وہ مسکرا جاتے ہیں۔۔۔

بچے اب تو میں جا رہا تھا یہ بس تھوڑے سے رہتے ہیں یہ آپ لے لیں۔۔۔شاید آپ کہ نصیب کہ تھے۔۔۔

ماوی خوش ہو جاتی ہے۔۔۔۔تو انکل جلدی سے اسے ایک پلیٹ بنا کہ دیتے ہیں۔۔اور ہلکی پھلکی سی بات بھی کرتے ہیں جب اچانک اسکے سامنے ایک وین رکتی ہے اور اگلے ہی پل ماوی وہاں سے غائب ہوتی ہے یہ سب اتنی اچانک ہوتا ہے کہ دوکان والے کو بھی کچھ سمجھ نہیں آتی اور ماوی کو بھی چیخنے کا موقع نہیں ملتا۔۔۔

وہ دکان والا پریشان ہو جاتا ہے وہ حویلی کی بہو تھی کون نہیں اسے جانتا تھا۔۔۔۔وہ پریشانی کی حالت میں حویلی کی طرف بھاگتا ہے۔۔۔۔

ازلان فون پہ بات کرتا گاڑڈن میں گھوم رہا تھا۔۔۔دوکان والا دروازہ کھلا دیکھ اندر ہی چلا جاتا ہے اسکی بھاگ کہ اندر جانے بسے ازلان متوجہ ہوتا ہے اور اپنا موبائل بند کرتا اندر جاتا ہے یہ دیکھنے کہ کون ہے۔۔۔

برے صاحب برے صاحب۔۔

وہ دوکان والا گھبرایا ہوتا ہے۔۔۔سب اسے دیکھ ایک دم کھرے ہوتے ہیں۔

حکمت صاحب اور خانم آگے بڑھتی ہیان۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔ایسے پریشان کیون ہو۔۔۔

حکمت صاحب کہ پوچھنے پہ وہ انھیں دیکھتا ہے۔۔۔

برے صاحب اپکی چھوٹی بہو کو کوئی اٹھالہ گیا۔۔۔۔

عین کہ ہاتھ سے کپ چھوٹ کہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔

ماوی ماوی میری ماوی۔۔۔حاثم

وہ حواس کھوتی حاثم کو دیکھتی ہے۔۔۔۔وہ فورا کھڑا ہوتا دوکان دار کہ پاس جاتا ابھی وہ عین کو کسی بھی قسم۔کی تسلی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔۔ورنہ یہ جھٹکا تو اسے بھی لگا تھا کہ کون لے جا سکتا ہے اسے۔۔۔۔

مجھے ساری بات بتاو۔۔۔

حاثم اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔جب ازلان بھی اندر آتا ہے۔۔۔

کیا ہوا ہے یہاں۔۔۔انداز بہت سرسری سا تھا

ازلان ماوی کو کوئی لے گیا ہے۔۔۔۔

حریم اسے پریشانی سے اسے بتاتی ہے وہ جو ریلیکس سے موبائل پہ آیا میسج دیکھ رہا تھا جھٹکے سے حریم کو اور پھر باقی سب کو دیکھتا ہے پاوں کہ نیچے سے زمین نکلنا کسے کہتے ہیں وہ آج ازلان کو پتا چلا تھا۔۔۔ماتھے پہ بل آتے ہیں اور اگلے ہی لمحے دوکان دار

کا گریبان اسکے ہاتھ میں ہوتا ہے۔۔۔اسکا ہاتھ ماؤی کہ کھو جانے کہ خوف سے کانپنے لگ گیا تھا۔۔۔

بتا میری ماؤی کہاں ہے کون لے کہ گیا ہے اسے تمھارے ٹھیلے پہ تھی نہ وہ۔۔۔۔

حکمت صاحب اسے پیچھے لرتے ہیں۔۔۔۔وہ لرازتا ہے دل کی دھڑکن تیز ہی ماتھا پہ پیسینے کہ چند قطرے نمایا ہو رہے تھے

ازلان وہ خود ہمیں بتانے آیا ہے۔۔۔اسے چھوڑوں۔۔۔

میری ماؤی کہاں ہے ڈیڈ

حکمت صاحب اور حاثم دونوں اسکا جنونی روپ دیکھ ایک دوسرے کو دیکھتے رہ جاتے ہیں۔۔حاثم اسکا کانپتا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتا ہے۔۔۔

صاحب کوئی دو آدمی تھے۔۔کالا سا کپڑا باندھا تھا چہرے پہ۔۔۔۔اس لیے دیکھا نہیں اپکی بہو کو اٹھا کہ لے گئے میں جلدی سے یہاں آیا ہوں۔۔۔۔

دوکان دار جلدی سے بتا کہ پیچھے ہوتا ہے کیونکہ ازلان اسے گھور رہا تھا۔۔۔غصے میں اس کی گردن کی رگیں ابھرتی چکی تھی۔۔۔۔۔

یہ سب حاشر نے کیا ہے مِی نے کہا تھا نہ آپ کو وہ میری ماوٰی کو نقصان پہنچائے گا۔۔۔۔

عین بھاگتی حاثم کا ہاتھ پکڑتی اپنی بات کہتی ہے اور ازلان اسکی بات پہ فورا باہر بھاگتا ہے۔۔۔اسے دیکھ حاثم بھی اسکے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔۔

ازلان رو کو کہاں جا رہے ہو۔۔۔۔

بھائی میں اپنی بیوی کو لینے جا رہا ہوں بہت چپ رہ گیا ہوں اب صرف انصاف ہو گا ۔۔۔پہلے چپ تھا میں قانون ہاتھ میں نہیں لے سکتا تھا لیکن اگر میری ماوٰی کو ایک کھروچ آئی تو میں اسکو تباہ کر دوں گا۔۔۔۔۔

حاثم کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے وہ بہت غصے میں تھا۔۔۔۔کہتا وہ اپنی کار لے کہ نکل جاتا ہے۔۔حاثم جلدی سے ادب خان کو فون لاگاتا سب بتاتا ہے۔۔۔

حکمت صاحب باہر آتے ہیں۔۔۔

کہاں ہے ازلان۔۔۔

وہ چلا گیا۔۔۔۔حاثم سامنے دیکھتا کہتا ہے۔۔۔۔جہاں اسکی گاری کہ گزرنے سے ہوا میں مٹی پھیل گئی تھی۔۔۔۔

تم۔کیا منہ دیکھ رہے ہو۔۔چلو۔۔۔

حکمت صاحب اپنی کار میں بیٹھتے ہیں۔۔۔۔تو حاثم بھی انکے ساتھ بیٹھتا ہے۔۔۔۔کچھ ہی وقت میں وہ خوشی کا سماپریشانی میں بدل چکا تھا۔۔۔۔۔۔

حاشر حاشر باہر نکلو۔۔

وہ 3 گھنٹے کا فاصلہ 1 گھنٹے میں پورا کرتا حاشر کہ گھر پہنچا تھا۔۔گھر میں داخل ہوتے وہ اسکا نام زور زور سے چلاتا ہے۔۔۔۔راحت بیگم جو تہجد پڑھ رہی تھی ۔۔۔ایک دم ڈر کہ دل پہ ہاتھ رکھتی ہے ازلان کی آواز نہیں دھاڑ تھی جو پورے گھر میں گونج رہی تھی۔۔۔۔حاشر اور ایمان دونوں روم سے باہر آتے ہیں۔۔۔دوسری طرف رحمت بیگم بھی باہر آتی ہے۔۔۔۔۔

کون ہو تم

حاشر ابھی سیڑیوں پہ آیا ہی تھا جب ازلان بنا کچھ دیکھیں لمبے لمبے قدم لیتا اسکے پاس جاتا منہ پہ مکا مارتا ہے حاشر گرتے گرتے بچتا ہے۔۔۔۔اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ مارنے لگ جاتا ہے اور حاشر خود کو بچانے کی کوشش کرتا ہے لیکن بے کار۔۔۔ رحت بیگم اسے پیچھے کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن وہ کسی کہ قابو نہیں آرہا تھا اس وقت وہ بس اپنے سامنے ماوی کو دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔جو اسکے خیال میں حاشر کہ پاس تھی لیکن وہ اپنی جزبات میں نقصان کر رہا تھا۔۔۔

کیوں مار رہے ہو اسے۔۔۔۔راحت بیگم اسے پیچھے کرتی ہے۔۔۔

میری بیوی کہاں ہے۔۔۔

اسکا گریبان پکڑتا وہ سامنے کرتا ہے۔۔۔۔حاشر اسے دیکھتا ہے۔۔۔

کونسی بیوی تمھاری۔۔۔۔

ماوٰی کہاں ہے۔۔۔۔وہ ایک اور مکا مارتا ہے ایمان دور کھڑی روتے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔ماوٰی کہ نام پہ اسے عین کی بہن یاد آتی ہے۔۔۔

مجھے نہیں پتا۔۔۔۔میں تو

تو نیچ کمینے انسان، تیرے جیسے انسان کو مر جانا چاہیے۔۔۔۔بتا کہاں ہے میری ماوٰی

www.novelsclubb.com

۔۔۔

وہ اسے مارتا ہے جب پیچھے حاشم ادب خان دونوں اندر آتے اسے پکڑتے ہیں۔۔۔

ازلان پاگل ہو گئے ہو۔۔۔

حاشم اسے پیچھے کرتا غصے میں بولتا ہے جب ازلان کی آواز پورے گھر میں گونجتی ہے۔۔۔۔

ہاں ہو گیا ہوں پاگل۔۔۔۔مجھے ماوی چاہیے میری ماوی کہاں ہے وہ نہ دیکھی میں پاگل ہو جاوں گا بھائی اسے کہیں میری ماوی کہاں ہے شرافت سے بتادے ورنہ میں اسکا قتل کر دوں گا۔۔۔۔

وہ کسی بچے کی طرح ضدی انداز میں بولتا ہے۔۔۔اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ حاشم اسے زور سے گلے لگاتا ہے۔۔۔

ازلان سر وہ یہاں نہیں ہے۔۔۔۔ادب خان ازلان کو دیکھتا بتاتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر کہاں ہے۔۔۔۔

پتا نہیں سر ہم ڈھونڈھ لیں گے لیکن حاشر کہ پاس وہ نہیں ہے۔۔کوئی اور ہی ہے جس نے آپکی بیوی سے دشمنی نکالی ہے۔۔۔۔

ادب خان کی بات پہ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا سوچ میں پڑ جاتا ہے۔۔۔۔۔وہ اسے ڈھونڈنے نکل جاتا ہے یہاں وہ وقت ضائع نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔۔حاثم وہاں گرے حاشر کو اٹھاتا ہے۔۔۔۔

تمھیں کچھ بھی پتا ہے بتاؤ حاشر۔۔۔۔وہ حاثم خان نہیں ہے جو تحمل صبر سے کام لے وہ ازلان خان ہے اپنی ماوٰی کو لے کہ وہ بہت جنونی ہے۔۔۔اسے اگر زرہ سا بھی یہ پتا لاگا کہ تم بھی اس میں شامل ہو تمھیں چیڑ پھار کر دے گا۔۔۔

حاثم اسے محتاط کرتا ہے حاشر کھرا ہوتے اسے دیکھتا ہے۔۔۔

مجھے واقعی نہیں پتا کہاں ہے وہ۔۔۔۔میں تمھارے ساتھ اسے ڈھونڈ ہوں گا۔۔۔۔جہاں جہاں میں ڈھونڈ سکتا ہوں۔۔۔

وہ ہمت کرتا بولتا ہے تو حاثم بس سر ہاں میں ہلاتا نکل جاتا ہے۔۔۔۔

حکمت صاحب اپنی ٹیم کو الرٹ کر دیتے ہیں۔۔۔سب ماوی کو ڈھونڈنے میں لگ جاتے ہیں۔۔۔

انھیں ماوی کو ڈھونڈتے 3 دن گزار جاتے ہیں۔۔۔لیکن وہ نہیں ملتی عین کی طبعت الگ خراب تھی دوسری طرف ازلان کو نیند کی دوا دے کہ سلایا گیا تھا۔۔۔وہ بنا سوئے ماوی کی تلاش میں ادھر سے ادھر پھیر رہا تھا۔۔۔عین نے رو رو کہ اپنی حالت خراب کی ہوئی تھی۔۔۔

عین تم تو بس کر دو میں کوشش کر رہا ہوں نہ۔۔۔

حاثم اسے غصے سے دیکھتا ہے۔۔۔

میری معصوم بہن حاثم وہ کہاں ہو گی۔۔۔

وہ بس ہر دو منٹ بعد یہی بات بولتی ہے حاثم اپنے سارے کونٹیکٹ لا گا چکا تھا لیکن ماوی کا کوئی پتہ نہیں چلا تھا۔۔۔ابھی وہ اسے کچھ کہتا نیچے سے ازلان کی آوازیں

آنے لگتی ہے۔۔۔۔حاثم بنا کچھ کہے نیچے بھاگتا ہے۔۔۔جہاں ازلان باہر جانے کی ضد میں ہوتا ہے۔۔۔

ازلان چپ کر کہ بیٹھو یار میں ڈھونڈ رہا ہوں نہ اسے۔۔۔

خانم اسے اپنے ساتھ لگائے بیٹھی ہوتی ہے۔۔۔۔لیکن وہ انھیں یہی کہے جا رہا تھا ۔۔۔کہ مجھے ماوی بولا رہی ہے مجھے جانا ہے۔۔۔۔

وہاں موجود سب کو اسکا دماغی توازن ٹھیک نہیں لگتا

ازلان حاثم کو دیکھتا ہے۔۔۔

ابھی تک کیوں نہیں ملی وہ 3 دن ہو گئے ہیں اسے گم ہوئے آپ سب کیا کر رہے ہیں آخر۔۔۔۔میں خود ڈھونڈوں گا۔۔۔

باہر کا اندھیرا دیکھ وہ ازلان کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

ازلان اب رات ہو گئی ہے۔۔ہم کل کوشش کریں گے۔۔۔

حاثم کی کمزور سی آواز پہ وہ کچھ بولتا جب باہر ہرن کی آواز آتی ہے۔۔۔۔حکمت صاحب اندر آتے ہیں۔۔۔۔۔وہ بھی اسے ڈھونڈ کہ تھک گئے تھے۔۔دوسری طرف اپنے بیٹے کی حالت دیکھ وہ اور کمزور ہوتے جا رہے تھے۔۔۔

میں نے تقریباً سب جگہ پتا کروالیا یہاں تک کہ طوائفوں کہ اڈوں میں بھی چھاپے مارے ہیں۔۔وہاں بھی نہیں ہے۔۔۔۔۔

طوائف۔۔۔

ازلان مدھم سی آواز میں اس کو دھراتا ہے۔۔۔۔اسکی ماؤی وہاں ہو گئی وہ سوچنا بھی نہیں چاہتا تھا۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

دروازہ کھلنے پہ وہ اس اندھیرے کی عادی زور سے آنکھیں بند کرتی خود میں سمیٹ جاتی ہے۔۔۔3 دن سے اسنے بس کچھ پل کی روشنی دیکھی تھی۔۔

سامنے دروازے پہ کھری عورت ہاتھ میں پکڑی کھانے کی ٹرے اندر رکھتی دوسری ٹری اٹھاتی ہے جس میں کھانا ویسے کا ویسے ہی پڑا ہوتا ہے۔۔۔ایک افسوس بھری نظر اس معصوم سی لڑکی کو دیکھتی ہے۔۔۔

جسے دو دن سے زیادتی کا نشانہ بنایا جا رہا تھا اسکے کپڑے جگہ جگہ سے پھٹ چکے تھے۔۔۔منہ پہ مار کہ نشان نیل چھوڑ گئے تھے ہاتھوں پہ سگریٹ کہ برے برے داغ واضح تھے۔۔۔اسکا کمزور سا جسم بلکل بے جان ہوتا جا رہا تھا۔۔۔اس عورت کو اس پہ ترس آتا ہے۔۔۔وہ دیکھنے میں ہی معصوم تھی۔۔۔

اے لڑکی کھانا کھالے۔۔۔ورنہ مر جائے گی۔۔

وہ اس پہ روب ڈالتی ہے۔۔۔ماؤی زمیں پہ لیٹی مکمل خود کو سمیٹے اسے دیکھتی اور پیچھے ہو جاتی ہے۔۔۔۔وہ نہ میں سر ہلاتی باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔جہاں رضیہ بیگم بیٹھی پان کھا رہی ہوتی ہے۔۔۔

کیارے چنری اس نہ کھانا نہیں کھایا۔۔۔

چنری کہ ہاتھ میں کھانا دیکھ وہ پوچھتی ہے۔۔۔

نہ رضیہ بیگم۔۔۔۔وہ۔اسکے پاس زمین پہ بیٹھ جاتی ہے۔۔

زرہ عدنان کو بولا بھیج اسکے پاس ساری اکڑ نکل جائے گی۔۔۔۔اسکی۔۔۔۔

رضیہ بیگم کی بات چنری کو اچھی نہیں لگی تھی۔۔

رضیہ بیگم اس میں اکڑ ہے ہی نہیں پہلے بھی نہیں تھی بلکہ اس میں تو اب جان بھی نہیں رہی وہ اپنا مان غرور اپنی عزت سب لوٹا تو چکی ہے۔۔۔۔۔۔2 دن سے اس پہ تشدد ہو رہا ہے۔۔۔آج تک آپ نے کسی کہ ساتھ ایسا نہیں کیا چاہیے وہ کوٹھے پہ رہنے سے انکار ہی کیوں نہ کر دے۔۔۔۔اس بیچاری کہ ساتھ کیوں کر رہی ہیں۔۔۔۔

چنری کو کچھ زیادہ ہی دکھ ہوا تھا اسکہ لیے وہ جب وہاں لائی گئی تھی تب وہ سب سے انجان بس گھبرا رہی تھی اس وقت وہ واقعی اسے بہت معصوم لگی تھی۔۔۔۔رضیہ بیگم اسے دیکھ غصے سے اسکے کندھے پہ لات مارتی ہے وہ جوان کہ پاوں میں بیٹھی تھی پیچھے گرتی ہے۔۔۔۔

بری ہمدردی ہو رہی ہے۔۔۔تجھے یہ نہ بھول میرا کھاتی ہے تو۔۔۔اور وہ حاشر اس نے بھی میرا دیا کھایا احسان فراموش۔۔۔۔دفعہ ہو یہاں سے۔۔۔

چنری افسوس سے اسے دیکھتی باہر نکل جاتی ہے۔۔۔۔ماوی کو رضیہ نے اپنے کمرے کہ خوفیہ کمرے میں رکھا تھا جس کا رضیہ، عدنان اور چنری کو ہی پتا تھا۔۔۔ تبھی دو دفعہ ریٹ پڑنے پہ بھی ماوی انھیں نہیں ملی تھی۔۔۔اور وہی اس معصوم پہ تشدد کیا جا رہا تھا کسی اور کی سزا اسے دی جا رہی تھی۔۔

♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)♥(◍•ᴗ•◍)

حاشر یہاں سے وہاں گھوم رہا تھا اسے نہیں سمجھ آ رہی تھی کہ کہاں ڈھونڈے وہ ماوی کو۔۔۔اسکا دل بے چین تھا ایمان کمرے میں آتی اسے دیکھتی ہے۔۔۔اسے ٹہلتا دیکھ وہی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔

اللہ بہتر کرے گا۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔

ایمان کی تسلی پہ وہ اس کے ساتھ بیٹھتا ہے۔۔۔

تمھیں لگتا ہے کیا میں نے کیا یہ سب۔۔۔

حاشر کہ پوچھنے پہ وہ نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

ایمان میں بہت بے چین ہوں یہ سب میری وجہ سے ہے۔۔۔نہ عین یہاں آتی نہ یہ سب ہوتا۔۔۔پتا نہیں اسکی بہن کہاں ہو گی۔۔۔مجھے یہ سب رضیہ بیگم کا. کام ہی لگ رہا ہے مجھے پتا ہے وہ اتنے آرام سے نہیں بیٹھی ہو گی۔۔۔۔

حاشر کا ایک دن بھی سکون کا نہیں گزرا تھا۔وہ کسی بھی صورت ماوی کو ڈھونڈنا چاہتا تھا۔۔۔اور اپنی بے سکونی ختم کرنا چاہتا تھا۔۔۔

لیکن آپ نے تو وہاں پتا کروایا ہے نہ۔۔۔

یہی تو۔۔اسنے کہاں چھپا دیا ہے اسے۔۔میں پورے یقین سے کہ سکتا ہوں یہ رضیہ کا ہی کام ہے۔۔

وہ کچھ سوچتا ہے۔۔۔اسے رضیہ بیگم کا ہی یہ کام لگا تھا لیکن ماوی کا وہاں نہ ملنا اسے غلط ثابت کر گیا تھا۔۔3 دن سے وہ اسے ڈھونڈھ رہے تھے۔۔۔لیکن وہ انھیں نہیں ملی تھی۔۔۔

کچھ پتا چلا

www.novelsclubb.com

ادب خان کو بکھری سی حالت میں رات کہ 12 بجے گھر میں داخل ہوتا دیکھ امبر ایک سیکنڈ سے پہلے اسکے پاس جاتی ہے۔۔۔۔۔ماوی کی گمشدگی نے سب کو ہلا کہ رکھ دیا تھا۔۔۔

امبر کہ پوچھنے پہ وہ نہ میں سر ہلاتا صوفے پہ سر گراتا لیٹ جاتا ہے۔۔۔۔

کیا ہوا ابی۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

ادب خان اسے دیکھتا ہے جو پریشان صورت بنائے اسے دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔امبر کا ہاتھ پکڑتا اپنی گود میں بیٹھا لیتا ہے۔۔۔۔

دعا کرو امبر ماوی مل جائے۔۔۔۔حاثم سر بہت پریشان ہیں۔۔۔پورا شہر چھان مارا ہے۔۔۔کوٹھے ہسپتال کیا کیا نہیں دیکھ لیا۔۔۔۔لیکن کہیں کچھ نہیں پتا چلا۔۔۔

ادب خان اسکے گلے سے لگاتا ہے امبر اسکی پریشانی سمجھ کہ اسکا سر ہلکا ہلکا دبانا شروع کرتی ہے۔۔۔

چائے بنالاوں۔۔۔

امبر کہ پوچھنے پہ وہ نہ میں سر ہلاتا ہے۔۔۔

بس تم یہی رہو۔۔۔

امبر اسکا سر دباتی رہتی ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

وہ سب اس وقت حاثم کہ شہر والے گھر میں تھے۔۔۔۔گھر میں عجیب سا خوفناک سناٹا تھا سب اپنی اپنی جگہ خاموش تھے۔۔۔ حریم کی خوموشی سے رخصتی کردی تھی۔۔۔انھیں نہیں پتا تھا ماوی کب تک ملے گی۔۔۔۔۔ازلان کی طبعت دو دن سے خراب تھی بخار سے تپ رہا تھا وہ لیکن پھر بھی سڑکوں کی خاک چھاننے نکلا ہوا تھا۔۔۔حاثم اس کہ ساتھ ساتھ ہی تھا دونوں گاڑی میں تھے آدھی رات کا وقت تھا ازلان بنا کسی کی سنے آگیا تھا اس لیے مجبورا حاثم کو بھی ساتھ آنا پڑا۔۔۔۔وہ

سڑکوں کو دیکھتا گزار رہا تھا جیسے وہ اسے سڑک پہ ملے گئ۔۔۔حاشم کو اس پہ ترس آتا ہے۔۔۔3 دن اسنے کیسے گزارے یہ وہی جانتا تھا۔۔۔اسے تو ایک پل چین نہیں آرہا تھا۔۔۔

ماوی مل جائے گی ازلان دعا کرو۔۔۔

حاشم اسے تسلی دیتا ہے جس پہ ازلان بنا کچھ کہے گاڑی چلاتا رہتا ہے۔۔۔۔اسے اس وقت نہ تسلی چاہیے تھی نہ دعا بس ماوی چاہیے تھی۔۔۔حاشم اسے دیکھ سر سیٹ سے لگا لیتا ہے وہ جانتا تھا صبح تک وہ ہمت نہیں ہارے گا۔۔۔۔پوری رات وہ ہر جگہ پتا کرے گا۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

رضیہ بیگم کی نظر دروازے سے اندر آتی چیز پہ جاتی ہے تو رضیہ کہ ساتھ عدنان بھی چپ ہو جاتا ہے۔۔۔دو کپ چائے کہ ان کہ سامنے رکھتی وہ باہر نکل جاتی

ہے۔۔۔۔چنری نے شدت سے محسوس کیا تھا کہ وہ دونوں اس کہ آتے چپ ہو گئے تھے۔۔۔۔چنری کہ جاتے ہی رضیہ بیگم اپنے سامنے بیٹھے عدنان کو متوجہ کرتی ہے۔۔۔۔

سمجھ گیا ہے نہ تو کیا کرنا ہے۔۔۔

عدنان سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔

بس رضیہ بیگم کل شام تک اس لڑکی کی لاش کو اس کہ گھر بھیج دوں گا اور الزام سارا حاشر عالم پہ ڈال دوں گا۔۔۔۔۔

اس بات پہ رضیہ مسکراتی ہے۔۔باہر کھڑی چنری حیرت سے منہ پہ ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔اور اگلے ہی پل وہاں سے غائب ہوتی ہے۔۔۔۔

ہاں بس کل کر لی میں اور اسے یہاں نہیں رکھ سکتی پولیس کی نظریں ہم پہ ہے۔۔۔

رضیہ بیگم کی بات پہ وہ سر ہلاتا ہے۔۔۔۔

چنری باہر حال میں آتی ہے وہاں سب موجود تھے رات کا وقت تھا۔۔۔ محفل لگی تھی۔۔۔۔اسکی نظر رضیہ بیگم پہ جاتی ہے جو عدنان کو جانے کا کہ کے باہر ہی آجاتی ہے۔۔۔۔اس وقت محفل میں سب موجود تھے وہ ماوٰی کو اس وقت نہیں مار سکتے تھے۔۔۔چنری، رضیہ کہ بنے تخت کہ پیچھے کھری ہو جاتی ہے۔۔۔۔جب رضیہ بیگم وہی آکہ بیٹھتی اپنا پان کھاتی سامنے لڑکیوں کا نچتا دیکھتی ہے۔۔۔

چنری وہاں کی محفل سے بے خبر صرف ماوٰی کہ بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔وہ عزت کا سودا کرتے تھے لیکن کسی کی جان لینا یہ تو پہلے یہاں نہیں ہوا تھا۔۔۔۔یہاں سے جتنی بھی میت نکلی تھی وہ اپنی مرضی سے خود خوشی کر گئی تھی۔۔۔۔چنری کو رہ رہ کہ ماوٰی کی فکر ستا رہی ہوتی ہے۔۔۔وہ پریشان سی رضیہ کو دیکھتی کو جو مسکراتی سامنے ناچ گانا انجوئے کر رہی ہوتی ہے رضیہ سے نظر ہوتی اسکی نظر ساتھ رکھے موبائل پہ جاتی ہے۔۔۔۔اور اگلے ہی لمحے اسکی آنکھیں چمکتی ہیں۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب اسے وہ موبائل چاہیے تھا۔۔۔تاکہ وہ حاشر کو بتا سکے وہ ماوی کو بچانے کی ایک کوشش کرنا چاہتی تھی۔۔۔اگے اسکی قسمت تھی۔۔۔وہ کچھ سوچتے نظر بچا کہ موبائل اٹھا لیتی ہے۔۔۔اور دبے قدموں وہاں سے نکل جاتی ہے۔۔۔اسے پتا تھا اب رضیہ بیگم 2 گھنٹے وہاں سے ہٹیں گی نہیں۔۔۔۔

کمرے میں آتے وہ موبائل کو دیکھتی کانپتے ہاتھوں سے حاشر کا نمبر نکالتی ہے۔۔۔پکڑے جانے کہ خوف سے ماتھے سے پسینہ صاف کرتے وہ ایک نظر دروازے کو دیکھتی ہے۔۔۔۔وہ نمبر ڈائل کرتے کشمکش میں ہوتی ہے۔۔۔

کیا میں کروں کال اس بیچاری کی جیسی حالت ہے موت ہی اس کہ لیے بہتر ہے۔۔۔عزت تو لوٹا چکی ہے اگر اسکہ شوہر نے بھی منہ پھیر لیا۔۔۔وہ تو جیتے جی مر جائے گی۔۔

منفی سوچ آتے وہ موبائل سے نمبر ہٹاتی موبائل بند کرتی ہے۔۔۔

اگر اس کے شوہر نے اسے قبول کر لیا۔۔۔یہ بھی تو ہو سکتا ہے۔۔۔

وہ پھر مثبت سوچتے حاشر کو نمبر نکالتی نمبر ملا دیتی ہے۔۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ایمان سو گئی ہو۔۔۔

حاشر اسکی طرف کروٹ لیتا ہے وہ جو آنکھیں بند کیے لیٹی تھی فورا سے آنکھ کھولتی ہے۔۔۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔کچھ چاہیے آپکو۔۔۔

ایمان کہ پوچھنے پہ وہ اپنے اور اسکہ درمیان فاصلہ دیکھتا ہے۔۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ فاصلہ ختم کرتا اسے سینے سے لگاتا ہے۔۔۔۔اسکی حرکت پہ وہ اور سمٹ جاتی ہے شرم سے

www.novelsclubb.com

مجھے سکون نہیں مل رہا۔۔۔اس لڑکی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے ورنہ میں خود کو معاف نہیں کر سکوں گا۔۔۔۔یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔۔۔میں ہی اس سب کا قصوروار ہوں۔۔۔کاش میں مر جا۔۔۔

ایمان اسکی بات پہ اسکے ہونٹوں پہ ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔

کیسی بات کر رہے ہیں مرنے کا نہیں کہتے گناہ ملتا۔۔۔اور یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ہوا ہے لیکن یہ سب ہونا ایسے ہی لکھا تھا آپ صرف وجہ بنے ہیں۔۔۔۔

اللہ کے کاموں کو کوئی نہیں جان سکتا۔۔۔بس آپ یہ دعا کریں وہ خیریت سے ہو اور اللہ اسکی حفاظت کرئے۔۔۔۔

ایمان کی آنکھوں میں دیکھتا اسکا ہاتھ چومتا ہے۔۔۔اتنے میں اسکا فون بجتا ہے وہ اسے دیکھتا فون پکڑتا ہے اس پہ رضیہ بیگم کا نمبر دیکھ ایک دم اٹھتا ہے۔۔۔۔

رضیہ بیگم مجھے کال کیوں کر رہی ہیں۔۔۔

ایمان کو دیکھتا وہ پوچھتا ہے جس پہ وہ فون اٹھانے کا کہتی ہے۔۔۔۔فون کان سے لگاتا وہ رضیہ بیگم کو مخاطب کرتا ہے۔۔۔۔

اسکے فون اٹھانے پہ چنری خوش ہو جاتی ہے۔۔

میں رضیہ بیگم نہیں ہوں حاشر صاحب۔۔۔میں چنری بات کر رہی ہوں۔۔۔۔

چنری۔۔۔۔

وہ حیرت سے موبائل کو دیکھتا ہے۔۔۔

بولو کیا کام ہے چنری، رضیہ بیگم کہاں ہیں۔۔۔

حاشر صاحب ابھی آپ کال مت رکھنا مجھے آپکو بہت ضروری بات بتانی ہے۔۔۔۔یہاں کوئی آرہا ہے روکیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

چنری باہر قدموں کی آواز سن کہ حاشر کو بولتی ہے۔۔۔اور دروازہ کھول کہ باہر جاتی ہے۔۔۔۔جہاں ان کی ہی ایک لڑکی کسی آدمی کہ ساتھ روم کہ طرف جا رہی

تھی۔۔۔وہ سکون کا سانس لیتی ہے دوبارہ موبائل کان سے لگاتی ہے۔۔۔حاشر تو حیران ہی ہو رہا ہوتا ہے۔۔۔

حاشر صاحب آپ لائن پہ ہیں۔۔

چنری کی آواز پہ وہ ایمان کو دیکھتا ہے۔۔۔

چنری بات بولو۔۔میں سن رہا ہون۔۔۔۔

حاشر صاب آپ کل اور پرسو جس لڑکی کو ڈھونڈھنے آئے تھے وہ یہی ہے۔۔رضیہ بیگم کہ پاس۔۔۔اسے اپنے کمرے کہ خفیہ کمرے میں چھپایا ہے۔۔۔۔اور 3 دن سے اس پہ ظلم ڈھا رہی ہیں۔۔۔۔کل صبح اس کو مار کہ سارا الزام آپ کہ سر ڈالنا چاہ رہے ہین۔۔۔۔تاکہ آپ جیل میں جائیں اور رضیہ بیگم آپکو وہاں سے چھروائین اور اس کہ بدلے آپ سے اپنا کام نکلوائیں۔۔۔۔آپ پلیز اس معصوم سی بچی کو بچالیں۔۔۔بس میرا نام نہیں آیے۔۔۔

حاشر ساکت سا ہو جاتا ہے نہ اس سے کچھ بولا جاتا آواز حلق میں کہیں پھنس گئی ہوتی ہے جسے وہ پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہے تھے وہ وہی تھی اسکا شک سہی تھا۔۔۔۔۔۔ایمان اسکا بازو ہلاتی ہے تو وہ ہوش میں آتا ہے

میں آرہا ہوں۔۔۔۔

اسکے لہجے میں نہ خوشی تھی بس دکھ تھا جس ظلم۔کی بات وہ کر رہی تھی وہ حاشر کو اچھے سے سمجھ لگ گئی تھی۔۔۔۔اسے یہ بات جلد سے جلد حاثم کو بتانی تھی۔۔۔۔۔وہ ایمان کو چھوڑ باہر نکلتا حاثم کو کال لرتا ہے۔۔۔

حاثم اپنی موبائل پہ حاشر کی کال دیکھ ایک نظر ازلان کو دیکھتا ہے۔۔۔۔جو ابھی تک کار ہی چلا رہا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ہاں حاشر کیا ہوا۔۔اتنی رات کو۔۔۔۔کیاااااتم سچ کہ رہے ہو۔۔۔۔میں آ بھیبی جو خبر تھی وہ حاثم کی چہرے پہ خوشی لانے کہ لیے کافی تھی

حاثم سے خوشی کہ مارے بولا ہی نہیں جاتا۔۔۔اس خبر سے اسکی دو عزیز کی جان جڑی تھینا یک اسکے بھائی کی ایک اسکی بیوی کی جو گھر میں ہلکان ہو رہی تھی اور بھائی اس کہ سامنے۔۔۔ازلان اسکی طرف دیکھتا ہے۔۔۔

ماوی مل گئی ازللان۔۔۔

وہ بنا دیر کیے اسے بتاتا ہے

ایک دم کار کو بیچ سڑک پہ بریک لگاتا وہ حاثم کی طرف دیکھتا ہے۔۔۔جھٹکا ہینتو لگا تھا اسے حیرت سے وہ اسے دیکھتا ازلان کو ایسا لگتا ہے جیسے کسی نے اسے جنت کی نوید سنا دی ہو وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتا رہتا ہے۔۔پھر کانپتے ہاتھوں سے حاثم کا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

بھائی سچ کہاں ہے میری ماوی۔۔۔بتائیں۔۔۔میری ماوی سہی ہے نہ۔۔۔۔

وہ اسی کوٹھے پہ ہے میں پولیس کو بلاتا ہوں ہمیں بھی چلنا ہے۔۔۔۔۔

حاشم مسکراتا اسے کہتا ہے تو وہ بس اڑ کہ ماوی کہ پاس پہنچ جانا چاہتا تھا۔۔۔وہ کار فل سپیڈ سے دوڑا دیتا ہے۔۔۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

کہاں چلیں آرہے ہیں۔۔۔

رضیہ بیگم پان والا منہ چلاتی پولیس کو اپنے کوٹھے میں آتا دیکھ کھری ہوتی ہے وہاں پہ موجود شریف لوگ اپنا منہ چھپانے کہ لیے اٹھ جاتے ہین۔۔۔

ہمیں خبر ملی ہے ماوی ازلان خان یہی ہے تمھاری قید میں۔۔۔

ایک پولیس افیسر اسے گھورتا دیکھ کہتا ہے رضیہ کہ ماتھے پہ بل آتے ہیان۔۔۔

www.novelsclubb.com

تم پولیس والوں کا اور کوئی کام نہیں ہے 2 دن سے تلاشی لے رہے ہو ابھی تک تو نہیں ملی۔۔۔۔

وہ اسے بولتی ہے جب کار کی آواز پہ وہ سب باہر دیکھتے ہیں دو گاڑیوں کہ رکتے ۔۔جہاں ازلان آندھی طوفان بنا اندر آتا ہے۔۔۔۔رضیہ اسے روکنے کی کرتی ہے۔۔۔لیکن وہ بنا اسے دیکھے اندر چلا جاتا ہے اور باقی سب بھی اس کہ پیچھے جاتے ہیں۔۔۔۔

ماوی ماوی کہاں ہو ماوی دیکھو تمھارے ازلان جی آ گئے

وہ پاگلوں کی طرح اوپر ساری جگہ دیکھتا اسے پکارتا ہے۔۔۔۔۔آنکھیں غصے اور نیند سے لال ہو گئی تھی۔۔۔

اے ے یہاں کوئی ماوی نہیں ہے ے ے

ابھی رضیہ بیگم کچھ کہتی ازلان اسکو گلہ سے پکڑتا ہے۔۔۔

ماوی کہاں ہے بتاو ورنہ یہی تجھے مار ڈالوں گا اور کوئی کچھ نہیں کہے گا مجھے۔۔۔۔

حاشر وہاں چنری کو ڈھونڈتا ہے۔۔۔جو اسے سیڑیوں پہ کھری نظر آتی ہے وہ اشارے سے اس سے پوچھتا ہے۔۔۔۔چنری اسکو کمرے کی طرف اشارہ کرتی ہے۔۔۔۔

تیری ماوٰی یہاں نہیں ہے۔۔۔

رضیہ کھانستی بولتی ہے۔۔۔

ساری جگہ کی تلاشی لو ایک بھی بندہ نہیں بچنا چاہیے سب کو حوالات کی سیر کرواں۔۔۔۔۔ازلان اپنی ٹیم کو آڈر دیتا ہے۔۔۔۔تو وہ سارے الگ الگ جگہ پھیل جاتے ہی۔۔۔۔

چنری کہ اشارے پہ حاشر روم کی طرف دیکھتا ہے جسے تالہ لگا ہوتا ہے۔۔۔۔

ازلان، وہاں ہے ماوٰی۔۔

حاشر کہ اشارہ کرنے پہ ازلان دروازے کو دیکھتا رضیہ کا گلہ چھوڑتے اس طرف بھاگتا ہے۔۔۔ہانپتا کانپتا دروازے کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔اسے بس جلدی سے اپنی ماوٰی کو دیکھنا تھا۔۔۔۔۔باقی سب بھی اس کے پیچھے آجاتے ہے تالہ کو توڑنے کہ لیے وہ کوئی چیز ڈھونڈھتا ہے۔۔۔حاشر اسے اینٹ اٹھا کہ دیتا ہے اور منٹوں میں دروازہ کھولتا وہ اندر جاتا ہے لیکن وہاں تو خالی کمرہ ہوتا ہے جسے دیکھ وہ غصے سے حاشر کو دیکھتا اسکا گریبان پکڑتا ہے۔۔۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔

حاثم بھی اسے ہی دیکھتا۔۔۔۔

میں سچ کہ رہا ہوں۔۔یہی کوئی دروازہ ملے گا جہاں تمھاری بیوی کو رکھا ہے۔۔۔۔دروازہ ڈھونڈو۔۔۔۔

اسے چنری کی بات یاد آتی ہے خفیہ کمرے کی۔۔۔۔رضیہ کی حاشر کی بات پہ ہوائیں اڑ جاتی ہے۔۔۔۔

حاشر کی بات پہ ازلان ساری دیوار کو ہاتھ مارتا چیک کرتا ہے حاثم اور حاشر دونوں بھی اسکی مدد کرتے ہیں۔۔

مل گیا۔۔۔

حاثم کی آواز پہ سب اس دیوار کی طرف جاتے ہیں۔۔۔۔رضیہ کہ تو پسینے چھوٹ جاتے ہیں وہ چاروں طرف سے پولیس سے گھیری تھی۔۔۔نہ بھاگ سکتی تھی ۔۔۔اگلے ہی لمحے اس اندھیرے کمرے کا دروازہ کھلتا ہے اور سب سے پہلے ہی ازلان بے چینی سے اندر جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

لیکن سامنے ماوی کو زمین پہ بکھیری سی حالت میں گرا دیکھ اسکے قدم رک جاتے ہیں اسے لگتا ہے کسی نے اسکا دل مٹھی میں پسیج دیا ہو۔۔۔دل کی رفتار تیز ہوتی ہے۔۔۔۔

ماوی

بہت کم آواز میں اسے پکارتا ہے۔۔۔لیکن اسکے وجود میں حرکت نہیں ہوتی۔۔۔۔دروازے سے آتی روشنی ماوی کہ وجود پہ پرتی اسے واضح کر رہی ہوتی ہے۔۔۔

اس کہ جگہ جگہ سے پھٹے کپڑے اور اس کی جلد پہ ناخنوں کہ نشان جو کہانی ازلان کو بتاتے ہیں۔۔۔اس پہ وہ مٹھی مضبوطی سے بند کرتا اپنے غصے کو روکنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔۔۔حاثم بھی اسکے پیچھے اندر آتا ہے۔۔۔لیکن دروازے پہ ہی رک جاتا ہے۔۔۔۔

ماوی میری جان۔۔۔میں آگیا ہوں۔۔۔

اس کے بے جان چہرے پہ ہاتھ رکھتا وہ اسے پکارتا ہے۔۔۔۔

وہ بے ہوش تھی اسکے جسم پہ مار کہ نشان ازلان کا دکھ میں مبتلہ کرتے اسکی تکلف کو اپنے دل پہ محسوس کرتا۔۔۔وہ بے چین ہوتا اسے اٹھا کہ سینے سے لگاتا رو پڑتا ہے۔۔۔۔اس کہ لیے اپنی ماوی کو اس حال میں دیکھنا کتنا مشکل تھا صرف وہی جانتا تھا۔۔۔۔

وہ جسے اس نے ہمیشہ پھول کی طرح سمبھال کہ رکھا تھا آج اس کہ معصوم پھول کو کسی نے توڑ دیا تھا۔۔۔۔یہ تو طے تھا وہ اس انسان کو چھوڑنے والا نہیں تھا۔۔۔اس وقت اسے اپنی روح اپنی جان کو بچانا تھا۔۔۔۔

ماوی کی مدھم دھڑکوں کو اپنے سینے پہ محسوس کرتا وہ جلدی سے اسے اپنے بازوں میں اٹھاتا ہے وہ کمزور سی بلکل اسکے بازوں میں چھپ جاتی ہے۔۔۔۔حاثم اسے

رستہ دیتا ہے۔۔۔۔وہ۔اسے لیے باہر آتا ہے۔۔۔جہاں سب اس کہ منتظر تھے۔۔۔۔

سب مجھے حوالات میں چاہیے۔۔۔۔

وہ آفیسر کو حکم دیتا ماوٰی کو لیتا باہر بھاگتا ہے۔۔۔۔جلد سے جلد وہ اسے ہسپتال لے جانا چاہتا تھا۔۔۔حاشر کو وہاں سب دیکھنے کا کہتا حاشم خود ازلان کہ ساتھ جاتا ہے۔۔۔۔۔

از قلم :[0:00 pm, 18/05/2023] Afreen Blogger

آفرین شبیر

www.novelsclubb.com

#hamnavamery

Last EP....

کہ باہر بے چینی سے ادھر سے ادھر چکر لا گا رہے تھے۔۔۔ ICUوہ2وجود ماوی کی حالت کافی نازک تھی۔۔۔جسمانی اور دماغی دونوں حالت اسکی بلکل ٹھیک نہیں تھی۔۔۔وہ بے ہوش تھی۔۔۔ڈاکٹر اسکا معائنہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔عین کے مسلسل چلنے پہ حاثم اسے پکڑ کہ سیٹ پہ بیٹھاتا ہے۔۔۔

حاثم۔۔۔وہ پریشان سی اسے پکارتی ہے۔۔

چپ اور ایک جگہ بیٹھ جاو۔۔۔ادھر بیٹھ کہ دعا کرو وہ ٹھیک ہو جائے گئ۔۔۔اب کھری نہیں ہونا۔۔۔

حاثم اسے ڈانٹ دیتا ہے۔۔۔وہ کب سے اسے چلتا دیکھ رہا تھا جو بار بار پاوں پہ ہاتھ رکھ کہ دباتی اور دوبارہ چلنے لگتی۔۔۔اسے درد کا خیال کرتا وہ اسے بیٹھاتا ہے۔۔۔۔

خانم بھی پریشان سی دعا مانگنے میں لگی تھی وہ اسے بھی عزیز ہو گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اسکے بیٹے کی جان تھی۔۔۔ان 3 دنوں میں ازلان کی حالت سب کہ سامنے تھی ابھی بھی وہ دروازے کے ساتھ لگ کہ کھڑا تھا۔۔۔جیسے دروازہ کھلتے اندر چلا جائے گا۔۔۔۔

حاشر اور ایمان کہ ساتھ امبر اور ادب خان بھی ہسپتال میں آجاتے ہیں۔۔۔امبر اور ایمان دونوں عین کو تسلی دیتی ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر باہر نکلتی ہے پہلا سامنہ ہی ازلان سے ہوتا ہے۔۔۔

ماوی کیسی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہیں دوائی کہ زیر اثر ہیں۔۔ہوش میں آتے ہی آگلی صورتحال کا پتا چلے گا۔۔۔تب تک آپ تسلی رکھیں خطرے کی بات نہیں ہے بس صدمہ لگا ہے انھیں۔۔۔

ڈاکٹر انھیں تسلی دیتی چلی جاتی ہے۔۔۔۔پیچھے نرس بھی سامان لیے نکلتی ہے جس پہ دروازہ کھلتے ازلان ایک ہاتھ دروازے پہ رکھ کہ اندر جھنکتا ہے جہاں وہ اکسیجن ماسک لگائے بے سودھ لیٹی تھی ہ۔۔۔ازلان کا دل ترپ جاتا ہے اسے اس حالت میں دیکھ کہ۔۔۔۔وہ کمزور پڑتا کسی ہارے ہوئے جوہاری کی طرح وہی بیٹھ جاتا ہے

۔۔

ازلانننن

www.novelsclubb.com

حاثم فورا اسکے پاس جاتا اسے پکڑتا ہے خانم کا بھی ہاتھ دل پہ پڑتا ہے وہ اٹھتی اسکے پاس جاتی ہے۔۔۔۔۔اسکو کوئی ہوش نہیں تھا۔۔کہ وہ اس وقت کہاں ہے کون ہے۔۔۔۔

بھائی میری ماوٰی تو بہت نازک تھی بلکل پھولوں کی طرح پتا ہے میں اسکے قریب نہیں ہوا اس ڈر سے کہ کہیں وہ میری قربت سے ڈر نہ جائے۔۔۔یا میرے چھونے سے وہ ٹوٹ نہ جائے اور آج کسی ظالم نے مجھ سے میری ماوٰی چھین لی۔۔۔۔وہ دیکھیں نہ وہ کس حالت میں ہے میری ایک غلطی اسے کہاں لے آئی۔۔۔میں مر رہا ہوں بھائی اسے ایسی حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔۔۔

وہ حاثم کہ گلے لگے رو پڑتا ہے اسکی چیخیں حاثم کہ سینے میں گم ہو جاتی ہے ۔۔۔۔ادب خان، حاشر دونوں اسکی حالت پہ الگ سے افسردہ ہو جاتے ہیں۔۔۔۔عین بھی امبر کہ گلے لگ رونے لگ جاتی ہے۔۔۔۔

عین نے ماوٰی کو بچانا چاہا تھا حاشر عالم سے، ازلان نے بھی اسکی حفاظت کرنی چاہیے لیکن جس کہ نصیب میں جو ہونا لکھا تھا وہ ہو کہ ہی رہتا ہے۔۔۔

میں چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔۔۔جس نے اسے یہ اذیت دی

وہ ایک دم اٹھتا ہے۔۔۔

کہاں جا رہے ازلان۔۔۔

خانم اسکا ہاتھ پکڑتی ہے۔۔۔۔

انتقام لینے۔۔۔۔

وہ اپنا ہاتھ چھوڑاتا ادب خان کو دیکھتا ہے۔۔۔۔

کہاں ہے وہ۔۔۔

تہ خانے میں۔۔۔۔جواب ملتے وہ بنا کچھ دیکھے باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔کوئی اس کہ پیچھے نہیں جاتا۔۔۔

www.novelsclubb.com

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

وہ دونوں اس کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھیں تھوک نگلتے ہیں۔۔۔۔لیکن وہ اپنی غصے بھری آنکھیں ان دونوں پہ گاڑھے بیٹھا ہوتا ہے۔۔۔۔۔

صاحب جی میں نے اس کہ ساتھ کچھ نہیں کیا قسم لے لو میری ماں کی۔۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا اس کہ ساتھ۔۔۔۔وہ تو صرف کھینچا تانی میں ہی بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔زیادتی نہیں ہوئی اس کہ ساتھ۔۔۔۔باقی اس کہ جسم پہ ظلم اس رضیہ نے کیا ہے۔۔۔۔مجھے جانے دو۔۔۔

ازلان کہ ہاتھ میں چاقو کو گھومتا دیکھ وہ طوطے کی طرح شروع ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

وہ ناخنوں کہ نشان کس کہ تھے۔۔۔۔

ازلان کی سرد آواز پہ عدنان سہم جاتا ہے۔۔۔۔۔

صاحب میرے ہی تھے۔۔۔وہ تو کھینچا تانی میں آئے تھے بہت بھاگنے کی کوشش کر رہی تھی وہ تو اسے پکڑنے کہ چکر میں کپڑے بھی پھٹے اور نشان بھی

آئے۔۔۔۔لیکن میں نے کوئی زیادتی نہیں کی وہ بے ہوش ہو گئی تھی کھینچا تانی میں تو میں چھوڑ دیا تھا بے ہوش وجود کہ ساتھ کیا کرتا۔۔۔میں

شٹ اپ

ازلان غصے کی زیادتی سے دھارتا ہے تو وہ سہم کہ چپ ہو جاتا ہے۔۔۔۔لیکن اسکی بات کہ اسکی ماوٰی پاک ہے پہلے کی طرح اسکے دل پہ ٹھنڈی پھوار کی طرح لگی ہے ۔۔۔۔۔اس عدنان نامی شخص کا ماوٰی کہ متعلق اس طرح بولنا اسے سلگا جاتا ہے۔۔۔۔

اسی انگلیوں سے نوچہ تھا نہ تو نے اسے۔۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ سامنے ٹیبل پہ رکھتا اسکی انگلی کاٹ دیتا ہے۔۔۔۔کمرے میں عدنان کی چیخ گونجتی ہے۔۔۔۔اور رضیہ بیگم کا سانس اٹک جاتا ہے اپنا انجام سوچ کہ۔۔۔وہ اتنا ظالم تھا انھیں اندازہ نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

اب اسکا رخ رضیہ بیگم کی طرف ہوتا ہے جو پہلے ہی خوف سے سفید پڑی تھی۔۔۔۔ازلان کہ آنکھوں کہ سامنے ماوٰی کا سگریٹ کہ نشانوں سے بھرا بازو آتا ہے۔۔۔تو وہ خونخوار نظرور سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

ویسے میں عورتوں پہ ہاتھ اٹھانا اور انھیں تکلیف پہنچانا اپنی توہین سمجھتا ہوں ۔۔۔۔لیکن تجھے پہ ہاتھ بھی اٹھے گا اور تکلیف بھی ہو گی۔۔۔۔

کیونکہ تو وہ عورت ہے جس نے "میری عورت پہ ہاتھ اٹھایا" اسے تکلیف پہنچائی جسے میں نے آج تک سخت ہاتھوں سے چھوا تک نہیں

وہ ماوٰی کی تکلف سوچتا تڑپ کہ اسکے ہاتھ کہ بیچ میں چاقو ڈالتا ہے۔۔۔۔اور رضیہ چیخ مارتی ہے جو اسکے منہ میں ڈالے کپڑے میں گم ہو جاتی ہے۔۔۔۔تڑپ کہ وہ اپنا پاوں زمین پہ زور زور سے پٹکتی ہے۔۔۔۔ازلان بے رحمی سے چاقو ہاتھ سے نکالتا ہے تو وہ اور تڑپ جاتی ہے۔۔۔۔

وہ روتی لال سرخ آنکھوں سے اسے دیکھتی ہے جو آج کسی بھی طرح کا رحم نہیں کرنا چاہ رہا ہوتا ہے۔۔۔

ازلان اپنی جیب سے گن نکالتا عدنان کا نشانہ لیتا ہے۔۔۔

نہیں معاف کر دو غلطی ہو گئی۔۔۔۔

غلطی نہیں "گناہ" ازلان کی ماوٰی کو چھونے کا گناہ۔۔۔

بولتا وہ ایک گولی اسکی ٹانگ میں مارتا ہے اور دوسری رضیہ کی ٹانگ میں۔۔۔۔۔وہ دونوں ہی تڑپنے لگ جاتے ہیں۔۔۔

موبائل نکالتا وہ سیف کو کال کرتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

سیف ان دونوں کی یہاں سے لے جاو اور قانونی کاروائی کرواو۔۔

وہ قانون کو ہاتھ میں نہیں لینا چاہتا تھا۔۔۔اپنا غصہ وہ نکال چکا تھا رحمت صاحب اسے پہلے ہی کہہ چکے تھے ان سب کی سزا قانون دے گا۔۔۔۔وہ صرف ان سے

اپنی ماوٰی کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔۔۔جو ازیت اسے ملی وہی ازیت انھیں بھی دینا چاہتا تھا۔۔۔ایک نظر ان کہ تڑپتے وجود پہ ڈال کہ وہ باہر نکل جاتا ہے۔۔۔۔

❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

صبح کا سورج آہستہ آہستہ نکلنا شروع ہو چکا تھا۔۔۔ازلان سارے کام ختم کر کے ہسپتال میں داخل ہوتا ہے وہ ماوٰی کہ ہوش میں آنے سے پہلے پہلے سب ختم کر دینا چاہتا تھا۔۔۔تاکہ باقی سارا وقت اسکا ہو۔۔۔

کہ پاس پہنچا ہی تھا کہ اسے ماوٰی کہ چیخنے چلانے کی آوازیں ICU ابھی وہ چلتا آتی ہے ماوٰی کہ ساتھ خانم اور عین کی آوازیں بھی شامل تھی جو اسے روک رہے تھے۔۔۔وک بنا دیر لگائے اندر بھاگتا ہے۔۔۔۔

نہیں چھوڑو میں نہیں ازلاان جی کو بلاو مجھے ان کہ پاس جانا ہے اپیاااا کہاں ہیں آپ۔۔۔اہھھل

ماؤی پاگلوں کی طرح چلا رہی تھی خود کو بچانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ڈاکٹر اور عین سب وہاں موجود تھے لیکن وہ کسی کہ قابو نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔3 دن سے جو وہ اپنے کمزور وجود کہ ساتھ نہ کر سکی تھی اب تھوری طاقت آتے وہ بس جانا چاہتی تھی۔۔۔۔۔اس قید سے اسے ابھی تک لگ رہا تھا وہ ان لوگوں کی پاس ہے۔۔۔

میرا چندا میں تمھاری اپیاااہی ہوں۔۔۔۔

عین اسکا چہرہ ہاتھوں میں پکڑے بولتی ہے۔ لیکن وہ سن ہی کہاں رہی ہوتی ہے۔۔۔۔بس چیختے ہاتھ چلا رہی ہوتی ایک ہاتھ عین کو لگتا ہے جس پہ وہ گرنے لگتی ہے لیکن حاثم سہارا دیتا ہے۔۔۔۔ازلان اندر آتا ساری صورت حال سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

پیچھے میرے پاس نہیں آواز لاااان جی اپیا آ جائیں۔۔یہ مار رہے ہیں مجھے۔۔۔۔

وہ بیڈ پہ سیمٹ کہ پکار رہی ہوتی ہے ان دونوں کو جو سامنے ہی اس کہ کھرے تھے

۔۔۔۔۔۔ازلان بنا دیر کیے اسکے پاس بیٹھاتا ہے۔۔۔۔

ماوی میں آگیا۔۔۔

نہیں دوررررردوررررر میرے پاس نہیں آنا۔۔۔۔

وہ بند آنکھوں سے اسے دور کرتی ہے۔۔۔۔اپنے پاس آنے سے روکتی ہے۔۔۔۔

ماوی میں ازلان تمھارا ازلان۔۔۔۔

ازلان ایک کوشش کرتا ہے اسے بہلانے کی لیکن وہ ابھی خواب کی سی کیفیت میں

ہوتی ہے۔۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

نہیییییییییی بچاووووووازلان جیی

وہ کان پہ ہاتھ رکھتی چینختی ہے جیسے اپنی ہی آوازوں سے پیچھا چھڑوانا چاہتی ہو۔۔۔۔ازلان اسکی چینخ پہ تڑپ کہ اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ پھر ہاتھ پاوں چلانے لگ جاتی ہے۔۔۔۔۔

نرس انجیکشن لاو۔۔۔

اسکی حالت دیکھ ڈاکٹر انجیکش منگواتا ہے۔۔۔ازلان دونوں گوٹھنے بیڈ پہ رکھتا اس پہ جھکتا ہے۔۔۔۔وہ اسکہ جھکنے پہ مکمل اس کے حصار می. آجاتی ہے۔۔

ماوی میری جان میں ہوں یہاں۔۔دیکھو۔

اسکی بنا سنے ماوی ہاتھ پاوں چلاتی ہے جو اسکے پیٹ اور سینے پہ پڑتے ہیں۔وہ تڑپتی نظروں سے اسکی حالت دیکھ رہا ہوتا ہے جو نیم پاگل لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ازلان جی کہاں ہیں آپ۔۔۔۔مجھے لے جائیں۔۔۔۔

اس کہ پکارنے پہ وہ اسکا بازو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ بنا اسے دیکھے خود کو چھوڑواتی ہے۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔

کافی وقت وہ اسکی کوشش دیکھتا ضبط کھوتا وہ ایک تھپڑ اس کہ چہرے پہ مارتا ہے

ماؤی ہوش میں آو یہ میں ہوں ازلان۔۔۔۔ تمھارا ازلان۔۔۔۔ میری جان تم محفوظ ہو میرے پاس ہو تم۔۔۔۔۔

تھپڑ پہ وہ ساکت ہوتی نظر اٹھا کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔ اور اپنے ہوش کھوتی اسکہ کندھے پہ گر جاتی ہے۔۔۔۔۔۔

وہ ایک گہری سانس لے کہ رہ جاتا ہے۔۔۔۔۔ آرام سے اسے بیڈ پہ لیٹا کہ اپنا سر تھام کہ بیڈ سے اترتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایسا ہو جاتا ہے۔۔۔۔وہ ابھی خواب کہ کیفیت سے جاگی تھی۔۔۔لیکن جو بھی ان کہ ساتھ ہوا وہ کافی گہرا صدمہ ان کہ دماغ میں چھوڑ گیا ہے۔۔۔۔۔اس لیے تھوری مشکل ہو گئ۔۔۔آپ ان کو کسی نفسیات کی ڈاکٹر کو دیکھائیں گے تو یہ بہتر ہو جائیں گی۔۔۔۔

ڈاکٹر انھیں سارے بات بتاتے باہر نکل جاتے ہیں۔۔۔وہاں سب اس تھوری سی دیر میں تھک چکے تھے۔۔۔۔

موم آپ اور بھابھی گھر جائیں میں ہوں اس کہ پاس حاثم بھائی آپ انہیں لے جائیں۔۔۔

وہ ان تینوں کو کہتا خود وہاں رکھے سنگل صوفے پہ گر جاتا ہے۔۔۔۔۔نیند سے اب آنکھیں جلنے لگ گئ تھی۔۔۔۔وہ سب بنا کچھ کہے چلے جاتے ہیں کیونکہ وہ جانتے تھے۔۔وہ اب وہاں سے ماوی کہ بنا ہلے گا بھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔حاثم اس کہ لیے ناشتہ بھیجوا دیتا ہے کینٹین سے جسے وہ آرام سے کھا لیتا ہے۔۔۔۔۔

ناشتہ کرتے اس کی نظر ماوی پہ جاتی ہے۔۔۔وہ اسے نظروں میں لیے صوفے پہ سر رکھتا آنکھ بند کرتا نیند کی وادیوں میں کھو جاتا ہے۔۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ازلان کو ناشتہ وغیرہ کروادے۔۔۔ایسے ہی بھوکا پیاسہ پھیر رہا ہے۔۔۔۔

خانم کار کی طرف جاتے حاثم سے کہتی ہے۔۔۔

موم میں نے ناشتہ اسے دے دیا ہے اور سختی سے اسے ناشتہ کرنے کا بھی کہا ہے آپ پریشان نہ ہوئیں۔۔۔وہ سمجھدار ہے۔۔۔

ہاں وہ تو ہے ہی سمجھدار۔۔۔پتا نہیں بیوی کیسے اسے بے وقوف مل گئ۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ایک افسوس بھری گہری سانس لیتی ہے ماوی کی عقل پہ۔۔ان کہ ساتھ چلتی عین ایک دم خانم کو دیکھتی ہے لیکن ان کہ لہجے میں کسی قسم کا تنظ نہیں تھا۔۔۔۔

لیکن جو بھی کہو دل لگا کہ رکھتی ہے۔۔اس کہ آجانے سے مجھے حریم کی کمی محسوس نہیں ہو گی۔۔۔

وہ دل سے مسکراتی ہے۔۔۔عین بھی مسکراجاتی ہے۔۔۔۔۔

عین

وہ کار کا دروازہ خانم کہ لیے کھولتا ہے۔۔۔۔جب پیچھے سے حاشر کی آواز پہ موڑتا ہے۔۔۔۔۔عین بھی موڑتی ہے۔۔۔

اسے دیکھ عین کہ چہرے پہ ناگواری آجاتی ہے۔۔۔

مجھے بات کرنی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاشر کہ کہنے پہ وہ ایک نظر حاثم کو دیکھتی ہے جو سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔۔

موم میں آتی ہوں۔۔۔۔

وہ خانم کو کہتی حاشر کہ پاس جاتی ہے۔۔۔جو ایمان کہ ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔حاشم وہی کار سے ٹیک لگا کہ کھڑا ہو جاتا ہے۔۔۔۔

کیا بات ہے بولیں۔۔۔

وہ اپنی مدھم آواز میں بولتی ایک نظر اسکے ساتھ کھڑی ایمان کو دیکھتی ہے

مجھے معافی مانگنی تھی۔۔۔۔

ایمان اسکا ہاتھ پکڑتی ہے تو وہ بولنا شروع کرتا ہے۔۔۔

کس بات کے لیے۔۔۔عین انجان بنتی ہے۔۔۔

تمھاری امی کا قتل کرنے کہ لیے، تمھاری عزت کا سودا کرنے کہ۔لیے، تمھاری بہن کو اس مقام تک پہنچانے کے لیے۔۔۔۔تم جو سزا دینا چاہو دے دو میں کچھ نہیں کہوں گا اگر تم مجھے پھانسی دلوانا چاہتی ہو تو بھی مجھے قبول ہے۔۔۔۔نا جانے

www.novelsclubb.com

میں کیوں بہک گیا تھا اور یہ سب گناہ پہ گناہ کرتا چلا گیا۔۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔

وہ شرمندہ ہوتا ہے۔۔۔عین اسکہ جھکے سر کو دیکھتی ہے۔۔۔

حاشر عالم تم نے جو کیا سو کیا اگر میں ان سب کی سزا دینے چلوں نہ تو تمھاری ایک زندگی بھی کم پڑ جائے۔۔۔۔بہر حال تم نے جو کیا وہ تمھارا ظرف تھا۔۔۔میری ماں نے ہمیشہ مجھے معاف کرنا سیکھایا ہے۔۔۔۔اس لیے میں نے تمھیں اپنی ماں کا قتل معاف کیا۔۔۔

کہیں نہ کہیں وہ سب میری زندگی میری قسمت کا حصہ تھا۔۔۔اگر تم میری زندگی میں نہ آتے تو حاشم خان میری زندگی میں نہ آتا۔۔۔،ازلان خان،ماوی کی زندگی میں نہ آتا۔۔۔۔یہ سب قسمت کا کھیل سمجھ کہ تمھیں معاف کیا کیونکہ تم اپنے کیے پر شرمندہ ہو اور جب تمھیں احساس ہو گیا تو پھر میرے کچھ کہنے کا جواز ہی نہیں بنتا۔۔۔جاو خوش رہو۔۔۔اپنی زندگی میں۔۔۔۔

وہ تلخ لمحے یاد کرتے اسکی خود کی آنکھوں می. آنسو آجاتے ہین۔۔۔اور وہ بنارو کے پلٹ جاتی ہے۔۔۔اپنے پیچھے ایمان اور حاشر دونوں کی شکریہ کی آواز سنتے وہ جلدی سے کار میں بیٹھتی ہے۔۔۔اسکے کار میں بیٹھتے حاثم بھی ایک نظر انھیں دیکھ کار میں بیٹھتا ہے۔۔۔

♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥♥

ایک تھکا دینے والے دن کہ بعد گھر آتے خانم اپنے کمرے میں سونے چلی جاتی ہے۔۔۔حاثم اور عین اپنے روم میں آتے ہیں۔۔کمرے میں قدم رکھتے ایک سکون سا ملتا ہے دونوں کو ساری ٹینشن ختم ہو گئ تھی ماوٰی ازلان کہ پاس تھی اب انھیں کوئی فکر نہیں رہی تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

عین بیڈ پہ بیٹھتی اپنا پاوں اوپر کرتے دباتی ہے۔۔۔۔حاثم اپنے پاوں جوتوں سے آزار کرتا اسے دیکھتا ہے۔۔۔

کیا ہوا پاوں دکھ رہے ہیں۔۔۔

وہ اٹھ کہ اسکے پاس آتا ہے۔۔۔

جی بس اتنے وقت سے کھرے کھرے تو درد ہو رہی۔۔۔

وہ پاوں دباتے اسے جواب دیتی ہے۔۔۔

گرم پانی منگواتا ہوں اس میں رکھو کچھ وقت ساری تھکن اتر جائے گی۔۔۔

حاثم اٹھنے لگتا ہے وہ اسکا بازو پکڑ لیتی ہے۔۔۔۔

نہیں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔ تھوری دیر سو جاؤں گی تو ہو جائے گا سہی۔۔۔

حاثم اسے گھورتا ہے۔۔۔

میں لا رہا ہوں۔۔۔ورنہ یہی درد بعد میں پورے جسم میں ہو گی۔۔۔رو کو۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم اسے کہتا باہر نکل جاتا ہے۔۔۔اور وہ محبت سے اسے دیکھتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔کچھ وقت بعد وہ ایک بالٹی میں پانی لیتا اسکے پاس آتا عین کہ پاوں کہ پاس رکھ دیتا ہے۔۔۔۔۔

اس میں پاوں ڈالو۔۔۔۔

عین اسے دیکھتی بالٹی میں پاوِں ڈالتی ہے۔۔۔۔پھر وہ جھک کہ اسکے پائنچے اوپر کرتا ہے۔۔۔۔اسکے چہرے پہ اپنے لیے فکر دیکھ وہ مسکرا جاتی ہے جو اپنا درد بھولے عین کی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا۔۔۔عین کی آنکھیں آنسو سے بھر جاتی ہے۔۔۔

ہاں اب تھوری دیر ایسے ہی بیٹھو میں فریش ہو کہ آتا ہوں۔۔۔

وہ کہتا اٹھنے لگتا ہے جب اسے روتا دیکھ گھبرا جاتا ہے۔۔۔

کیا ہوا زیادہ گرم ہے پانی یا زیادہ درد ہو رہا ہے۔۔۔

وہ اسکا چہرہ ہاتھ میں تھامیں پوچھتا ہے۔۔۔۔عین نم آنکھوں سے نہ میں سر ہلاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر میری شہزادی رو کیوں رہی ہے۔۔۔

وہ اتنے پیار سے پوچھتا ہے کہ عین کو رونا آجاتا ہے۔۔۔اور وہ پھوٹ پھوٹ کہ رونا شروع کر دیتی ہے۔۔۔حاثم تو گھبرا جاتا ہے۔۔۔۔

عین۔۔۔

آپ اتنے اچھے کیوں ہیں حاثم۔۔۔۔

وہ ابھی کچھ پوچھتا عین خود بول دیتی ہے۔۔۔۔تو اسکی بات سمجھ وہ مسکراتا ہے۔۔۔۔

تو تم اس لیے رو رہی ہو کہ میں اچھا ہوں۔۔۔دوسروں کی بیویاں اس لیے روتی کہ ان کہ شوہر اچھے نہیں اور تم اس لیے رو رہی کہ تمھارا شوہر اچھا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اب ریلکیس سا اس کہ ساتھ ہی بیٹھ جاتا ہے۔۔۔۔

آپ بہت اچھے ہیں حاثم۔۔اور میں بہت بری ہوں۔۔۔آپ۔ہر قدم پہ میرے ساتھ ہوتے ہیں چاہیے وہ حاشر عالم سے بچانا ہو ماوی کو تلاش کرنا بنا کسی شکوا شکایت کہ آپ سب کرتے ہیں۔اور میں، میں آپ سے ہمیشہ دور رہتی ہوں۔۔آپ کو اپکے حق سے محروم رکھتی ہوں۔۔۔آپ کو تنگ کرتی ہوں۔۔۔

وہ روتی بولتی ہے حاثم آرام سے اسے اپنے ساتھ لگاتا اسکا سر تھپکتا ہے۔۔۔

اس معاملے میں تم واقعی ظالم ہو۔۔۔۔۔لیکن پھر بھی

I love you darling...

وہ بولتا اسکا ماتھا چومتا ہے۔۔۔

پتا ہے حاثم میں نے ماوی کہ لیے ہمشہ یہ دعا کی تھی کہ اسے ایسا انسان ملے جو اسکی قدر کرئے اس سے بے انتہا محبت کرئے۔۔۔میں نے اور امی نے کبھی اسے ڈانٹا نہیں تھا بابا کو وہ کبھی دیکھ نہیں سکی تھی۔۔۔۔اسکی کل۔کائنات میں اور امی

تھے۔۔۔ چھوٹی ہونے کی وجہ سے وہ سارے لاڈ مجھ سے اٹھواتی تھی۔۔۔اور مجھے بہت خوشی ہوتی تھی۔۔۔ لیکن یقین کریں جو عائیں مانگی تھی میں نے ماوی کہ شوہر کی،ازلان اس سے بھی بھر کہ ہے۔۔۔۔۔

جیسے وہ ماوی کی فکر کرتا ہے۔۔۔اسکا خیال کرتا ہے بچوں کی طرح رکھتا ہے۔۔۔اسکی محبت پہ اب مجھے کوئی شک نہیں بے شک اللہ بہتر کرنے والا ہے میں اس کی طرف سے بلکل بے فکر ہو گئی ہوں۔۔۔۔۔۔۔اسکو وہاں چھوڑتے میں بہت ڈر گئی تھی۔۔۔ لیکن اللہ نے اسے تنہا نہیں چھوڑا سے ایک ایسے انسان سے ملوا دیا جو ہر لحاظ سے اس کہ لیے پرفیکٹ ہے۔۔

اور میں۔۔۔میں کیا محبت نہیں کرتا تم سے کیا میں پرفیکٹ نہیں ہوں۔۔۔

حاثم ازلان کی تعریفوں پہ ناک چڑھا کہ بولتا ہے۔۔۔

آپ تو میرے لیے اللہ کا تحفہ ہیں۔۔۔آپ کو پا کہ میں خود کو بہت خوشقسمت سمجھتی ہوں۔۔

حاثم مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

افففف اللہ لڑکی باتوں میں لگا دیا مجھے فریش ہونا تھا۔۔۔پھر ایک چکر آفیس کا بھی لگانا تھا۔۔۔تم۔سو جاو اوکے۔۔۔

وہ۔اٹھتا اپنا تولیہ گردن میں ڈالتا اسے کہتا واشروم کی طرف جاتا ہے۔۔۔۔۔

حاثم۔۔۔۔

عین کی پکار پہ وہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اب میں یہ دوریاں ختم کرنا چاہتی ہوں۔۔۔

اس کی بات پہ حاثم کی مسکراہٹ گہری ہوتی ہے۔۔۔اور وہ شرما کہ چادر میں چھپ جاتی ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤

شام میں کہیں جا کہ ماوی کو ہوش آتا ہے وہ کچھ پل چھت کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

کمرے میں بلکل خاموشی کا راج تھا ازلان سامنے ہی صوفے پہ سو رہا تھا۔۔وہ اپنی ساتھ ہوئے حادثے کو سوچ ایک دم ڈر کہ اٹھ جاتی ہے خوف سے اوپر نیچے دیکھتی ہے اپنا ہاتھ دیکھتی ہے جس پہ پٹی بندھی تھی۔۔۔وہ۔ ہسپتال میں تھی۔ سامنے صوفے پہ لیٹے ازلان پہ نظر پڑتے وہ کچھ پل غائب دماغی سے اسے دیکھ سمجھنے کی کوشش کرتی ہے۔۔

یہ تو ازلان جی ہیں۔۔

وہ اسے پہچانتی خوشی سے بیڈ سے اتر کہ اس کہ پاس جاتی ہے۔۔۔ایک انگلی لگا کہ اسے چھو کہ دیکھتی اس کہ اصل میں وہاں ہونے کی تصدیق کرتی ہے۔۔۔اور یہ تصدیق ہوتے ہی وہ اسکی گود میں بیٹھتے اسکے سینے سے لگتی رو پڑتی ہے۔۔۔ازلان کچی نیند میں اسکے اچانک حملے پہ ہڑبڑا کہ اٹھتا ہے۔۔۔اسے اپنے پاس دیکھ وہ

حیران ہوتا اس کہ گرد بازوں کا حصار بناتا ہے۔۔۔دل و دماغ کو سکون سا ملتا اسکے پاس آنے پہ۔۔۔۔

ماوی ! میری جان

ازلان جی۔۔مجھے بچالیں۔۔

وہ اس کہ سینے میں چھپتی ہے۔۔۔وہ اسکا ڈر سمجھ کہ اسکی کمر سہلاتا ہے۔۔۔

بس میری جان میں ہوں نہ اب کچھ نہیں ہونے دوں گا۔۔۔

ازلان جی میں نے آپ کو بہت یاد کیا۔۔۔مجھے وہ لوگ لے گئے تھے اور مجھے مارا بھی اس انٹی نے یہ دیکھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنا بازو اسکہ آگے کرتی ہے۔۔۔جہاں جگہ جگہ داغے جانے کہ نشان بنے تھے

۔۔۔۔

ان نشانوں کو دیکھ اسے دوبارہ سے غصہ آنے لگتا ہے۔۔۔۔وہ اسکے چہرے کو تھامتا ہے۔۔۔۔

تمھارلیے کتنا تڑپا ہوں اندازہ نہیں ہے تمھیں۔۔۔۔

یہ تمھارے ایک ایک نشان میرا دل چھلنی کر رہے ہیں۔۔

وہ اسکے چہرے کو تھامیں ضبط سے بولتا ہے۔۔۔۔

ازلان جی میں نے آپ کی بات نہیں مانی اللہ نے مجھے سزا دی ہے اس لیے میں اب ہمیشہ آپ کی بات مانوں گی۔۔۔۔آپ کہیں گے نہ ماؤی یہ نہیں کرنا میں نہیں کروں گی۔۔۔

وہ ایک عزم سے بولتی ہے ازلان اتنے وقت میں پہلی بات کھل کہ مسکراتا ہے۔۔۔۔

پکا۔۔۔؟وہ تصدیق چاہتا تھا۔۔۔۔

پکاااوالا پرومس

وہ زور سے سر ہاں میں ہلا کہ تصدیق کرتی اس کہ سینے سے لگ جاتی ہے۔۔۔۔اب وہ ازلان کہ ساتھ تھی اسے کوئی ڈر خوف نہیں تھا۔۔۔اسکا محافظ اسکہ پاس تھا۔۔

سب کہاں ہیں ازلان جی۔۔۔۔

وہ وہاں کسی کو نہ دیکھ پوچھتی ہے۔۔۔۔

سب گھر میں ہیں ابھی کچھ وقت تک آئیں گے۔۔۔۔۔بہت پریشان ہو گئے تھے سب تمھارے لیے۔۔۔

سچ میں

www.novelsclubb.com

وہ اسکے بال سمیٹتا ہے۔۔اسکے "سچ میں" کہنے پہ مسکراتا ہے۔۔۔۔۔مطلب اسے خوشی ہوئی سب کو پریشان کر کہ

پاگل۔۔۔وہ اسکے ماتھے کو تھپکتا اسکے بال سمیٹ کہ وہ اسے دیکھتا ہے۔۔۔

۔۔۔۔وہ اپنے اللہ کا لاکھ شکر ادا کرتا تب بھی کم۔ تھا۔۔۔ماؤی کہ ساتھ کچھ برا نہیں ہوا تھا۔۔۔اللہ نے اسکی عزت کو محفوظ رکھا تھا اسکی معصومیت کو تباہ نہیں کیا تھا۔۔۔ہاں مشکل وقت آیا تھا اور چلا بھی گیا تھا۔۔۔اب وہ تھا اور اس کی ماؤی جس کا اسے ہمیشہ خیال رکھنا تھا۔۔۔۔۔

وہ اسکا ماتھا چومتا ہے۔۔۔۔

ازلان جی بھوک لگی ہے۔۔۔۔

ازلان کا ساتھ ملتے ہی اسے بھوک کا احساس ہوتا ہے۔۔

ابھی لاتا ہوں پھر دونوں مل کہ کھائیں گے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ جلدی سے کھڑا ہوتا ہے۔۔۔۔

میں بھی چلوں گی۔۔۔

آجاو۔۔۔۔وہ۔اسے بازوں کہ حصار میں لیتا باہر نکلتا ہے۔۔۔۔

😍😍😍😍😍😍😍😍😍😍😍😍

تم چپ کرو۔۔۔

وہ اسکے بازو پہ ایک مکا مارتی ہے جو کب سے اسے ڈانٹے جا رہا تھا۔۔۔دونوں اس وقت ڈاکٹر کے کلینک میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

زیادہ نہ برے ہونے کا رعب نہ جمایا کرو۔۔۔

ادب خان اپنا بازو سہلاتا اسے بولتا ہے۔۔۔جس پہ وہ غصے میں آ جاتی ہے۔۔۔۔

اچھا میں رعب جما رہی۔۔۔جو خود کب سے۔مجھے ڈانٹ رہے اب اتنے ٹینشن کا محول تھا ہو گی طبعت خراب جان بوجھ کہ کون بیمار ہوتا ہے۔۔۔۔

امبر اسے گھورتی بولتی ہے۔۔ڈاکٹر کہ اندر آتے دونوں چپ ہوتے ہیں۔۔ڈاکٹر مسکراتی انھیں دیکھتی ہے۔۔۔

یہ لیں امبر آپکی رپورٹس آگئی ہیں۔۔۔۔جو میرا اندازہ تھا وہ بلکل سہی تھا۔۔ مسٹر ادب خان آپ پاپا بننے والے ہیں۔۔۔۔

ڈاکٹر کی بات پہ ادب خان حیران ہوتا ہے۔۔۔اور پھر خوش ہوتا امبر کو دیکھتا ہے جو حیرت سے منہ کھولے ڈاکٹر کو دیکھ رہی ہوتی ہے۔۔۔

ایک منٹ کیا کہا آپ نے ڈاکٹر۔۔۔۔

امبر دوبارہ پوچھتی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر مسکرا جاتی ہے ایسے ریکشن وہ اکثر دیکھا کرتی تھی۔۔۔

آپ ماں کہ رتبے پہ فائز ہونے والی ہیں مسز خان۔۔۔

یہ سنتے امبر سکون سے سر چیر سے لگا لیتی ہے۔۔۔۔ڈاکٹر اور ادب خان اسکا ریکشن سمجھنے کی کوشش کرتے ہی۔۔وہ ایک دم۔سے اٹھتی ہے سجدے میں گر جاتی ہے۔۔ڈاکٹر اور ادب خان دونوں حیران ہوتے ہیں۔۔۔

امبر رر کیا کر رہی ہو۔۔۔

ادب خان اسے اٹھاتا ہے۔۔۔انھیں لگتا وہ گر گئی ہے۔۔۔

ابیبی میں ممماں ن بننے والی میں، تم نے سنا میں ماں س بننے والی ہوں۔۔۔یا اللہ مجھے سمجھ نہیں آ رہی میں کیسے شکر ادا کروں کیسے۔۔۔اتنی بری خوشی ابی مجھے لگتا ہے میں خوشی سے پاگل ہو جاوں گی۔۔۔

خوشی سے اسکی زبان لڑکھرا جاتی ہے۔۔۔۔

وہ واقعی خوش تھی۔۔۔۔ڈاکٹر اسکے ریکشن پہ مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔وہ سمجھ رہی تھی ادب خان ڈاکٹر کہ سامنے کچھ نہیں کہ رہا تھا۔۔۔اس لیے وہ اٹھ جاتی ہیں۔۔۔

آپ دونوں بات کریں میں ابھی راونڈ لگا کہ آتی ہوں۔۔۔۔

ڈاکٹر کہ جاتے ادب خان اسے سینے سے لگاتا چٹاچٹ اسکا منہ چوم ڈالتا ہے۔۔۔

شکریہ امبر۔۔۔وہ اسکا شکریہ ادا کرتا۔۔۔امبر اپنی بھیگے چہرے کو اٹھا کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔

شکریہ تمھارا ابی میں کیا تھی پہلے کے نی تاریک زندگی تھی میری۔۔۔۔تمھارے آنے سے سب بدل گیا میں بدل۔گئ،میرے حالات بدل گئے۔۔۔۔ساری امیدیں چھوڑ چکی تھی میں مجھے نہیں لاگا تھا میں کبھی ایک نارمل زندگی گزار سکوں گی جہاں میرا شوہر ہو گا میرا بچہ ہو گا۔۔۔۔یہ ہمارا بچہ ہے ابی ہمارا تمھارا اور میرا ۔۔۔۔میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں۔۔۔۔میری زندگی کو خوشگوار بنانے کہ لیے شکریہ ابی۔۔۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کہ چومتی آنکھوں سے لگا لیتی ہے۔۔۔ادب خان اس کہ عمل پہ سرشار ہو جاتا اسے سینے سے لگاتا ہے۔۔۔۔

سب کی زندگی بہتر ہو گئ تھی۔۔۔۔ایک حادثے نے سب کی زندگی کو ایک نیا موڑ دیا تھا۔۔ان کہ اصل کہ پاس پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔۔

امبر کی زندگی کو نیا رخ ملا تھا۔۔۔جس کو اسکی فیملی بھول چکی تھی اب وہ اپنی فیملی شروع کرنے جا رہی تھی۔۔۔۔۔۔

حاشر کی بگری زندگی کو سنوارنے کہ لیے ایمان کو بھیجا گیا تھا۔۔۔

جیسے عین کو حاشر عالم سے بچا کہ حاثم نے اپنی محبت سے روشناس کروایا تھا۔۔۔تو دوسری طرف ماوی کی حفاظت ازلان نے کی تھی۔اسکی معصومیت کو قائم رکھا تھا۔۔۔اس نے اسے بدلہ نہیں تھا بلکہ اسکی نادانیوں میں ہی خود کا سکون ڈھونڈھ لیا تھا۔۔۔۔سب اپنی زندگیوں میں مطمئن ہو گئے تھے۔۔۔۔

دوسری طرف رضیہ بیگم اور عدنان معزور ہو گئے تھے ایک ایک ٹانگ میں زہر پھیلنے سے انکی ٹانگ کاٹ دی گئی تھی۔۔۔اور لڑکیوں کی کیڈنیپینگ اور قتل کہ۔الزام میں انھیں پھانسی کی سزا سنائی گئی تھی۔۔جو 2 مہینے بعد دی جانی تھی۔۔۔ازلان نے بس انھیں اتنے میں ہی نہیں چھوڑا تھا رضیہ کہ کوٹھے کو آگ

لگا کہ اپنے اندر کی آگ کو بجھایا تھا۔۔۔وہاں موجود لڑکیوں کو این جی او کہ حوالے کر دیا تھا۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

3 سال بعد۔۔۔۔

وہ جانماز پہ سجدے میں گرا روئے جا رہا تھا اس کی سسکیاں سے پورا کمرا گونج رہا تھا۔۔

یا اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔میں تیرا بہت گناہگار بندا ہوں۔۔۔

وہ پھر سجدے میں ہزاروں دفع بولا جملہ بولتا ہے۔۔۔اسے اس کہ علاوہ کوئی الفاظ نہیں مل رہے تھے۔۔سارے الفاظ دم توڑ جاتے اور وہ پھر رونا شروع کر جاتا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ایمان آرام آرام سے چلتی روم میں آتی ہے۔۔۔جب اسے سجدے میں گرا دیکھ اسکے پاس آتی حاشر کہ کندھے پہ ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔۔

وہ ایک دم اٹھتا ہے۔۔اور اسے دیکھتا ہے جو اسکے پاس کھری تھی۔۔۔۔اسکا ساتواں مہینہ چل رہا تھا۔۔۔اور ڈاکٹر نے انھیں بتا دیا تھا کہ ان کی بیٹی ہو گی۔۔۔تب سے وہ بے چین تھا۔۔۔۔وہ مکافات عمل سے ڈر گیا تھا۔۔۔۔وہ اپنی بیٹی کہ لیے اللہ سے فریاد کر رہا تھا۔۔۔۔کہ اسکا کیا اسکی بیٹی کہ سامنے نہ آئے۔۔۔۔گناہ چھوڑ دیا تھا لیکن پچھتاوا جان نہیں چھوڑ رہا تھا اسکا۔۔۔

یار تم کھری کیوں ہو بیٹھو۔۔۔میں آتا ہوں دعا مانگ کہ۔۔۔

وہ گہری سانس لیتی بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔حاشر دعا پوری کرتا اسکے پاس آتا ہے۔۔۔۔

آپ پریشان نہ ہوں حاشر اللہ کبھی اپنے بندوں کہ ساتھ ناانصافی نہیں کرتا آپ کی ندامت کا ایک آنسو بھی کافی ہے آپکی معافی کہ لیے۔۔۔۔اور اگر وہ آپ کی بیٹی

ہے تو میری بھی ہے۔۔۔اور اللہ نے آج تک مجھے رسوا نہیں ہونے دیا اور مجھے یقین ہے وہ ہمیں کبھی ہمارے اولاد کا غم نہیں دے گا۔۔۔۔۔بس اس کی ذات پہ یقین رکھیں۔۔۔۔باقی ہماری بیٹی کی قسمت۔۔۔۔

ایمان اسے سمجھاتی ہے۔۔۔۔۔

اس لیے تو ابھی سے دعا کر رہا ہوں تاکہ اللہ اسکی قسمت دنیا میں بھیجنے سے پہلے سنوار دے اسکی قسمت میں کوئی دکھ نہ ہو کوئی سزا کوئی آزمائش نہ ہو۔۔۔

وہ کسی معصوم بچے کی طرح بتاتا ہے جس پہ ایمان مسکرا جاتی ہے۔۔۔

بے شک اگر ماں باپ اپنے بچوں کی قسمت لکھتے تو ضرور سارے غم مٹا دیتے لیکن آپ یہ نہ بھولیں کہ اللہ اپنے بندوں سے ستر ماؤں سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔۔۔اگر قسمت میں غم، دکھ، پریشانی آتی ہے تو وہ بھی ہمیں کچھ نہ کچھ سکھا کہ سمجھا کہ جاتی ہے۔۔۔۔جیسے رات کہ بعد صبح ہوتی ہے ویسے ہی غموں کہ بعد

خوشیاں بھی آتی ہے۔۔۔۔بس اللہ پہ یقین رکھیں اور شکوا چھوڑ کہ شکر ادا کریں کہ اللہ نے جتنا دیا بہت ہے۔۔۔۔

حاشر اسکا ماتھا چومتا ہے وہی تو تھی ہر پل اسے سمجھانے والی۔۔۔اسے سمجھنے والی وہ اسکی محبت میں بہت بدل گیا تھا وہ کبھی خود بھی حیران ہوتا تھا۔۔۔کہ کیسے یہ ہوا لیکن کچھ معجزے بس ہو جاتے ہیں اللہ نے جس کا دل گناہ سے پھیرنا ہو وہ پھیر دیتا ہے۔۔۔۔

اب آپ جائیں مجھے پاستہ لا کہ دیں آپ کی پاکیزہ کو پاستہ کھانے کی طلب ہو رہی ہے۔۔۔۔

وہ لاڈ سے اسکے کندھے پہ سر رکھتی اس بیٹی کی فرمائش بتاتی ہے جو ابھی دنیا میں آئی نہیں اور فرمائش پہلے ہی شروع کر چکی تھی۔۔۔

حاشر مسکراتا ہے۔۔۔

اچھا میں لے کہ آتا ہوں۔۔۔میری بیٹی کی فرمائش ہے اسکے بابا کیسے نہ پوری کریں۔۔۔ابھی جاتا ہوں۔۔۔تم آرام کرو۔۔۔

مجھے آثار نظر آرہے ہیں کہ ہماری بیٹی کو بگارنے میں سب سے برا ہاتھ آپ کا ہی ہو گا۔۔۔۔

حاشر مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

بلکلل

وہ۔جلدی سے اسکا ماتھا چومتا باہر جاتا۔۔۔۔ایمان مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔اسکی محبت واقعی قابل فخر تھی وہ بدلہ تھا ایسا کہ ایمان کو بھی محبت ہو گئی تھی اس انسان سے۔۔۔۔ان چار سالوں میں اس نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ وہ دل کا کتنا اچھا ہے بس دل۔پہ لگی میل کہ۔اترنے کہ دیر تھی۔۔۔۔۔وہ اب ایک مکمل زندگی گزارنے والے تھے۔۔۔۔۔جہاں خوشیاں ہی خوشیاں ہوں گی۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

ظالم انسان تجھے بلکل شرم نہیں آتی ماں باپ کی لڑائی کرواتے۔۔۔۔

آدب خان اپنے تین سال کہ بیٹے کی ٹانگوں پہ ایک تھپر لگاتا بولتا ہے۔۔۔جس پہ وہ رونا شروع کر دیتا ہے امبر جو کچن میں ابھی اسے باتیں سنا کہ گئی تھی فورا باہر آتی ہے۔۔۔اور ادب خان سانس تک روک لیتا ہے۔۔۔۔

پھر آپ نے اسے مارا۔۔۔یہ آپ اپنے ہاتھ قابو میں کیوں نہیں رکھتے۔۔۔۔میرے بیٹے کو مارتے رہتے ہیں۔۔۔۔

امبر اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھتی ہے۔۔۔۔

اس فتنہ کی ایک آواز پہ تم کیسے بوتل کہ جن کی طرح آجاتی ہو اور میں سو آوازیں بھی دے دوں سنتی نہیں ہو۔۔۔۔

اب وہ۔اپنے بیٹے کو گود میں اٹھا چکی تھی جو خود چلتا اسکے پاس چلا گیا تھا اپنے جلاد باپ سے بچ کہ۔۔۔۔

ایک کپڑے آپ اسے تبدیل نہیں کروا سکتے ہیں ابی۔۔۔

وہ۔اسکے الٹے سیدھے لگے بٹنوں کو دیکھ بولتی ہے۔۔۔۔

وہ خود ہی سیدھا ہوتا نہیں۔۔۔۔ تمھارے پاس ہی سیدھا رہتا ہے میرے پاس تو اسے ناگن ڈانس یاد آجاتا ہے۔۔۔

فتنہ کہیں کا۔۔۔۔

ادب خان اسے گھورتا ہے جو ماں کا ساتھ ملتا ہی چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرے بچے کا نام نہ بگاڑا کریں آپ کتنی دفعہ کہا ہے۔۔۔۔اتنا پیارا نام ہے اسکا عبید امبر اپنے بیٹے کہ بال سوارتی اسے بولتی ہے جس پہ وہ کلس کہ رہ جاتا ہے۔۔۔۔

میری اماں نے بھی برے پیار سے میرا نام رکھا تھا ادب خان تم کیوں بگاڑتی ہو میرا نام۔۔۔اب سے تم بھی مجھے ابی نہیں کہو گی۔۔۔۔

اسکی بات پہ امبر مسکراتی ہے وہ اپنے ہی بیٹے سے جیلس تھا۔۔۔

میں تو آپ کو پیار سے کہتی ہوں نہ۔۔۔

ایک گود میں عبید کو اٹھائے دوسرے ہاتھ سے ادب خان کہ چہرے پہ پیار سے پھیرتی ہے اسے مکھن لگاتی ہے۔۔۔۔۔جس پہ وہ پگھلتا اسکے کندھے پہ سر رکھتا ہے۔۔۔

مما۔۔پاپا نے کہا میں لڑائی کرواتا ہوں آپ دونوں کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

عبید منہ سے انگوٹھا نکالتا اپنے ہی باپ کی شکایت لگاتا ہے جس پہ آنکھیں پھاڑ اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

کتنا جھوٹا ہو گیا ہے یہ۔۔۔۔توبہ توبہ

ادب خان دونوں کانوں کا ہاتھ لگاتا ہے۔۔۔امبر اسے گھورتی رہ جاتی ہے۔۔۔۔

آپ نے کہا ہو گا ورنہ وہ یہ بات نہیں بولتا۔۔۔میرا بچہ جھوٹ نہیں بولتا۔۔۔اب آپ اسے سمبھالیں میں کھانا دیکھ لوں۔۔۔۔

وہ دوبارہ اسے پکارا تی ہے۔۔۔جسے وہ گود میں اٹھالیتا ہے۔۔۔امبر کہ جاتے وہ عبید کو گھورتا اسکی ٹانگ پہ دوبارہ ایک تھپر لگاتا ہے۔۔۔ابھی وہ چلاتا ادب خان اسکے منہ پہ ہاتھ رکھ دیتا ہے۔۔۔۔

ماما کہ لاڈلے چپ کر۔۔۔دیکھ میری بیٹی آئے گی نہ تو تجھے بتاوں گا اور تیری اماں کو بھی۔۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کو سوچتا ہے جس کا نام و نشان تک نہیں تھا دنیا میں۔۔۔

میری سسرڑ۔۔

عبید بیٹی کی بات پہ پوچھتا ہے۔۔۔آدب خان اسکے شرٹ کہ بٹن ٹھیک کرتا مسکراتے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔

تجھے بھی بہن چاہیے نہ۔۔۔۔

عبید جلدی سر ہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔۔وہ بھی ایک بہن چاہتا تھا۔۔۔۔

بس پھر رات میں جلدی سو جایا کر۔۔۔۔تاکہ تمھاری بہن کو اللہ سے مانگ سکے ہم ٹھیک ہے۔۔۔۔

عبید جلدی سے سر ہاں میں ہلاتا اپنی رضامندی دیتا ہے۔۔۔۔آدب خان اسکا منہ چٹاچٹ چوم جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

میرا شہزادہ بیٹا۔۔

امبر جو کمرے میں آرہی تھی اسکی ساری باتیں سن چکی تھی وہ افسوس ہی کرتی ہے اس پہ اور مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔اسکی انہیں شرارتوں سے امبر کی زندگی میں خوشیاں

تھی۔۔۔اور دوسرا عبید جس نے ان دونوں کی زندگی کو چار چاند لگا دیے تھے اب ❤️ بس ادب خان کی بیٹی کی خواہش پوری ہو جائے تو فیملی مکمل ہو۔۔۔

❤️(◍•ᴗ•◍)❤️(◍•ᴗ•◍)❤️(◍•ᴗ•◍)❤️(◍•ᴗ•◍)❤️(◍•ᴗ•◍)

عیننن کہاں ہو یار وہاں ہسپتال میں ماوٗی تمھیں بلا رہی ہے۔۔۔۔۔

حاثم جلدی جلدی سیڑیاں چڑھتا اوپر اپنے روم می آتا ہے۔۔۔۔جہاں وہ اپنی گود میں اپنے بیٹے کو لیٹائے دودھ پلا رہی تھی۔۔۔۔

لو ان نواب زادے کو بھوک لگ گئ۔۔۔۔۔

حاثم اسے دیکھ مسکراتا وہی لیٹ جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

حاثم آپ اسے پکڑیں دودھ پلائیں میں تیار ہو کہ آئی ماوٗی کہ پاس بھی جانا ہے نہ ابھی آپریشن تو نہیں شروع ہوا نہ۔۔۔

نہیں ابھی نہیں ہوا۔۔۔جاو جلدی۔۔۔

وہ۔اپنے بیٹے کو گود میں لیٹالیتا ہے۔۔۔۔۔عین واشروم۔میں بھاگتی ہے۔۔۔۔تھوری دیر میں وہ بھی تیار باہر آتی ہے۔۔۔۔۔

؟؟؟چلیں۔۔۔۔

حاثم اسے تیار دیکھ پوچھتا ہے تو وہ سرہاں میں ہلادیتی ہے۔۔۔اور جھک کہ اپنے 9 مہینے کہ بیٹے کو اٹھاتی ہے۔۔۔

آج تو حارث کی بہن آرہی ہے۔۔پھر حارث اور وہ بہت کھیلیں گے۔۔۔۔کتنا مزا آئے گا نہ حاثم۔۔گھر میں رونق ہو جائے گی۔۔۔۔

عین باہر نکلتی پہلے حارث کو بولتی حاثم کو مخاطب کرتی ہے۔۔۔۔۔حاثم بھی اسکے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ویسے تم میرے بچے کو غلط پٹیاں نہ پڑاو ہو سکتا ہے وہ ان فیچر اسکی بہن نہیں میری بہو بن جائے۔۔۔۔۔

عین ایک دم رک کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔جو شرارت بھری نظروں سے دیکھ رہا ہوتا ہے۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ان کہ دماغوں میں یہ سب بھرنے کی۔۔۔۔۔وہ حارث کہ کان پہ ہاتھ رکھتی ہے جیسے وہ سب سمجھتا ہو۔۔۔۔۔حاثم کھل کہ مسکراتا۔۔۔۔

میں بتا رہا ہوں اگر ماؤی کی بیٹی ماؤی جیسی ہوئی معصوم، بھولی تو وہ میری ہی بہو بنے گی۔۔۔اور اگر ازلان کی طرح ہوئی تو پھر میں نہیں بنا رہا اسے اپنی بہو۔۔۔۔

عین منہ کھولے اسے سنتی ہے۔۔۔۔جو بولتا باہر نکل جاتا ہے وہ اپنے ماتھے پہ ہاتھ مارتی اسکے پیچھے جاتا ہے۔۔۔۔

دیکھ لو حارث تمھاری شادی کی پلینگ پہلے ہی ہو گئی ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنے بیٹے سے مخاطب ہوتی ہے جو چلتے چلتے روشنی دیکھ اسے پکڑنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے۔۔۔۔وہ مسکرا جاتی ہے۔۔۔اور دور جاتے حاشم کو دیکھتی ہے جو کار کا دروازہ کھولتا ہے اسکہ لیے۔۔۔۔

وہ واقعی اسے کوئی شہزادہ لگ رہا تھا جو اپنی شہزادی کو عزت دینا جانتا تھا۔۔۔اس کے ساتھ اپنی زندگی کو سوچ وہ مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)❤(◍•ᴗ•◍)

یہ منظر ہسپتال کا تھا۔۔۔جہاں اندر ماوی اس دنیا میں ایک وجود کو لانے والی تھی اور باہر کوریڈور میں ازلان پریشان سا ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔۔۔۔خانم کو اسے گھومتا دیکھ چکر آ گئے تھے اور وہ سر پکڑ کہ بیٹھی تھی۔۔۔۔اس 4 سالوں میں ازلان کا ماوی کی فکر کرنے میں رتی برابر فرق نہیں آیا تھا وہ اس حادثے کہ۔بعد بہت دفعہ ڈری تھی راتوں کو جاگ جاتی اور اسی ڈر کو دیکھ وہ ماوئ کہ قریب گیا تھا اور اپنی قربت میں اسے سب کچھ بھولا گیا تھا۔۔۔۔۔۔

ازلان بیٹھ جایہ نہ ہو میں چکر کھا کہ گری پری ہوں۔۔۔

موم وہ ٹھیک ہو بس میں تو کہتا ہوں رہنے دیتے ہیں بچہ۔۔اسے سوئی لگائیں گے وہ تو ڈرتی ہے نہ۔۔۔۔انجیکشن سے۔۔۔۔

ازلان کو پریشانی میں سمجھ ہی نہیں آتا وہ کتنی بے تکی بات کر گیا تھا۔۔۔۔عین حاثم اپنی مسکراہٹ دباتے ہین اور خانم اور حکمت صاحب تو سر پکڑ کہ بیٹھ ہی جاتی ہے۔۔۔۔

بیٹا جی یہ تو اپنے پہلے سوچنا تھا نہ۔۔۔۔

حکمت صاحب دانت پیس کہ کہتے ہیں تو وہ اور پریشان ہو جاتا ہے۔۔۔

اس حادثے کہ بعد سے ازلان کی زندگی میں صرف ماوٰی ماوٰی تھی۔،ماوٰی یہ کر لو، ماوٰی ایسے نہیں کرو،ماوٰی کا کھانا پینا،پڑھنا لکھنا۔۔ازلان کی زندگی ماوٰی کہ ادھر

گرد ہی گھومتی تھی۔۔۔۔۔ابھی وہ اور پریشان ہوتا جب اندر سے ڈاکٹر باہر آتی ہے جس کہ ہاتھ میں بچی کپڑے میں لپٹی ہوتی ہے۔۔۔

مبارک ہو آپ کو۔۔۔۔

وہ نرس ازلان کو بچی پکڑاتی ہے۔۔۔۔۔۔اور اس وقت وہ سب بھول گیا تھا۔۔۔کہاں ہے کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔اب وہ تھا اور اسکی بیٹی۔۔۔۔۔۔لیکن یہ کیفیت صرف 2 منٹ کی تھی۔۔۔۔

موم یہ تو بلکل ماؤی ہے۔۔۔۔۔میری چھوٹی سی ماؤی۔۔۔

اسکی بات پہ عین اور حاثم کا قہقہ گونجتا ہے اور خانم اور حکمت صاحب سر پکڑ کہ بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

شکل ہی ماؤی کی طرح ہو عقل نہ ہو تو اچھا ہے۔۔۔۔

خانم کی بات پہ ازلان انھیں اگنور کرتا اپنی بیٹی کو دیکھتا ہے جو چھوٹی سی آنکھ کھول کہ اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

موم اسے پکڑیں ماوی کو دیکھوں کہاں ہے وہ۔۔۔درد نہ ہو رہی ہو اسے۔۔۔

ازلان بچی خانم کو پکڑاتا اندر چلا جاتا ہے جہاں ماوی لیٹی تھی تھکی تھکی سی وہ بہت کمزور لگ رہی تھی۔۔۔

ازلان اس کے پاس بیٹھتا اسکے ہاتھ تھام کہ ہونٹوں سے لگاتا ہے۔۔۔

میری جان کیسی ہو۔۔۔۔

وہ ہلکی آنکھیں کھول اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان جی وہ ڈاکٹر مجھے ڈانٹ رہی تھی۔۔۔۔ کہتی بچی سے زیادہ تو ماں رو رہی ہے۔۔۔۔مجھے درد ہو رہی تھی نہ۔۔اس لیے مجھے رونا آگیا۔۔۔

ماوی ازلان کو دیکھ شکایت لگاتی ہے جو کب سے سمبھالے بیٹھی تھی شکایت کو

۔۔۔تو وہ باہر گزارتی ڈاکٹر کو دیکھتا ہے۔۔۔

میری جان اب میں کبھی تمھیں اس درد سے گزارنے کا موقع نہیں دوں گا اب تو

ہماری بیٹی آگئی ہے اور ہم تینوں خوب مزاہ کریں گے

ازلان اسے بہلاتا ہے اور وہ بچی دیکھنے کو بے چین ہو جاتی ہے۔۔۔

مجھے بھی دیکھنا ہے اسے۔۔۔

ابھی تھورے وقت تک ملواتا ہوں۔۔۔

ازلان اسکا ماتھا چومتا ہے۔۔۔خانم اور باقی سب بھی اندر آتے ماوی کو بچی دیتے ہیں

ساتھ مبارک بعد بھی دی جاتی ہے جسے وہ مسکراتے قبول کرتی ہے۔۔۔۔

یہ تو پیاری ہے۔۔۔اپیا کہ حارث سے بھی پیاری ہے۔۔۔

ماوی اسے دیکھ بولتی ہے تو عین گھورتی ہے اسے۔۔

کوئی نہیں میرا حارث بہت پیارا ہے۔۔۔۔

میری بھی۔۔۔ازللللان جی اسکا نام۔۔۔۔

وہ اسکا نام لینے لگی تھی لیکن یاد آتا نام ہی نہیں رکھا۔۔۔ازلان بھی سوچتا ہے۔۔۔

مریم یہ ہماری مریم ہے۔۔۔۔

وہ نام دیتا ہے ماؤی چہک جاتی ہے۔۔۔۔۔

مبارک ہو ازلان تمھیں دو دو بچیاں سمبھالنی ہے۔۔۔ایک تو چلو بری ہو جائے گی۔۔۔لیکن دوسری کی میں کوئی گرائنٹی نہیں دیتی۔۔۔۔

خانم اسکے کندھے پہ ہاتھ رکھتے کہتی ہے جس پہ وہ۔ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

خوشی خوشی مجھے دونوں کی ذمیداری قبول ہے۔۔۔۔

ازلان محبت سے اسے دیکھتا ہے۔۔۔۔جو اسکی زندگی اسکا سکون تھی۔۔۔۔وہ کبھی یہ نہ جان سکا وہ کیوں اس سے محبت کرنے لاگا کیا دیکھا اسے اس میں جو اسے محبت

ہو گی لیکن وہ اسکے لیے سب سے اوپر تھی۔۔۔اپنے دل کہ سب سے اونچلے درجہ پہ اسے بیٹھایا تھا اسنے۔۔۔

کچھ حادثے آپکو زندگی کی ایسی خوشیاں دے جاتے ہیں جس کا آپ کو اندازہ بھی نہیں ہوتا۔۔۔ویسا ہی اس کہانی میں تھا۔۔۔سب ایک حادثہ میں ایک دوسرے سے ملے اور پھر محبت کی کہانیاں بناتے چلے گئے۔۔۔

😍😍😍😍😍))))ختم شد

روکیں کہاں چلیں۔۔۔جانے سے پہلے ایک ماوی اور ازلان کی مریم کہ ساتھ ایک 😁 جھلک تو دیکھ جائیں۔

چپ چپ۔۔۔تم دونوں چپ کر جاو۔۔۔

www.novelsclubb.com

آدھی رات کا وقت تھا اور ازلان جی اس وقت اپنی بیوی اور بیٹی کو چپ کروانے میں مصروف تھے۔۔۔۔جتنا اونچا مریم روتی اسے دیکھ ماوٰی بھی اتنا ہی اونچا روتی جیسے دونوں نے رونے کا مقابلہ۔لگایا ہو۔۔۔

ماوٰی تم۔تو چپ۔کرو اسے میری زبان سمجھ نہیں آرہی تم۔ہی سمجھ لو۔۔۔

ازلان جی یہ اتنا کیوں رو رہی ہے۔۔۔

کیونکہ اسے رونا ہے۔۔۔۔۔

ازلان کو جو سمجھ آتا وہی بول دیتا ہے جب اپنے کمرے کا دروازہ بجتا سنائی دیتا ہے۔۔۔ازلان مریم کو تھپکتا دروازہ کھولتا ہے۔۔۔سامنے عین کو دیکھ وہ پر سکون ہوتا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

ازلان بھائی لائیں اسے مجھے دے دیں۔۔۔ایسے چپ نہیں ہو گی۔۔۔۔

شکریہ بھابھی۔۔۔اسے پلیز آپ چپ کروادیں میں اسکی اماں کو چپ کروا دوں۔۔۔

ازلان تھوڑا سائڈ ہو کہ ماوی کی طرف اشارہ کرتا ہے تو وہ مسکرا جاتی ہے۔۔۔۔

آپ بری بچی دیکھیں میں چھوٹی دیکھتی ہوں۔۔۔۔

عین کہتی چلی جاتی اب ازلان ماوی کہ پاس آتا ہے جو سوں سوں کرتی آنسو صاف کر رہی ہوتی ہے۔۔۔اسے سینے سے لگائے وہ لیٹ جاتا ہے۔۔۔

بس کردو میری جان۔۔۔کتنا رونا ہے۔۔۔

بس رولیا۔۔۔اور نہیں رونا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکے سینے میں منہ چھپائے وہ سونے کی تیاری پکڑتی ہے اور وہ مسکرا جاتا ہے۔۔۔۔۔

اسے اندازہ ہو گیا تھا۔۔۔مریم کہ برے ہونے تک وہ کافی مشکل۔وقت گزارنے والا تھا لیکن وہ۔اسکے لیے تیار تھا۔۔۔

🤘♥♥♥♥♥♥♥♥♥🤘

شکریہ اس ڈرامہ کو اتنا پسند کرنے کہ لیے۔۔۔۔میں نے کافی سوچ سمجھ کہ۔الفاظ لکھے لیکن پھر بھی اگر کوئی غلطی ہوئی تو معاف کرنا۔۔

www.novelsclubb.com